

لے الام سید والاسب  
دودمانت فخر اشرف عرب  
(اقبال)

# اشراف عرب



سید نجم الحسن فضلی

ناشر

جانبیری الیڈرمی

آستانہ سادات مسانحہ

۱۰۸ ای جہانگیر روڈ غربی۔ کراچی ۷۴۸۰۰



محمود الحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب  
نام تراش  
مکتب  
ترتیب و ترتیب  
ناشر  
صفحات  
پایہ  
اشاعت

اشراف عرب  
مید محمد نجم الحسن  
تذکرہ کاتب اینڈ پرنٹر اشرف عرب کراچی  
شاعت اسرار الیڈرمی  
جانبیری الیڈرمی  
۴۲۰  
۱۵۰ روپے  
۶/۱۱۳ ۱۹۹۳ء



## ہزرت ایک نظر میں

صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب
۵۲۷	شاخ انصاری	۲۳	۳۹	حصہ اول	۱
۵۲۳	ادلاء امام اعظم	۲۴	۵۵	خلفہ برادرشیرین	۲
۵۲۶	ادلاء صاحب رسول	۲۵	۶۱	ابرسادات	۳
۵۲۷	ادلاء زین العابدین	۲۶	۷۳	ابراہیم	۴
۵۵۷	ادلاء زین العابدین	۲۷	۸۱	سادات حسنی	۵
۵۶۱	تاکم خانی راجپوت	۲۸	۱۲۷	سادات حسینی	۶
۵۶۶	شجرہ شایر عالم	۲۹	۱۳۷	سادات باقری	۷
۵۶۷	پٹھان یا قاتحان	۳۰	۱۵۱	سادات جعفری	۸
۵۹۳	حصہ دوم		۱۶۹	سادات کاظمی	۹
۵۹۵	بیچ تالپین	۳۱	۲۰۱	سادات ذوقی	۱۰
۵۹۹	چند اکابر برزیاں	۳۲	۲۲۱	سادات تقوی	۱۱
۶۰۹	چند شایر نکال	۳۳	۲۳۵	سادات تقوی	۱۲
۶۱۷	چند علماء اہل سنت	۳۴	۲۷۰	سادات عسکری	۱۳
۶۲۶	منظوم شجرے	۳۵	۲۷۷	سادات زیدی و سہلی بابیری	۱۴
۶۲۹	شجرہ تربت	۳۶	۳۱۰	شاخ ملوی	۱۵
۶۵۳	تدکیم انفاستان	۳۷	۳۱۷	شاخ عباسی	۱۶
۶۵۹	مستان	۳۸	۳۲۰	شاخ زبیری کئی ہاشمی	۱۷
۶۶۳	واوی بالان	۳۹	۳۲۹	شاخ جعفری زبیری	۱۸
۶۶۸	مستغزات	۴۰	۳۵۵	شاخ ہاشمی	۱۹
۶۸۳	تاکم الاسلام		۳۵۸	شاخ سیدی	۲۰
۶۹۹	اشارہ تقات		۳۸۷	شاخ خاندانی	۲۱
			۵۱۵	شاخ عثمانی	۲۲



میں اپنے کتاب 'اشراف عرب' ہائی حضرت سیدہ سارہ  
خاتون مہر سارہ ماما محترم سید عبدالرحمن شیکوئی ازہم کے نام  
محبوب کتابوں شہرہ نے کمال شفقت سے میری پرورش  
درخواست کی اور مجھے اس قابل بنایا کہ میں آج یہ کتاب ضبط  
تحریر میں لاسکا۔

سید محمد نجم الحق نجم شیکوئی  
حضور نقیر

۱۰۸۰ ای جی جی ریلوے ٹرک لارچی ۱۰۸۰  
۱۰۸۵ اپریل ۱۹۹۲ء





فہرست

صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب
۴۹	خالدہ بڑاظم	۱	۲	آفتاب	
۵۱	سیرت یک امام الہیہ	۱	۵	نہرو	
۵۲	فت شریف	۱	۱۸	کتابیات	
۵۴	اندراج مہجرت وادارہ مکمل	۲	۲۵	مضمت ایک نثریں	
۵۵	خلفاء راشدین	۲	۳۶	پچھو تو آفتاب کاتے کے اسی میں	
۵۵	حضرت البرکہ مدینہ	۲	"	ٹاکرے پچھو دربار لے،	
۵۶	حضرت عمر فاروق	۲	"	سید الامین میرنگری	
۵۷	حضرت عثمان ذوالنورین	۲	۶۷	سید عباسی بدلیانی	
۵۸	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	۲	۶۸	فخرفا روتی	
۶۰	حضرت علی کے چودہ غلام	۲	۶۹	سید احمد رشرف آباد	
۶۱	امور سادات	۳	۷۱	عزیز حال	
"	حضرت امام حسین	۳	۷۲	تعارف از سیدنا الہدیٰ دکنوی	
۶۲	حضرت امام حسین شہید کا	۳	۷۳	تقریر لکھی	
۶۳	پتھری کی تنظیم کارکنان	۳	"	حکیم بہ شاہ برہان الدین قلی	
۶۴	حضرت امام زین العابدین	۳	۲۸	علامہ شہداء جمال الدین قلی	
۶۶	حضرت امام باقر	۳	۳۹	اسلام الحسینی	
۶۷	حضرت امام جعفر صادق	۳	۴۰	امام الہدیٰ الہدیٰ	
۶۸	حضرت امام موسیٰ کاظم	۳	۴۱	شجرہ انبیاء کرام	
۶۹	حضرت امام علی رضا	۳	۴۲	حضرت اسماعیل بن محمد بنک	
۷۰	حضرت امام تقی	۳	۴۵	تہذیب	
۷۱	حضرت امام باقر	۳	۴۶	ادلاء مدائن	
۷۲	حضرت امام حسین	۳	۴۷	شجرہ ادلاء قسریں کلاب	
۷۳	حضرت امام باقر	۳	۴۸	شجرہ ادلاء اسدین عبدالمعزی	

صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب
۱۰۵	سید علی پاک شہید و قاتل	۴	۷۳	انوار الہدیہ	
۱۰۶	سید شاہ قیس تادی رسالہ	۴	"	امام الہدیہ	
۱۰۷	سید فضل اللہ شہیدین	۴	۷۵	امام کتبہ	
۱۰۸	شجرہ ادلاء سید فضل اللہ شہیدین	۴	۷۷	امام شافعی	
۱۰۹	سید علم اللہ شہید	۴	۷۹	امام احمدی	
"	سید احمد شہید	۴	۸۱	سادات حسنی	
۱۱۰	مرانا سید محمد علی شہید	۴	"	شجرہ سادات حسنی	
۱۱۳	سید احمد مدنی	۴	۹۱	سید اللہ شاہ غازی	
۱۱۹	حاجی عبد القادر شاہ	۴	۹۲	عبد اللہ شاہ غازی کی شہادت	
"	سید علی برادر شاہ	۴	۹۳	سید اللہ شاہ غازی کی شہادت	
۱۲۱	سید شہید	۴	۹۴	غوث پاک سید عبدالقادر جیلانی	
۱۲۱	سید حسن بدلیانی	۴	۹۵	شہادت غوث پاک	
"	سید احمد شاہ	۴	۹۶	سید عبداللہ شاہ اسماعیل	
۱۲۲	سید احمد شاہ	۴	"	سید ابراہیم کتبہ	
۱۲۳	مضمت سلم شہید	۴	۹۷	سید ابراہیم کتبہ	
۱۲۳	سید عبداللہ شاہ	۴	۹۸	سید ابراہیم کتبہ	
۱۲۴	سید عبداللہ شاہ	۴	۹۹	سید ابراہیم کتبہ	
۱۲۵	سید عبداللہ شاہ	۴	۱۰۰	سید ابراہیم کتبہ	
۱۲۶	سید عبداللہ شاہ	۴	۱۰۱	سید ابراہیم کتبہ	
"	سید عبداللہ شاہ	۴	۱۰۲	سید ابراہیم کتبہ	
۱۲۷	سید عبداللہ شاہ	۴	۱۰۳	سید ابراہیم کتبہ	



صفحہ	مقامین	باب	صفحہ	مقامین	باب
۲۵۵	مشققت		۲۵۶	موتے مبارک	
۲۵۶	سید حسن اختری و عظیم رشتہ دار گزشتہ		"	مشاہیر و ملایم	
۲۵۷	سادات زیدی و الطیعی و جانی	۱۳	۲۵۷	سید شاہ علاء الدین بک و شادری	
"	واسطہ		"	دوبی بلیا، مگر گزشتہ	
"	جامعہ		۲۵۸	سید شاہ حسین الدین حسن بک و شادری	
۲۵۸	حضرت زید شریف		"	دوبی بلیا، مگر گزشتہ	
۲۵۹	حضرت زید شریف کی شہید		۲۵۹	سید شاہ علی شاہ و دہلوی شریف	
"	سید علی بک و دہلوی شریف		"	سید حسن بک و دہلوی شریف	
"	سید علی بک و دہلوی شریف		۲۶۰	نواب صاحب حسن خان و دہلوی شریف	
۲۶۱	محمدی علی		۲۶۱	مولانا سید شاہ احمد جمال و دہلوی شریف	
۲۶۲	سادات حسن و دہلوی شریف		۲۶۲	مولانا سید شاہ احمد جمال و دہلوی شریف	
۲۶۳	آفتاب		۲۶۳	سید ابوالاعلیٰ مودودی و دہلوی	
۲۶۴	شہزادہ شریف		۲۶۴	شہزادہ شریف	
"	تاریخ کا تب		۲۶۵	مولانا عبد السلام شادری و دہلوی	
۲۶۵	شہزادہ شریف و دہلوی شریف		۲۶۶	علامہ سید محمد باقر شادری و دہلوی	
۲۶۶	شہزادہ شریف و دہلوی شریف		۲۶۷	سید ابوالکلام آزاد و دہلوی شریف	
۲۶۷	سادات زیدی و دہلوی شریف		۲۶۸	سادات زیدی و دہلوی شریف	
۲۶۸	سید ابوالکلام آزاد و دہلوی شریف		۲۶۹	شہزادہ شریف و دہلوی شریف	
۲۶۹	دہلوی شریف و دہلوی شریف		۲۷۰	شہزادہ شریف و دہلوی شریف	
۲۷۰	سید احمد شریف و دہلوی شریف		"	شہزادہ شریف و دہلوی شریف	
۲۷۱	شہزادہ شریف و دہلوی شریف		۲۷۱	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۲۷۲	دہلوی شریف و دہلوی شریف		۲۷۲	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۲۷۳	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۲۷۳	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۲۷۴	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۲۷۴	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۲۷۵	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۲۷۵	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۲۷۶	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۲۷۶	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۲۷۷	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۲۷۷	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۲۷۸	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۲۷۸	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۲۷۹	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۲۷۹	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۲۸۰	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۲۸۰	سید احمد شریف و دہلوی شریف	

صفحہ	مقامین	باب	صفحہ	مقامین	باب
۳۶۹	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۳۷۰	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۳۷۱	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۳۷۱	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۳۷۲	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۳۷۲	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۳۷۳	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۳۷۳	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۳۷۴	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۳۷۴	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۳۷۵	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۳۷۵	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۳۷۶	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۳۷۶	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۳۷۷	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۳۷۷	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۳۷۸	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۳۷۸	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۳۷۹	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۳۷۹	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۳۸۰	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۳۸۰	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۳۸۱	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۳۸۱	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۳۸۲	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۳۸۲	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۳۸۳	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۳۸۳	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۳۸۴	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۳۸۴	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۳۸۵	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۳۸۵	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۳۸۶	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۳۸۶	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۳۸۷	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۳۸۷	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۳۸۸	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۳۸۸	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۳۸۹	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۳۸۹	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۳۹۰	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۳۹۰	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۳۹۱	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۳۹۱	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۳۹۲	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۳۹۲	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۳۹۳	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۳۹۳	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۳۹۴	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۳۹۴	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۳۹۵	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۳۹۵	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۳۹۶	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۳۹۶	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۳۹۷	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۳۹۷	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۳۹۸	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۳۹۸	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۳۹۹	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۳۹۹	سید احمد شریف و دہلوی شریف	
۴۰۰	سید احمد شریف و دہلوی شریف		۴۰۰	سید احمد شریف و دہلوی شریف	

باب	مناہین	سفر	باب	مناہین	سفر
۲	شاهزاد احمد ملوی بریلی درہلی	۴۱۶	۱۸	علاء الدین محمد بن قاسم	۴۲۸
	مشائخ عباسی	۴۱۷		مشائخ جعفری انجمی	۴۲۹
	شجرہ شائخ عباسی	"		شجرہ اولاد حضرت جعفری	۴۳۱
	شیخ حسن و شیخ اراکان بہار	۴۱۸		شجرہ طریقت پیلواری خلیفہ بہار	۴۳۳
	خواجہ فضل علی قریشی (مفتاح)	۴۱۹		شجرہ پیلواری شریف	۴۳۵
	شجرہ طریقت نعمتی لیب	"		مولانا علاء الدین عطاء اللہ پیلواری	۴۳۷
۱۷	مشائخ زبیری کی ہاشمی	۴۲۰		حضرت بی بی ولیہ	"
	شجرہ اولاد اسم تاج فقیر بہار	۴۲۱		شاه مجیب الدین شمس الدین پیلواری	۴۲۸
	شجرہ یحییٰ میری (بہار)	۴۲۲		شاه امام علی جعفری (بہار)	۴۲۹
	غیب فردوسی	"		شاه سلیمان پیلواری (بہار)	۴۳۰
	مقدم الکب شیخ شرف الدین یحییٰ بریلی	۴۲۵		مولانا شاہ جعفر پیلواری (بہار)	۴۳۱
	(بہار)			سلام سلیمان	۴۳۱
	نور کلام	۴۲۷		شاه قرالدین پیلواری	۴۳۲
	مولانا ولایت علی (واقی پانچ پیر بہار)	۴۲۸	۱۹	شاه محمد الدین قنا علی	۴۳۳
	شاه اسماعیل (میر بہار)	۴۲۹		مشائخ ہاشمی	۴۳۵
	شیخ قلا بنگلان	۴۳۱		حضرت شیخ پیلواری کریم خان	"
	شیخ تاج حسن شلاہی	"		حضرت برج سردار الدین عارف	۴۳۷
	شیخ ہایت الدین سرست	"		حضرت شیخ کریم الدین کن عالم	"
	مولانا عبدالعزیز میری	۴۳۳	۲۰	مشائخ صدیقی	۴۳۸
	شاه عبدالعزیز	۴۳۵		شجرہ اولاد حضرت ابوبکر صدیق	"
	مقدم شیخ شعیب (شجرہ و دیگر)	۴۳۷		شیخ شہاب الدین ہمدانی	۴۳۷

باب	مناہین	سفر	باب	مناہین	سفر
	شیخ جمال الدین دہلی	۴۳۸		شیخ عبدالرحمن نعمتی دہلی	۴۳۵
	پیر عبداللہ بدر عالم ناہی بہار	۴۳۹		شجرہ اولاد شیخ عبدالرحمن نعمتی	۴۳۶
	مقدم نور الدین (دستہ)	۴۴۰		امام ربانی مجدد ملت شیخ احمد رضا	۴۳۷
	شاه سلطان کھنیز کوٹ بہار	۴۴۱		کلام ربانی	۴۳۹
	مقدم آدم نقشبندی (دستہ)	۴۴۲		شاه مسعود کاکا پور بہار	۴۴۰
	خواجہ محمد زکریا زلی شریف بہار	۴۴۳		علاء	۴۴۱
	شاه فضل الرحمن گڑھ راکو بائی دہلی	۴۴۴		خواجہ کریم الدین عیسیٰ	"
	مولانا تاج نامہ نوری دہلی	۴۴۵		خلیفہ سلاسل طریقت منیر	۴۴۶
	شاه نعمت الدین عیسیٰ بہار	۴۴۶		شاه عطاء حسین	"
	شجرہ اولاد کریم بیگ بہار	۴۴۷		تعلقات	"
	مولانا الیاس بائی شیخ عیسیٰ بہار	۴۴۸		امور رسالے	۴۴۹
	مولانا یوسف کاکا پور دہلی	"		شاه عبدالرحیم نعمتی دہلی	۴۵۰
	شیخ العزیز مولانا کریم دہلی	"		شاه ولی اللہ نعمتی دہلی	۴۵۱
	مولانا عبدالعزیز صلیبی علیہ السلام کراچی	۴۵۲		سیال پیر سرست (دستہ)	۴۵۲
	علاء شاہ احمد نوری صدیقی کراچی	۴۵۳		شاه عبدالعزیز دہلی	۴۵۳
۲۱	مشائخ نازقی	۴۵۴		شاه اسماعیل دہلی	۴۵۴
	شجرہ اولاد حضرت عمر فاروق	"		عاجی املا اللہ مایوکی	۴۵۵
	شیخ مسعود فریدی شکر پور بہار	۴۵۶		مولانا محمد الحسن اسیر بائی	۴۵۶
	خواجہ محمد علی مجیدی (دستہ)	۴۵۷		مولانا اشرف علی قصائی	۴۵۷
	شیخ سلیم حسن (نور پور کراچی)	۴۵۸		حضرت یحییٰ اعجازت	۴۵۸
	سیال پیر لاهوری (لاہور)	۴۵۹	۲۲	مشائخ عثمانی	۴۵۹
	حضرت سلطان باہر بہار	"			



صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب
۵۸۳	اقباس لا مکررة القریش والاقتان		۵۶۷	نسل طاروت	
۵۸۵	القریش والاقتان		"	اقتان کی وجہ تسمیہ	
۵۸۷	ردیہ کیسٹ اور ردیہ کیسٹ افغان		۵۶۸	سلیمان کی وجہ تسمیہ	
"	شجرہ نسب		"	ردیہ	
۵۸۸	حافظہ رحمت خاں		"	پیشانی کی وجہ تسمیہ	
۵۹۰	شجرہ نسب خانانہ و ردیہ		۵۶۹	سیرت کی اولاد	
۵۹۱	مولانا محمد رضا خاں		"	تہمت کی اولاد	
"	مولانا محمد رفیع خاں		۵۷۰	فرشتہ کی اولاد	
"	مولانا احمد رضا خاں بریلوی		"	اقتان کے ذیل	
۵۹۲	فضائل		"	بگیش اور کافر خیزی	
۵۹۳	صاحبزادگان		۵۷۱	شجرہ نسب شاہ حسین	
"	صاحبزادیاں		"	پرنسپل جلالہ کاتھو	
"	خلفاء		۵۷۲	شجرہ اقتان پشیمان	
"	مشہور علماء پاک و ہند		۵۷۳	اقباس از تاریخ افغانستان	
"	مولانا کے حوالہ جات کے ساتھ		۵۷۴	اقباس از تاریخ افغانستان	
۵۹۴	حصہ دوم	۳۱	۵۷۵	قدیم افغانستان	
۵۹۵	شجرہ تالعیں و دیگر مورخین گرام		۵۷۶	امیر کرد سیدی پور	
"	حضرت حامی تالعی		"	امیر کرد کے وزیر اشہر	
"	حضرت عبد الرحمن تالعی		۵۷۷	شیر شاہ سوری	
"	شجرہ ابوالفضل ربیع سیدی پور		"	کاروائے نمایاں	
"	محمود رضا		"	شیر شاہ کے معمولات	
۵۹۶	شجرہ کبریا علی سیدی		۵۸۳	کاروائے قلعہ و بیہود	

صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب
۵۹۷	اولاد امام اعظم	۲۲	۵۱۵	شجرہ اولاد حضرت عثمان	
"	حضرت شاہ بوعلی قندلر پانی پتی		۵۲۰	بندگی شاہ قلعہ اندری	
۵۹۸	شجرہ سران الدین فرحب		۵۲۱	شجرہ زید الدین فرحب	
۵۹۹	اولاد حضرت ابوہریرہ	۲۵	۵۲۲	سقی سلطان حسن خاں اسکن بریلی	
"	شجرہ بیہ الدین شاہ مار		۵۲۳	مولانا شیر احمد عثمانی (ریلی)	
۵۹۷	اولاد قوشیہ والی عادل	۲۶	"	مولانا حفصہ احمد عثمانی (ریلی)	
"	شجرہ اولاد قوشیہ والی عادل		۵۲۵	علفی مدنی فرحب (ریلی)	
۵۹۸	سلطان محمود فرحب		۵۲۶	شجرہ اولاد علی مدنی	
"	فتح طوکرٹ، تھکرہ در سندھ		۵۲۷	مشائخ انصاری	
۵۹۹	سلطنت بہمن، دکن		"	شجرہ شاہ انصاری	
۵۹۲	محمد شاہ بہمن		۵۲۸	حضرت ابو الین خاں انصاری	
۵۹۳	نیر شاہ بہمن		"	حضرت کاتھاب	
۵۹۵	محمود گادل		۵۳۳	اقباس از زیدہ خاں	
۵۹۷	اولاد امیر محمود	۲۷	۵۳۶	بادشاہ کین کا خط حضرت کرم کے نام	
"	شجرہ اولاد امیر محمود		۵۳۷	حضرت حسن عارف کینی پتی زیدہ خاں	
۵۹۸	بیاد شاہ ظفر آفری خاں، بڈلہ جلی		۵۳۹	خاندانہ زیدی علی کھنڈہ کاندھلہ	
۵۹۹	قائم خانی راجپوت	۲۸	"	سہاوی	
"	شجرہ قائم خاں راجپوت		۵۴۱	مولانا عبداللہ زیدی علی کھنڈہ	
۵۹۳	زادہ قائم خاں شہید		۵۴۲	مولانا شہید احمد گنگوہی (ریلی)	
۵۹۴	سید عزیز خاں اور زادہ قائم خاں		۵۴۳	مولانا امجد علی انصاری صدر الشریعہ	
۵۹۷	شجرہ شاہ میر عالم	۲۹	"	وصف بہار ثلوت، (اعظم گڑھ)	
۵۹۷	پیشانی یا قاتمان	۳۰			

سفر	مضامین	باب	سفر	مضامین	باب
۶۱۰	شیر علی الدین علی نقی پندش بنگال	۳۲	۵۹۶	شیر احمد بن عبد اللہ دہلی سندھ	
۶۱۱	مخدوم شیر علی الدین تبریزی		"	شیر بایزید سلطانی	
۶۱۳	دگرانی آسام		"	سرد شہید (دہلی)	
۶۱۵	ملک یونس باری لا ریشہ، بہار	۳۲	۵۹۸	امام محمد اسماعیل بخاری	
۶۱۶	حسین شہید بہروردی دکنہ بنگال		۵۹۹	چند کاکڑو نیام و علماسر	
۶۱۷	خان ہادی چرخوی کبیر شکر گڑھ		"	حسین بن منصور بخاری	
۶۱۸	چند علی رامی شہر		۶۰۰	حضرت شمس تبریزی	
"	پیر پیر جاعت علی شاہ علی پور سیلانی		۶۰۱	نور کلام	
۶۱۹	مولانا سید وید علی شاہ (دکن)		۶۰۲	حضرت پیر خسرو	
۶۲۰	پیر سید علی، گڑھ شریف		۶۰۳	خواجہ علی کبیر خشتی دیوبند	
۶۲۱	مولانا علی الدین، بہار		۶۰۴	خواجہ باقی باللہ (دہلی)	
۶۲۲	مولانا فضل سید محمد علی الدین		۶۰۵	حضرت علی ترمذی پیر بابا (پنجاب)	
۶۲۳	مولانا ابوبکر علی شہرانی		"	شاہ بادل (پنجاب)	
"	مولانا فضل سید محمد علی الدین		"	شاہ ابوالبرکات	
۶۲۴	مولانا ابوبکر علی شہرانی		۶۰۶	سلطان سخی سوری (پنجاب)	
"	مولانا فضل سید محمد علی الدین		۶۰۷	علامہ عبد الحکیم سیکنوی (پنجاب)	
۶۲۵	مولانا فضل سید محمد علی الدین		۶۰۸	مولانا ابوالبرکات کاشغری (کشمیر)	
"	مولانا فضل سید محمد علی الدین		۶۰۹	چند پیر صوفیہ بنگال و بہار	
۶۲۶	مولانا فضل سید محمد علی الدین		"	شیر علی الدین	
۶۲۷	مولانا فضل سید محمد علی الدین		"	مولانا شرف الدین تلامذہ	
۶۲۸	مولانا فضل سید محمد علی الدین		"	شاہ علی ہندی میر پور (پنجاب)	

سفر	مضامین	باب	سفر	مضامین	باب
۶۲۹	حیرت بادی	۳۵	۶۱۵	سید شاہ نعمت اللہ	
"	سفر بادی		۶۱۶	شاہ نعمت اللہ کی شہین گزبان	
۶۳۰	قریب گزری		"	منظوم شجرہ	
"	حافظ شکر پوری		۶۳۱	علامہ عبد الحکیم بنگالی	
۶۳۲	خلیل بیگ سرانی		"	سید سرفراز علی خاں شکر	
۶۳۳	سرت خان		۶۳۲	منظوم شجرہ نسب و طریقت	
"	نور کلام		۶۳۳	سلاسل خفیہ و کبیر خشتی	
"	مکتبہ کاشغری		۶۳۴	سید محمد نعمت اللہ بن محمد بن محمد بن محمد	
۶۳۵	عاجز مدنی		۶۳۵	مولانا محمد علی الدین، دکن	
"	نور کلام		۶۳۶	سید محمد نعمت اللہ بن محمد بن محمد بن محمد	
۶۳۷	عاجز مدنی		۶۳۷	سید محمد نعمت اللہ بن محمد بن محمد بن محمد	
۶۳۸	سید محمد حسن بخاری بخاری		۶۳۸	سید محمد نعمت اللہ بن محمد بن محمد بن محمد	
۶۳۹	نور کلام		۶۳۹	سید محمد نعمت اللہ بن محمد بن محمد بن محمد	
۶۴۰	قدیم افغانستان		"	سید محمد نعمت اللہ بن محمد بن محمد بن محمد	
۶۴۱	نور کلام		"	سید محمد نعمت اللہ بن محمد بن محمد بن محمد	
۶۴۲	نور کلام		"	سید محمد نعمت اللہ بن محمد بن محمد بن محمد	
۶۴۳	نور کلام		"	سید محمد نعمت اللہ بن محمد بن محمد بن محمد	
۶۴۴	نور کلام		"	سید محمد نعمت اللہ بن محمد بن محمد بن محمد	
۶۴۵	نور کلام		"	سید محمد نعمت اللہ بن محمد بن محمد بن محمد	
۶۴۶	نور کلام		"	سید محمد نعمت اللہ بن محمد بن محمد بن محمد	
۶۴۷	نور کلام		"	سید محمد نعمت اللہ بن محمد بن محمد بن محمد	
۶۴۸	نور کلام		"	سید محمد نعمت اللہ بن محمد بن محمد بن محمد	
۶۴۹	نور کلام		"	سید محمد نعمت اللہ بن محمد بن محمد بن محمد	
"	نور کلام		"	سید محمد نعمت اللہ بن محمد بن محمد بن محمد	



# کتابیات

صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب
۶۷۰	خود مختاری		۶۷۱	فتح مشان	۲۹
۶۷۱	پھلاری کی جنگ		۶۷۲	ایک دہریہ قصہ	
۶۷۲	سراج الدلہ کریمیت		۶۷۳	سید شاہ یوسف گردیزی	
۶۷۳	دولت کے معمولات		۶۷۴	دادی بالان	
۶۷۴	اجناس کی تہیں		۶۷۵	پہار	
۶۷۵	مشتی ترقی		۶۷۶	مہینہ ست	
۶۷۶	سادات اور کھادیں پر قیام کا حق		۶۷۷	گرم بدھ	
۶۷۷	سزائیک کے اشار کا جواب		۶۷۸	چاندی کریم	
۶۷۸	علامہ سید مظہر حسن گیلانی اور کارکن		۶۷۹	مسلم بہار	
۶۷۹	سید محمد حسین بکلی		۶۸۰	مونیگر	
۶۸۰	راجہ رام زمان خورن		۶۸۱	مستعلیٰ (درجہ نگار)	
۶۸۱	فہرست اولیاء بہار		۶۸۲	علی بہار	
۶۸۲	فہرست مراثیات سادات چغتائی		۶۸۳	دادی بالان	
۶۸۳	قانون الاسماء		۶۸۴	صدیئے گزشتہ	
۶۸۴	اشارہ و مقامات		۶۸۵	صدیئے باقی	
۶۸۵			۶۸۶	صدیئے نویں	
۶۸۶			۶۸۷	مستحقات	۳۰
۶۸۷			۶۸۸	نادر شاہ اور سید خجابت علی خاں کے	
۶۸۸			۶۸۹	دولت کا حکم	
۶۸۹			۶۹۰	علی مدنی خاں	
۶۹۰			۶۹۱	چکراہن سے جنگ	

## فہرست کتب جن سے استفادہ کیا گیا

نمبر	نام مصنف / مؤلف	نام کتاب	نمبر شمار
۱	اردو	اداکار تاج الادبیات	۱
۲	انگریزی	ایکس اینڈ آف آف سید امیر علی	۲
۳	اردو	ایمان دکن	۳
۴	فارسی	انجمن شریک	۴
۵	"	الصلوة	۵
۶	"	القریش والافغان	۶
۷	فارسی	ایسرنام	۷
۸	اردو	الواربیت گنگ	۸
۹	انگریزی	الشرین دی کواری	۹
۱۰	اردو	انوار اسادات	۱۰
۱۱	"	انوار الصفا	۱۱
۱۲	سنہی	اولیاء لاری شریف	۱۲
۱۳	انگریزی	اے کے سید سید ہرشی آف بہار	۱۳
۱۴	اردو	آیت راویار	۱۴
۱۵	عربی	آبائے سید ہرشی	۱۵
۱۶	اردو	آبائے سید ہرشی	۱۶
۱۷	"	آبائے سید ہرشی	۱۷
۱۸	"	آبائے سید ہرشی	۱۸
۱۹	"	آبائے سید ہرشی	۱۹
۲۰	"	آبائے سید ہرشی	۲۰

نمبر	نام مصنف / مؤلف	نام کتاب	نمبر شمار
۲۱	اردو	ایم سید	۲۱
۲۲	"	ایم سید	۲۲
۲۳	"	ایم سید	۲۳
۲۴	"	ایم سید	۲۴
۲۵	"	ایم سید	۲۵
۲۶	"	ایم سید	۲۶
۲۷	"	ایم سید	۲۷
۲۸	"	ایم سید	۲۸
۲۹	"	ایم سید	۲۹
۳۰	"	ایم سید	۳۰
۳۱	"	ایم سید	۳۱
۳۲	"	ایم سید	۳۲
۳۳	"	ایم سید	۳۳
۳۴	"	ایم سید	۳۴
۳۵	"	ایم سید	۳۵
۳۶	"	ایم سید	۳۶
۳۷	"	ایم سید	۳۷
۳۸	"	ایم سید	۳۸
۳۹	"	ایم سید	۳۹
۴۰	"	ایم سید	۴۰
۴۱	"	ایم سید	۴۱
۴۲	"	ایم سید	۴۲



نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف / مؤلف	زبان
۸۷	موفیاتے بیمار اور اردو	پروفیسر حسین درانی ایم ایس جی ایچ	اردو
۸۸	لطائف نامری	منہاج سراج	فارسی
۸۹	عزل القتل مسلمان	الواقف عبد السلام حسینی ہمدانی	اردو
۹۰	فرنگیہ آصفیہ	سید احمد بادی دہلوی	"
۹۱	فائدہ مخزن شری	سید افضل الدین احمد	"
۹۲	تراجم الانساب	عبد الودود عثمانی	فارسی
۹۳	کنز الانساب	سید علامین عبدالرزاق دانا پوری	"
۹۴	کرمی نامہ لادنگر	سادات جانی	"
۹۵	کیات نعمت	شاہ نعمت اللہ مدنی	اردو
۹۶	مکواہ ابرار	محمد ثانی شکاری ماٹھری	"
۹۷	لطائف اشرفی	صوفیہ سید شاہ اشرف جہانگیر سنائی	فارسی
۹۸	مہد الفنائی	انعام الدین محمدی	اردو
۹۹	محدث سورتی	خواجہ رشید حیدر	"
۱۰۰	مفتوحہ عالم الدین حیدر جہانگیر گشت	پروفیسر ایوب قادری	"
۱۰۱	مغزل انساب	سیکیم الدین احمد حسین جعفری میرادی	فارسی
۱۰۲	مرآۃ الانساب	سید مدنی راجہ الدین احمد ملوی	"
۱۰۳	مصطفیٰ سے حیدر حسن تک	سید آں حسین میاں تاجی بکاتی	اردو
۱۰۴	مستہمیں مرانا گیلانی	ڈاکٹر مظفر کھانا وائس چانسلر جھنگ پور یونیورسٹی	"
۱۰۵	معارف شہری	سلاطین محمد اختر	"
۱۰۶	مقالات سعیدی	علامہ غلام رسول سعیدی	"
۱۰۷	مقالات فضیلہ	مولانا سید عارف حسین شاہ	"
۱۰۸	مکتوبات سلیمانی	عبد اللہ حیدر بادی	"

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف / مؤلف	زبان
۱۰۹	مکتوبات سعیدی	قدوم الملک شیخ شرف الدین محمدی یحییٰ یزیدی	فارسی
۱۱۰	مقام و نشان	نشی عبد الرحمن خاں	اردو
۱۱۱	مولیٰ آخرت	فیروز حسین الدین انصاری الہ آبادی	"
۱۱۲	نسب سادات درگاہ دہلی	سید نجم الدین دہلوی	"
۱۱۳	نشان منزل	سید عبدالکلیل بیکوڑی	"
۱۱۴	نور علی نور	سید شاہ الدین احمد ملوی سیال	"
۱۱۵	وسیلہ شرف و تہذیب و دولت	ابو محمد جلیل الدین حسین رفیع سید شاہ فرزند علی محمدی یزیدی	فارسی
۱۱۶	ہرے سادات	ملی	اردو
۱۱۷	الحبيب	چھلاری شریف، پٹنہ، بہار	"
۱۱۸	دراگتہ و مجید الفتالی	پاشاہ لاکھڑ	"
۱۱۹	دعائی و تجرٹ	سید محمدی شہر	"
۱۲۰	ندیم	گیا، صوبہ بہار	"
۱۲۱	الملک دجلہ	بدر الحسن ملک انور سرسہ آبی، لکھنؤ	"
۱۲۲	دعوات و دعوتی نثر	سید محمدی	"

## مصنف ایک نظر میں

شیر محمد خٹک  
محمد شکیل

مدینت

جائے پیدائش — موضع ساغر پور بلال ضلع موئگیر

پیشہ — سرکاری ملازمت

موجودہ عہدہ — آرٹفیکشس کونوٹ و عشر اسلام آباد۔ دلی اعلیٰ کورٹس آف سیرکریٹ ڈپٹی جج (پ)

تعلیمی امتحان — ایس اے ایس ای کا امتحان ۱۹۵۷ء میں پاس کیا۔

اعلیٰ ترین — پاکستان ریورس کا کونسل آف ٹیچنگ اعلیٰ ٹیچنگ اسکول۔

استاذہ کلام — پانڈی اسکول احمدیج، سیدیم الدین، پشت نیمہ الہ آبادی۔

شبلیخ اسکول میں مگنہ، جیس دن، سید بنیادی، سہرا شال، اعلیٰ، پروفیسر سہرا شال

دستاویز بالی بالی اسکول دھاکہ، شیخینا الزکری، سید صباح الدین، دہلی،

ولانہ سید محمدی، محکمہ، رحیم خاں خوش اور لکھنؤ

لکھنؤ کالج، پروفیسر شاہ نجم الحسن، پروفیسر سید قالی اللہ، پروفیسر سید

قادیان کالج، پروفیسر سہرا شال، پروفیسر سہرا شال، پروفیسر سہرا شال

لکھنؤ کالج، پروفیسر سہرا شال، پروفیسر سہرا شال، پروفیسر سہرا شال

لکھنؤ کالج، پروفیسر سہرا شال، پروفیسر سہرا شال، پروفیسر سہرا شال

لکھنؤ کالج، پروفیسر سہرا شال، پروفیسر سہرا شال، پروفیسر سہرا شال

لکھنؤ کالج، پروفیسر سہرا شال، پروفیسر سہرا شال، پروفیسر سہرا شال

لکھنؤ کالج، پروفیسر سہرا شال، پروفیسر سہرا شال، پروفیسر سہرا شال

لکھنؤ کالج، پروفیسر سہرا شال، پروفیسر سہرا شال، پروفیسر سہرا شال

لکھنؤ کالج، پروفیسر سہرا شال، پروفیسر سہرا شال، پروفیسر سہرا شال

لکھنؤ کالج، پروفیسر سہرا شال، پروفیسر سہرا شال، پروفیسر سہرا شال

لکھنؤ کالج، پروفیسر سہرا شال، پروفیسر سہرا شال، پروفیسر سہرا شال

لکھنؤ کالج، پروفیسر سہرا شال، پروفیسر سہرا شال، پروفیسر سہرا شال

لکھنؤ کالج، پروفیسر سہرا شال، پروفیسر سہرا شال، پروفیسر سہرا شال

لکھنؤ کالج، پروفیسر سہرا شال، پروفیسر سہرا شال، پروفیسر سہرا شال

## کچھ پوچھنا آف پاکستان اور گل و گلستان ہمارے میں

سید نجم الحسن

ڈپٹی

آپ کی انگریزی نظموں کا حیران کن اور دیدہ زیب مجموعہ کلام نظر آواز پڑا۔

بہت بہت شکریہ!

نیازمند

جے جے جے، ایم ایس پی ایچ ڈی

اسی ایٹ پروفیسر آف یاسینری، کمپیوٹر سائنس

یونیورسٹی آف ٹیکساس، ہیلن سائنس میٹریٹ

ہوسٹن، امریکہ (ایوان اور)

مختصر حکومت کی بلحاظت و اشاعت سیر سے لیے دلی مسرت کا باعث ہے۔ مناسب ہو

مختصر کے لیے جو کاشمیر کی ہیں وہ اہل علم کے لیے مشعل راہ ثابت ہو گئی۔

نہج کی سرگزین میں حافظ شہزاد عبدالوہاب المعروف سچل سرمست کا شاعر ہر ہفت روزہ

گزشتہ ہوا سیریں مدی میں اسی سوز میں سے سیر نجم الحسن، شاعر سر سبزبان کی حیثیت میں

انجمن ہے ہیں۔ اسی ان کا نظم اور دین جوان اور تازہ دم ہے۔ کا وہ ان شہزادوں کی کلاں سے بے شمار

توقعات ہیں اور انشا اللہ العزیز یہ ان توقعات پر یقیناً تعالیٰ پورا کرے گی۔

”ایں دعا از سر فرزند چھان آئیں باد“

سید الامین میر گری۔ شرف آباد دہلی

یکرمشبان السطرم ۱۳۹۹ھ

۴

۵

## سعید الزماں عباسی بدایونی

تصانیف

۱۔ گہرنگ (مجموع غزلیات)

۲۔ حرفِ عجز (مجموع غزلت)

۳۔ خواب رنگ (شعری مجموعہ)

پتہ:- ۱۲ اراکی جہانگیر روڈ ڈیپسٹ کھانچی ۵

عزیزی، نجم الحسن نجم کی شاعری پر تبصرہ و کسبہ سے قبل یہ ضرور دیکھنا اور سوچنا چاہیے کہ یوسف کا رجحان نہ صرف اُردو غزل و نظم کی طرف ہے بلکہ وہ انگریزی شاعری بھی اسی سادگی و برکتی سے کہ نہ ہر مہر جس کے لئے برسوں کی محنت کاوش درکار ہوتی ہے۔ مختلف اصناف شاعری میں ان کا ذوق ان کے دیمان کا پتا دیتا ہے اور مجھے قویٰ امید ہے کہ اگر ان کا قلم اسی طرح مکاری و سادگی کے ترازا قریب دہائیوں کی غزلیات اور غزلت کے تناظر میں نظر آئے میں خود بخود مفتود ہو جائیں گا اور ان کی شاعری وقت کے ساتھ ساتھ کھرتی اور سلجھتی جائے گی۔

سعید عباسی

۱۲ جنوری ۱۹۸۷ء



غبارِ نادانی

مصنف: ۱۰۔ انکیشہ

۲۔ آتشِ غم

۳۔ بیانِ کربلا

پتہ:- جہانگیر روڈ، کراچی ۵

موصوف جہانگیر نجم الحسن صاحب کی تخلیق کی پندرہ آف پاکستان پبلیکیشنز ہوا کر شاعری صرف اہل زبان کا ہی حق نہیں ہے اور نہ زبان کسی کی بھی میراث نہیں۔ انہوں نے انتہائی سادگی و چمک سے کمالِ فن سے اپنے تاثرات و جذبات طالبِ شری میں ڈھال دیے ہیں۔ زبان میں روانی اور سادگی ہے جس سے ان کی شاعری کا پتہ چلتا ہے۔

غبارِ نادانی

ڈیپسٹ کھانچی

پچھلے تو آپ میری مل جل کر کہا کرتے تھے کہ آپ نے اپنی خوبصورت انگریزی نظموں کا بھرپور شائع کیا ہے۔ آپ کی کتاب "پندرہ آف پاکستان" کا مطالعہ کیا ہے۔ آپ نے بڑی مہارت اور چمک سے صحیفہ انگریزی کے بیانات سادہ اور سلیس زبان میں تارکینِ کلم تک پہنچا کر ایک مستحقِ فخر نامہ لیا ہے جو قابلِ قدر و تائید ہے۔

میری آرزو ہے کہ آپ شوقِ جاری رکھیں اور دعا گو ہوں کہ رب العزت آپ کی کاوشوں کو بار آور کرے۔ آمین!

نیاز مند

محمد ارشد چغتو

۱۱۶- جہانگیر روڈ کراچی ۵

۱۰ نومبر ۱۹۸۷ء



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اصحابِ احوال و اسباب  
میں جبکہ المیزان نور الع  
المنکبہ الیہ شایکا کا حتم  
بعد ازاں اگر کوئی قصہ



سید احمد

۱۹۲۸ء شرف آباد کراچی فون نمبر ۳۲۹۳۲

۱۹ نومبر ۱۹۸۷ء

بیادے نجم الاسلام علیکم

پچھلی شام کو میں نے اپنی زیر پر ایک کتاب رکھی دیکھی جس کا عنوان تھا "پونز آف پاکستان" میں نے مطالعہ کرنا شروع کیا اور حوصلہ جوں بڑھتا گیا، بے بسی بڑھتی گئی۔ مجھے یہ تسکیر کرنے میں کوئی عذر نہیں کہ میں کوئی ادیب، شاعر یا دانشور نہیں ہوں لیکن شاعر نے اس کتاب میں اپنے احساسات اور جذبات جس انداز میں اپنے قارئین تک پہنچانے کی کاویاں کو شمشاد کی ہے اس سے میں متاثر ہونے لگا ہوں۔ سیاحت، مستعار کے مختلف گوشوں پر غماز فرمائی گئی ہے اور انطا و خیالات کا ایک سمنہ درہم چون ہے جو تجھے کامیاب نہیں لیتا۔ روزمرہ کی بات کا انتخاب چلتی و گرتی ہٹ کر اچھوتے انداز میں کیا گیا ہے۔ معاشرتی، عمرانی، فحش فطرت، قوی ترقی، آفاتِ طبیعت، مائیں کی بادیوں اور پیشہ ورانہ مہموعات پر نظمیں کہیں گئی ہیں۔

میں شاعر کو اس خوبصورت کاوش پر پہلے افتادہ رہا کیا اور پھر کڑکھاتا ہوں۔

"مگر قبولِ اقتدار ہے عجز و شرف"

مجھے امید ہے کہ آپ نئی جہتوں کو بھی روشنی کریں گے اور درودِ جدید کے تقاضوں کے مطابق اپنے اس پاس کی کسکھتی ہوئی انسانیت کو بھی نورِ قلم بتائیں گے۔

نیازمند

سید احمد

داماد سید احمد ندوی

مصنف: "سلم شراعت ہمارا"

شرف آباد، کراچی

## عرض حال

رہتا تلمے نام قیامت تک پہ فوج  
اولاد سے تلمے ہی دہشت چارشت

شہر میں اولاد کے پشت در پشت نام درج ہوتے ہیں۔ آراش اور اسول انسانی کو لڑ  
کی تعمیر میں ہر دین سر فہرست کی طرح کا فرما ہر تے ہیں۔ شیخ سعدی نے قوراث کو ماحول  
پر زیادہ فریت دی ہے۔ شجرہ کو نہاد اور کسی نام بھی کہتے ہیں۔ اس کے مرتب کرنے کی ریت  
ہست پرانی ہے۔ ابن عرب گوہر دل اور دھنوں تک کے شجرے تیار کر کے اپنے پاس محفوظ  
رکھتے تھے تاکہ ان کی اصل نسل کا سرٹ لکھ میں آسانی ہو سیکے اپنے قبیلوں اور خاندانوں کا شجرہ  
تیار کرنا ان کے لیے ازس نووری تھا عیون کا شمار علم الاناب کے بہترین امروں میں ہوتا  
ہے۔ حضرت عثمان غنی کے والد بزرگوار خطاب اپنے وقت کے عرب کے مشہور اناب تھے  
یہاں تک کہ عرب قبائل نے نسب ناموں پر ان کی ہر تفسیق ضروری خیال کرتے تھے اور یہ دواج  
بہت پرانا تھا۔

اگرچہ خاندانی امر انداز و شرائط انسانی ایک طرح امتیاز ہے مگر غرض بات فواید  
کے سر پر ہیں۔ غنیمت کا معیار تقویٰ کی اتار پر ہے۔ حسب رفسب کی تاریخ ہمارے ہی ہندیہ و  
ثقافت کا ایک اہم عنصر بنا ہے۔ اپنا دلا کو اپنے اسلاف کے شاندار کارناموں کا ماحول بنانے  
کے لیے اسلاف سے آج بھی ضروری ہے اس لیے یہ فن زمانہ کے ساتھ ساتھ پروان چڑھتا رہا۔  
خاص طور پر عرب علم الاناب کے باہر سمجھے جاتے تھے۔ شجروں کا مرتب کرنا ایک نہایت  
کٹھن کام ہے اس لیے کہ اس میں پشت در پشت کڑیاں ملانی پڑتی ہیں جو جو کچھ شجرہ رانے  
کے کم نہیں۔ اس قسم کے ضرورات میں ازراہ بشریت ہر ایک اسلاف ہے چونکہ تحقیق کا دروازہ  
بیشمار کھلا ہوتا ہے اس لیے آئندہ اس کا اظہر ہو سکتا ہے۔ بہر حال اس قسم کی جزئیات اس لیے

کی گئی تاکہ اس نے واسطے نے محققین کو دعوت نکردی جائے اور وہ اس طرف متوجہ ہوں۔ مزید  
برائے انہیں کچھ آسانیاں فراہم ہو جائیں۔

یہ سوانح و شجرۃ الاناب کی تصنیف و تالیف ایک نہایت دقیق اور مشکل کام ہے نیز نظر  
کتاب "ارشاد لب عرب" میں انبار کلام مختلف رائے دہندگان اور کلام اصحاب و مفسرین  
دین، مونیائے کلام اسلام دلیائے مقام کا شجرہ و نسب و شجرہ و طریقت مع مختلف حالات زندگی ترتیب  
دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ وہ فرقہ پائش، بادیر پیا اور حوالہ و بزرگ ہیں جنہوں نے انبیا  
کی تقدیریں بدل دی ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ انہیں مدی ہجری میں مرنے والے اسلام کے  
روحانی نظریات اور عتیقہ تصوف کو فروغ ملا۔ مونیائے اور شائخ کی تعلیمات نے شاہان وقت کو  
بھی متاثر کیا۔ تیسری ناخبرین قریش کی تعلیمات سے اتنے متاثر تھے کہ کسی مہم پر نکلنے تو ان بزرگوں سے  
حصول دعا ضروری خیال کرتے۔ کسی شہر کو فتح کرنے کے بعد یقیناً سیف میں سے اہل اللہ کی تائش  
ہوتی اور مزارات اور خانقاہوں پر حاضر ہو کر سر تسلیم خم کرتے۔ دراصل ان فائقین کی فترتات  
میں اولیاء اللہ کی روحانی قوتیں ساتھ ہوتی تھیں۔

چونکہ یہ کتاب ضروری معلومات پر مبنی ہے اور اختصار سے لکھی گئی ہے اس لیے  
مہجرات و کشف و کرامات اور دیگر تفصیلات کے کتاب کی ضخامت کے پیش نظر جتنا باب کیا  
گیا ہے۔

مگر قبول اللہ ہے مگر شرف

اس کام کا آغاز تاریخی محسن "مصنف شجرۃ صہب" کیا دی سے ہر اہم میں صخر  
ملاہر چمے اپنے سرٹ اعلیٰ سپہ شاہ برہان الدین بن سید امیر باغینری ج مدون و نسخہ سائنہ  
پرگزشتہ تعلیم بیکر نے شیعہ و سنی کا حوالہ ملا۔ یہ اناب کتاب فاسی زبان میں ہے۔ مجھے یہ  
کتاب سید عبد القیم جہاڑ دی صاحب نے بہ کمال مہربانی عنایت فرما کر دست تمامان بطحا۔  
اس کے بعد سید ویز حسن ندوی الاصلی مصنف شجرۃ سادات اہرہ نے میری برتری حوالہ نثرانی  
کی بہت ماسے شجرہ اور کتاب میں ہندو اسلوب فرما کر مجھے شکر بہ کامرتقہ دیا۔ جناب سید مصباح  
الہدیٰ صاحب دہلوی میرے بزرگ استاد ہیں اور معر حاض کے معروف ادیب اور اسکالر



ہیں۔ حالات کی جانچ پڑتال کے سلسلہ میں وہ شہر شہر اور قریہ قریہ گھومے پھرتے اور مقامی زبان انہیں شرف سکھیں۔ بلکہ ان میں شوگر کھنگے۔ انگریزی، اردو اور فارسی ادب کا ذوق تو بہت پہلے ہی پروردان چڑھ چکا تھا۔ پہلے انگریزی اور فارسی تین زبانوں میں اشعار کہتے تھے۔ مرزا نے ہر صنف کے مختلف مقامات میں گھومنے پھرنے اور لوگوں کے قریبی قریبی پیدا کرنے کے بعد نہ صرف زبان میں بھی شوگر کھنگے لگے۔ یہی زبان کہنے اور بھولنے میں اشعار کہنے میں ان کی بڑی مہارت حاصل ہے۔ دنیا میں ہند ہی ایسے لوگ کچھ نہیں ملتے۔ نہ صرف اپنی مادری زبان بلکہ دوسری کئی زبانوں میں شاعر کی اداوں کے اشعار زبان زد خاص و عام ہوتے۔ آج سے چند سال پہلے ان کی پہلی تصنیف انگریزی زبان میں ہوئی پھر پڑوسی کے استاد کے نام سے منظر عام پر آئی۔ اس میں ان کی کئی انگریزی نظمیں ہیں جو تکنیکی اہمیت کی حامل ہیں۔ یہ کتاب انگریزی ادب کے شائقین تک پہنچی اور ترقی کی نغلوں سے دیکھی گئی۔ اردو اور فارسی زبان میں ان کے

دورف نے (اسپیڈ ورک) کیلچر اس سے پہلے اس شخص پر کسی نے اتنی محنت نہیں کی۔ یہ کتاب بہت مہلک (دیفیو نیس) بن جانے لگا اور سبھی اُنے کا اسی کتاب کو (کوٹ) کرنے لگا۔

اُدھلے کا مینا سنا تا اتنی راہ و خانقاہ و چلارہی شریف کے تربیت یافتہ اور شاہ فرید الدین چلانی کے سرپر قلم تھے:

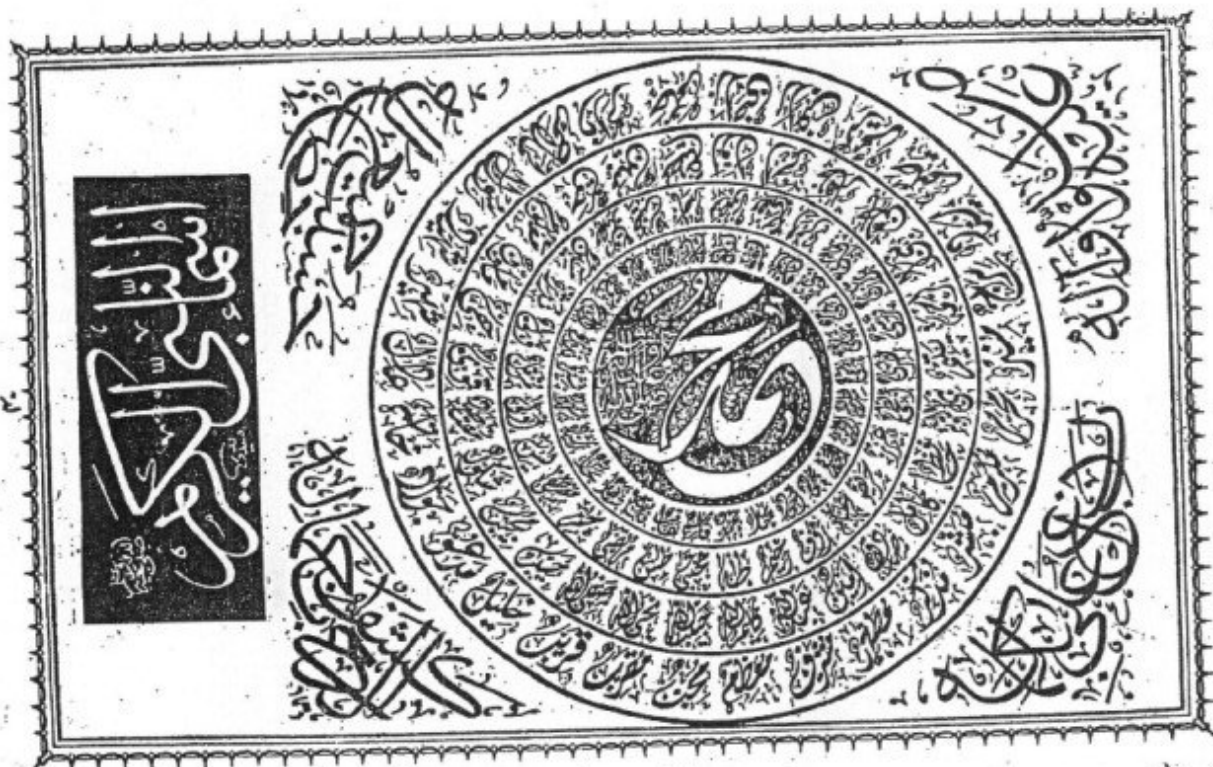
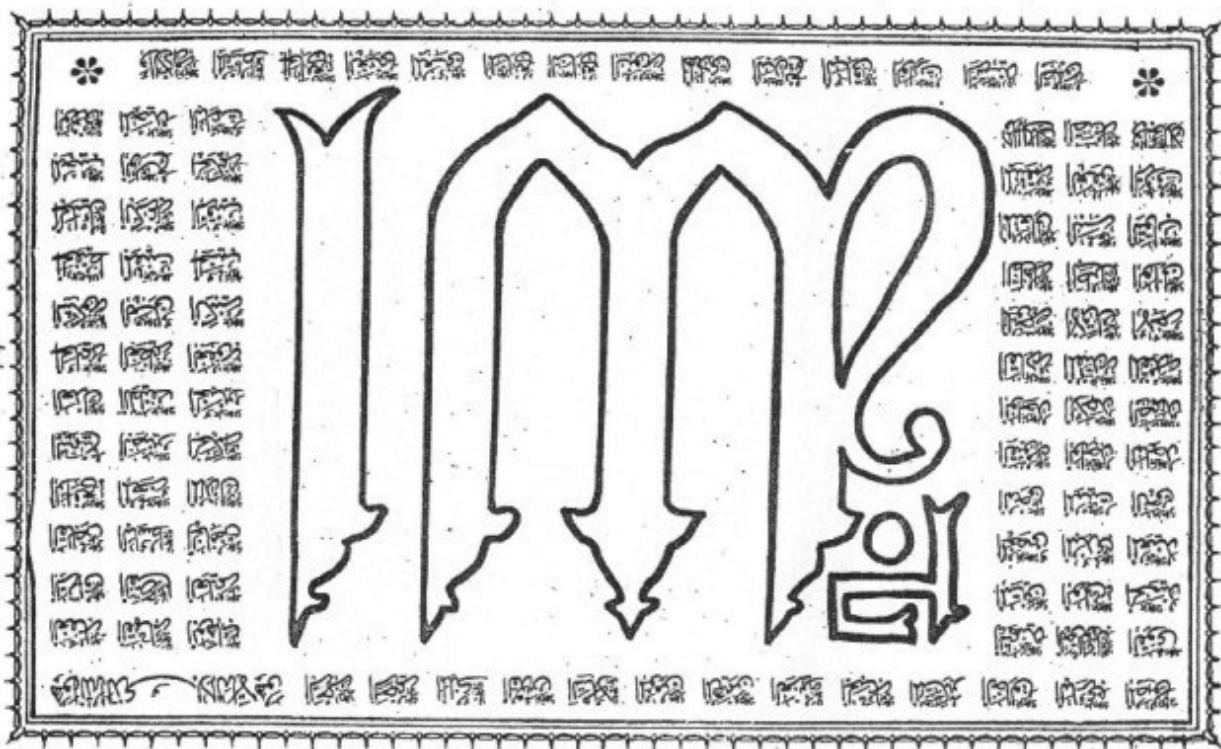
”پانی سوہن کے بعد اللہ پھر کسی شخصیت کو پیدا کرے جو اس کام کو بہتر کرے اور اسے  
لہذا میں یہ توقع کر سکتا ہوں کہ بلاشبہ ”شراخِ عرب“ مکتوب کی مکتوب آرا تعریف ثابت ہوگی۔  
مجھے ایسے اس شاگرد پر بڑا ناتر ہے جو عاقلانہ طور پر اس کتاب کے عناصر ان میں  
نیا دم سے زیادہ مقبول کرے۔ آمین

سید فصیح الہدیٰ دیبستانی

حیدری، کراچی ۱۸ جولائی ۱۹۹۲ء











## حضرت امین سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک ششتمیں

نمبر شمار	اسمائے گرامی	نمبر شمار	اسمائے گرامی
۱	حضرت اسمعیلؑ	۱۵	اروا
۲	تیدار	۱۶	بلخی
۳	عوام	۱۷	سجری دھیری،
۴	عوی اول	۱۸	بری دہری،
۵	مرہ	۱۹	لیچین
۶	سادے	۲۰	حیران
۷	ندرج	۲۱	الذبا
۸	ناجیب	۲۲	عجیبہ
۹	مضر	۲۳	عنت
۱۰	ابہاس	۲۴	عنتی
۱۱	انثار	۲۵	مامی
۱۲	عیلیٰ	۲۶	ناحور
۱۳	حان	۲۷	فاجم داجم،
۱۴	عقا	۲۸	کالچ

نمبر شمار	اسمائے گرامی	نمبر شمار	اسمائے گرامی
۲۹	عزلان	۵۰	معدوم
۳۰	یلدام	۵۱	نزار
۳۱	حرا	۵۲	مضر
۳۲	ناسل	۵۳	ایلیاس
۳۳	ابی النولس	۵۴	مدک
۳۴	ہنساویا زفساویل،	۵۵	خزیرہ
۳۵	برد	۵۶	کنش
۳۶	عوی دوم	۵۷	نفر
۳۷	سلطان اول	۵۸	کک
۳۸	الہیج اول	۵۹	نہر
۳۹	اداول	۶۰	غالب دسیالک،
۴۰	عدنان اول (شہ قرا)	۶۱	نوی
۴۱	مدانک (شہ قرا)	۶۲	ککب
۴۲	حمل	۶۳	مرہ
۴۳	ثابت	۶۴	کلاب
۴۴	سلامان دوم	۶۵	قسی رانیر،
۴۵	الہیج دوم	۶۶	عیدناف دنیو،
۴۶	الیج	۶۷	باشم دہکان،
۴۷	اودوم	۶۸	عیدالطلب (شیبہ الحمد)
۴۸	آد	۶۹	عبداللہ
۴۹	عدنان دوم	۷۰	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (بہاؤ الخوان)





خالو او بیو خاص

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاخال اگرچہ سوز و غما تھا لیکن غصہ میں نہ نہ کہ "تشریف" کا لقب لایا گیا۔ اس زمانہ میں عزم کے متعلیٰ حلیٰ خراعی تھے۔ غصی نے حلیوں کی خضر تھی سے عہد کیا اور عزم کے متعلیٰ بن گئے۔ غصی نے ایک دارالشرع قائم کیا جسے دارالاندوہ کہا گیا۔ تمام اجتماعی تقریبات وہیں انجام پاتی تھیں۔ غصی نے اتنے مفید کام کیے کہ بعد ازاں ان کی ایسی خدمات انجام دیں کہ انہیں تشریف آئل کا لقب دیا گیا۔ غصی کے بعد تشریف کی سیاست عہدِ مناف نے حاصل کی۔ عہدِ مناف کے چھ فرزندوں میں ہاشم سب سے زیادہ زیادتی و ملامت اور اذیت تھی۔ اس لیے ہاشم ہی عزم کے متعلیٰ بن گئے۔ ہاشم نے بڑی نیک ناسی لکائی اور بڑے بڑے کارنامے انجام دیے۔ ایک بار ہاشم تہمت کی غرض سے شام گئے۔ راستہ میں مدینہ میں ٹھہرے جہاں سالار بازار لگا ہوا تھا۔ ہاشم نے وہاں بڑو بخار کی شریف النفس حسرت حلیل عورت کو دیکھا جس کا نام سلی تھا۔ ہاشم نے نکاح کا پیغام دیا جو قبول کر لیا گیا نکاح ہو گیا۔ بعد ازاں ہاشم تہارت کی غرض سے شام چلے گئے جہاں منہ میں ان کا انتقال ہو گیا۔ سلی کو ایک رطل کے کی دلاوت ہوئی جس کا نام شبیر رکھا گیا۔ شبیر نے آنحضرت کو مکہ مدینہ میں پرورش پائی۔ ہاشم کے حقیقی برادرِ مطلب کو جب بھتیجا کے بارے میں علم ہوا تو انور مدینہ روانہ ہو گئے۔ وہاں پہنچ کر بھتیجا کو تلاش کیا۔ سلی کو جب ان کے آنے کا حال معلوم ہوا تو ان کو اپنے گھر بلا بھیجا۔ مطلب تین دن تک سلی کے مہمان رہے۔ چوتھے دن شبیر کو ساتھ لے کر مکہ معظمہ روانہ ہو گئے۔ مکہ معظمہ میں شبیر کا نام اپنے چچا کے نام کی مناسبت سے عہدِ مطلب پڑ گیا۔

عہدِ مطلب کے دس یا بارہ بیٹے تھے جن میں ابو لہب، ابو طالب، عبد اللہ و حضرت حمزہ اور حضرت عباسؓ مشہور ہو گئے۔ حضرت عبد اللہ جب جوان ہوئے تو حضرت عبد المطلب کو ان کی شادی کر دی کہ وہ ایک گھریلو آدمی مدینہ پہنچے قبیلہ نذیر و میں ادیب بن عبد مناف کی دختر کا نام

یہ تمام خاندان کو سنسنی مدمم پہنچا۔

سیرت النبی جلد اول صفحہ ۱۶۱ تا ۱۶۱

سیرت ابن هشام و برہانشیر زاد المصنف، جلد اول







## اولاد رسولؐ ازواج مطہراتؓ

اسمائے گرامی	نمبر شمار	اسمائے گرامی	نمبر شمار
حضرت عائشہؓ	۱	حضرت خدیجہ الکبریٰ بنت خزیمہؓ	۱
حضرت عبداللہؓ	۲	حضرت فاطمہ بنت ابی بکرؓ	۲
حضرت زینبؓ	۳	حضرت رملہ بنت ابراہیمؓ	۳
حضرت رقیہؓ	۴	حضرت صفیہ بنت یمانؓ	۴
حضرت فاطمہؓ	۵	ام المومنین حضرت زینبؓ	۵
حضرت اسماعیلؓ	۶	حضرت ہندہ ام سلمہؓ	۶
حضرت ابراہیمؓ	۷	حضرت زینبؓ و کچھ دیگر بھائی بہنیں	۷
والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ الکبریٰؓ		حضرت جویریہؓ	۸
		حضرت صفیہ بنت زیدؓ	۹
		حضرت امیر تہلیلہؓ	۱۰
		حضرت سودہ بنت زیدؓ	۱۱

(والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ الکبریٰؓ)

جنگ میں کفایت کے دبدبے سالار ابو جہل اور امیہ کلاس کے اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔  
کفار مکہ بڑبڑت سے دوچار ہوئے۔

ذی الحجہ ۳ھ میں حضرت فاطمہ الزہراءؓ کا نکاح حضرت علیؓ سے ہوا۔

غزوہ اُحد ۳ھ میں غزوہ اُحد پیش آیا۔ اس غزوہ میں حضرت حمزہؓ شہید ہو گئے۔

اس جنگ میں ستر صحابہ کرامؓ شہید ہوئے۔

۴ھ میں شہابِ میمنہ میں حضرت ام حبیبہؓ کی ولادت ہوئی۔

۵ھ میں صلح حدیبیہ اور بیعت رضوان کا واقعہ پیش آیا۔

۶ھ میں غزوہ خیبر کا واقعہ پیش آیا۔

۷ھ میں غزوہ موتہ ہوا۔

۸ھ میں مطالبہ جنوری ۸ھ میں مکہ فتح ہوا اور عام مسافہ کا اعلان ہوا۔

جب ۹ھ میں غزوہ تبوک پیش آیا۔

۱۲ ربیع الاول ۸ھ میں حضورؐ کا وصال ہوا۔ حضورؐ کا روزہ مبارک شہد نبویؐ،

مدینہ منورہ میں ہے۔

### نعت شریف

شیخ الازہر اذانتہ: محمدؐ ایل اللہ و مامات معجزات محمدؐ

نازل شود قرآن کہ برین زبانید آیات خداوند کہ آیات محمدؐ

برتر تر نہ صاحب سراج پہل آید میدان خلد مارا رہت محمدؐ

چہ وہل نہاد لود کہ سراج نبوت دہم کہ برورد ملاقات محمدؐ

نازل شود تجھے کہ بر توفیق الہی بدعتی سراپہ کہ نعت محمدؐ

حضرت ام حبیبہؓ حضرت رملہ بنت ابراہیمؓ کی کنیت ہے۔ (مؤلف)

مباحثہ تذکرہ و شجرہ خلفائے راشدین

## حضرت ابو بکر صدیقؓ خلیفہ اولؓ

پیش نمبر	شجرہ نسب	مختصر حالات
۱	حضرت ابو بکرؓ	اسم گرامی عبداللہ بن ابی بکرؓ والدہ کنیت ابوقحافہ ادرنام عثمان بن عامر
۲	ابوقحافہ عثمانؓ	والدہ کنیت آمنہ بنت قیس ادرنام سلمیٰ بنت صخر بن عامر کعب
۳	عامر	حضرت عبداللہ علیہ السلام سے تین سال چھوٹے تھے۔ یعنی سن ولادت ۵۷۴
۴	عمر	مولانا سعید احمد اکبر آبادی نے اپنی تالیف "صدیق اکبرؓ" میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت بیان کی ہے کہ شربِ مولج میں حضرت
۵	کعب	جبریلؑ نے حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ زمین پر اس واقعہ کی تصدیق حضرت ابو بکرؓ کریں گے اس لیے کہ وہ صدیق ہیں۔
۶	سعد	سرخس الموت کے وقت حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت سلمان فارسیؓ سے فرمایا تھا کہ جس نے میری نازی پر بھی وہ اللہ تعالیٰ کی قدر داری میں آگیا۔
۷	شیم	۱۱۔ جمادی الاخریٰ ۱۲ھ مطابق ۱۲ اگست ۶۳۲ء پیر کو
۸	مرقہ	سورج غروب ہونے کے بعد آپ کا وصال ہو گیا۔ ادراسی رات
۹	کعب	دفن کیے گئے۔ وصال کے وقت آپ کی عمر مبارک ۶۳ سال تھی۔
۱۰	لوی	اسی چار پائی پر حضرت کا جنازہ رکھا گیا جس پر حضور متبول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد وصال جسم اطہر رکھا گیا تھا۔ جنازہ جنازہ
۱۱	عالم	خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔
۱۲	خند	آپ کو متفقہ طور پر مدینہ میں مسجد نبوی کے اندر رسول اللہ کے
۱۳	مالک	پہلو میں دفن کیا گیا۔ آپ کی مدتِ خلافت دو سال چار ماہ و دو
۱۴	نضر قریش	دن تک ہے۔
۱۵	کنانہ	
۱۶	خزیمہ	
۱۷	مدکرہ	
۱۸	الیاس	
۱۹	مصر	

## حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ دومؓ

پیش نمبر	اسم گرامی	مختصر حالات
۱	حضرت عمر فاروقؓ	حضرت ابو بکرؓ خلیفہ اول کے وصال کے بعد آپ امیر المومنین ہوئے
۲	خطاب	اس طرح آپ دوسرے خلیفہ راشد تھے۔ آپ نہایت اعلیٰ نظم
۳	نضیل	تھے۔ آپ کے اوصافِ حمیدہ میں شجاعت، تیز دلاوری کا
۴	عبدالرزاق	وصف نمایاں تھا۔ آپ کے عہدِ خلافت میں ملک فاجر بن قیس ہلا۔
۵	ریاح	آپ کے عہدِ خلافت میں بہت مارتے ملک فتح ہوئے۔ دولت
۶	عبداللہ	اور مالِ ثقیف کا انبار دیکھ کر آپ زار زار دوتے تھے کہ
۷	فرط	کہیں دولت کی فراوانی سے عرب گمراہ نہ ہو جائیں آپ ہی
۸	زجاج	کے عہد میں یسوع کو کفر کے شہر آباد ہوئے۔ آپ نے پہلی بار
۹	عدی	عرب میں حساب و کتاب کا محکمہ قائم کیا اور بیت المال قائم
۱۰	کعب	کیا۔ دنیا میں پہلی بار عدلی اسلامی قائم ہوا۔
۱۱	لوی	حسب و نسب حضرت عمر بن خطاب بن نضیل بن عبدالمزی
۱۲	غالب	بن ریاح بن عبدالمزی بن قریظ بن نضر بن عدی بن کعب بن
۱۳	فہر	لوی بن غالب بن فہر بن مالک
۱۴	مالک	وفات ۳۹ ذی الحجہ ۲۳ھ مطابق ۲۳ اگست ۶۴۴ء کو آپ کو
۱۵	نضر قریش	ایرانی غلام ابو موسیٰ نے شہید کر دیا۔ آپ کی کل مدت
۱۶	کنانہ	خلافت ۱۰ ابریک ۶ ماہ ۴ دن ہے۔ حضرت عائشہ رضی
۱۷	خزیمہ	رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اجازت سے آپ کو سرسبز نبی میں
۱۸	مدکرہ	حضرت ابو بکر صدیقؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پہلو میں دفن
۱۹	الیاس	کیا گیا۔

## حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم

پیش نمبر	اسمائے گرامی	مختصر حالات
۱	حضرت عثمان	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ دوم کی شہادت کے بعد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ منہ سنبھلے خلافت پر فائز ہوئے۔ اہل اللہ میں حضرت عثمان کی سب سے
۲	عبداللہ	خلیفہ راشد تھے۔ آپ کو فدائے الہیہ کہتے ہیں اس لیے کہ
۳	ابو العباس	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں کے بعد دیگرے
۴	امیر	آپ کے نکاح میں آئیں۔ عثمان آپ کا اسم گرامی (ابو العباس)
۵	عبد اللہ	اور ابو عمر آپ کی کنیت اور فدائے الہیہ آپ کا لقب تھا۔
۶	عبد مناف	آپ ماہ خویش کے چھٹے سال تولد ہوئے۔ ۳۴ سال
۷	قصبی (بازید)	کی عمر میں سلمان ہوئے۔ اسلام لانے میں آپ کا نمبر
۸	کلاب	سیسواں ہے۔ آپ اصحابِ عشرہ مبشرہ میں ہیں۔
۹	مرہ	غزوہ بدر اور احد میں آپ شریک ہیں۔ آپ صاحب
۱۰	کعب	بیت الزمراں بھی ہیں۔ آپ کا تہ وحی بھی تھے۔
۱۱	لوی	آپ ۲۵ سال سلطنت میں خلیفہ نامزد ہوئے
۱۲	غالب	۲۵ سال سلطنت میں ۵۹۳ء میں خلیفہ نامزد ہوئے
۱۳	فہر	۲۵ سال سلطنت میں ۵۹۳ء میں خلیفہ نامزد ہوئے
۱۴	مالک	کریا۔
۱۵	نضر (قریش)	آپ ۶۴ برس عمر میں مروی ہیں۔ آپ شرم و مہیا
۱۶	کفایت	کے تیلے تھے۔

## حضرت علی کریم اللہ وجہہ خلیفہ چہارم

پیش نمبر	اسمائے گرامی	مختصر حالات
۱	حضرت علی	داماد و داماد ہیں۔ خلیفہ چہارم خلافت ۱۲ رجب بروز جمعہ شمس
۲	حضرت ابوطالب	بعد اس انصاری (مولد خاندانِ کعبہ) مدت خلافت تین ماہ کا چلے
۳	حضرت عبداللہ	سال ہے۔ ۴۰ رمضان شب یک شنبہ شمس کا مقام کوثر بن
۴	ہاشم	میلو کے ہاتھی شہید ہوئے۔ مزار نجف اشرف میں ہے۔ عمر
۵	عبد مناف	۶۲ سال آپ کی کثیر الادوات تھیں۔
۶	قصبی	اسمائے گرامی از ادراجِ مطہرات
۷	کلاب	۱۔ حضرت ابی بنی فاطمہ الزہراء و خیر مرسل ہیں۔ آپ کے اہل بیت سے
۸	مرہ	تین پسران اور دو دختران ہوئے۔ ۱۰۰ اسم صحیح (۱۰۰ اسم حسین
۹	کعب	۲۰ حضرت عیسیٰ و دختران ۱۱ حضرت زینب کبریٰ و دیگر جو والد
۱۰	لوی	ہیں جعفر طیار (۱۰) اسم کلمہ
۱۱	غالب	۲۔ اسم ابی بنی فاطمہ کا بیبہ ان سے عباس، جعفر و عبداللہ و عثمان
۱۲	فہر	پیدا ہوئے۔
۱۳	مالک	۳۔ ابی بنی فاطمہ و خلیفہ زینب علیہ السلام سے عبداللہ اور ابوبکر و دو
۱۴	نضر (قریش)	ماہِ جزاء سے تولد ہوئے۔ سلسلہ اولاد منقطع ہے۔
۱۵	کفایت	۴۔ اسم بنت عیسیٰ شعیبہ ان سے محمد اسحاق اور عیسیٰ پیدا ہوئے۔
۱۶	خزیمہ	۵۔ اسم بنت زینب تقیہ، اسم ولد تقیہ۔ ان سے عمر اکبر اور
۱۷	مدیکہ	دیر تہ ہیں۔
۱۸	مدیکہ	۶۔ مدیکہ اولاد ابی مخنف ۶۴

پشت نمبر	اسما کے گرامی	مختصر حالات
۱۸	الیاس	۶۔ الامریت ابن ابی بن ربیع   ان کے بطن سے عموماً سید پیدا ہوئے
۱۹	عشر	۷۔ خلیفہ بنت یاس بن جعفر منشیہ   اس کا والد یاس بن جعفر واصل حبشہ
۲۰	زار	منشیہ در سندھ کی رہنے والی   تھیں ابو بنی منشیہ کی کینز تھیں۔
۲۱	معد	ان کے بطن سے محمد منشیہ پیدا ہوئے جو حبشہ میں رہے۔
۲۲	عدنان	سلاطین طائف میں وفات پائی۔ آپ کی اولاد پاک و ہند

میں سادات طوی کہلاتے ہیں۔

۸۔ آسمندہ بنت خروہ بن سعد ثقفی | ان سے اسم الحسن، طرک بزی

اور اسم کثیم ہیں۔

۹۔ مجذبت امری القیس بن عدی کلیبہ | ان کے بطن سے یکب و کنی

خود سال فوت ہوئی۔



آپ کی اولاد وراثت جو مختلف انداز سے ہیں اسم وادی ہے۔

اسم ابی بن یونس زبیب منشیہ | ابو منشیہ اسم کو شوم منشیہ، فاطمہ امیر،

خدیجہ اسم الکرام اسم علی اسم جعفر، حماد اور نفیسہ ہیں۔ جملہ اولاد وراثت

علی ترشی جو در فرزندان ادسترو و قتران ہیں۔ ان میں سے سلسلہ نسل

صرف پانچ ماہر اداں سے ہے۔ حضرت حسینؑ، محمد بن منشیہ، عباس اور

عمر اکبر نقیبہ۔ وقت شہادت تیرہ فرزندان و دختر تھیں جو وارث ہوئے ان

میں سے چھ فرزند سوکر کر بلا میں شہید ہوئے۔

چودہ یا پندرہ صاحب حضرت علی کے تھیں یا نتر خلفاء تھے۔

نمبر شمار	اسما کے گرامی	نمبر شمار	اسما کے گرامی
۱	حضرت عبداللہ بن عباسؑ	۹	حضرت ادریس قرنیؑ
۲	حضرت عبداللہ بن عوفؑ	۱۰	حضرت امام حسنؑ
۳	حضرت عبداللہ بن مسعودؑ	۱۱	حضرت امام حسینؑ
۴	حضرت عبدالرحمن بن عوفؑ	۱۲	حضرت حسن بصریؑ
۵	حضرت جابر بن عبداللہؑ	۱۳	حضرت کبیل بن زیادؑ
۶	حضرت انس بن مالکؑ	۱۴	فاضلہ عبداللہؑ
۷	حضرت ابو ہریرہؑ	۱۵	شریک بن ابی بن زید الماریؑ
۸	حضرت عمار بن ابی بکرؑ		

رہل ایمان دلی صفحہ ۱۸

## حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حضرت علی رضی اللہ عنہ

آپ علیؑ کی ولادت ۱۵ رمضان سنہ ۳ میں ہوئی اور کیم ربیع الاول سنہ ۳۹ یا ۴۸ مفرستہ میں آپ کی شہادت نہر خروانی سے ہوئی۔ آپ نے نوے حقد کیے۔ موقوفہ میں۔ چہ کہ آپ کے پندروہ لڑکے اور اٹھ لڑکیاں تھیں۔ ابن الوازع البکری احمد کا قول۔ چہ کہ آپ کے گیارہ بیٹے اور ایک بیٹی ہوئی نام یہ ہیں۔ ۱۰، عبداللہ ۲۱، تاسم ۲۳، حسن ۲۴، زید ۲۵، عمرو ۲۶، عبید اللہ ۲۷، ہارون ۲۸، احمد ۲۹، اسلمیل ۳۰، حسین ۳۱، اترہ ۳۲، عقیل ۳۳

دختران ۱۰-۱۱، اسم الحسن۔ بروایت ذخانہ تفسیری آپ نے پانچ فرزند چھوڑے ۱۵، حسن ۱۶، عبداللہ ۲۳، عمرو ۲۴، زید ۲۵، ابراہیم مختصر تاریخ کے مطابق ۱۱، حسن ۲۶، زید ۲۷، عمرو ۲۸، اترہ ۲۹، طلحہ ۳۰، عبدالحمل ۳۱، تاسم ۳۲، ابوبکر ۳۳، عبداللہ ۳۴، تین روزہ لڑکے کر لائیں شہید ہو گئے۔ سلسلہ اولاد کا صحیح اور تردید صرف دو ماہ بنواؤں سے ہے۔ آپ کی اولاد کو کرامت حتمی تھے ہیں۔ امام صحیح کا سلسلہ یا جسم الہر شہد مال پر یعنی پیشرباہ و فرخ و رضا ربار بار نام از سیدنا ناف یک شکستہ یو مال پر سیاہی، رویش پاک و بسیار، گیسو دلزار تادوش، ہللا عشا فریہ، سیدنا فرزند وکیل، قنات مینانہ، شغاب و سمر لادوست داشتہ۔

## امام حسین بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ

آپ شہید شہید ہوا ہیں۔ ولادت ۵ شبان سنہ ۴ گزہ ۱۰۔ محرم الحرام سنہ ۵۳ میں میدان کربلا میں شہادت پائی۔ جسم الہر سیکر کربلا میں اور سر پاک بیت البقیع میں دفن ہیں آپ کے پانچ بیٹے ہیں۔ ۱۱، علی اکبر ۲، جعفر ۳، عبداللہ ۴، علی اسفرد ۵، زین العابدین ۶، حسن ۷، اور ایک دختر سکینہ سیدہ اکبر کا سے صرف حضرت زین العابدین زندہ ہوئے۔ سلسلہ اولاد حضرت زین العابدین سے ہے۔ آپ کی اولاد سادات حسینی کہلاتی ہے۔

حضرت امام حسینؑ کے چند رجز یہ اشارہ ہیں۔

أَنَا ابْنُ حَبِيبِ الطَّهْرِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ  
وَحَبِيبِي رَسُولُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَمَوْجِدِي  
وَقَائِدِي أَمِّي سَلَامٌ لَكَ أَحْمَدُ  
وَقَبِيلَتَا كِتَابِ اللَّهِ أَنْزَلَ صَادِقًا  
وَفِيهِمَا الْهَدْيُ وَالْوَحْيُ وَالْحَقُّ وَالْحَقُّ

میں حضرت علیؑ کا پکیر فرزند آل ہاشم سے ہوں۔ مجھے فرزند کے وقت ہی فرکانی ہے اور میرے ناپاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو سب سے اکرم ہیں اور ہم ضلالتی چراغ زمین میں نہ گاہی اور میری والدہ کو تر حضرت فاطمہ الزہراءؑ جو صلا اللہ علیہا اور سلم کی نسبت جگر ہیں۔ اور میرے چچا حضرت علیؑ کے لقب سے شہور ہیں۔ ہم میں سچی کتاب و قرآن، نازل کی گئی اور ہم ہی میں ہدایت اور حقانیت کا ذکر کیا جاتا ہے۔



## پنجتن پاک کی تاریخ وفات

دستہ بارخ کف دیدم بہ ہجر

ازہر چیدہن گوی تا تاریخ پنج تن

ہر غنچہ را کشودم و بستم بہر گنج

تا گد مدلتے بلبس آمد گنج شریں

احمد رفاہ حسین و علی حسن

تاریخ فوت شاں ہوا آریا حسن

اول در حریف بہر محمد رفاہ طوطی

باقی حریف بہر حسین و علی حسن

نام حریف مع عدد

یا حسن:

ی: ۱ سنہ وفات حضرت زری علی علیہ السلام

۱: ۱ سنہ وفات حضرت فاطمہ زہرا علیہا

۴: ۴ سنہ شہادت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۴: ۴ سنہ شہادت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۵: ۵ سنہ شہادت حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۵: ۵ سنہ شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۵: ۵ سنہ شہادت حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۵: ۵ سنہ شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۵: ۵ سنہ شہادت حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۵: ۵ سنہ شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۵: ۵ سنہ شہادت حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۵: ۵ سنہ شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۵: ۵ سنہ شہادت حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۵: ۵ سنہ شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## حضرت زین العابدین بن امام حسین

آپ کا نام علی نقی سجاد اور زین العابدین ہے۔ کنیت ابو محمد و ابو الحسن ہے۔ لیکن کچھ لوگ آپ کا نام علی نقی سجاد اور زین العابدین ہی لیتے ہیں۔

آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔ آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔

آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔ آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔

آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔ آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔

آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔ آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔

آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔ آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔

آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔ آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔

آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔ آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔

آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔ آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔

آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔ آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔

آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔ آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔

آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔ آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔

آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔ آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔

آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔ آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔

آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔ آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔

آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔ آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔

آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔ آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔

آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔ آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔

آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔ آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔

آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔ آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔

آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔ آپ کی والدہ حضرت زینب کا نام شہزادہ خاندان کا ہے۔

شہزادہ خاندان

یہ علی زین العابدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند ہیں ان کو بیت اللہ میں پڑھایا گیا

ہیں اگر کوئی نہیں پوچھتا تو اس پر بیان لے کر، یہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے فرزند ہیں۔ ان کے

لے ملحقہ ان کے بعد اولیٰ مرسل

لے ملحقہ ان کے بعد اولیٰ مرسل

لے ملحقہ ان کے بعد اولیٰ مرسل

لے ملحقہ ان کے بعد اولیٰ مرسل

لے ملحقہ ان کے بعد اولیٰ مرسل

## شجرہ وندکر حضرت ابو جحست محمد باقرؑ

اسماء	پشت نمبر
حضرت ابو جعفر اتر	۱
حضرت نوری المایین	۲
حضرت امام حسینؑ	۳
حضرت علیؑ	۴
ابو طالب	۵
عبد المطلب	۶
ہاشم	۷
عبد مناف	۸
آپ کا اسم گرامی محمد باقر اور کنیت ابو جعفر ہے۔ آپ کی نانہ بیچ ولادت ہوئی فرزند محمد حسینؑ ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ فاطمہ زہراؑ	
امام حسینؑ ہیں آپ کی وفات ۶۱ سالگی میں ہوئی۔ آپ	
جنت البقیع میں مدفون ہیں۔	
آپ کے چار بچے فرزند ہوئے۔	
۱) سید ابی تراب علی	
۲) سید محمد ابراہیم	
۳) سید جعفر صادقؑ	
۴) سید عبد اللہ اکبر حسین	
۵) سید زید	

ملکہ مدنیۃ الاسلام جلد اول ص ۱۸

۱۰۱۰ ایک پرانے کا مسئلہ قائم ہوا یہ وہ شخص ہیں کہ قریش ان کے اہل بیت کو لے کر تھے کہ اس جوان کے حکام و فرائض پر کرم کی انتہا ہے۔ اگر تو لے کر تھے تو اس کے اہل بیت اور اگر غلط اللہ میں سے سب سے اچھے آدمی کی بات سوال ہو تو جواب میں کہا جاتا ہے کہ یہ وہی ہیں۔

۱۰۲۰ شام نے جب یہ تصدیق کرنا شروع کر دیا حضرت امام زین العابدینؑ نے یہ بات اتالیق بہ ہزار دم فرزند شاعر کے پاس ارسال فرمائے تاکہ وہ کہے کہ اپنی جان چھڑا لے فرزند نے وہ قسم کھائی کہ یہ سچا آدمی ہے کہ میں نے یہ کلمات خدا اور رسولؐ کی رضا کے لیے کہے ہیں۔

۱۰۳۰ کہنا ہوئی غصہ کا شکار ہے۔ امامؑ نے دوبارہ وہ قسم کھائی کہ اس رسالہ فرمادیتے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو تیری نیت خیر پر جزا دے۔ چہ تک یہ کلمات و اشعار تو لے کر آنا کہ تم کے لیے نہیں کہے تھے لیکن ہم بھی ایسے فاضل سے نہیں ہیں کہ اپنے غلیات اور برکات کو دیکھ لیں۔ اس پر فرزند نے وہ

۱۰۴۰ درجہ قبول کر لیا ہے

الحمد لله رب العالمین  
والصلاة والسلام  
على سيدنا محمد  
وآله الطيبين الطاهرين  
الطاهرين

## شجرہ و تذکرہ

## حضرت محمد صادقؑ

پشت نمبر	اسماء
۱	حضرت جعفر صادقؑ
۲	حضرت ابو جعفر یاقانؑ
۳	حضرت زین العابدینؑ
۴	حضرت امام حسینؑ
۵	حضرت علیؑ
۶	ابو طالب
۷	عبد المطلب
۸	ہاشم
۹	عبد مناف

آپ کا گرامی سید محمد جعفر تھا اور لقب صادقؑ آپ کی کنیت  
 ابو عبد اللہ اور اسمیل ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی آمنہ  
 فریاد تھا جو قاسم کی بیٹی تھو کہ آپ کی اور حضرت ابوبکر صدیقؑ کی  
 پر پوتی تھیں۔ آپ مدینہ منورہ میں ۸۵ھ یا ۸۶ھ میں ولادت پائی  
 اور ۱۵ ربیع الثانی ۱۱۵ھ میں وفات پائی۔ آپ بنت النبیؐ  
 میں مدفون ہیں۔  
 آپ کے سات فرزند تھے۔  
 (۱) سید محمد تاج المارون  
 (۲) سید محمد علی عریضی  
 (۳) سید ابوالحسن موسیٰ کاظمؑ  
 (۴) سید محمد جعفر الد  
 (۵) سید محمد علی  
 (۶) سید محمد عباس  
 (۷) سید محمد اکبر موسیٰ

سلسلہ مرآت الانساب ص ۱۵

## شجرہ و تذکرہ حضرت موسیٰ کاظمؑ

اسماء	حضرت موسیٰ کاظمؑ
حضرت جعفر صادقؑ	حضرت موسیٰ کاظمؑ
حضرت محمد باقرؑ	حضرت موسیٰ کاظمؑ
حضرت زین العابدینؑ	حضرت موسیٰ کاظمؑ
حضرت امام حسینؑ	حضرت موسیٰ کاظمؑ
حضرت علیؑ	حضرت موسیٰ کاظمؑ
ابو طالب	حضرت موسیٰ کاظمؑ
عبد المطلب	حضرت موسیٰ کاظمؑ
ہاشم	حضرت موسیٰ کاظمؑ
عبد مناف	حضرت موسیٰ کاظمؑ

آپ کا گرامی سید موسیٰ کاظم تھا اور لقب کاظمؑ آپ کی کنیت  
 ابوالحسن اور ابراہیم ہے۔ آپ کا سلف حضرت موسیٰ کاظمؑ کا گرامی  
 ہوئے۔ ہارون الرشید نے آپ کو سیاسی مکی سلطنت کی بنا پر قتل  
 میں ڈال دیا تھا۔ آپ نے قید کی حالت میں محمد طوسیؑ کی قاضی  
 میں وفات پائی۔ آپ کے ۵۹ یا ۶۰ فرزند اور ۱۹ وراثت تھیں۔  
 (۱) سید جعفر (۲) سید محمد ہارون (۳) سید محمد ابراہیم (۴) سید محمد امام الدہ (۵) سید  
 محمد جعفر (۶) سید محمد عباس (۷) سید محمد علی رضا (۸) سید محمد (۹) سید  
 عبد اللہ (۱۰) سید اسمیل (۱۱) سید اسحاق (۱۲) سید حسن (۱۳) سید  
 حسین۔  
 مرآت الانساب کے مطابق :-  
 (۱۴) سید علی اکبر (۱۵) سید محمد اکبر (۱۶) سید محمد ہارون۔

سلسلہ حدیث الانساب جلد اول ص ۱۵

سلسلہ مرآت الانساب ص ۱۵

## شجرہ و تذکرہ حضرت علی رضاؑ

پشت نمبر	اسماء گرامی
۱	حضرت علی رضاؑ
۲	حضرت موسیٰ کاظمؑ
۳	حضرت جعفر صادقؑ
۴	حضرت باقرؑ
۵	حضرت امام زین العابدینؑ
۶	حضرت امام حسینؑ
۷	حضرت علی اکبرؑ
۸	آپ کا خطاب
۹	عبد اللہ
۱۰	عبد شمس
۱۱	عبد شمس

آپ کا اسم گرامی سید محمد علی بن موسیٰ تھا اور لقب رضا۔ آپ کی کنیت ابو الحسن ہے۔ آپ کی ولادت مدینہ منورہ میں ۱۵ شعبان ۵۰۰ھ میں ہوئی۔ آپ کی وفات ٹبرستان میں ۱۸ رمضان ۱۹۰ھ میں ہوئی۔ آپ کے چار بزرگوار ایک دختر اور ہوں۔

(۱) سید ابی اسحاقؑ سید جعفر

(۲) سید تقیؑ البواد

(۳) سید حسنؑ (۵) سید علی

مرآۃ الانساب کے مطابق صاحبزادوں کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

(۱) سید ابی اسحاقؑ

(۲) سید حسنؑ البواد

(۳) سید ہادیؑ

(۴) سید تقیؑ البواد

مرآۃ الانساب و شریاۃ الانساب ص ۵۷

## شجرہ و تذکرہ حضرت تقی البوادؑ

پشت نمبر	اسماء گرامی
۱	حضرت تقیؑ البواد
۲	حضرت علی رضاؑ
۳	حضرت موسیٰ کاظمؑ
۴	حضرت جعفر صادقؑ
۵	حضرت باقرؑ
۶	حضرت امام زین العابدینؑ
۷	حضرت امام حسینؑ
۸	حضرت علیؑ
۹	ابو طالب
۱۰	عبد اللہ
۱۱	عبد شمس
۱۲	عبد شمس

آپ کا اسم گرامی محمد تھا اور لقب تقی البواد۔ آپ کی کنیت ابو جعفر ثانی ہے۔ مدینہ منورہ میں ۱۸ شعبان ۱۹۰ھ میں ولادت ہوئی۔ آپ کی وفات مدینہ منورہ میں ۱۸ شعبان ۲۲۰ھ میں ہوئی۔ آپ کے چار بزرگوار تھے:

(۱) سید جعفرؑ (۲) اسم تقیؑ

(۳) موسیٰ البرقیؑ (۴) سید ابی اسحاقؑ

مرآۃ الانساب کے مطابق آپ کے چار بزرگوار تھے:

(۱) عبد اللہ جعفرؑ (۲) اسم علیؑ ہادی تقیؑ (۳) موسیٰ البرقیؑ

(۴) سید ابی اسحاقؑ (۵) سید ابی طالبؑ (۶) سید زیدؑ

مرآۃ الانساب ص ۵۷

و امیرنا ملحقہ و نایبنا الملک

نیکو کام کر اور برائی سے منع کر۔ (القرآن)

## شجرہ و تذکرہ حضرت علی ہادی نقیؑ

اسمائے گرامی	پرست خیر
حضرت علی ہادی نقیؑ	۹
حضرت تقی الجوادؑ	۸
حضرت علی رضاؑ	۷
حضرت موسیٰ کاظمؑ	۶
حضرت جعفر صادقؑ	۵
حضرت باقرؑ	۴
حضرت زین العابدینؑ	۳
حضرت امام حسینؑ	۲
حضرت علیؑ	۱

آپ کا اسم گرامی علی تھا، لقب ہادی و نقی اور کنیت ابوحنظلہ تھی۔ آپ مہینہ منہ میں بروز عرفہ سال ۳۵ میں زید ہوئے۔ آپ کی وفات ۴۵ سن باد کے مقام پر ہوئی۔ "سرخس راہ" بغداد کے لواحق میں واقع ہے۔ سال وفات ۵۵ ہے۔ اس وقت خلیفہ مستنصر بالله تھا۔ آپ کے ۵ پسر زید ہوئے:

- (۱) عبدالجبار
- (۲) امام حسن عسکری
- (۳) سید حسن
- (۴) سید حسین
- (۵) سید ابوزید موسیٰ

سلسلہ مرآت الانساب ۱۹۶۲ء

## شجرہ و تذکرہ حضرت امام محمد حسین عسکریؑ

اسمائے گرامی	نمبر شمار
حضرت امام حسن عسکریؑ	۱۰
حضرت امام علی ہادی نقیؑ	۹
حضرت امام تقی الجوادؑ	۸
حضرت امام علی رضاؑ	۷
حضرت امام موسیٰ کاظمؑ	۶
حضرت امام جعفر صادقؑ	۵
حضرت امام باقرؑ	۴
حضرت امام زین العابدینؑ	۳
حضرت امام حسینؑ	۲
حضرت علیؑ	۱

آپ کا اسم گرامی حسن بن علی لقب عسکری و ہادی اور کنیت ابو محمد ہے۔ آپ ۱۰ ربیع الثانی ۳۸۵ بروز جمعہ یوسف و یوسف مہینہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام شیخہ خاتون تھا۔ آپ گیارہویں امام ہیں۔ آپ کو خلیفہ وقت مستنصر عباسی نے قید میں رکھ کر قتل کر دیا۔ آپ نے ۸ دیخ الاول سال ۴۵ کو رحلت فرمائی۔ آپ اپنے پسر ابوزید موسیٰ کاظمؑ کے پہلے میں سلمہ میں مدفون ہیں۔ آپ کی اولاد کے بارے میں سنوت اختلافات پائے جاتے ہیں۔

مرآت الانساب کے مطابق سید محمد باقر اسم بن امام حسن عسکریؑ مشہور ہیں تو زید ہوئے۔ کہتے ہیں کہ آپ اپنے گھر کے تہ خانے میں اترے آپ کی والدہ محلیہ اگر آپ کو دیکھتی رہیں لیکن آپ واپس نہیں آئے۔ یہ واقعہ ۵۵ سال کی عمر اس وقت ہوا۔ آپ کی بیوی سے صاحب ہو گئے یا فقیر کر لیا۔ والدہ اعلم بالانساب ہیں۔

سلسلہ مرآت الانساب ۱۹۶۲ء



## باب ۱۸ ابراہیم (عظیم)

(شجرہ نسب ۱۸۵)

شہر مدینہ، ابن خلدون کے مطابق تقریباً پورا مشرق ہیشہ خفیہ مسک سے خشک رہا ہے تمام متاثرہ صرف شاخ تخرج معظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی، خواجہ حسین الدین دہلوی، حضرت مجدد الف ثانی مولانا امجد الدین الدہلوی، مہاجرین کا ہوا، احمد رضا بریلوی وغیرہ فقہ حنفیہ کی کسی پرکارتھے۔ امام اعظم ابراہیم لیوان بن ثابت مکی ولادت منہ میں ہوئی اور وفات ۱۲۲ھ و جب شہادہ میں ہوئی شیخ العرب میں حضرت یحییٰ بن سائر رازی کے حوالے سے رقم ہے کہ وہ ایک بار ملک شام میں حضرت بلالؓ کے مکان کے سرے لے کر گئے تھے خواب میں آنحضرتؐ کی زیارت ہوئی کہ آپؐ بنی شیبہ سے تشریف لائے ہیں اور ایک عمر بزرگ کو اپنے پیلوں میں لیے ہوئے ہیں۔ وہ مدینہ سے تھے کہ یہ بزرگ کون ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا کہ یہ تہا سے شہر کے لوگوں کا امام ہے یعنی امام ابراہیمؑ۔ امام ابراہیمؑ امام ملک، امام شافعی اور امام احمدی بنی ہاشم نے ملت اسلامیہ کو ہمہ گیر تہذیب کی روشنی میں ملک کے ملک کو انتشار سے بچایا۔

ایک باحضرت محدث اپنے ناں پر خوشگشاگر درشد ابراہیمؑ کے ہمراہ مجلس مناظرہ میں بیٹھے چنانچہ ایک میسائی پادری چند مشکل سوالوں کے جواب کا منتظر تھا اور ان سوالوں کے جواب کسی پہ بھی نہیں پڑے تھے۔ پادری منبر پر بیٹھ کر اپنے اعتراضات پیش کرنے شروع کیے۔ پہلا سوال تھا خدا سے پہلے کیا تھا؟ امام ابراہیمؑ نے پادری سے دریافت کیا ایک سے پہلے کیا مدد ہے؟ پادری نے جواب دیا اس سے پہلے کوئی مدد نہیں۔ جسے امام نے ثابت کیا کہ جب واحد بوازی سے پہلے کچھ نہیں ہے تو واحد حقیقی سے پہلے بھی کچھ نہیں تھا صرف خدا تھا۔ دوسرا سوال تھا کہ ہر شے کا کوئی تکراری ست ہے یا نہیں؟ اس سے جواب دیا کہ ہے۔ امام ابراہیمؑ نے ایک شیخ طائی اویا پادری سے کہا اس کا ست متین کدو اسے بنے جواب دیا کہ جب اس کی روشنی ہر طرف ہے اس کا ست متین نہیں کیا یا سنگا امام ابراہیمؑ نے جواب دیا کہ جب نور بوازی کا رخ متین نہیں کیا کہ سنگا نور حقیقی کا رخ کیسے متین ہو سکتا ہے وہ ہر طرف ہے۔ باب پادری نے تیسرا سوال کیا کہ خدا اس وقت کہاں ہے؟ امام صاحب دودھ کو گلا کر پادری سے کہا دودھ میں

کھجی کہاں ہے؟ پادری نے جواب دیا کہ کھجی تو دودھ کے ہر قطرہ میں ہے۔ یعنی ہر جگہ ہے۔ امام ابراہیمؑ نے تیسرے سوال کا یہ جواب دیا کہ خدا بھی ہر جگہ ہے اور اس کی ملکیت ہر جگہ پر محیط ہے۔ پادری نے چوتھا اور آخری سوال پوچھا کہ خدا اس وقت کیا کر رہا ہے؟ امام ابراہیمؑ نے فرمایا کہ میں اتنی دیر سے کھڑا آپ کے سوالوں کا جواب دے رہا ہوں۔ حالانکہ اخلاقی طور پر میری ہر جگہ سوال کرتے والے کو کھڑا ہونا چاہیے یہ سن کر پادری مجبور سے اترا اور امام ابراہیمؑ کی جگہ پر کھڑا ہو گیا۔ امام ابراہیمؑ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور پادری کو سوال دہر لے کر کہا پادری نے پھر وہی سوال کیا کہ خدا اس وقت کیا کر رہا ہے؟ امام نے فرمایا خدا نے مجھے منبر پر بٹھا کر عزت بخشی، اچھے پیر کی جگہ پر کھڑا کیا کہ وہ دنیا و آخرت میں کسی کو پادری نے اعتراض کر سکتا ہے۔ یہ تھے امام ابراہیمؑ اپنے زمانہ کے ذہین ترین انسان جنہوں نے فقہ اور منطق کی دنیا میں پہلی سی پادری۔



وَاتَّعَبُوا زَعْمًا لَّعَلَّهُمْ يَأْتِيهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو لوگ تیرے



















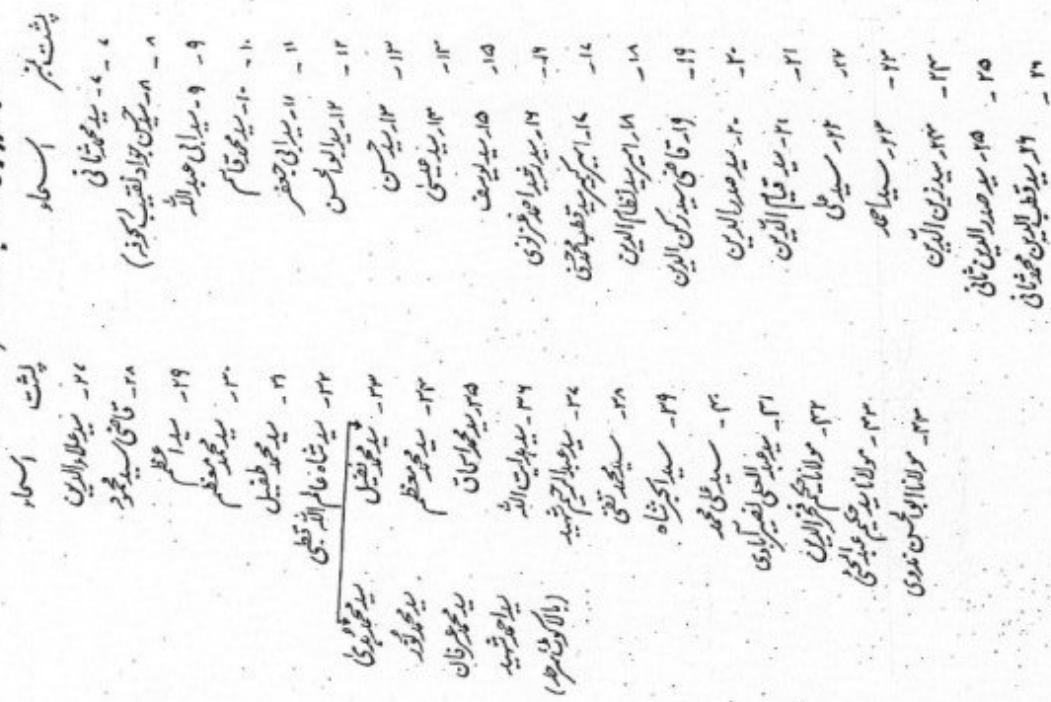


# شجره سیدالورد علی شاه (راگبری)



تحقیق الاوقاف سنه (۱۰۶۶ تا ۱۰۷۰)

# اولاد سید ابی محمد عبداللہ الشتر کلفتن کراچی (نخره صفحہ)



ہم نے لکھ میں شہید ہوئے۔ ان کا مزار آج بھی اسل میں مندر کھنڈن پر ریح خلعت ہے۔ ام  
سید عبداللہ شاہ غازی الاشرف حضرت امام حسنؑ کے پوتے کے پوتے تھے۔

حضرت عبدالرشاد غازی الاستر اہلبیان کھٹن کرچی  
(سبحو نسبہ)

(جواب نمبر ۱۷)

حضرت عبداللہ شاہ قزاقی رحمۃ اللہ علیہ تابعین میں سے تھے اور آپ رحمہ اللہ و صحابی سید تھے۔ آپ کی ولادت با سعادت ۹۲ھ میں ہوئی۔

۱۲۷۔ سلطان رشید ۵۵۰ کے گے جگہ آپ تبلیغ کی غرض سے عازم سندھ ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ سیوہ خاتون نے امام حسینؑ کی اہل تہذیب سے آپ سادات کے واسطے اپنی شفقت میں جو سندھ میں داخل ہوئی۔ آپ کی تعلیم و تربیت آپ کے والد محترم سیوہ خاتون کی زیرِ سرپرستی کی۔ آپ علم حدیث میں ماکوہ نامہ رکھتے تھے۔ آپ کا شمار اکابر علمائے عرب کی کیا جاتا ہے۔

سید عبدالرشاد غازی الابرار کی شہادت

خلید مضر عبد اللہ کے ایک عرب سردار عربی خضف بن عقیقہ بن مسلمہ کے ساتھ ۱۲ھ میں

۱۰۸ صفحہ ۱۰۸، ذکرہ اولاء و منہ، صفحہ ۳۳، خدیو جہانیاں جہاں گشت از پردیس سراپا، قادری

(این اثر مجلد ۲۸۳ طبری جلد ۲ صفحہ ۲۹)

(تاریخ افغانستان ص ۴۰۸)





عبدالمستشار الحاج آغا بن دودی طوسی

(شماره ۸۲)

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی اولاد اماماد سے ہیں اس لیے آپ سختی اور سستی سید پر۔ شیخ الدین سید عمر غوثؒ پٹا دروی اہلری فرماتے ہیں کہ اس فقیر کے دادا سید عبدالجبارؒ بنگلہ سے ٹھٹھہ قسریہ لائے اور کسی سید گھرانے میں شادی کی تو نیت کے والدہ ہیں پیدا ہوئے۔ آپ کے تمام اجداد پٹا اے والہی کے مرید ہوتے چلے آئے سلسلہ بیعت اعیینہ سلسلہ نسب ہے۔ حضرت سید عبداللہ شاد اسماعیلیؒ سالہ وفات قبولید فلام صاحب مستطابؒ ۱۲۸۱ھ ہے۔ مزار شریف ممبئی پر درج فلام ہے۔ آپ سردار شاہ اور غوث کے فرما میں اپنے دوست سید شہیدؒ، سید کمالؒ اور سید قاضی شکر اللہؒ کے ساتھ ممبئی میں کثرت ہیز ہوئے۔ (توضیحات العابرین صفحہ ۱۶۷)

سید اسماعیل ملک بیابانہار

(شجرہ نسبہ)

آپ کے آباء و اجداد ار سے غزنی آئے۔ سید ابراہیم سلطان تعلق کے عہد میں ہندوستان فتح کیا۔ آپ کے عہد میں آپ نے شہر مدینہ شریف سے ایک بیس درہم ہاتھ پر ۱۲ افغانی جوڑا جس کو شہنشاہ نے آپ کو شہسوار کر دیا۔ آپ شہر مدینہ شریف سے ایک بیس درہم ہاتھ پر مدافن ہیں۔ بادشاہ نے ایک عظیم الشان گنبد آپ کی قبر پر تعمیر کرایا جو تیسرا کمالی اعلیٰ اور نہایت سید ابراہیم کے مقبرہ کا لگ بجا عروج و فرود بالکل شرف الدین بیکاری میں جاری ہوئی جو خود سید احمد پرمختی اور احمد شہرستان نے بنوایا ہے۔ ملاحظہ حضرت شاہ ارشد جو تیسری کے قریب مغولات فتح ارشدی و خارج رہے کہ سلطان محمد تغلق نے بہار کی فتح کے بعد سید ابراہیم سپہ سالار کو خوش ہو کر ایک پیا کا خطاب دیا تھا۔ آپ کے فرزندوں کی تعداد آٹھ تھی ۱۵۹۰ء تک وادۂ دکن تک حملایاں کیں (۱۶۰۰ء تک)۔

راجہ تذکرہ اولیٰ تم سندھ صفحہ ۸۹ و تذکرہ صوفیاء سندھ صفحہ ۱۲۳

٢٠ تاريخ مارغره گمال از روي فيسبر مجيب الرحمن صفحہ ۴۱۸

منہجیات از غوث پاک عبد القادر جیلانیؒ

قادر! قدرت تو داری ہرچہ خواہی ال گنی

مردہ راجاں می وہی وزندہ را بے جاں کنی

آسمانِ ربّی ستاروں پر ماکو کر دی گئے حکیم!

امرد اہمطرات برز مین گسریاں کنی

مديران دانشجويان سيران سماند پرورش

کارِ صد پہلے چارہ را از فضلِ خود آساں کنی

گھر گدا را ملک بخش گشت برادر چو گدا

ازیر لے نیم جاں تو بدیدر حیراں کنی

بہرگز کیا تو بنادی آ رہے حکم قضا

از تہن الوہ ما بر طعمہ کسراں کنی

جمله عالم به یسر عاف شوند در روز خوش

امام اعمال شاہ ہر طرح سے براہ کفایت

گہرہ خلیل اللہ راز انشاستاں کئی

گہرے فیصلے خوشیوں سے انہیں بے پروا کرتا ہے

بہرِ مصلحت از مومنین ایکیا است یا بیکرِ نشت

برکے ہزارہ مادی پرکے سچاں لہنی

زہر قاتل ہم جلتی آں حسن کدو کی لیب

بر حسین ابن علی علیہ السلام از لفظ مرثیہ

ہست محی الدین بندہ درگیت اے تباہ ما

از تو زند میر که را حاکم فرمای کنی

## ملک بیا کے مقبرہ کے جنوبی دروازہ کے سیاہ پتھر پر کندہ چھ اشعار

میں گند کہ بہت اندوٹے تھے  
نفت است شیر بڑے کہ بہ پیش  
مدام ملک ابراہیم الہی  
چینار کش کے کشور کشے  
کمن چوں بہت افتادہ باب  
ہر ملک بہت دکھ درد و صحت

بہ راز گنبد آفتاب برتر  
نفت شیر اندر بلبل شیر  
کہ تیغ از پیر حق می نہ چو حیدر  
دشمن ز دم اند بہت کشور  
نوراء لطف حق بہت ابدور  
کمن دیوار خاکش را منظر

## مشرقی دروازہ کے سامنے کے دروازے کے کتبہ پر کندہ چھ اشعار

بہ بد دولت شاہ جہانگیر  
شہنشاہ جہاں زیب رند سلطان  
ملک سیرت ملک تیرا بہیم  
نہام ذی الجہد کش نہ از دہر  
بہ جہت بہت عدہ پنجستہ تاریخ  
خداوند فضل و عیش ہوسے

کہ بار بار بہ باد ملک نوروز  
کہ ہر شاہان گیتی گشت نیروز  
کہ بد دروین چو ابراہیم گم آواز  
بہت چوں سیزدہ از ہمدردی در  
شازنش ملک در بہت ایں روز  
کمن آساں حساب آخری نظر

## مزار حضرت سید ابراہیم ملک بیا کے مشرقی دروازہ کے کتبہ پر

درج ذیل چھ اشعار کندہ ہیں

ایں مقطعہ مبارک ملک و دولت است  
کن بہم تیغ او پیر انگندہ آفتاب  
بہت دلاہمی شکست چو بہ نام خورشید تا  
در عالم نقاش بود بہت شکر بن خطاب

مصارف شکر چو صف آست بہ جہد  
کہتم بہ ترب قمارے و بہین شکر دباب

خورشید اگر چہ لکریا و اشکست  
آخر کوہ ساخت سر پر دہ عجب

تاریخ آفتاب کہ کشیدہ از جہاں  
چوں اصل وقت در دل سنگ از بخت نثار

یو دازہ معطر ذی الحجہ سیزدہ  
از سال بود بہت صد و پانچ ہمسہ و شصت  
(تاریخ ملک از عبد العظیم خواجہ پوری)  
بشکر بہ ملک بدر الحسن بدر میرا علی محمد الکک سنہ ۱۱۵۹ھ الہکراچی

## قاضی ملک محبت اللہ سیاری

قاضی محبت اللہ سیاری مولانا، بہار شریف کے چشمہ چراغ تھے۔ ان کے عالم کا نام ملک محبت اللہ تھا۔ ابتدائی تعلیم ملا سید قطب الدین شمس آبادی الطوسی سے حاصل کی۔ تعلیم سے فارغ ہوئے تو اورنگ زیب عالمگیر نے شامی ملازمت میں لے لیا۔ وہ کھنڈ اور حیدر آباد میں تھے مقرر ہوئے کچھ عرصہ شہزادہ فرخین القدری شہزادہ منظر کے آئین بھی رہے۔ شاہ عالم کے عہد میں ۱۱۲۴ھ/ ۱۷۱۱ء میں قاضی القضاۃ کا عہدہ عطا ہوا اور فاضل خاں کا خطاب ملا۔

۱۱۱۹ھ/ ۱۷۰۶ء میں انتقال ہوا۔ وہ مولانا پیر بہار شریف میں مدفون ہوئے۔

**علمی مقام** قاضی محبت اللہ سیاری کو بیسے شان شہرت نصیب ہوئی۔ مولوی رحمان علی کی ذات فطانت اور عبادت علمی کو ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

”جو سے یوں دانا عارف و دیر سے یوں دین الخیر“

ان کی کتابوں میں ایرانی فضلاء میرا ترمذی اور صدر الدین شیرازی کے جزا اور اپنی بہن علیا بیگم تصنیفات (۱) نظم العلوم۔ یہ منطق کی ادق اور مشکل ترین کتاب ہے جسے عالمگیر نے بیسے شان شہرت نصیب کی۔ یہ ایک مختصر اور جامع کتاب ہے جو آج تمام مدارس عربیہ میں پڑھائی جاتی ہے اس کے بارے میں ملک محبت اللہ سیاری نے ویب پر میں خود لکھا ہے۔

”میری خواہش ہے کہ وہ مسلم دینی کتابوں میں اس طرح کی جگہ جیسے تادم میں پائے، اب اس پر

بہت سی شرمیں کھڑی ہیں مثلاً

(۱) شرح قاضی مبارک (۲) شرح مولانا ندوی (۳) شرح مولانا احمد عبد الوہاب زنگی (۴) شرح

جلالین (۵) شرح قاضی مبارک۔

(۲) مسلم الثبوت (فقہ)؛ یہ اصول فقہ کی معروف دینی کتاب ہے جو فقہاء میں کھڑی تھی۔

(۳) الجہیز الزہود (۴) مشاطہ عارف الرواد۔

دیکھ کر مستحقین درنہ فاضل سیاری ۲۲ تا ۲۳ تاریخ بارہ گیلان، ص ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲ء

## خواجہ نصیر الدین چیراغ دہلوی

آپ کا اسم گرامی خواجہ نصیر الدین چیراغ دہلوی اور چیراغ دہلی ان کا نسب تھے۔ آپ کے والد بزرگوار شیخ عبداللطیف بڑی خواہاں سے لاہور آئے۔ آپ کے والد شیخ محمد دہلوی لاہور میں پیدا ہوئے تھے مگر بڑے ہو کر اندھ قتل ہوئے۔ خواجہ نصیر الدین محمد چیراغ دہلی کی ولادت اودھ ہی میں ہوئی تھی جسے اجودھیا یا بہار بھی کہتے ہیں۔ آپ کے نام کے ساتھ اودھ ہی میں لکھا جاتا ہے۔ آپ ملاقات سمجھتے تھے۔ آپ نے بھڑی قاضی محمد الدین کاشانی سے پریمی تھی اور مولانا عبدالکریم شہرانی سے ملا پڑھا تھا۔ آپ نے ۲۲ سال کی عمر میں محبوب الہی سے بیعت کی۔ والدہ کی وفات کے بعد دہلی آگئے۔ محبوب الہی کے حوالہ کے بعد ان کے خلیفہ ہوئے۔ شیخ محمد کے آپ کو چیراغ دہلی کا لقب ملا۔ ان پر تکرار ترواب تے تانہ ملک تین سال تک زندہ رہے پھر ۱۸ رمضان شب جو شہر ہوا میں داخل ہوئے۔ آپ کا نام محمد چیراغ ہے۔

**مناظر فطانت** (۱) خیر الہاس (۲) مناقب اہل شیعہ (۳) ترجمہ مولانا محبت اللہ سیاری۔

**خلقاں** (۱) یہ محمد بن جعفر الخلیفی (۲) یہ محمد گیسو داراد

(۳) خواجہ کمال الدین (۴) احمد آباد (۵) شیخ فانیان در مسکن

(۵) شیخ صدر الدین (۶) مولانا خواجہ دہلوی (۷) دہلی

(۸) شیخ احمد قاضی شہرانی (۹) شیخ محمد متوکل کشتی (دہلی)

(۱۰) شیخ قاسم الدین (کشتی)

(۱۱) تاریخ سوشل نے گجرات صفحہ ۱۲



## حاجی سید عبداللہ سیاح پھلواروی خیر آبادی

(مشہور نسب ص ۸۴)

سید حاجی عبداللہ سیاح پھلواروی خیر آبادی قادریہ قیسیہ سلاسل کے مورخین شخص تھے۔ حضرت مخدوم بدیع الدین زلیخا ان کے مرشد تھے۔ موصوف شہاب الدین پھلواروی شریف کے متسلل واقع ہے۔ حاجی سید عبداللہ سیاح کے دو مشہور خلفاء مولانا مفتی اللہ مفتی خیر آبادی اور حضرت پیر محمد گھوٹکی کے ذریعہ آپ کا نشان جاری ہوا۔ آپ کا اسم گرامی سید محمد ہے اور حاجی عبداللہ سیاح آپ کا لقب ہے۔ مدہ ملین پھلواروی شریف تھا مگر ساری عمر سرزمین گزاردی اس لیے سیاح لقب پڑ گیا۔ سید خدیب سیدنا مولانا درویش خان شریف پٹیہ ہے۔ آخر میں اپنے مریض خاص حاجی مفتی اللہ کے یہاں خیر آبادی میں قیام فرمایا۔ آپ کی ولادت باسعادت مخدوم شہاب الدین گھوٹکی کے مدہ ملین عمر تریں سلاسل میں وفات پائی۔ آپ کی عمر شریف مدہ ملین سال ہوئی۔ بعد میں نے عمر تریں سلاسل بتائی ہے۔ یہ انعامات عظیمہ ہیں کہ ولادت ۸۹۷ھ کو خیر آبادی میں ۱۱۱۵ھ میں وفات متعلقہ ہے۔ سلاسل طریقت میں مخدوم بدیع عالم شہناز پیری سے بیعت تھے۔ آپ بلخا خلاق و کردار کے مالک تھے اور تصوف میں بلند ترہ کرتے تھے۔ تمام اہل عصر میں فائق تھے۔ آپ نے ساری عمر عبادت و ریاضت میں گزار دی۔ متناہز زندگی پسند فرمائی اور نہ کسب ممالک کی طرف توجہ دی۔ زندگی بھر متروک رہے آپ شیخ ماخال کے بھی مرید تھے۔

تیسرا کتاب ۱۱۱۵ھ کے سدا لیل کی تیسری (۲) ردی وار لوپ۔

(۲) بیت کوٹل دینے کا مختصر ایک ہی وقت کا لیے جہد ملکہ ہے۔  
سید حاجی عبداللہ سیاح نے خیر آبادی کو سلاسل مفتی اللہ کو فرزند ہی سے لیا۔ جب حاجی مفتی اللہ متعلقات و مشغلات میں ماہر کر گئے تو بیت فرما کر پٹنہ واپس آ گئے۔ وہاں پٹنہ آباد شریف لے گئے اور وہاں آسودہ خاک ہوئے۔ آپ کے خلفاء کے کثیر قتلہ و دہلی میں دفن علم تھے۔ لیکن خلافت مولانا مفتی اللہ خیر آبادی کو عطا کی ۱۱۱۵ھ میں اہل ملک مدہ ملے۔

سلاسل الجیب جنوری ۱۱۱۵ھ مخدوم ۲ تا ۲۵

## مخدوم سید شاہ درویش اشرفی بیتھو شریف گیا بہار

(مشہور نسب ص ۸۴)

مخدوم سید شاہ درویش اشرفی بیتھو شریف گیا بہار کے مشہور شخصیات ہیں شہر سے تقریباً تیس میل شمال میں عیگندہ پری بیتھو شریف کو سکونت تھی۔ اس مخدوم پر لہذا اہل بہار سے علاحدین اور مناف کامن کا لہر ہوا۔

آپ کے والد مخدوم سید شاہ مبارک بہار کے کچھ چچہ شریف میں سکونت پذیر تھے۔ یہ روایت ہے کہ سید شاہ کے والد بیتھو شریف پورہ بیتھو میں قیام فرمایا۔ آپ کی شادی بی بی خاص بنت شاہ برہان اللہ قصبہ جہنم سے ہوئی جن سے مخدوم شاہ درویش تولد ہوئے جو لہذا اہل آپ کے خلیفہ اور جانشین ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار نے آپ کو جناب کی جانب جانے کا حکم دیا آپ نے حکم کی تعمیل کی اور بیتھو شریف آ کر رہ گئے۔ یہ دروازہ اور کورہ بیتھو شریف آپ نے مخدوم کی جانب عسوت یا بیٹھو شریف کے مزار کے قریب میں قیام فرمایا۔ چند دنوں کے بعد آپ کی اہلیک و ہم پر گھمئی۔ بزرگوار انساں آپ کی صحبت اور تعلیم سے فیض یاب ہوئے لگے لگے ماہ ماہ جہاں جہاں آپ کی قدوسی کا شرف حاصل کیا۔ زمانہ تعلیم سے یہاں کو لہذا اور سیرتا تو رقم آباد تھی اس سے قبل یہ مقام کچھ قوم کا مسکن تھا۔ یہ بزرگوار بیتھو شریف نے فتح حاصل کی۔ آپ نے یہاں ایک پرشکوہ مسجد کی بنیاد رکھی اور جو وہ وقت کا مذہب تھا وہ تیسرے کے بعد اپنے اہل و عیال کے ساتھ سکونت اختیار کر لی۔ آپ کے دست مبارک پر ایک کورہ بزرگان خاندان سے بیعت حاصل کی۔ آپ کے دست مبارک پر موصوف ابراہیم پورہ و بیٹھو شریف کے ناظم نے بھی بیعت کی جن کی کوشش شہر سے خاندان کے خلاف کے لیے بادشاہ وقت کی طرف سے بیتھو شریف کی جاگرت آپ کو عطا کی گئی۔

مخدوم درویش اشرفی کی شادی بی بی جان مبارک بنت شاہ سلطان علی دھاتا ساکن بیتھو شریف ضلع پٹنہ سے ہوئی جن کے بطن سے تین فرزند اور تین صاحبزادیاں تولد ہوئیں۔

سلاسل درویش اشرفی بیتھو شریف



## اولادِ مخدوم سید شاہ درویش بیہوش شریف (گیا بہار)

اولاد سید ابراہیم ملک بیہوش	سید شاہ محمد شرف (سجادہ)
ملک دائر	سید شاہ اعلیٰ شرف (سجادہ)
علامہ الک	سید شاہ محمد اسمیل (سجادہ)
خطاب الک	سید شاہ حافظ شرف (سجادہ)
ملک گدن	سید شاہ عیوالم شرف (سجادہ)
اللہ داد سید باگھر	سید شاہ غلام مبارک (سجادہ)
محمد اسمیل	سید شاہ غلام مصطفیٰ (سجادہ)
پیہا الدین	سید شاہ غلام رسول (سجادہ)
ملک آتار	سید شاہ غلام رسول (سجادہ)
احمد اللہ	سید شاہ غلام رسول (سجادہ)
ملک سدا	سید شاہ غلام رسول (سجادہ)
ملک مسوم	سید شاہ غلام رسول (سجادہ)
غلام نبی	سید شاہ غلام رسول (سجادہ)
غلام نبی	سید شاہ غلام رسول (سجادہ)
ملک بخت	سید شاہ غلام رسول (سجادہ)
جمال الدین	سید شاہ غلام رسول (سجادہ)
غلیل الدین	سید شاہ غلام رسول (سجادہ)

نامرئی

المہربان

سید الکیم

ملک

ملک

( نقشبندی درویش ازبک فریقہ ص ۲۲۱ )

د نقشبندی درویش ازبک فریقہ ص ۲۲۱ ( گیا بہار )

مخدوم شاہ درویش ازبک فریقہ ص ۲۲۱ ( گیا بہار )  
 کو بہار سے ہو گئے۔ آپ کا سزا بہت شریف میں چلکونڈی کے کنارے مرجع خلافت ہے۔ آپ  
 کے مرتویہ آپ کے سجادگان نے ایک پر شکوہ درویش تعمیر کر لیا ہے جو عظمت رزق کا قریب ہے  
 آپ کے وصال کے بعد آپ کے فرزند اکبر مخدوم شاہ محمد شرف آپ کے خلیفہ اور جانشین ہوئے۔





## سید فضل اللہ گوساٹمیں قادی بہار

(مشہور نسب تھے)  
سید فضل اللہ گوساٹمیں قادی بہار سے تھے۔ سید فضل اللہ گوساٹمیں

کے دو فرزند تھے:-

(۱) سید احمد عرف سید برہے۔ وہ ہمارے قتل مکانی کر کے کوڑے چلے گئے اور ان کی اولاد

بھی اسی مقام پر آباد ہیں۔

(۲) سید نذیر الدین محمود بہادر شریف پٹنہ میں آباد ہوتے اور اپنے والد گرامی کے مسند

نشین اور سہادہ ہوتے۔ ان کے بیٹے سید نصیر الدین تھے جنہوں نے دو شاہزادیاں کیں، عمل اولیٰ سے

تین فرزند اولد ہوئے اور ایک دختر پیدا ہوئی۔ فرزند اول کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱) سید تقی الدین سجادہ نشین

(۲) سید صفی الدین

(۳) سید زین الدین

سید تقی الدین سجادہ نشین روضہ شہزادہ علی موہنگیہ میں آباد ہوئے۔ ان کے ایک فرزند

میر مظفر حسین اولد ہوئے۔ جن کے بیٹے میر امجد علی ہیں جن سے میر سادات علی زراسر سید شاہ احمد علی

پہلوی اولد ہوئے۔

سید تقی الدین کے دو فرزند تھے:-

(۱) سید رکن الدین (۲) سید مبار علی

سید رکن الدین کے بھی دو فرزند تھے:-

(۱) سید تاج الدین

(۲) سید شاہج الدین

سید تاج الدین

سید شاہج الدین

سید شاہج الدین

سید شاہج الدین

۱۰۹

## اولاد سید فضل اللہ گوساٹمیں (مخصوص)

سید محمود

سید نذیر الدین

سید نذیر الدین

سید نذیر الدین

سید نذیر الدین

سید نذیر الدین

سید نذیر الدین

سید نذیر الدین

سید نذیر الدین

سید نذیر الدین

سید نذیر الدین

سید نذیر الدین

سید نذیر الدین

سید نذیر الدین

سید نذیر الدین

سید نذیر الدین

سید نذیر الدین

سید نذیر الدین

سید نذیر الدین

سید نذیر الدین

سید نذیر الدین

سید نذیر الدین

سید نذیر الدین

سید نذیر الدین

سید نذیر الدین

سید عالم القسطنطینی و سید احمد شہید

بالکونٹ راستے پر علی نصیر آباد پونپی

سید شاہ علم الدینی حنفی مدنی ۱۲ ربیع الاول ۱۰۸۱ھ میں تفسیر تیسرا (اردو) میں ترجمہ کیا۔ آپ کی کم سن ہی میں آپ کا والد ماجد کا انتقال ہو گیا۔ آپ کے اموں سیدہ محمدہ نے آپ کی پرورش اپنے دسر لے لی۔ سید ابوالحسن شاہ شجائی میں سے تھے۔ سید شاہ علم اللہ نے تعلیم اپنے چچا ابوالحسن علی کیلئے خواجہ احمد سے حاصل کی۔ در سال تک شکر گاہ میں منت و مشقت کی کہنا ناں سید شاہ آدم بنوری نقشبندی سے بیعت ہو کر کالات حاصل کیے اور خلافت و نیابت سے سرفراز ہو گئے۔ سید آدم بنوری نے اپنا عمادہ حضرت مجدد الف ثانی کی دستار عتبات کی اور مریض رخصت کیا۔ سید شاہ علم اللہ تعلیمی حنفی اپنے اہل حیا کو ساتھ کر کے سفر کی نیت سے تیسرا بار سے نکلیں کہ رات کے پہلے پہنچے ایک درگاہ شاہ علیہ السلام و عذاب کے امیر ابوالحسن بنوری میں ہی قیام فرمایا۔

۱۹۶۲ء میں عہدہ خالی گری میں ۶۵ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

سدر شاہ علم الدین کے فرزند تھے۔

سید محمد علی (۳) سید ابو حنیفہ (۴) سید حمی (۵) سید محمد نقیل۔

سید عطاء اللہ کے لڑتے سید محمد نور بن محمد محمد ہدی کے پڑتے سید احمد شہید بالاکوٹ تھے۔

سید شاہ غلام اللہ کے فرزند سید محمد فضیل کی گیارہویں پشت میں مولانا سید ابوالحسن

فصل در بیان

رحمہ علی النسل سلمان مسعودی ۱۰

مولانا سید محمد علی مونگیری

۱۲۰

در دست نه تیر است نه در دست کمان است

اپنی سادگی اور سست کہ لبھل و دجھان است

در حدیث سادات جیش قبل از حاکمیت

درمیکده از مستحق چهره تو زان است

مولانا کا مسلہ نسب و خاندان حوالہ داتا مولانا کی زندگی پر پختہ ہے۔ ان کے آباؤ اجداد میں شاہ  
بالہن حق مہدیہ آمانی دسویں صدی ہجری کے اکابر اور ایاموں میں ہیں جن کے نام سرخ زندہ شاہ البکر  
چرمیش خانانی سے منقول ہو کر مظفر گڑھ آئے اور مریضہ کوتلی میں قیام پذیر ہو گئے۔ انہوں نے ارشاد  
فرمایا تھا کہ میری نسل در انا سے خالی نہیں رہے گی۔ آپ کا سزا کوتلی و مظفر گڑھ ہیں، سرخ مہدیہ خانانی  
ہے۔ اسی خاندان سے مولانا کا کمال بزرگ تھے جن کے دو فرزند تھے (۱) شاہ سالوہ (۱۷) شاہ غلام  
اسحق خانوار سے ہیں ایک بزرگ شاہ علی بھی تھے۔ فرخ برادر شاہ ان کے کلامات سے متاثر ہو کر ۱۴۰۰ھ گجگہ  
داراخی جاگیر میں حلال کی تھی جسے محمدی الدین پور کہتے ہیں۔ اس خاندان کی دوسری  
شاخ میں شاہ غلام مصطفیٰ آگڑہ سے ہیں جو شاہ موصیہ بن شاہ محمد عاشق کو کہتے ہیں یہ بزرگ  
مولانا سے چند نسلوں پر ہے۔ مولانا محمد علی رنگیری کے جد امجد شاہ غوث علی کی ولادت کی تصدیق  
مولانا فضل الرحمن گنچہ آبادی نے فرمائی ہے۔ سو سال قبل شاہ غوث علی مظفر گڑھ سے گئے تھے  
ہوئے اور شاہ غلام مصطفیٰ نے جانشین ہوئے۔ مولانا محمد علی رنگیری کے آئینہ اجداد بنامیں تھے  
وہ اس سے خاندان آئے خاندان سے مظفر گڑھ آئے پھر یوپی اور بہار کو سفر کیا۔ مولانا محمد علی رنگیری  
کی ولادت ۱۲۰۳ھ مطابق ۱۸۱۷ء جولائی ۱۸ء کو کوٹلیوہ میں ہوئی۔ مولانا نے اپنے چچا  
سے قرآن پڑھا اور فارغ ہو کر ابو احمد بکرامی سے پڑھی۔ دینیات کی تکمیل مولانا لطف اللہ علی گھٹی  
مندیہ خلیفہ۔ لطف اللہ کوری سے کی۔ جب ۱۲۶۰ھ سال ہوئی تو محمدی الدین پور میں آپ آ کر لکھا

ہو گیا حافظ محمد صاحب سے احمد ذات کی تعلیم حاصل کی چو مولانا شاہ کراست قادری کا مامن پکڑا ہوا  
شاہ عبدالنور محمد دہلوی کے شاگرد تھے اور مولانا اسماعیل شہید کے ساتھ کھیلے تھے وہ کالجی میں  
مدرسہ تھے۔ آخر میں مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادی کی روحانی تربیت نے متربک کمال تک پہنچا دیا  
مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادی سے مداح سہ ہوا علامہ گلک احمد صاحب مین کی اجازت حاصل کی  
اور خرقہ عفاف پٹا۔ ایک دفعہ مولانا آل احمد محدث چیلاردی (مدرسہ مدینہ منورہ متوفی ۱۳۹۷ھ)  
کا پرتشرف لائے اور دوا تک مولانا محمد علی موگیری کے یہاں رہے اور مولانا محمد علی کو حدیث کی سند  
علا کی دلائل پر مکر مولانا آل احمد محدث چیلاردی نے شیخ عابد بن مین سے حدیث کا درس لیا تھا۔  
سنہ ۱۳۹۷ھ میں مدرسہ سفیقہ عام کا پرتشرف کراست قادری کے موقع پر  
علا کی ایک مجلس شادیت قائم ہوئی جس میں گلک ہو کے سید اور کا بر ملا و شکر یک مجلس ہو گئے  
جس کے نتیجہ میں سالہ ۱۳۹۷ھ میں دارالعلوم ندوۃ العلماء کا قیام عمل میں آیا اور مولانا سید محمد علی موگیری  
اس کے پہلے ہتھ متور ہو گئے۔ چند عید علماء کرام کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں :-

۱) مولانا محمد حسن دیر بندی (۲۰) مولانا علی قناری (۲۱) مولانا شاہ محمد حسین الازہری  
(۲۲) مولانا سید محمد علی موگیری (۲۵) مولانا لطیف اللہ علی گیسو (۲۶) مولانا شاہ احمد اترسری (۲۷) مولانا  
نور محمد بچاوی (۲۸) مولانا احمد حسن کا پرتی (۲۹) مولانا شاہ سلیمان چیلاردی (۳۰) مولانا شاہ جمال  
حسین دیرسری۔

سنہ ۱۳۹۷ھ میں مولانا بیٹ الد کے لیے روانہ ہوئے۔ حج کے بعد ۱۳۹۷ھ میں واپس  
موتیر کر گئے۔ سنہ ۱۳۹۷ھ مطابق سنہ ۱۹۷۵ء میں مولانا نوہ کی نظامت سے کبکدوش ہو گئے اور شہید  
میں معروف ہو گئے۔ حاجی امداد اللہ مہاجر کی نے دوسرے حج کے موقع پر چادری سلاسل کی  
اجازت دی تھی۔

مولانا سید محمد علی موگیری تو ساری موگیر کے پیہم اصل پر بار خاص کر اس شرف سے متاثر  
ہو کر موگیری میں قیام پذیر ہونا منظور فرمایا جو موگیر سے خط میں لکھ کر بھیجا گیا تھا کہ  
ہمدہ ہاگز قناریت جو ہاں خریدارست  
ہمدہ شائق دیدارت کمرؤض جلال فرمائی

ملہ نہ ہست الخاطر ملہ صلا

کلمات روحانی کے مصنف کے مطابق مولانا سید محمد علی موگیری کے مریدوں کی تعداد لاکھ  
تھی۔ آپ کا انتقال ۱۳۹۷ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۷۷ء میں ہوا۔ آپ کا مزار محلہ  
دلاور پور ضلعی پور شہر موگیر میں مروجہ خلافت ہے۔

معاصر اکابرین خواجہ محمد سلیمان تونسوی (متوفی ۱۳۸۳ھ) مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادی  
(متوفی ۱۳۹۷ھ سنہ ۱۳۸۳ھ) حاجی امداد اللہ مہاجر کی (متوفی ۱۳۸۳ھ) اور مولانا ریشا کھنگوڑی  
(متوفی ۱۳۸۳ھ)۔

معاصر روئے گئے تھے بہار خان بہادر مولوی سید نصیر الدین، خان بہادر مولوی سید امیر الدین۔  
تعلیمات دور روئے قادیانیت فیصلہ آسانی، شہادت آسانی، جہنم محمدیہ، مبارکات  
مبارک السیر، آئینہ کلاہت مرزا، نامہ حقائق وغیرہ مولانا کی تعلیمات پر مبنی ہیں۔

اولاد مولانا نے تین عقد کرے پہلا عقد محمدی الدین لپری میں برائے ان کی دختر سے ہوا جس کے بطن  
سے دو دختر تھیں فرزند لڑکھوئے۔ یہاں سے علی، سید محبوب علی اور سید مصوم علی دختر کے نام رکھے  
اور اس کا تھوڑے ہی۔ آخری عقد بیٹے کی بیٹی ہوئی۔ مولانا سید احمد علی عالم عابدہ دانا تھے جو ۱۳۸۵ھ  
میں فوت ہوئے۔ ان کے فرزند مولانا فضل اللہ سید آبادی ششائز یونین علی کے شہید و زیات کے

مدد تھے۔ ان کی تعلیم عربی زبان میں مدرسہ ملیع ہوئی۔ مدرسہ کلاہت مولانا نے کا پرتی میں ایک  
یوم سے کیا جولا ولد انتقال کر گئیں۔ تیسرا نکاح کیکی و مغزگ، میں ہوا جس سے ایک دختر اور  
۵ فرزند لڑکھوئے۔ بیٹا لڑکھوئے کی بیٹی ہوئی۔ مولانا لطیف اللہ سید شہید ہوئے۔ بیٹا لڑکھوئے  
کے بیٹی میں فوت ہوئے۔ مولانا لڑکھوئے اور مولانا منت اللہ رحمانی۔ مولانا لطیف اللہ کا انتقال سنہ ۱۳۸۳ھ

میں ہوا۔ سب سے چھوٹے بیٹے مولانا منت اللہ رحمانی نے چار سال تک ندوۃ میں تعلیم حاصل کی۔  
مولانا محمد عارف ہر سچہ پوری سے استفادہ کیا اور علی طور پر سیاست میں بھی حصہ لیا اور اسیری کی  
صورتیں بھیلیں۔ مولانا محمد علی موگیری کی پوتی بی بی عائشہ کا نکاح مولانا سید محمد بی بی سید محمد خاں  
سے ہوئے نکاح شریع موگیری میں ہوا اور وفات کے وقت شہید میں بچائی ہیں۔

ملہ سیرت محمد علی موگیری صلا ۱۳۹۷



### مولانا محمد علی کے خلفاء

مکہ معظمہ، شیخ محمد جعفر طوف، شیخ البرکات

مبارک، حاجی البرکات کے دست پرست موفیر علم شریف، اسلام ہوئے۔ ان کے

فرزند مولانا حامی محمد ہے۔

مولانا مفتاح شاہ رحمت اللہ مظفر پوری، مولانا شاہ حبیب اللہ مولانا مفتاح عبد الحسین

مظفر پوری، مولانا عبدالرشید، دانی ساگر، مولانا محمد علی حسن مغل، پٹنہ، اٹلی، مولانا محمد عارف

مولانا محمد عارف ہرک سنگھ پوری (رسمی پرچہ نگار)

مولانا مگریری کے خلفاء میں سب سے متاخر تھے۔ مولانا گنج مراد آبادی سے بیت تھے

لیکن روحانی تربیت مولانا مگریری سے پائی اور فقہ خلافت بھی پایا۔ ۲۰ سال تک شب و روز

مولانا مگریری کی خدمت میں رہ کر فیض حاصل کیا۔ تدریسی فنونت بھی انجام دی۔ مدرسہ رحمانیہ

سپرول انہیں کی یادگاہ ہے۔ بہت سادہ اور تواضع انسان تھے۔ بیابان ان کی کاوشوں سے تفسیر وادی

ختم ہوئی۔ ان کی کوششوں سے تربت میں نکاح، بیگانگان، رائج ہوا، امر المؤمنین، فوجی امن، انگریزوں

سے عمل کیا۔ مولانا عارف و مرفع سلاطین و مہر و مصلحتیں برتے۔ مولانا عبد الحلیم ان کے

فرزند تھے۔

مولانا عبد الرحیم کو گری مگریری | جھانگیر اور مگریری کے علاقوں میں تہذیب کی ترقی میں بڑے حصہ

لے کر رہا۔

مولانا شاہ رحمت اللہ مظفر پوری | مولانا کے والد اکرام خاں مولانا احمد شاہ حبیب اللہ شہید اور

مولانا اسماعیل شہید کے غلیظ تھے۔ درجہ میں ان کے بہت سے مریدین تھے۔

مولانا محمد علی حسن پیر یا مگریری کہلاتے تھے کہ مہنف تھے جو مولانا محمد علی مگریری کی سیرت سے

اور بہ مسافت پر متاثر ہوئے۔ یہ سب سے بڑا مانف ہے۔ مدرسہ امدادیہ درجہ میں مگریری کی فاضل کے ساتھ

### شیخ شہید

۴۵ سید احمد علی

۴۴ سید عبد اللہ بنیادی

۴۳ سید عبد اللہ بنیادی

۴۲ سید عبد اللہ بنیادی

۴۱ سید عبد اللہ بنیادی

۴۰ سید عبد اللہ بنیادی

۳۹ سید عبد اللہ بنیادی

۳۸ سید عبد اللہ بنیادی

۳۷ سید عبد اللہ بنیادی

۳۶ سید عبد اللہ بنیادی

۳۵ سید عبد اللہ بنیادی

۳۴ سید عبد اللہ بنیادی

۳۳ سید عبد اللہ بنیادی

۳۲ سید عبد اللہ بنیادی

۳۱ سید عبد اللہ بنیادی

۳۰ سید عبد اللہ بنیادی

۲۹ سید عبد اللہ بنیادی

۲۸ سید عبد اللہ بنیادی

۲۷ سید عبد اللہ بنیادی

۲۶ سید عبد اللہ بنیادی

۲۵ سید عبد اللہ بنیادی

### شیخ شہید

۴۵ سید احمد علی

۴۴ سید عبد اللہ بنیادی

۴۳ سید عبد اللہ بنیادی

۴۲ سید عبد اللہ بنیادی

۴۱ سید عبد اللہ بنیادی

۴۰ سید عبد اللہ بنیادی

۳۹ سید عبد اللہ بنیادی

۳۸ سید عبد اللہ بنیادی

۳۷ سید عبد اللہ بنیادی

۳۶ سید عبد اللہ بنیادی

۳۵ سید عبد اللہ بنیادی

۳۴ سید عبد اللہ بنیادی

۳۳ سید عبد اللہ بنیادی

۳۲ سید عبد اللہ بنیادی

۳۱ سید عبد اللہ بنیادی

۳۰ سید عبد اللہ بنیادی

۲۹ سید عبد اللہ بنیادی

۲۸ سید عبد اللہ بنیادی

۲۷ سید عبد اللہ بنیادی

۲۶ سید عبد اللہ بنیادی

۲۵ سید عبد اللہ بنیادی

### سید احمد دہلوی باروی نوٹگیری

مہنف فرنگیہ آصفیہ و سید عبد اللہ بنیادی

اسم جامع محمد بنیادی

سید احمد دہلوی باروی کے مہنف احمد بنیادی سید شاہ

سیلان بنیادی باروی کے مہنف احمد بنیادی سید شاہ

سید احمد بنیادی باروی کے مہنف احمد بنیادی سید شاہ

سید احمد بنیادی باروی کے مہنف احمد بنیادی سید شاہ

سید احمد بنیادی باروی کے مہنف احمد بنیادی سید شاہ

سید احمد بنیادی باروی کے مہنف احمد بنیادی سید شاہ

سید احمد بنیادی باروی کے مہنف احمد بنیادی سید شاہ

سید احمد بنیادی باروی کے مہنف احمد بنیادی سید شاہ

سید احمد بنیادی باروی کے مہنف احمد بنیادی سید شاہ

سید احمد بنیادی باروی کے مہنف احمد بنیادی سید شاہ

سید احمد بنیادی باروی کے مہنف احمد بنیادی سید شاہ

سید احمد بنیادی باروی کے مہنف احمد بنیادی سید شاہ

سید احمد بنیادی باروی کے مہنف احمد بنیادی سید شاہ

سید احمد بنیادی باروی کے مہنف احمد بنیادی سید شاہ

سید احمد بنیادی باروی کے مہنف احمد بنیادی سید شاہ

سید احمد بنیادی باروی کے مہنف احمد بنیادی سید شاہ

سید احمد بنیادی باروی کے مہنف احمد بنیادی سید شاہ

سید احمد بنیادی باروی کے مہنف احمد بنیادی سید شاہ

سید احمد بنیادی باروی کے مہنف احمد بنیادی سید شاہ

سید احمد بنیادی باروی کے مہنف احمد بنیادی سید شاہ

کی بہیمان کے چھوٹے جہان میں حسین پیدا ہوئے۔ اس نام میں ان کے والد سید عبداللہ بن خوداغلان نہیں  
سید اشرف علی کے شاندار کے بچوں کو پڑھانے اور آرائشی پر موزون ہوتے تھے۔ وہ ماہر سخن کی خانقاہ میں  
پیش امام بھی مقرر کئے گئے تھے۔ سید احمد دہلوی کے ذہن پر ایک عرب مرلے دہلے کے رہنے والے تھے  
غالب مابین مگر زہد و بادشاہ بھاریں نے ۷۳۰ھ مطابق ۱۳۲۸ء میں حضرت دین، سے بزرگ دہلی میں  
ہایا تھا۔ یہ عرب حضرت دین کے نجیب العالیین سید تھے اور پنج کالین کا دیر کھتے تھے جن کی  
تقدارتیں سوسے کم زخمی۔ انہیں بادشاہ بھاریں کی تربیت و تفریح کے لیے متفرک کیا گیا تھا۔ وہ لوگ  
حضرت کے درج ذیل قائل سے تعلق رکھتے تھے (۱۵) ہالفیہ (۱۶) باسن (۱۷) باطلہ (۱۸) محل اہل

(۱۵) متاف۔ انہیں کے نام پر سنی کا امام عرب مرلے لکھا گیا۔

سید احمد دہلوی کے والد بیالی بزرگوں میں باوہ کے سید شیر علی شہر پہلوان گورے ہیں۔ سید  
فیض علی ایک عموں بزرگ تھے جنہوں نے سندھ میں بھی تبلیغ کی تھی۔ سید درشن علی مالہ (دنگال) میں  
انگریزوں کے سجادہ نشین تھے۔ آخر کار دار میں سید احمد دہلوی کے والد بزرگ سید عبداللہ بن بادی کے  
حقیقی چچا مولوی سید نعمت علی گونگر شہر میں تھا۔ ان کی ذرائع و انصاف انجام دیتے تھے جن کے فرزند  
اردن سید اشرف حسین صد سے کچھ پہلے دہلی آئے اور فرزند سید خوشی اور سید احمد دہلوی بنیں۔ ان کی  
سچی چچا بانیہ لکرام اور بزرگان دین کے مزارات کی زیارت کو نکلیں گے۔ ہر سے واپس آکر وہاں  
کے عجیب و غریب واقعات بیان کئے۔ انہوں نے قرآن شریف اور دیگر کتابت سید احمد دہلوی کی  
دفتر کے قریب کئے۔ انہوں نے خطہ میں رحلت فرمائی اس وقت سید احمد دہلوی شمول میں ملازم تھے۔

سید احمد دہلوی کے گنگے ماموں سید عبداللہ ۱۲۲۲ھ زلیقہ ۱۸۰۷ء مطابق ۳۲ فروری ۱۸۱۹ء میں  
رحلت فرمائی اور مقبرہ بھالیوں کے قریب مدفون ہوئے۔ وہ کوہستانی ریاستوں کی رحلت میں شری  
تھے۔ اپنی بھان فرازی فیض رسائی اور بھالیوں میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ ان کے چار فرزند  
تھے۔ (۱۹) سید محمد (۲۰) سید عبدالغفور (۲۱) سید عبدالغنی (۲۲) سید عبدالعزیز اس خاندان کا چوتھا نسب  
تبرکات سید عبدالغفور کے پاس محفوظ تھا۔ سید محمد بھالیوں میں بڑے تھے۔ اور سید احمد دہلوی کے چچا بزرگ  
بھائی تھے۔ ان کے تین فرزند تھے (۲۳) سید احمد (۲۴) سید محمود (۲۵) سید عبدالغفور تین بھائیوں  
میں بڑے تھے اور سید احمد دہلوی باوہ کی والد تھے۔ یہ جان سید دہلی کے امام خطیب تھے جن

کے فرزند احمد سید عبدالغفور ۱۲۲۲ھ فروری ۱۸۰۷ء میں جامع مسجد دہلی کی مسجد ثانی امامت و خطابت کا  
منصب عطا ہوا۔ جس سے اس نے اس خاندان کو سماجی طور پر خود کشیل بنایا۔ ۵۰ برس ۱۸۵۷ء میں سید  
احمد دہلوی بادی کی بیٹی زوجہ سید احمد بادی امام جامع مسجد دہلی والدہ سید عبدالغفور کا انتقال ہو گیا۔  
وفات سے تین ماہ پیشہ واکتور ۱۸۵۹ء کو ایک مجدد وصیت نامہ اپنے ہاتھ سے لکھ کر اپنے خاندان  
امام سید احمد سے منتقل کر کے والدہ کے پاس رکھی گئی تھیں نانی نے اپنی بیٹی کی لاش کو چھاتی سے  
لگایا۔ مرحوم بیٹی کا مدبر وراثت کر کے اپنے نواسہ کو پال پوس کر چکا کبھی انہوں سے انجیل  
نہہتے دیا۔ باپ نے بھی دل سیلا کر اور بیٹے کو شفقت کی نظر سے دیکھا۔ چھوٹی سی عمر میں قرآن  
حفظ کرنا شروع کیا اور قرأت بھی۔ باپ نے امامت کی قابلیت پیدا کرانے کے لیے عربی فارسی، وینیات  
مدیث فقہ و منطق اور فقہ میں سیر حاصل بنایا۔ شمع کو پیچنے کے بعد کتابت سے منقطع کیا۔ روزانہ امامت  
کا کام لیتے رہے جب جوانی کو پہنچا تو کل پانچ سو کو ملا پڑھانے کا حکم دیا والدہ کی نافرمانی پر چھوٹی  
جس میں دودھ سے بڑا دل قرار کرتے کہتے تھے پھر عربی کی کتابوں میں اس کو امام بنایا اور خود  
مقتدی رہے۔ کچھ غفلت امامت بھی اپنے سامنے فرزند کو دلایا۔ سید احمد کا یہ ناسر تولد میں دودھ لکھن  
سے سامنے کو سرکنا تھا سید احمد دہلوی بادی کو پیشہ نازد کی میری بیٹی نے ایسا ایک بخت لکھار  
چھوڑا۔ انہیں کے فرزند محمود امام جامع مسجد دہلی سید عبدالغفور بادی ہیں جو بہت دستار کے  
مسلمانوں کے تادم بھی ہیں۔ اپنے پڑپڑ بزرگوں کا نام روشن کر رہے ہیں۔

مولوی سید احمد دہلوی کی ادبی گریہاں

مولوی صاحب اپنی شہرہ معروف اردو لغت "فرنگ مصنفہ" کی تصنیف کے سبب کافی  
شہرت کے ملک ہوئے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم ناطل اسکول دہلی میں ہوئی تھی۔ آپ کو بچپن ہی سے  
تصنیف و تالیف کا شوق تھا۔ اپنی فطری طبع کے تحت بچپن میں ہی ایک نظم "طوفان نامہ" اور ایک  
کتاب "توقیر الصبیان" لکھ کر ۱۸۷۹ء میں ان کی ایک کتاب "کتاب التذکرۃ" لکھی تھی جس پر سرکار  
کے اہل عام ۱۸۷۹ء میں فرنگ مصنفہ کی تصنیف شروع کر کے ایک ماہ میں ان کی دوری کتاب "تذکرۃ  
درد و شاعری" ہوئی جس پر پڑھ بڑا دلچسپی لیا امام میں نے اسی زمانہ میں "تذکرۃ لکھنوی" لکھ کر پڑھ کر  
پہلے ان کو انگریزی کی لغت کی تیاری کے لیے کام کیا جو انہوں نے لکھنوی و کرسات برس میں

تیار کیا اور ساتھ ساتھ اپنا کام بھی کرتے رہے۔ ۱۸۸۱ء میں ہمارا والد کا سفر بارہوی قریب کیا۔ حکومت نظامیہ نے نواب صاحب کا خطاب رحمت فرمایا۔ وہ پنجاب یونیورسٹی کے فیلو لکچرر بھی رہے۔ ۱۹۱۱ء میں دہلی راجپوت پرنسپل کے دوران ان کے بیان میں پیدا ہوا جس کا نام انہوں نے سید دارا احمد رکھا جس کا حال ہی میں عزیز آباد پریس میں انتقال ہوا ہے۔ اسی دوران ان کے گھر میں الگ لگ گئی جس سے راکت خاندان کا کہ کاخیر ہو گیا۔ مولوی سید احمد دہلوی ۱۹۱۹ء میں وفات فرما گئے۔

### تصانیف

۱۱) سفر نامہ ہمارا راجہ اور دور (۲) ہادی النصار (۳) تخیلی انکلام (۲) تحقیق الکلام (۵) قواعد اردو لغات النساء (۷) تحریر اسرار (۸) علم النساء (۹) موسم دہلی (۱۰) فرنگ آصفیہ (۱۱) غلطی نامہ (۱۲) تقریر العصبان (۱۳) کثر القلم (۱۴) وقائع «دوینہ» (۱۵) انگریزی لغت -

### سید احمد دہلوی کی تصنیفات پر تبصرہ

سید احمد دہلوی کی شہور زادانفت فرنگیگ آصفیہ ۱۸۷۸ء میں شروع ہوئی اور ۱۲۲ سالوں کی محنت شاقہ کے بعد ۱۸۹۱ء میں مکمل ہوئی۔ اس تصنیف پر دولت آصفیہ سے ۵ ہزار روپے انعام میں ملے اور ۵۰ روپے ہمارا نظیر مقرر ہوا۔ حکومت پنجاب نے بھی اس کام پر ۵۰ روپے انعام میں مکمل ہونے اور ایک ہزار روپے کی گرانٹیں دیں۔ اس کی تصانیف سے دو سال قبل اس سے زیادہ ضخیم مکمل ہونے مستند فرنگیگ اردو میں موجود نہ تھی۔ انہوں نے ہم جلد میں ۵۰ ہزار انشاء، محاورات، تحقیق و تشریح سزاوار کے ساتھ درج کئے ہیں۔ کتاب نایاب ہے صرف پہلی اودھ سری صاحب سہیل صاحب مراد کے قراۃ لغات، امیر احمد دہلوی اور ذوالکرم کوروی نے تیس سال بعد غفلت یا بے جا اور آٹھ سو اعلان کے منتقلات کی جو بہر فعل ابدی رد شائع کی جو ترقی کے عصر سے آتا ہے (دیباچہ)

سید صاحب نے اپنی تصنیفات میں دو موضوعات پر زیادہ لکھا ہے۔

۱۲) محاوروں کی تعلیم و تربیت (۲۱) سورت و اردو محاورہ دہلی

سید احمد دہلوی نے سب سے زیادہ دہلی کا سورت لکھا جس کی بنیاد پر بعد میں علامہ شاکر الہی نے اپنی تحریر کا نیا اسلوب بیان اپنا کر اردو زبان کو ۱۱۱۱ مال کیا۔

### سید احمد دہلوی کا قلمی کلام

#### قلمی

اے ابراہیم خیر کچھ تو ادمی کی کر بیٹھے ہیں  
کب سے دعا ہے خیر کے امید دار ہم

جو کچھ سنا کسی سے وہی چھوڑا بھروسہ یا

اپنی لغات چھوڑ چلے یاد گار ہم

اولاد سید عبداللہ مامول احمد دہلوی باروی

سید محمد سید عبدالغفور سید عبدالغنی سید عبدالکرم

سید احمد نفع بنت سید احمد اوی سید محمود سید حامد

امام سید عبدالحمید ندوی سید عبدالاحد سید یونس بنامی

امام سید عبداللہ بنامی سید شمس احمد ناظم آباد

دمچندہ امام ہاشم سمیٹیل، جہانگیر دہلوی، کراچی

## حاجی عبدالقادر شاہ جیلانی قادری

(شہرہ نسب ۱۱۸۰ھ)  
پیر حاجی شاہ کہلاتے تھے آپ ۱۱۸۰ھ میں ولادت ہوئے۔ آپ عارف کامل حدیث شریف  
ناہید عابد تھے۔ دلافت اور علم خیرانی میں آپ کا کئی ثنائی نہیں تھا۔ دریاوندہ گل  
نورانی چوہدری راجھی اسکھوں سے نور پور تھا، سرپرست علامہ اذہت تھے آپ نے کئی حج کئے اور  
مرتبہ بلند شاہ خجستہ اشراف اور کلائے معلیٰ کی زیارت کی، دیباغ خوش پاک میں سیر یوسف گیلانی  
سہماہ نشین سے بیعت ہوئے۔ حاجی شاہ بڑے تہذیب گراں تھے۔ رحلت کے وقت آباد بزرگ  
طیبہ پٹھا اور ۳۶ سال کی عمر تک ۱۹۳۶ سال میں داخل حق ہوئے۔

## سید علی مرزا شاہ

حضرت سید علی مرزا شاہ جیلانی قادری بڑے عابد زہد بزرگ تھے اور جلال  
والے دود میں تھے۔ شریعت کے خلاف کوئی بھی کام دیکھا اگر انہیں کہتے تھے۔ لوگوں کی فوجی  
پڑاؤ میں سے آتے اور نماز پڑھتے اور غیر شرع لوگ آپ سے بڑے مرعوب ہوتے تھے۔ ہم  
وعیدین کی ناز میں آیا شاہ خجستہ پڑھتے تھے کہ آپ کے شیلانی دودراز سے سننے کو آتے  
تھے۔ آپ کی اولاد نہیں ہوئی، ۲۱ ذی الحجہ ۱۲۵۹ھ مطابق ۱۲۱۹ء کو ۶۵ سال  
کی عمر میں رحلت فرمائی۔ حضرت دیباغ کے صحابہ میں نورانی شریف ہیں آپ کا مزار زیارت گاہ  
خاص و عام ہے۔

ملک تذکرہ اولیاء سندھ صفحہ ۱۱۸

ملک تذکرہ اولیاء سندھ صفحہ ۱۲۶

## امیر شریعت سید عبداللہ شاہ بخاری

(شہرہ نسب ۱۱۸۰ھ)

شہرہ کشمیری در شاہ خجستہ عابدین فوق اپنی تصنیف تاریخ کشمیر کے دوسرے حصہ میں رقم طراز ہیں  
کہ حضرت امام حسن مجتبیٰ کی پوتہ سیریں اور سید عبداللہ جیلانی کی ترویجی پشت میں ایک بزرگ سید عبداللہ  
بخاری تھے خاندانی بخاری سے اپنے والد سید محمد بخاری کے ہر کشتہ شریعت لائے۔ یہ اسلامی حکومت کا  
زمانہ تھا عہد دوسرے دن پارہ نادر ہوئے۔ مری گ میں اب بھی آپ کا مزار پڑھا شاہ میں دیوار سے متصل  
شمال کی جانب موجود ہے سید عبداللہ کی اولاد کشمیر کے علاوہ پنجاب کے اضلاع گجرات اور تکر میں  
پھیلی۔ ادب اب بھی موجود ہے۔ سید عبداللہ شاہ کی والدہ عظیمہ اکبر خجستہ مبارک کی رہنے والی تھیں ان کا نام  
سیدہ فاطمہ اندلیزی بنت مرتضیٰ حکیم حاتم سید احمد اندلیزی تھا۔ ان کا خجستہ نسب حضرت باقی اللہ دہلوی  
سے ملتا ہے۔ حضرت خواجہ باقی اللہ کو دعائی دنیا میں بلند مقام حاصل ہے۔ ان کی نواسی سیدہ عبداللہ  
شاہ بخاری کی تانی تھیں۔ سید عبداللہ شاہ کے والد سید فاطمہ عابدین کشمیر کی تجارت کے لیے  
ہمارے شہر شریعت گیا کرتے تھے۔ یہیں سید گولڈ میں سید فاطمہ عابدین کی شادی ہوئی جن سے سید عبداللہ  
شاہ بخاری تولد ہوئے۔ ان کی ابتدائی تعلیم پٹنہ، بہار میں اپنی ماہاں میں ہوئی۔ سید عبداللہ شاہ بخاری  
ذہن پر امیر شریعت تھے بلکہ ترکیب "اترازا اسلام" کے قافیہ کے سردار تھے۔ انہوں نے توفیق یانیت کی  
تحکیم میں اپنی زندگی وقف کردی اور اپنی شعلہ بار تقریروں سے مومنوں کے دلوں کو گرلا۔ ۹ بیچہ اقل  
۱۲۵۹ھ مطابق ۱۲۱۹ء کو حضرت امیر شریعت سید عبداللہ شاہ بخاری کا وصال ہوا۔

ملک عربی السلسلہ سال ۱۲۵۹



## سید احمد علی شاہ وسید حسین بدردار الدین

(سید جو نسب معلوم)

سید احمد علی شاہ گورداس پور میں قلمد ہوئے۔ پیری و درویشی کے سلسلے میں سندھ میں ان کا آنا جانا تھا۔ تاہم میر خاندان ان کا شریعتاً و عیناً تقسیم بندہ اور ایم پکت کے قیدی ہو گئے۔ سید سے ہجرت فرما کر میر برکھو، میر خراسان، خلیفہ میر کاکر میں سکونت پذیر ہوئے۔ چکر خانانی سجادہ نشین تھے۔ اس لیے یہاں بھی سلسلہ چلتا رہا۔ رشادہ ولایت میں مسووف رہے۔ ریاضت و عبادت ان کا شاہکار تھا۔ اس علاقہ کے آرائیں بملدوی اور لاٹا کی بلوچوں اور چھوٹی راجپوتوں میں کافی رنگ ان کے سر پر ہیں۔ طلب سے بھی ان کی وابستگی رہی۔ تالپر وطن نے انہیں تزلزلے میں نہ لایا۔ اسی اور ایک جنگ پیش کی مگر انہوں نے قبول نہ کیا۔ میر جوگتھو سے قتل مکان کے جا سنگھ عمار لاٹا کو میر خراسان میں مستقل آباد ہو گئے۔ یہاں بھی ان کے رشادہ ولایت کا سلسلہ جاری رہا اور ان کے آستانہ سے لوگ فیضیاب ہوتے رہے۔ ان کے دست مبارک پر ہندوؤں کے متعدد گرو لائے شرف بر اسلام ہوئے۔ رشادہ میں وفات پائی۔ محسن شاہ کے مزار سے متصل ان کا مزار مسج خلائقی ہے۔ سید حسین بدردار الدین اس خاندان کے سرشاہ علی تھے۔ بذریعہ الہام فرشتہ کب کے ارشاد کے مطابق سزا بند اختیار کیا۔ آپ کے حکم سے مسان گرو عرف مسناں شریف یا بدنا گرو پور میں سکونت پذیر ہوئے۔ ایک فرزند سید حامد علی اپنے وطن ہندو میں رہ گئے۔ سید حسین بدردار الدین کو فرشتہ شہید پور میں آباد ہو گئے۔ وہیں آپ کا خندہ سید شہاب الدین کی دختر سے ہوا۔ فرزند کا اسم گرامی "سرخ" تھا۔ جن کے بطن سے چار فرزند قلمد ہوئے۔ (۱) سید علی شاہ، (۲) سید محمد لطیف، (۳) سید محمد صادق، (۴) سید مصیب اللہ۔

## سید احمد اللہ مصنف "سرخ شہزاد بہار"

(سرخ جو نسب معلوم)

سید احمد اللہ کی اناہال ابالی خاندان بہار سے وابستہ ہے۔ ان کا نام سید شہزاد حسین تھا۔ یہ چار بھائی تھے۔ سید سلطان حسین، سید یاقوت حسین اور سید ہدایت حسین، سید ہدایت حسین کے فراسہ شلٹر سید جہتی کریم پر فیض کراچی پر فرزند ہیں۔ سید احمد اللہ صرف "سرخ شہزاد" بہار کے پیر و امیر صاحب عالی کو کہا پڑنے کے رہنے والے تھے۔ آپ کو میں داد و خدیج عادت حسین کی آبشوش سے متاثر ہوا۔ اس لیے آپ کو بھی میں آباد ہو گئے۔ سید احمد اللہ کے دادا سید اللہ بخش کا خندہ سید عادت حسین کی دختر ابوبکر اللہ عرف بہارن سے ہوا۔ سید احمد اللہ جب ۹ برس کے ہوئے تو دادا کا انتقال ہو گیا۔ عطاء اللہ میں زہد سے فارغ التحصیل ہوئے۔ کاتھدرا اور تلمیذین مدرس میں مدد بھی رہے۔ ۱۹۲۵ء میں سید آباد میں دارتہ المارف سے وابستہ ہوئے۔ ۱۹۳۹ء میں ستوپہ حیدر آباد کے لیکچرر کی منتقل ہوئے۔ ۱۹۴۱ء میں جاسو طبرہ شریہ کراچی میں درس پڑھ رہے تھے۔ ان کی دختر سلطان بیگم کا انتقال کے ماہوں سر کے فرزند سید احمد سے ہوئی جو اس وقت آس کراچی میں اکویشیٹ کے عہدہ سے یکدوش ہوئے۔ مدہ شہزاد آباد میں قیام پذیر ہیں اور فیاضیاد میں۔

اولاد سید احمد (شرف آباد کراچی)

پروٹیکشن شاہ احمد (امریکا)	طلاق احمد	طاہر احمد	طارق احمد	سید شہزاد حسین	سید شہزاد حسین	سید شہزاد حسین	سید شہزاد حسین
مفتی اعظم پاکستان	مفتی اعظم پاکستان	مفتی اعظم پاکستان	مفتی اعظم پاکستان	مفتی اعظم پاکستان	مفتی اعظم پاکستان	مفتی اعظم پاکستان	مفتی اعظم پاکستان
مفتی اعظم پاکستان	مفتی اعظم پاکستان	مفتی اعظم پاکستان	مفتی اعظم پاکستان	مفتی اعظم پاکستان	مفتی اعظم پاکستان	مفتی اعظم پاکستان	مفتی اعظم پاکستان
مفتی اعظم پاکستان	مفتی اعظم پاکستان	مفتی اعظم پاکستان	مفتی اعظم پاکستان	مفتی اعظم پاکستان	مفتی اعظم پاکستان	مفتی اعظم پاکستان	مفتی اعظم پاکستان
مفتی اعظم پاکستان	مفتی اعظم پاکستان	مفتی اعظم پاکستان	مفتی اعظم پاکستان	مفتی اعظم پاکستان	مفتی اعظم پاکستان	مفتی اعظم پاکستان	مفتی اعظم پاکستان

سرخ شہزاد بہار سے ملے صوفیائے بہار اور اولاد مسد



چشم و زبان نوشت سید عبدالقادر الگامی رنج سالک الدین اسیر عراق، کراچی  
دسمبر ۱۳۸۷

[illegible]

بریت سیز دیگر طریت کی متین دعوہیج میں اپنی دنیا ہی ناگز صوفیات کے ساتھ مشغول رہے ہندواری ططر (اللا الکر الودو) ہر خام و عام کے لیے تمام خزانہ دہی سے تائم ہا پاکستان کے لیے ہر دوت و ماگر سچے اس لیے آپ کا لقب "دو گئی پاکستان" ہو گیا۔ آپ ہی نے سب سے پہلے پاکستان کو اسلام کا قلم کہا۔ آپ کا خلق "الی فاخ" اناس "ہ ظہر تھا۔ ہر طریقی فکر، جمیع سالک، مسلم، امیر و سب کے لیے آپ کا دربار فیض رساں کیساں کھلا رہا۔ ہر شخص آپ کے لطف و عنایت کا گزیدہ تھا۔ مریوں کو وہ اپنا دوست اور رفیق سمجھتے تھے۔

مندرجہ ذیل مدارس و مساجد اور ادارے کا سنگ بنیاد آپ نے اپنے دست مبارک رکھا۔

- ۱۶) دارالعلوم اجمیہ عالمگیر بھوپال کراچی (۲۰) دارالعلوم حامد سیدہ نوبہ سیکر ایئر بیس کراچی  
۱۷) اسلامک مشن شمالی ناظم آباد کراچی (۲۰) جامع مسجد، جامشورو کراچی  
۱۸) مسجد گھر اکبیر، پیر کراچی (۲۰) مسجد کینٹ اسکیش، کراچی  
۱۹) دارالعلوم قمر الاسلام سیدہ نوبہ، جامشورو کراچی  
۲۰) دارالعلوم ایف اسلامک مشن، ناظم آباد کے صدر ناظم اعلیٰ رہے۔ ۱۹۸۱ء میں  
مدیر ڈیڑھ بی ایف اسلامک مشن، ناظم آباد کے صدر ناظم اعلیٰ رہے۔ ۱۹۸۱ء میں  
آپ نے دارالعلوم "المکرزناہی" متبع حسن اسکاٹر انگلشی زبان کراچی قائم کیا۔ جہاں مدرسہ نظامی کے  
ساتھ ساتھ طریقت، تصوف، دیگر جدید علوم و فنون کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ۱۹۸۱ء میں پیر محمد عیسیٰ  
کراچی نے "المکرزناہی" کا منسک شیا رکھا۔ مسجد انگلشی کی تعمیر بھی آپ ہی کی سرپرست منت ہے۔  
۲۱) ریح الاول و آخر، جلد ۲، ۲۷، تاریخ ۱۹۸۱ء پیر محمد عیسیٰ ناز خضر آپ اپنے خالق حقیقی سے  
میلے۔ المکرزناہی کے اصل میں آپ استراحت فرما رہے۔

سید الشهدا

تمہارے لیے رسول خدا کی ذات میں ایک عہدہ نوٹ ہوئے ،  
(الغلاب)

## مولانا سید ابوالحسن ندوی

(شجرہ نسب ص ۵۸)

مولانا سید ابوالحسن ندوی مدظلہ العالی، مکتبہ کے ناظم اعلیٰ تھے ان کا گھرانہ سید شاہ علم الدین تھیں  
 حنفی ادریس احمد شہید بالا کوٹ کا گھرانہ ہے جس کے کائنات کا پورا عالم اسلام متوقف ہے آپ نے  
 اردو فاضل کی تعلیم والدہ ماجدہ سے حاصل کی اساتذہ میں خلیل عرب قلی الدین ہلالی، مولانا سعید حسن  
 خاں ٹوکی سے حدیث پڑھی۔ مولانا حسین احمد مدنی سے دیوبند میں ایک ماہ تک فیض حاصل کیا۔  
 مولانا اعجاز علی امروہوی مفتی اعظم دیوبند سے عربی ادب کی تعلیم حاصل کی۔ مولانا احمد علی لاہوری  
 سے تفسیر پڑھی۔ دس سال تک خود میں تدریس خدمات انجام دیتے رہے آپ کی پہلی تصنیف "تہذیب  
 سیدہ امشبہ" ہے۔ مولانا ایس کاظمی سے بڑے تعلقات تھے۔ ان کے ساتھ بہت سے تعلیمی اداروں  
 میں شریک رہے۔ مولانا کی عربی تصنیفات میں باقی خاصی تعداد موجود ہے۔ دمشق دیوبند کی دہائی  
 پر آپ نے جامعہ میں عربی میں کئی کچھ لکھ دیے۔ آپ بہت سی دینی انجمنوں میں شریک کار رہے۔  
 صدر مجلس تحقیقات و نشریات اسلام، دکن مجلس شریعی جامعہ اسلامیہ دینہ منورہ، دکن  
 مجلس تاسیس ریلوے عالم اسلام، دکن مجلس عالم مرقوم عالم اسلام بیروت، دکن مجلس انتظام اسلامک  
 سنٹر بنیلا، دکن مجلس شریعی دارالعلوم دیوبند، دکن مجلس عالم دارالعلوم، اعظم گڑھ، آپ کا فریگر  
 شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے مکتب سے تعلق رکھتا ہے۔ مولانا احمد لاہوری اور مولانا عبدالقادر رائے پوری  
 سے اجازت و خلافت حاصل کی ہے۔ حد سادہ و سزاوار ہیں۔ آپ ۴۲ مشہور کتابوں کے مصنف ہیں۔

لے علیہ السلام سلام آقا ص ۱۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مشائخنا رضوان ربیع اربعہ کمالہ

وصیخنا اوواخی حضرت الدین علیہ کمالہ

قرآن باخلاص و تفسیر مستقیم مع تہذیب

صدقنا ائمتنا ربنا صاحب کمالہ













## مناجاتِ کمالیہ

خداوندِ اکبر سبباً صبراً  
تدبرِ علی کل شئ قیلاً  
وہی مومنوں کو اذکار و افر  
یہ جنت فیما و مُظاہر  
دعا ملک با شہادتِ حق  
دعوتِ شفاء و نوازہر  
بھیکہ تو طے دیں بدلی  
کلا و کراہ سبباً صبراً  
بغیر تہ کان امر کردہ مومن  
کہ کرم جو بند ذکر اُتیرا  
نیل کلامت کر گفتنِ قراند  
دوکانِ یغیا بعضی تہسیرا  
خضپ بڑھتی تھے دردِ بایہ  
بہن جنم و سادہ ت میرا  
کے راکر ہاشن دہی بیکش  
بلطفِ تہاسب و سبباً صبراً  
کے راکر پشست ہاشن سانی  
فی دعوی سبباً و یسبباً صبراً  
کے راکر مہی و اق اللہ او تو  
شعرا مین اذکر تہ مستطیرا  
یہ عشر چو خیزند اکثر تیرا  
دلایں دہی سبباً صبراً صبراً  
تا شمس چو مورا سبباً صبراً  
چہرہ داندہ کے حال داندہ نگار  
تو دانی کہ سبباً صبراً صبراً

کمالی سبباً صبراً صبراً

ترقی معقولی یا لطیف خبیرا

دادیر پید شاہ کمال الدین ترقی کی تار تار

سبحانہ ساداتِ نور از نور الانوار شہ نور شہ

(۵) میر سید سعید جان مومع چمن صوبہ مدراس تشریف لے گئے اور اہل مکتوت پر پہنچے۔  
(۶) میر سید رکن الدین نے احمد آباد، گجرات، کو سکس بنایا ان کی دلا دلا دیا وہیں آباد تھیں۔  
(۷) میر سید علی الدین قنوج میں بادشاہ دہلی کی طرف سے عہدہ جلیہ پر فائز تھے۔ اس کے گرانے  
میں سید شہاب الدین قنوجی مشہور تھے۔ سید صدر الدین سکندر دہلی کے واری تھے۔ ان کے فراسہ  
سید صدر جہاں بادشاہ اکبر و جہانگیر کے وزیر سلاست تھے۔ ان کے بیٹے سید نظام الدین کو شاہ جہاں  
نے سر تنی خانی کا خطاب و عمت فرمایا تھا۔

(۸) میر سید نصیر الدین شہار دہلی تہرت، میں شعلہ پر نہ میں کلکدہ میں سکونت پذیر ہوئے۔  
سہری بنیاد پر میں بھی ان کی اولاد موجود ہے۔ میر جعفر اور نواب میر قاسم تھلدار و دیگر سکندر جہاں  
و بنگال میر سید نصیر الدین کی دختر اولاد میں تھے۔

(۹) میر سید عزیز الدین دکن و سبیل میں دہر شہار پت پر فائز ہوئے۔ آپ کا نزار تھلدار میں  
ساداتِ سرائوں احمد ساداتِ سامانہ بھی سید کمال الدین کی نسل سے ہیں۔



## سید شریف جرجانی

سید شریف جرجانی صوبہ جرجان یا گرجان کے مرمغ مافوق میں ۱۲ شعبان ۱۲۷۴ قمری ۱۸۵۷ء میں ولادت ہوئے۔ ان کا نام علمی اور کنیت ابو الحسن تھا اور لقب سید شریف تھا۔ والد کا نام محمد تھا۔

شجرہ نسب یہ ہے:

۱۔ علی بن محمد بن علی السید بن ابی الحسن العینیؒ

تیسری پشت میں سید نسب محمد بن قید الداعی بن نام زین العابدینؑ سے مل جاتا ہے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم وطن میں پائی۔ منتہی العلوم نور اسلام دہلی سے پڑھی۔ جہاں ڈاکٹر خیر کا کثاف

کا مطالعہ بھی ان کی چٹائی میں کیا۔ یہ شجرہ مطالعہ ۱۰ قطب الدین کے شاگرد سبک شاہ سے عصر میں پڑھی جبکہ

اس پر حاشیہ بھی لکھی موانعت بھی پڑھی اور اس پر شجرہ بھی لکھی۔ وہ عصر میں محمد بن محمد البزکانی سے

۵ ہادیہ کا درس لیا۔ تعلیم سے نادرہ ہرگز شرازیہ میں درس و تدریس کا مشغول اختیار کیا۔ ۲۰ برس تک مدرسہ

دارالافتاء میں درس دیتے رہے۔ شرازیہ کا حکمران شاہ شجاع کا قید خان تھا۔ سلطان تیمور نے قید خانہ

میں شرازیہ کو لالچ کیا مگر سید شریف جرجانی کو ان دنوں بکرماتہ سموند لے گیا جہاں وہ درس و تدریس میں

مشغول رہے۔ ۱۳۷۴ء میں تیسری وفات کے بعد وہ شیراز واپس آ گئے جہاں ۶ ربیع الآخر ۱۲۸۷ھ /

۶ جولائی ۱۸۷۱ء میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔

تالیفات ۱۱، قرآن کا فارسی میں ترجمہ کیا جو غلط فہمی پر پیر سیدی شرازیہ (ترجمہ) سے منسوب

ہو گیا۔ ۱۲، حاشیہ تفسیر بیضاوی ۱۳، حاشیہ تفسیر کشاف ۱۴، حاشیہ لاشکرۃ باعلامتہ الطیبیہ ۱۵، مائیک

فی اسلم المحدث ۱۶، حاشیہ شجرہ منتظر ابن حاجب ۱۷، شجرہ سراج ۱۸، شجرہ اربع غریبہ ۱۹، مرقیہ لکھی

۱۰، شجرہ تعلیمی ۱۱، حاشیہ شجرہ مطالع ۱۲، صرفیر ۱۳، تفسیر ۱۴، شجرہ کانیہ ۱۵، شجرہ وافیہ۔

۱۶، حاشیہ مطہل ۱۷، کتاب الشریف ۱۸، حاشیہ شجرہ محبت العین ۱۹، شجرہ لائقہ ۲۰، حاشیہ ۲۱۔

۲۲، حاشیہ شجرہ تہذیب ۲۳، شریعت ۲۴، شجرہ تذکرہ ملائی ۲۵، الترقیات۔

(تذکرہ مصنفین دکن نظامی از پروشیا شرازیہ صفحہ ۱۱۳)

## امیر علی کبیر جہانی رح

(شجرہ نسب و تالیفات)

سید امیر علی جہانی کرمانست ۱۳۷۴ھ میں سلطان مظفر علیؒ میں جہان میں تولد ہوئے آپ کی والدہ کا نام

لیالی نام تھا۔ آپ نے بچپن میں کرمان مظفر کی اتھار اپنے ماموں سید علاء الدین سنانی سے تصرف کی تربیت

حاصل کی۔ آپ کا وصال ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۷۵ھ میں ہوا کہ کرمان پرلے کے فریکہ سلطان میں مغلین ہیں جو دہلی

کرمان میں ہے۔ نوسلم راجہ سلطان شہاب الدین کے عہد میں سید علی کبیر جہانی اپنے ۱۰۰ اجاڑوں کے

ساتھ کشمیر میں تھوڑے اجال فرمایا جن میں آپ کے مرید خاص سید محمد غفاری بھی تھے۔ آپ نے کشمیری

زبان سیکھی اور اپنے اجاڑوں کو کشمیر میں رشہ ہایت کے لیے چھوڑا کہ قریب سیر درج ہے کہ سید

صاحب نے اپنی کلام سلطان طلب الدین بن شہاب الدین شاہ کشمیر کو عنایت فرمائی تھی وہ کوئی اس

خانوادہ کے آخری حکمران فتح شاہ کی وصیت کے مطابق قبر میں رکھ دی گئی۔ مولانا آغا کے مطابق لوگ

اس بزرگ کے فیض سے محروم ہو گئے۔ امیر علی کبیر جہانیؒ کی وفات کے بعد ان کے فرزند سید محمد جہانی

بادشاہی کے حکم کشمیر میں رشہ ہایت میں مصروف رہے۔ سیر سید محمد جہانیؒ کے فرزند سید علاء الدین جہاں

چلے گئے جہاں وہ آسمتہ خاک ہیں اور ان کی اولاد بھی وہیں آباد ہیں۔ جن میں سید ولایت علی بہت

مشہور ہیں جو سید علاء الدین کے فرزند سید شمس الدین یا پوٹوں کی اولاد ہیں۔ سیر سید علیؒ کی اولاد بھی

اسی خانوادہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ برکسٹیری برج کے وقت اور دافتر خوش الحانی سے پڑھا ہے جس

کی بشارت حضرت امیر کبیر علیؒ جہانیؒ کو آستانہ نورت پر رحمت اللہ علیہ کی آیا کہ وہ ہونے لگی۔ سید

علی جہانیؒ کا حرم بھی تھے۔ تخلص علی اور علاء کی کہتے تھے۔ علاء کی اپنے آستانہ اور غلام سید علاء الدین

کی مناسبت سے کہتے تھے۔ سہ آں بانی مسلمانان۔ سیر سید علی جہانیؒ کی تفسیر

سلاہ باہنامہ نور ماریخ مسلمانوں و سلاہ سید عبداللہؒ کی آزاد ہمار۔

نوٹ: حکیم ابن سینا بھی جہان کے رہنے والے تھے۔

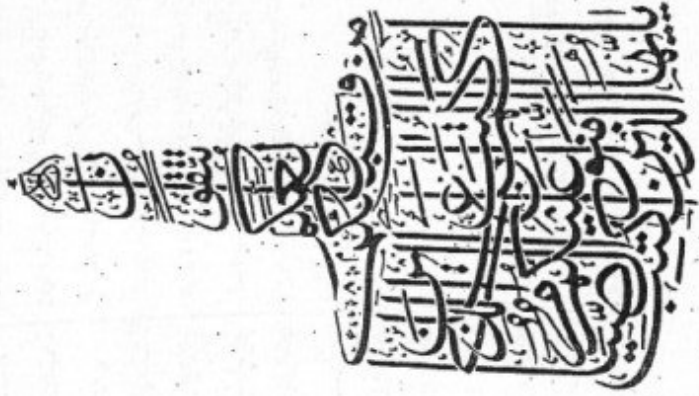




اور ان کے مندر پر بدکش کی اور خواجہ غریب نواز کے دربار سے ولایت و تعلیت پر فائز ہوئے اپنے  
 بیجا امیر عبداللہ سے بیت برکت نقشبندی سلسلہ میں داخل ہوئے۔ خواجہ غریب نواز سے اولیہ  
 نفوت ایسی ملی کہ جس پر نظر کرتے دلی بن جانا۔ آپ، اسال کی عمر میں و مضر اللہ صلیہ میں وفات  
 پائی اور اکبر آباد میں مدفون ہوئے۔ خلفاء میں شاہ فرما دامشتم پاک سے ابو العلامی سلسلہ مبارک  
 میں پیلا۔

مادری نسبنا سر۔ سید ابو العلامی بن بی بی فاطمہ بنت خواجہ محمد فیضی بن خواجہ ابو العلامی بن

خواجہ عبداللہ خواجہ بنگا بن خواجہ ناصر الدین عبداللہ اسرار۔



## سید ابو العلامی

(مختصر و نسب مثلاً)

سید ابو العلامی خواجہ فیضی کے نواسہ تھے اور آپ کے والد امیر سید ابو الفاضل خواجہ ابو العلامی  
 کے نواسہ اور ان کے داماد امیر عبدالسلام خواجہ عبداللہ خواجہ بنگا کے نواسہ تھے۔ سید ابو الفاضل خواجہ بنگا  
 تھے۔ سید ابو الفاضل سید ابو العلامی، سید عبداللہ اور سید ابو الفاضل، سید عبداللہ سید ابو العلامی کے پیر و مرشد  
 اور خیر تھے۔ سید ابو العلامی کی ولادت تصنیف نیرایا میں ہوئی جو دہلی اور امروہہ کے درمیان واقع ہے۔ سید  
 ابو العلامی ۹۹۹ھ میں تہذیب ہوئے اور یہ منسلک بادشاہ اکبر کا دوست تھا۔ آپ کے داماد امیر عبدالسلام اسی زمانہ میں  
 فتح پور کی رہتے تھے۔ وہاں سے حج کے لیے روانہ ہوئے اور مکہ معظمہ میں انتقال فرمایا اور جنت البقیع  
 میں مدفون ہوئے۔ سید ابو العلامی کے والد سید ابو الفاضل کا انتقال فتح پور کی رہتے ہوئے ہوا اور وہ دہلی میں دفن  
 ہیں آپ کے نانا خواجہ فیضی سے بڑی منصب اور سہ ہزار سار پر مامور ہو کر ہمدان و بنگال کے  
 ناظم مقرر ہوئے۔ سید ابو العلامی بھی نانا کے ساتھ کہ اسی عہدہ پر ملازم ہوئے۔ راجہ مان سنگھ موسویہ  
 آپ کی کاکا زاد بیوی سے بہت خوش تھا اور آپ کی بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ اسی دوران میں  
 اور حاجی لور کے درمیان بنابر کے مقام پر بادشاہی فورٹ اور باغیوں کے درمیان معرکہ آرائی ہوئی  
 جس میں آپ سپہ سالار کی حیثیت سے شہید ہو کر ہمدان لڑے۔ اسی دوران بادشاہ اکبر  
 فوت ہو گیا اور بادشاہ جہانگیر دہلی کے تخت پر متمکن ہوا۔ اس نے تمام اسرار سلطنت کو دہلی دربار  
 میں طلب کیا۔ آپ بھی اس تقریب میں ہمدان سے اکبر آباد پہنچے۔ اٹھارے ماہ میں تصدیق ہو کر دہلی  
 شاہ دربار میں بیٹھ کر قیام فرمایا۔ شاہ دودت میری نے بڑی توجہ و عزت کی اور دربار خواجہ پر  
 تقریبے مبارک احوال سے کھلایا اس کا اثر یہ ہوا کہ آپ کے دل و دماغ میں انقلاب برپا ہو گیا اور  
 آپ روشن ضمیر ہو گئے۔ اگر آپ کو پتہ نہ ہو کہ اپنے منصب سے مستفی ہو گئے اور عہدہ و مقام میں غرق ہو  
 گئے بادشاہ نے ہر چند کوشش کی کہ ان کو واپس لایا جائے مگر نہ ہوئے۔ اس کے بعد ہر وقت تلامذہ الہی

سے بہار میں ابو العلامی نفعان مستفاد







وَالْمَدِينَةِ

ترین میں کر کرمت چل (القرآن)



سید حبیب احمد فردوسی گیسو سلاطین سوانہ فیض آباد گجرات اور خٹائی پور  
(دکھن پربت ۱۳۲۵ء)

دیکھ کر یہ حبیب احمدی سید انوار حسین موضح ٹاٹہ مطلع فیض آباد لپنی کا مقدمہ سید یہ گیسو  
سید شہاب الدین سے ہوا سید شہاب الدین کا نکاح فردوسی گیسو بنت سید زباب محمد علی نوح خان سے ہوا جن  
کے بطن سے تدرسیہ گیسو تولد ہوئی۔ سید شہاب الدین کے والد ماجد کا اسم گرامی سید شاہ نیر الدین احمد ہے۔  
جو میر سید نوح علی خاں کے فرزند تھے۔ وہ سری حدایت کے سلطان بن زباب سید محمد علی نوح خان کے والد کا نام  
نواب دادہ سید محمد علی گیسو کو کہیں تھا ان کا عقد رقیہ گیسو بنت شاہ نیر احمد سے ہوا تھا۔  
سادات سوانہ موضح ٹاٹہ مطلع فیض آباد گجرات اور خٹائی پورہ غازی پور کے علاقہ میں رہتے  
ہوئے ہیں۔

شجرہ۔ فردوسی گیسو بنت نواب سید محمد علی نوح خان بن سید محمد علی خاں بن سید نوح علی خاں  
بن میر سید زباب علی خاں۔  
(ماہنامہ آستانہ دولتی، اکتوبر ۱۹۶۳ء)



## اولاد سید صدر جہاں بن سید قطب الدین

سید نجم الدین	سید اویلا علی
سید محمد علی	سید حسین
سید عبدالعظیم	سید ناصر
سید عبدالقدوس	سید محمد ناصر
سید محمد حسن	سید محمد حسین
سید محمد یوسف	سید شاہ ولی اللہ
سید محمد اسحق	سید غلام حسین
سید محمد علی	سید سلطان احمد
سید محمد علی	سید غلام حسین عبدالرزاق
سید مبارک حسین	(جامی پور)
قائم سید نور الحسن	سید شاہ نظام الدین
(بہار)	سید شاہ حسین احمد
(کنڑا انساب ص ۵۳)	(جامی پور بہار)
	(کنڑا انساب ص ۶۵)



## سید شاہ عطا حسین قانی عبدالرزاق ابو العلامی مخم ناماپوری

دستخط نسب

سید عطا حسین قانی آٹمنی ابو العلامی کی ولادت ۱۲۳۲ھ میں ہوئی۔ سید شاہ قمر الدین حسین آپ کے حقیقی اموں تھے شاہ عطا حسین کی والدہ امیرالن کی قانی دونوں مشائخہ میں رحلت پا گئیں۔ شاہ عطا حسین کا نانے جو کاہہ بنائی تھی وہ آخر وقت میں انہوں نے اپنی چھٹی بیٹی کے سر پر رکھی جن کا عہد شاہ شمس الدین سے ہوا اور شاہ قمر الدین انہیں کے بطن سے نکلتے ہوئے جو خزانہ ان کا ہلاک اس طرح ان کی پیشین گوئی کی گئی ثابت ہوئی۔ آپ کے والد سلطان احمد کی شہادت ۱۲۴۳ھ میں ہوئی۔ آپ اپنے والد کے خلیفہ بنے۔ آپ کی تعلیم پر آپ کے چچا شاہ مراد علی نے توجہ دی۔ آپ نے فنی طب حکیم محمد دینوری سے سیکھا۔ مولانا عزیز الدین حیدر کنہوی سے عربی لکھی، سمیت اپنے دادا شاہ غلام حسین مخم سے ہوئے۔ خواجہ غریب نواز سے روحانی طریق پر اسم ذات سیکھا۔ خود مرشد شاہ پیر علی الدین قطب دار سے اذکار و اشغال بطریق اولیہ ملا۔ آپ کے دادا اور مرشد شاہ غلام حسین ۱۲۵۵ھ میں ۸۸ سال کی عمر میں رحلت فرم گئے۔ خود الکبیر شیخ شرف الدین مخم کی بیٹی کی لاد سید شاہ امیر علی کی دختر سے آپ کا عہدہ ملا۔ اس کے بعد شاہ قمر الدین سے بھی وفات ملی۔ ۱۲۵۵ھ میں آپ کے مرشد شاہ قمر الدین کا وصال ہو گیا۔ ۱۲۵۳ھ میں آپ نے حج کی مسافرت مکمل کی۔ بہار کو آکر رہتے ہی ایک پیر پینے پھر کر آکر پیر محمد ابو العلامی کے مراد پر چکر لکھ گئے۔

ملے تذکرہ سید شاہ عطا حسین مخم ص ۵۵ تا ۶۷ ۵۴ تا ۵۵ (مطبوعہ کنگرا)

المصنف صادق بن سالم بالقرعة

[illegible]

(مذکورہ معاوضہ ۳۷۵)

[illegible]

مفتی

مکی میسرہ فقیر جن کا بڑی شجرہ نسب فاروقی ہے۔

(۱) عمر بنی النسل مسلمان صوفیہ نمبر ۳۳ (۲) تاریخ صوفیہ کے ہجرت صفحہ نمبر ۱۳۱

(۳) خواجگانِ حشمت ۹۹







## سید عثمان مرشدی المعروف لال شہباز قلندرؒ

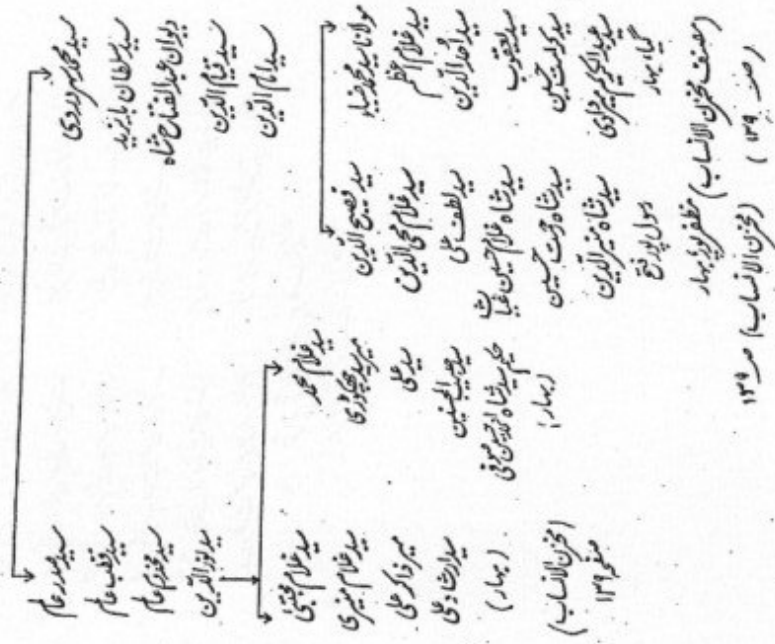
در شجرہ نسب ص ۱۵۸

منہ کے مرتجع خلاق عظیم موتی بزرگ عثمان مرشدی المعروف لال شہباز قلندرؒ ۵۳۵ھ میں عالم دہجد میں آئے آپ کے والد سید ابراہیم کہ سید الدین آذربائجان کے دارالاسطنت تبریز سے ۳۰ میل دور مغرب میں موضع مرشد میں سکونت پذیر ہوئے۔ حکام مہم کو کہ آپ سے بڑی محبت تھی۔ سلطان شاہ نے اسی محبت کی بنا پر اپنی بیٹی سید ابراہیم کے عقد میں دے دیا۔ جن کے بطن سے لال شہباز قلندرؒ زلد ہوئے۔ سن شوکر کہ پنج کر حضرت بابا ابراہیم ولی کر لائی سے شرف بیت حاصل کیا آپ نے متعدد مرقعات کلام سے بھی سب کیا جن میں مرشدی حضرت فرید الدین گنج شکرؒ معروف بہار الدین زکریاؒ تا فی حدوت مجال الدین سید عہد عہدیاں جہاں گشت آمد شیخ بر علی تندن رہی۔ آپ نے شرف تشریف لاکر سہون شریف، داد میں سکونت پذیر ہوئے اور اسلام کا بل بالاکا شورشخص سے شفقت رکھتے تھے ان کا قلمی نشان تھا کلام قادی زبان میں ہے۔ آپ اور شہباز شمس سلطانی کے لالوں میں لال بحق تھے۔ سہون شریف میں آپ کا مزار ہے۔

لے یاقین الانساب مدعہ تذکرہ اولیاء مرشدیہ

ملک انبارہ الانساب مرشدی نویر ص ۱۹۹ ع ۱۳۲۸

## اولاد سید احمد بن سید حسن (شجرہ نسب صفحہ ۱۵۱)



## مناجات علامہ الدین احمد صاحب برکات شریفؒ

(درستجو نسب)

خدا یا محمدؐ ترا ہی نہ دادم  
بجز ذات پاکت پاسبے نہ دادم  
نیم پاک دامن صلیبی بپیشیت  
بجز طیف تو عذرا لپے نہ دادم  
گناہ تو دادم کن ہر حقہ خرابی  
ولیکن کے داد خوا ہے نہ دادم  
گمراہ زکرم درست من تا بپیشتر  
بجز قدرت من سپا ہے نہ دادم  
توئی ماتق احوالت من خدا  
کہ دروہ من دستک ہے نہ دادم  
نور و غمت من بجا شرم دادم  
کہ در سبب تو نیش کا ہے نہ دادم  
شرایم تو ایم تو تسلیم ہو مست پرلے  
بجز نام تو دادا ہے نہ دادم

ملے الصلوٰۃ از منقہ فیضان احوال برکاتی صلا

## مخدوم سید علامہ الدین احمد صاحب برکات شریفؒ

(درستجو نسب)

آپ کے والد ماجد کا نام گرامی سید عبدالرحیم ہے۔ والدہ ماجدہ کا نام اجہ ہے جو عید  
فان کے نقب سے شہر میں حضرت کی ولادت ۹ ربیع الاول ۱۲۳۵ھ کو ہوئی۔ آپ کا اسم گرامی علی  
احمد ہے۔ "نذیم" اور "صاحب" کے لقب سے شہر میں آپ پانچ سال کے ہوتے تو والد کا  
سایہ سر سے اٹھ گیا۔ والد نے آپ کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھا اور مزید تربیت کے لیے اپنے جمالی بااثر  
گنج شکوہ کے پاس احمدی بھیج دیا۔ باا صاحب نے اپنے جمالی کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دی۔  
تین سال کے عرصہ میں عربی، فلسفی، فقہ، حدیث، تفسیر و منطق و معانی میں دستگاہ حاصل کی۔ آپ کی  
والدہ جرات داپس چلی گئیں۔ باا صاحب نے آپ کو فکر تقسیم کرنے پر لگادیا۔ آپ فکر تقسیم کرتے  
مگر خود کچھ دکھاتے، اس طرح آپ نے باہ سال گزار دیئے۔ حضرت باا فریہ شکر گنج نے آپ کو  
معاذ اللہ الشیخ دیا اور اپنے حلقہ ۱۳ ولادت میں داخل کر کے خلافت و اجازت سے سرفراز فرمایا حضرت  
باا صاحب نے اپنی مابعدی تعلیم و تربیت کا نکاح اپنی ہیشہ کی خواہش کے مطابق آپ  
سے کر دیا۔ آپ کو شریف میں سہستہ اور دہاں کی خلافت و خلافت آپ کے سپرد تھی۔ آپ میں  
شاہ جمال بدوہ اتم موجود تھی۔ استغراق اس قدر تھا کہ اپنی غیر تربیتی آپ شاعر بھی تھے ناسی  
کلام میں احمدی تخلص کرتے اور "صاحب" "علامہ الدین" "ہندی" میں تخلص تھا۔

حضرت شمس الدین ترک پانچنی آپ کے مشیخ اور سجادہ نشین ہیں۔ آپ نے ۴۰ برس کا  
سن ۶۹ھ کو ہزار رحمت میں قدم رکھا۔ آپ کا سزا پرالاکر شریف میں فریہ و برکات کا شریف

ہے۔

ملے آبشار دلیلا از کثر شہر الحسن شارب ص ۲۴ تا ۲۴۱

## سید شہاب الدین سہروردی پیر بخت جوگ

دسمبر چوتھ و ۱۵

شیخ شہاب الدین سہروردی، بہار میں پیر بخت کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کا شجرہ کے بارشہاہ تھے، جو ترکستان اود لڑلان کے درمیان واقع ہے۔ بادشاہی چھوڑ کر فقیری اختیار کی۔ چند دھیم آباد کے قریب جیو چلی شریف میں لب دریا آپ کا مزار مرجع خلافت ہے۔ آپ امد آپ کی زلف خاندان مکہ دورن شیخ الشیخ شہاب الدین سہروردی، معصوف، عوام الفائف، مکہ مکرمہ میں آپ کی چاند تر تھیں۔

(۱) بی بی رضیہ والدہ شیخ شرف الدین بی بی بیوی

(۲) بی بی حبیبہ والدہ سید احمد چچہ بیوی

(۳) بی بی دوسرہ زہرا شہلاان گنگ ویا والدہ بی بی کارکاری زہرا خدم سید شاہ و حام الدین لکھی

حصاری والدہ بی بی سمیرہ رحیم غریب حکمران

(۴) بی بی جمال والدہ خدم شہلاان شریفیہ

ایک سلسلہ از علالتہ ناپاست

این خاندانہ آقاب است

نوٹ: ہذا بی بی رضیہ زہرا خدم بی بی بیوی

(۲) بی بی حبیبہ زہرا خدم سید و بی بی

(۳) بی بی دوسرہ زہرا خدم سلیمان گنگ زہرا بی بی خدم عبد العزیز لکھی فقیر

(۴) بی بی جمال زہرا خدم سید الدین بن خدم آدم مفتی

لکھنؤ لال باب و ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱

بنی امیالین و ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱

## شجرہ و تذکرہ

## سید فرید الدین عطار

پشت نمبر

۱۵

سید فرید الدین عطار

۱۴

سید اسماعیل

۱۳

خواجہ محمد باقی

۱۲

سید نجم الدین باقی

۱۱

سید فرید الدین

۱۰

سید زکریا

۹

سید ابوبکر علی

۸

سید عبد اللہ

۷

سید عبد اللہ

۶

سید اسماعیل عروج

۵

امام جعفر صادق

سید فرید الدین عطار شیخ مہر الدین بغدادی کے سرید تھے۔ ملا نا جمال الدین دہلی نے ان کے متعلق فرمایا کہ مشہور صلاح کار تھے ۱۵۰ سال بعد ان پر توجہ ہوا۔ جمال الدین دہلی شیخ تھے جو تھے فرید الدین عطار سے ملے تھے۔ یہ ملاقات نیشاپور میں ہوئی تھی۔ سید فرید الدین عطار ۱۱۳۸ سال کی عمر میں ۷۴۱ھ سلطان ۱۲۱۹ء میں کنہار تھانوں کے قتل عام شہادت فرما کر وہ نیشاپور میں شہر بارش میں دفن ہوئے۔

### تعیات

(۱) مصیبت نامہ (۲) اہل نامہ

(۳) خسرو نامہ (۴) پنڈ نامہ

(۵) اسرار نامہ (۶) براہ نامہ

(۷) شرح الکلب (۸) مختار نامہ

(۹) دیوان (۱۰) مثنوی الطیر

(۱۱) تذکرۃ الاولیاء

لکھنؤ لال باب و ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱

بنی امیالین و ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱





## دکتر عبد الغفار الصاری کے مطابق

حضرت سید شاہ محمد گوجر گھوڑی کا شہرہ نسب پندرہویں پشت میں سید شاہ مصلح الدین سے جاملتا ہے اور یہ کسی دوسری پشت میں حضرت امام حسینؑ تک پہنچتا ہے۔ آپ مغربی سید تھے۔ آپ کے جد امجد بھی خیر الدین اپنے فرزند مولانا سید شاہ خطاب کے ہزارہ مشہور دیوبند میں گئے، ہمارے تشریف لائے۔ مولانا شہباز محمد گھوڑی کی ولادت باسعادت نظام دیوبند میں ارشد ہارون کے دور میں ہوئی۔ آپ تین سال تک دیوبند ہی میں رہے۔ بعد ازاں ۱۲۵۹ھ میں ہجرت متقل ہوئے۔ آپ کا ابتدائی تعلیم گوجر بولی میں یہ تعلیم کے لیے قنوی تشریف لے گئے۔ علم حدیث میں آپ نے حضرت شیخ ابوالحسنؒ سے سیکھا۔ آپ عتیق رسول میں کامل تھے۔ اور کمال آرائی و تربیت کرتے تھے۔ آپ نے پوری زندگی صرف دینی امور میں اور رشتہ و ہدایت میں گزار دی۔ آپ کا فیض سب اکابر کا شاکر، پندہ، مراد پور اور ودان، بیگنوا، پٹنہ اور انارک میں پھیلا۔ آپ نے اپنے علم و تاجک میں ایک دینی درس بھی قائم کیا جو اب آپ خود درس دیا کرتے۔ یہ درس ان زمانہ میں بہت مشہور تھا۔ سید رضی الدین رضی عنہ مولوی عالمگیری نے اسی مدرسہ سے کس آپ علم کیا تھا۔

آپ منہم شاہ برادر الدین دیوبند سے بہت تھے۔ شیخوہ سے خلافت دیوبند گئی تھی جس کی تصدیق دیوبند کی مخالفت کا لکیر برادر فرید سے کیا گیا۔ شہزادہ محمد ابراہیم نے بھی کی ہے۔ ان کے ذریعے مطالعہ مولانا شہباز محمد گھوڑی سے ملا فیروز کبیر کے سر ہوئے۔ دیوبند کی مخالفت میں ایک تیم کرم خود کو قلمی فرستے شیخ شعیبؒ کا اس زبان میں فرزند ہے جس کے مطابق قندم شیخ شعیبؒ جلال منیری کے خلفا میں ایک بزرگ غلام شاہ اسلمق تھے جو کے والد خواجہ دائر اپنی پت سے غلامی کر کے ہزار میں عروج پر آئے۔ ان کی موت پڑھ گئے تھے۔ شاہ اسلمق کے فرزند غلام شاہ و بہن غلامہ اسلمق کے فرزند محمد شاہ برادر الدین عرف جنگی اخرویاں دیوبند تھے۔ ان کے نام پر دیوبند کا آستانہ مفتاحہ کلاں برپا ہے۔ آپ اکابر جنگ تھے اور دشمنی الغیب تھے۔ دشمنوں سے ایک رسول سے نیاہ کر

(تاریخ ہارون شاہ)

غلام برادر الدین دیوبند نے سنہ ۱۲۸۵ھ میں سفر ہزارہا شہباز محمد گھوڑی انہیں کے سربراہ بنائے۔

آپ کے برادر گرامی سید شاہ شہاب الدین کا سرور ترقی تشریف قلمی لکھنؤ خاندان میں دسویں، میں اب تک محفوظ ہے۔ اپنے برادر گرامی کے مطابق مولانا شہباز محمد گھوڑی اپنے وقت کے جید عالم تھے اور سائیں میں علوم حدیث، منطق، فضا و منطق میں افضل ترین تھے۔ مصنف تذکرہ ملاح کے مطابق مولانا شہباز محمد گھوڑی نے کٹر دل ظاہر میں کو فیضیاب کیا اور خود ولادت پر پہنچا۔ شاہجہان بادشاہ نے آپ کے علم و فضل اور بزرگی سے متاثر ہو کر جاگیر کے وسیعے آپ کی خدمت میں بھیجے جو آپ نے شکر کے ساتھ واپس کر دیے۔

خلفا [مولانا سنی سب اکابر فرزند، شاہ اعجاز شاہ مہر علی، دیوان سید ماجا، شاہ قلی، شاہ صلیح خان، دسویں علی، شاہک، حضرت عثمان علی الدین و شیخو۔

آپ کے خلفا نے سب اکابر کی جگہ پر، پٹنہ، مراد پور، پٹنہ، اٹھارہ اور پٹنہ کے اطراف میں رشتہ و ہدایت کا سلسلہ جاری و ساری کیا۔

ترجمہ مولانا شہباز محمد گھوڑی کا لکیر عبد الغفار الصاری











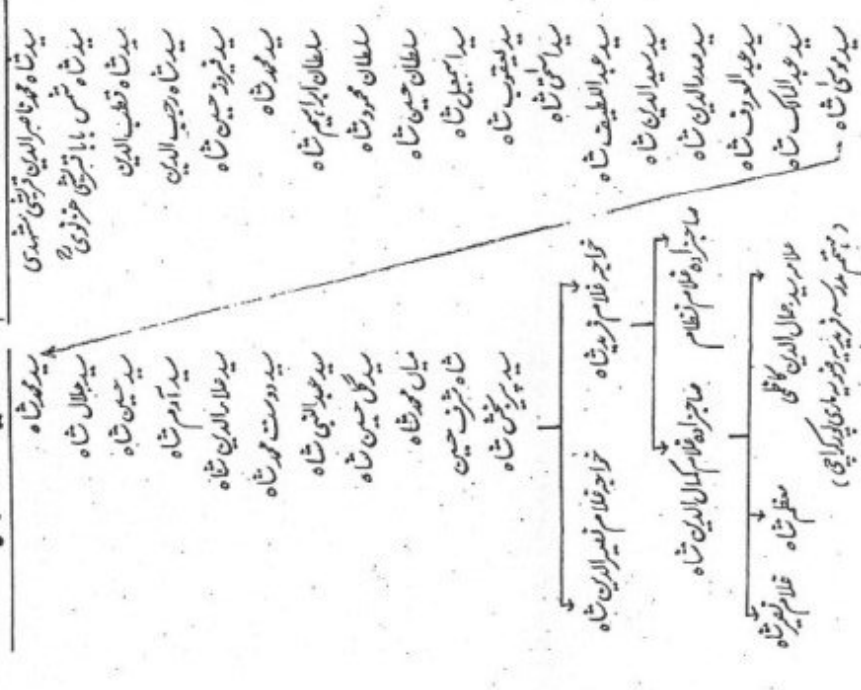
قریش لکھی گئی۔ سید در دست محمد کے چھ فرزندوں سے چھ نسلہائی شامیں جاری ہوئیں۔ (۱۱) علی محمد (۱۲) محمد فاضل (۱۳) مشطعل علی (۱۴) عبد اللہ (۱۵) محمد عزیزی (۱۶) محمد شیعہ (۱۷) اسی خاندان کے انتظام لارک، اخوندی اور لادوی بھی کہلاتے ہیں۔

اس خاندان کے علاوہ سید جمال الدین کا بھی رشتہ تاسام استیازی اوصاف سے متصف ہیں۔ اپنی استقامت اور ہدایت شان کے سبب وہ مصفاہی کے شہسوار ہیں۔ علامہ کے پیرانا خواجہ پیر بخش صاحب کشف کرامت رنگ تھے جن کو خواجگان یا لاری سے خیرہ ملاقات عطا ہوا تھا۔ بعد ازاں ان کے دولہا ماجدہ لارہ آباد کرامت ماجدہ لارہ خان خواجہ غلام فرید شاہ اور خواجہ غلام فیصل الدین شاہ کے زمانہ میں مسلسل بیعت دور دورہ تک پھیل گئی تھی۔ خواجہ غلام فرید شاہ کے فرزند خواجہ غلام کمال الدین شاہ کا علمی مجاہد نشین ہونے سے یہی علامہ سید جمال الدین کا علمی کے والد محترم ہیں۔ سید جمال الدین کا علمی ۱۹۵۲ء میں تلمذ ہوئے۔ ۱۹۵۱ء میں عمریں تمام جدید و قدیم علوم کی تکمیل کی۔ خواجہ قمر الدین یا لاری نے ۱۹۶۱ء میں اپنے دست مبارک سے دستار بندی کی اور غفر شاد سے لڑانا ماجدہ لارہ کی وقت ایک نوجوان لڑکی، صاحبہ مبارکہ، کو نکاح میں لیا اور اسلام کے تلمذ پس ہیں۔ انھوں نے چند مدد کا تیری تفسیر لڑا لپکے اور علم ہر ملے کا اثر بنی نہیں پیش کیا بلکہ علمی طبقوں میں اپنی عالمانہ فیضیات کو حکم بٹھا دی ہے۔ تعریف، تالیف اور تحقیقی کاموں کی تکمیل کے لیے انھیں ایک وسیع کتب خانہ میرسہ سے جو لاکھوں روپے کی قیمت اور ادا فیہ ایاب کتابی پر مشتمل ہے۔ ۱۹۵۵ء میں انامہ دین کے لیے لڑا چھ سے اسلام آباد گئے لوگ لڑا چھ، کن تیار تان کی زندگی میں، در قیاس اسلامی نظام کے جدید ہونے کی تاریخ میں ایک درخشاں باب ہے۔

فوفٹ، برمر جودہ و شجور کے مطابق حضرت حسین الدین شیعہ امام موسیٰ کاظمؑ کی انھوں پر بیعت میں تلمذ ہوئے جبکہ شمس بابا امام موسیٰ کاظمؑ کی جو بھی بیعت میں تلمذ ہوئے اس لیے اہل اہل لارک کا مورخ لارک کے یہاں جہان نہایت حقیق مطلب ہے۔ (دولف)



## اولاد سید ابراہیم بن امام موسیٰ کاظمؑ



سید محمد حسین کاظمی لارہ لارہانی حاکم سید شاہ محمد فاضل کاظمی

## خواجہ حسین الدین بنی حسینیؑ

(سرخپوڑ نسب نامہ)

ہند میں مسلمان پرستیت کے بانی خواجہ حسین الدین بنی حسینیؑ میں زائد ہوئے، بارہ سال کی عمر میں والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا، طلبِ خطابت میں سرزد ہوئے، کلامِ پاک و مشکائِ اہل علم و علمِ ہدایت و باطنی ماسل کی۔ سرقد سے نکل کر عراق کے قصبہ امان پینے اور شیخ عثمان امدانی سے شریعت و حدیث حاصل کیا۔ دہائی سال تک مرشد کی خدمت میں رہے، اور دس سال تک مرشد کے ساتھ قیامت کی بازگاہِ رسول سے ہندوستان کی بشارت ہوئی، جس وقت اچھڑاتے ہوئے لاہور میں ٹھہرے تو حضرت علی ہجویریؒ کا انتقال ہو چکا تھا، آپ نے مزار پر چل کر لاہور سے خواجہ صاحب مٹان گئے مٹان سے دہلی گئے۔ پھر امیر شریف، ۱۰۰۰ھ میں مٹان پر چلے آئے اور وہیں تک قیام فرمایا۔

امیر، ان کی روضہ بی حضرت حسین و سہری بندو لکھ کر لکھا، بہت قہیں جو شریف، اسلام آباد میں۔

حضرت خواجہ حسین الدین بنی حسینیؑ کی اولاد میں تین فرزند حضرت سید غفر الدین حضرت سید ضیاء الدین، اوسید اور سید حسام الدین تھے۔ ایک دختر بی بی خانقاہ خاتون تھیں، حضرت خواجہ صاحب نے سید غفر الدین اور بی بی خانقاہ خاتون کو خلافت بھی دی۔ بی بی خانقاہ خاتون کو ترکوں کو شرعی اور روحانی تعلیم دینا کتنی تھیں۔ پہلے نکاح کے سال ۱۰۷۲ھ میں ۷۹ سال کی عمر میں، اصل سن ہوتے۔ سفینۃ الاولیاء میں عمر ۱۰۶ سال بتائی گئی ہے۔ امیر شریف میں مزار

ہیں جہاں مزار مبارک، روضہ خاتون ہے۔

مجاہد بہت کرتے تھے۔ رات کو کھڑے، عشاء کے دنوں سے فجر کی نماز ادا کرتے تھے

کلام پاک دن رات میں دوبارہ کرتے تھے۔ خادک کہہ دیں، دعا کی تھی کہ قیامت تک ظالمان

بلے مرانا اسباب ملک، روضہ ہندو سرور، ملک کنڑ لانا، ۱۰۷۲ھ

نکھ کنڑ لانا، ۱۰۷۲ھ

پرستیت کا مسلک قائم ہے، چنانچہ یہ مسلک آج تک قائم ہے، بغیر انہی میں رہتے اور اسلام الدہر بزرگ تھے۔ ہند کے مرنے والے کلام میں خواجہ صاحب کا مرتبہ سب سے بلند ہے۔ رسول اکرمؐ کی طرف سے نقب الٹا نہیں، کے نقب کی شارت ملی، سماع کا فوق تھا، ان کی عقل سماع میں

صاحب شائع کی کہی کثرت ہوتی تھی بلکہ

خواجہ صاحب نے کوئی مستقل تصنیف نہیں چھوڑی ہے مگر کئی تصانیف ان کے نام سے

منسوب ہیں مثلاً

(۱) مکار کرب نفس (۲) رسالہ جو دیو (۳) حدیث العارف (۴) گنج الاسرار (۵) دیوان میں

(۶) انیس الادب (۷) دیوان العارفین۔

دیوان العارفین میں مقامات مسکوک کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہر مقام ایک ایک پیغمبر

سے منسوب ہے مثلاً تو حضرت آدم سے، عبادت حضرت ابراہیم سے، بہ حضرت عیسیٰ سے، و خانقاہ

الرب کا نام حضرت یعقوب سے، ہما، حضرت یونس سے، صدق حضرت ابراہیم سے، انکھ حضرت شعیب سے، استر واد

حضرت شعیب سے، اسلام حضرت داؤد سے، افاضات حضرت نوح سے، حضرت حضرت خضر، شکر حضرت ابراہیم

اور حضرت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مشہور خطا

خطا سر بنیاد رکائی، خواجہ غفر الدین (فرزند) شیخ ضیاء الدین، مگر شیخ و حبیب الدین، خواجہ

برہان الدین، شیخ محمد ترک ناولی، خواجہ عبداللہ بنی بانی اور شیخ مسعود قانزی راجپور

## حضرت سید شاہ طالب علی شطاری پیموریؒ

شیخ و نسب

- حضرت سید شاہ طالب علی شطاری پیموری شطاریہ  
سلسلہ کرامت کے بزرگ تھے وہ نسباً حسن حسینی سید  
تھے۔ آپ کی خانقاہ مستندہ و مدبرگہ میں ہے جہاں آپ  
کی اہلی آرام گاہ بھی ہے اور دوسری خانقاہ علاء الدین  
لہور و دروہاد میں ہے۔ آپ کے صاحبزادے  
سمادہ تشریف حضرت سید شاہ علی کا انتقال ہمیں پڑھا  
راکتان میں ہوا۔ آپ کے وصال کے بعد عیالین اور  
سمادہ آپ کے لائق فرزند علامہ سید شاہ احمد علی حسینی  
شطاری کو تفویض ہوئے۔ آپ عالم دین و محقق اور حکیم  
حاذق ہونے کے علاوہ بین الاقوامی شہرت کے عربی  
زبان کے ادیب، مہمانی اور شاہ محمی تھے۔ آپ کربلا  
نعت گوئی میں بھی شہرت ہوئی۔

اسم گرامی سید صدر الدین اور لقب شاہ صدق تھا۔ ولادت کا نام سید محمد ادا کا نام سید  
علی کی تھا۔ آپ کو حسن نامی سادات سے ہے۔ چچا بھی بھری میں شاہ صدر کے بڑا اعلیٰ  
سید علی جو کا بڑا بیٹا ادا دیا گیا کہ میں تھے اپنے ایک سوتھار اور ہر اہل کے ساتھ سامرو  
سے بھرت کر کے تبلیغ کے لیے نہ تشریف لائے۔ اور پرگز سیرت ان طبع داد میں جگے توڑنے نامی  
پہاڑ کے دامن میں حیا کے کنارے ایک چٹھن ارفاوش ہستی میں سکونت پذیر ہوئے۔ یہ گاہ ان کے چکر  
تیر علی کے نام پر ایک مٹی کی شہرہ و ادا کی ادا لکھیا سادات کہلائی، یہ سادات کہہ خانگہ  
تھا جو حاتم سندھ ہوا لکھیا سادات اپنی شرافت و نہایت کے اعتبار سے پوسے سندھ میں عزت و  
احترام سے دیکھے جاتے ہیں۔ گویا یہ بھری بھری کا ایک منہ میروغ میر کی پوسے اپنی کتاب  
منظر شاہ چھائی میں منظر میں سادات لکھیا کی کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے "سادات کہلائی بسیار  
صحیح النسب اند" وہ اپنی لکھن کا دشتہ دوسرے سادات میں نہیں کہتے۔ میر علی شریف لکھنوی  
نے سید علی کی کہ سندھ میں آمد کی یہ بیان کی ہے کہ "اودھ کے راجہ دودھ لے کا بھائی آسرائی نے  
اسلام قبول کیا اور سندھ میں جا کر قرآن کی تعلیم حاصل کی اور حافظ قرآن بن کر واپس آیا تو مگر  
دلائل نے شاہی پر مجبور کیا انہوں نے انکار کیا تو کسی نے طعن دیا کہ یہ تو عرب لشکر سے شاہی کہے  
گیا۔ یہ بات دل میں بیٹھ گئی وہ فوراً چلے لیے راجہ دودھ لے اس نے ایک عرب لشکر کا ملحق  
شاہی کی اور سندھ میں رہنے لگا۔ ایک دن کسی نے دودھ لے سے ناظر کے منہ میں خالی کی تو لہجہ  
کی وہ پیچھے آگیا اور بڑی ہمت پہنچا اور بہرین آباد سے فوراً نکل گیا۔ شہر کے لیے اس نے  
ہر ماہ کی وہ سینہ عرب پہنچا اور غلیظ کے دربار میں فریاد کی غلیظ نے سامرو سے سید علی کو اور اہل  
مجاہدین کے دست کے ساتھ لڑائے راجہ کی کوشاں کے لیے سندھ بھیجا لیکن دستہ کے پیچھے سے  
ملے تنکروہ وغیرہ سندھ میں آئے ۱۱۱۱ھ

## سید صدر الدین شاہ صدر

(شعبہ نسب)

(دادی بالان از پیدائش شکر آغا محمد الدین سالک ۱۲۰۲ھ ۱۲۳۲ھ)

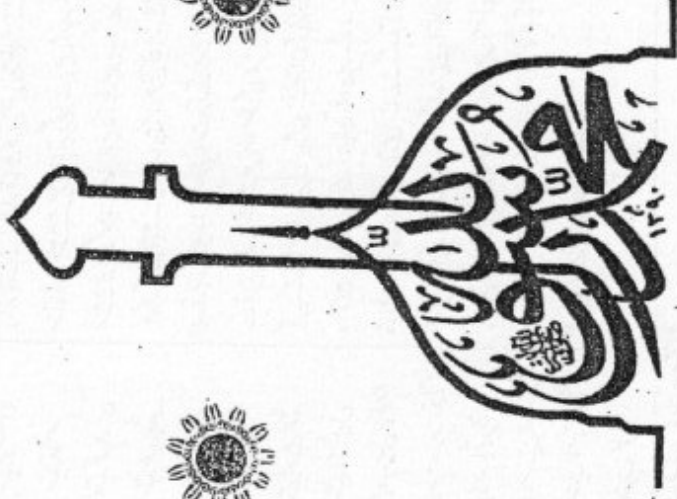
## سید شمس الدین مشہدی

(شہجوانیہ ۱۱۹)

بندگشاہ برکت اللہ کے مورث اعلیٰ شمس الدین مشہدی سے ہندو تشریف لائے۔ اور شیخ شرف الدین یحییٰ سے بیعت ہوئے۔ خدمت الملک کے برابر خدمت طویل الدین بنوری کی دفتر ترقی سے نکاح کیا بھی کے بطن سے سید شاہ منعمی تولد ہوئے جن کی اولاد میں شاہ وادہ علی تھے جو سید رستم بن سید شاہ حیدر جگجیری کے داماد تھے۔ ان کی اولاد کو کراٹ پرگنہ سولہ ضلع گی میں آباد ہیں۔ سید شمس الدین مشہدی کے برادر کا اسم گرامی سید صلاح الدین رشید تھا۔ ادا ان کے چھوٹے بیٹے جگجگہر میں سکونت پذیر ہوئے۔

قبل ہی برہمن آباد خدا کے غضب سے تباہ ہو چکا تھا جس کے کشتی رات اب بھی موجود ہیں۔ سید علی جب سندھ پہنچے تو راجپوتیشیان ہرگز تائب ہوا۔ اور اپنی لڑائی کی شادی سید علی سے کر دی جس سے چار ماہوار لڑے تولد ہوئے۔

۱۱) سید محمد ۱۶۱، سید کرور ۱۲۲، سید حاجی ۱۳۱، سید جگر۔ شاہ صدر سید علی کے بڑے ماہر بڑا سید محمد کے فرزند ہیں۔ کھیاری سادات سندھ میں ہر جگہ موجود ہیں۔ دو فر شاہ صدر زیارت گاہ و خالقی ہے۔ سید محمد شاہ صدر کے فرس ہیں جو ولی کامل تھے۔ سید محمد شجاع بھی شاہ صدر کے فراس تھے جو نقشبندیہ سلاسل کے نامور بزرگ اور مونی تھے۔





## سید محمد جوہنوریؒ

سید محمد جوہنوری شیخ و مہاتما کے مہدی مخلص تھے۔ ان کی ولادت ۸۵۳ھ میں جوہنوری ہوئی، ۱۰۰۰ھ میں جوہنور سے ہجرت کر کے عظیم آباد آئے جوہنوری تشریف لے گئے، وہاں سے ماہیہ (والہ) آ گئے، بارشاہ غیاث الدین ظہی دکن ۹۵۳ھ آپ کا مستند تھا۔ ۱۰۰۰ھ میں عاتقیر دکن جات، میں ڈیرہ صالح آباد۔ ۱۰۵۳ھ میں گجرات سے برہانپور آئے پھر ریدر گئے۔ پید سے لکھنؤ گئے۔ ۱۰۵۳ھ میں مہدیت کا دعویٰ کیا۔ ۱۰۹۵ھ میں لکھنؤ پہنچے۔ ۱۰۹۶ھ میں ۱۲ سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ کے صاحبزادہ میراں سید محمود نے بٹارہ کی ناز پر حاکم بن گئے۔ وہ مومنجی راج اور فرنگ کے درمیان بدھن ہوئے۔

خوش:۔ شطرنج کے مشہور قوی سازات کے جید اعلیٰ سید محمد یوسف جکڑی اور سید مبارک شاہ، شیخ وانیال کے مرید ہو کر سید محمد جوہنوری کے مسلک ارادت میں داخل ہوئے۔ سند کے مشہور حکماء مانند کھنڈہ و صاحبی، اکابر و طریقت بھی سید محمد جوہنوری سے ملے۔

ملک متکرہ مورخین کے سندھ ۱۲۳۵ھ

## مخدوم سید احمد چیمپوشؒ

مخدوم سید احمد چیمپوش شیخ برہنہ کے نام سے مشہور تھے۔ یہ بہار کے اکابر شافعیین میں تھے۔ یہ سلاسل سہروردیہ کے بزرگ گزشتہ ہیں۔ یہ مخدوم شرف الدین بھلی نیروی اور مخدوم شمس الدین سید باد کے حقیقی خال زاد بھائی تھے۔ آپ کی ولادت بہار میں ۱۰۵۳ھ میں ہوئی۔ آپ کے والد بزرگوار شہر بہار کے سلطان تھے۔ سلطنت چھوڑ کر فقیری اختیار کی۔ کچھ دن مخدوم پرورش سلطان رہے پھر یہ بھی تخت و تاج چھوڑ کر شہر ملتان چلے آئے۔ یہاں ملا الدین ملار الحق پٹنہ کے ان کے پیرو تھے۔ ان کے اثناء پر ہمارے دوست، تشریف لے گئے۔ آپ کے کلمات و کرامات سے متاثر ہو کر وہاں کا راجہ سلطان ہو گیا۔

انہی دو گناہ بہار شریف میں والد اور والدہ کے ساتھ ہی کا مزار ہے۔ ۱۱۰۸ سال کی عمر میں ۱۲۴۴ھ میں شہید ہوئے۔ آپ کا وصال ہوا۔

مخدوم سید احمد چیمپوش کے دو فرزند تھے۔

(۱) سید شاہ سراج الدین احمد

(۲) سید شاہ تاج الدین احمد

شاہ سراج کے ایک فرزند کا نام سید عبدالرحمن تھا۔

ملک غزنویں الانساب ۱۲۵۹ھ کنز الانساب ۱۲۵۹ھ، تاریخ بارہ گیلیاں ۱۲۵۹ھ

نمبر	نمبر	اسماء
۱	۱۴	سید محمد جوہنوریؒ
۲	۱۵	سید عبداللہ
۳	۱۶	سید عثمان
۴	۱۷	سید حسن
۵	۱۸	سید قاسم
۶	۱۹	سید نجم الدین
۷	۲۰	سید عبداللہ
۸	۲۱	سید یوسف
۹	۲۲	سید یحییٰ
۱۰	۲۳	سید نعمت اللہ
۱۱	۲۴	سید اسماعیل
۱۲	۲۵	امام موسیٰ کاظمؑ
۱۳	۲۶	امام جعفر صادقؑ
۱۴	۲۷	امام باقرؑ
۱۵	۲۸	امام زین الدینؑ
۱۶	۲۹	مستوفی امام حسینؑ
۱۷	۳۰	حضرت علیؑ

## سید عبداللطیف بھٹائی سائیں بھٹ شاہ مالیر جیکو اور سندھ

(سید شہزاد نسب بھٹائی)

اس خاندان کے ایک بزرگ سید سید بہار سے لائے ہیں سندھ و قریب لائے اور سندھ اور  
میں سکونت اختیار کی اس خاندان کے کچھ افراد بلوچی میں آباد ہوئے۔ اسی شاخ میں سید عبدالکرم بھٹائی  
والے تملوئی شاہ کے پردادا بھٹائی والے کہلائے شاہ صاحب کے والد سید حبیب شاہ بہت ہی مالدار  
بزرگ تھے دو صاحب دھندو مال بھی تھے اور پیشہ استوائی میں رہتے تھے شاہ عبداللطیف کی ولادت  
۱۲۸۵ھ میں ۱۲۸۵ھ میں ۱۲۸۵ھ میں ہوئی مسلمانوں کو لنگ نذیب عالمگیر بادشاہ قضاہ سب سید حبیب بھٹائی  
چلے آئے تو شاہ لطیف بھی والد کے ساتھ کڑی میں رہے۔ اور لنگ نذیب عالمگیر کا سب انتقال ہوا شاہ  
لطیف اس وقت ۱۸ برس کے تھے ان کے ذہن میں اس وقت کلہوڑوں کی حکومت تھی انہوں نے وہ  
وقت بھی دیکھا جب شاہ بادشاہ نے ایران سے آکر سندھ کو لڑا۔ شاہ بادشاہ کے لاکھ خرمیں  
سوار آیا اور انہوں نے لڑا لڑا کر ایران سے لڑا لڑا کر سندھ میں قتل ہوا۔ ان کے سامنے  
ایک وقت ایسا بھی آیا جب احمد شاہ ابدلی دانا تھوڑا سا لڑا لڑا کر سندھ کو لڑا لڑا کر سندھ  
بنایا۔ شاہ عبداللطیف بھٹائی کی شہر زلفین شاہ جردا لڑا لڑا کر سندھ کے پیچھے میں نہایت  
مہیت و انعام کے ساتھ بڑھی جاتی ہے۔ ان کی بہت سی کر لائے شہر لڑا لڑا کر ایک شہر لڑا لڑا کر  
کے مطابق شاہ کی بدولت شاہ بندہ تحصیل شملہ ٹھٹھ ویران پرگنہ جوان رنوں اور مل کے بیٹھنے کی  
جگہ ہے۔

مقتلات الشراہ کے مصنف نے آپ کے حوالہ و فتائل کا اعتراف کیا ہے۔

۵۰ آئین گاہ آئی بوند لقا علم تمام تمام برادرے عفو غافل شان ثبت بودہ الحق ہی بیت

قابل الاتح شان استیاد

جو نفل غنچہ پائیدہ در بستان

پر کسی پارہ اسرار حسنین

ملکہ تذکرہ صوفیائے سندھ و قریب مقتلات الشراہ و توحہ پر تمام الدین راشدی مرتبہ ۱۸۹۲ء

## شجرہ و تذکرہ

### سید شاہ عبدالکرم بھٹائی والے

سید شاہ عبدالکرم بھٹائی، ۱۲۸۵ھ میں شاہ بھٹائی بھٹائی  
۱۲۸۵ھ کو شیلان میں لڑا لڑا کر ان کے جد اعلیٰ سید علی نے سندھ  
شہر آباد کیا تھا جو آج کل شیلان شریف کہلاتا ہے۔ بچپن ہی  
میں والد صاحب کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ کی ہوش آپ  
کی والدہ اور آپ کے بڑے چھائی تھے حلال نے کی۔ سید شاہ  
عبدالکرم نے ختم نزع ہوا ان کے فیضان حاصل کیا۔ اپنے  
پر ختم نزع ہوا ان کے استاد کے مطابق شیلان شریف سے  
ہجرت کر کے لڑائی شریف میں سکونت پذیر ہوئے۔ ختم نزع  
سمیہا اور سید یوسف مہدی بکری سے بھی بیعت کی اور اپنی  
پوری زندگی ریاضت و عبادت میں گزار دی۔ ساری زندگی تقویٰ  
فائقہ و تگ و سستی میں بسر کی۔  
آپ ۸۸ سال کی عمر میں ۱۲۸۵ھ میں داخل  
حق ہوئے۔ آپ کے آٹھ فرزند تھے۔

۱) سید غلام آزاد ۲) سید عبدالکرم شاہ

۳) سید حلال شاہ ۴) سید بیکان شاہ

۵) سید غلام آزاد ۶) سید بیکان شاہ

۷) سید حسین شاہ ۸) سید عبدالقدوس شاہ

پشت نبر

۲۵ شاہ عبدالکرم بھٹائی والے

۲۴ سید لعل محمد

۲۳ سید عبدالکرم بھٹائی

۲۲ سید باشم

۲۱ سید حاجی شاہ

۲۰ سید حلال الدین بزار

۱۹ سید شریف الدین

۱۸ سید بیکری علی ثانی

۱۷ سید عبدالکرم بھٹائی

۱۶ سید میر علی ہراتی

۱۵ سید محمد

۱۴ سید حسین ثالث

۱۳ سید علی ثانی

۱۲ سید یوسف

۱۱ سید حسین ثانی

۱۰ سید ابوالکرم

۹ سید علی

۸ سید حسین

۷ سید محضر

۶ امام موسیٰ کاظم

ملکہ تذکرہ صوفیائے سندھ

آپ کا جسی تعلق سادات کاظمی سے ہے۔ آپ کی والدہ محترمہ مخدوم عربیہ دیا دلی دختر  
تھیں۔ آپ ۱۲ سال کی عمر میں ۱۲۹۵ھ میں فوت ہوئے اور وہ ۱۲ سالہ تھیں۔  
ہوئے۔ آپ کا سزا جوشاہ میں روضہ خاتون ہے۔



## منقبت (فارسی)

شاہ لطیف بھٹائی سائیں شاعر شیر  
باشقار را دوست داند عارفان را پندار  
لوت لطیف و لطیف پیک در دل شاعر کرد  
خوبتر شریک کرد آگهی ایمان را  
خفته در پیش رو در دوش اسرارش  
ہفت خزان آں شاعر سنی زبان فتنہ مند  
شاعر چنگ و باب الیاء مرقی صفت  
دو عالم پایا کردیستن آسان نیست  
شاعر و شاعران بزرگ پیوستہ شد  
ہمیں، انجم نازان یک جہاں ہستد اسیر دلف

ص











بادشاہ کے بیٹے شاہ شجاع کے آئین مقرب ہوئے تھے بعد میں شاہ سلطان کھنڈی شاہ شجاع کے آئین مقرب ہوئے تھے۔ دربار منظر کے والد کا امرونی سید کمال کران کے شہر بزرگ تھے۔ شیخ محمد ربیعہ کے دو بیٹے تھے (۱) شیخ وارث علی (۲) شیخ عبد علی والدہ۔ مسماۃ وحیدہ شیخ وارث علی زلیخہ تھیں جو اب سید امیر علی کی مادی تھیں۔ مسماۃ وحیدہ سید نظام کو خرقہ کی دختر تھیں جو سید جمال الدین نظامی جانیان گشت کے خالوہ سے تھے۔ شیخ وارث علی کے بیٹے کا نام اسد الدین احمد عرف شیخ احمد علی تھے تاہم سید امیر علی تھے شیخ احمد علی کی ذمہ دہ کام مسماۃ رانیہ جو سید محمد علی بیٹی تھیں۔ سید محمد علی بیٹی کے تھے شیخ امیر علی کے بیٹے تھے جن کا تعلق خالوہ سادات سیال سے تھا اور سید احمد صاحب سیرنگی اولاد میں سے تھے۔ راجیہ کوکر سید احمد صاحب سیرنگی سادات باہاؤدین کے تھے اب ان کے سبب سید امیر علی کے پرانا نام شیخ محمد ربیعہ کے خسر سید سادات باہاؤدین کے سبب امیر علی کے بیٹے تھے۔ تمام راجیہ راجیہ سادات اب سید امیر علی کے دادا شیخ محمد باہاؤدین کی اولاد میں پرورش ہوئی ہے۔ تمام راجیہ راجیہ سادات اب سید امیر علی کے دادا شیخ وارث علی کے نام منقول ہوئی۔ اگر زینوں کے دور میں بھی جاگیر مال کوئی گجی اور تاحیات مائتہ خلیفہ متورہ۔ نارنج شاعر نے شیخ وارث علی کے بیٹے شیخ احمد علی کے نام سے زینوں کی سند جاری ہوئی۔ شیخ احمد علی سید محمد باہاؤدین کی تھیں اور متورہ کے اور خدمت اعلیٰ احمد صاحب کے سبب ان کی سرزشتہ دار متورہ بن گئی۔

سید امیر علی کی ولادت تصدیر اہل خانہ میں منین الدین عظیم آباد میں ۱۲۴۱ھ مطابق ۱۸۲۵ء میں ہوئی۔ بہت ہی کم عمری میں ضروری علوم کی تکمیل کی۔ اپنی آبائی جائیداد پر انہوں نے خیرہ نہیں کیا بلکہ سائل کی جستجو میں رات دن گزارا۔ وہ ۱۲۵۰ھ میں پٹنہ میں درانی مملکت میں وکالت شروع کر دی اور بہت جلد عروج حاصل کیا۔ ۱۲۵۵ھ میں ہند کے دارالکوت کلاکت پہنچے۔ بعد ازاں سید زلیخہ اور کھنڈی دولت میں شامل کر لیے گئے۔ بعد ازاں شیخ پرورش کھنڈی متورہ کے ۱۲۵۸ھ میں درانی نظامت کلاکت میں شامل ہوئے۔ ۱۲۶۰ھ میں انگریزوں کے خلاف جنگ آزادی لڑی گئی اس وقت ستر سیریل پٹنہ کا کشتہ اور سید امیر علی جو پٹنہ تھے۔ ان کے بعد کلاکت میں انگریزی مجریٹ متورہ رہ گئے۔ بعد ازاں حکومت بنگال کی کنسل کے کر کے منصب پر فائز ہوئے۔ لاڈلہ لڑائی ۱۲۶۸ھ میں آپ کو خان باہاؤدین خطاب عطا کیا تھا۔ کچھ دنوں آپ یحییٰ بیٹے کنسل کے کر بھی رہے۔ ۱۲۷۸ھ میں پٹنہ میں

پرگز کے انگریزی مجریٹ متورہ رہے ۱۲۷۸ھ میں میں واسطہ لے کر متورہ بارہ میں دربار لگا جس میں خدمت کے عوض ایک لاکھ روپے خزانہ شاہی سے سبب خرچ کے لیے دیکھ متورہ کی گئی اب بارہ کی ان کی خطاب بھی مرحمت فرمایا گیا۔ آپ اپنے زمانہ کے ہر طرز پر افسر تھے۔ ۱۲۷۸ھ کی جنگ آہادی کے بعد بنگال میں مہملی کو سولی پر چھوڑا گیا اس وقت آپ گورنمنٹ میں کیا جس سے سیکرٹری بن گئے۔ پھر کی جلائی گئی۔ ان پر چرچ جانے والے میں اب سید لطیف علی خاں تھے۔ بعد ازاں سید امیر علی کو "دور سلطان" کا خطاب مرحمت فرما کر مسوئل زلیخہ وارث علی شاہ کا مشیر متورہ کیا گیا۔ سید امیر علی نے اپنی کوتاہی کا جائزہ کر کے رو کر زلیخہ وارث علی شاہ کے اختیارات پر سے کیے۔ جب زلیخہ سید امیر علی کا انتقال ہوا تو اس کی جائیداد ہندو ماہیوں کے پاس گئی تھی اس طرح آپ کی اس مود باقی باقیہ تھیں میں صرف ہو گئی۔

زلیخہ سید امیر علی کے تین فرزند تھے (۱) زلیخہ زلیخہ خان باہاؤدین سید شرف الدین احمد علی امیر بادشہ متورہ تھے۔ وہ جب اہل خانہ آئے تو انہیں سی سی ای سے لڑانا لگا۔ (۲) زلیخہ زلیخہ خان باہاؤدین احمد زلیخہ خان باہاؤدین کے منصف تھے۔ آپ ان کے طرف رجوع ہونے کے بعد پر فائز ہوئے۔ (۳) زلیخہ زلیخہ خان باہاؤدین احمد علی امیر بادشہ کے بعد پر فائز ہوئے۔ بعد ازاں ان کے پوتے کو حرکت قلب بند بھی رہے۔ لیڈیٹ گورنر بادشاہ کی ایک کٹیہ کر کنیت کا چارہ لینے والے تھے کہ حرکت قلب بند ہو گئی کلاکت میں سید امیر علی احمد کا انتقال ہوا اس وقت آپ کلاکت کے ڈپٹی کمشنر تھے۔ کھنڈی کی ایک شاہراہ آپ کے نام پر موسوم ہے۔

سید انقلی الدین احمد باہاؤدین کے اکابر متورہ تھے۔ وہ ۱۲۷۸ء میں لکھنؤ میں تھے۔ لکھنؤ میں ان کی اسوارہ فارسی درسی کی تعلیم پچھے ماحول میں ہوئی اور انہیں قابل اساتذہ کرام نے مستفید ہونے کا موقع ملا۔ ان کی انگریزی تعلیم کے لیے انگریز مسلم رکے گئے تھے۔ کلاکت اس وقت مشرقی بنگالی تہذیب تھیں ان کے گورہ تھے۔ سید انقلی الدین احمد کا آقا باہاؤدین زلیخہ وارث علی شاہ کے عیالات میں بھی تھے۔ لیڈیٹ سلطان کے خاندان کے ساتھ بھی ان کا اٹھنا بیٹھا تھا۔ لاکھ طبعیت بھی ان کے مزارع تھی۔ ولادت کی فراموشی تھی اب آپ زلیخہ زلیخہ خان باہاؤدین تھے۔ "مناخہ خورشیدی" میں انہوں نے کلاکت کے مسلم اسرار، زلیخہ زلیخہ خان باہاؤدین کی بڑی بہارت اور چارہ کلاکت سے نکالی گئی ہے۔ یہ کتاب















## تذکرہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی

(شجرہ نسب صفحہ ۳۶)

خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ اوشی قبیلہ اوش، امداد پتھر میں ترکہ ہوئے۔ بنی اللاتین امر لگائی اور قطب الدین لقب تھا۔ آپ عرب عام میں خواجہ کاکی کے نام سے شہر ہوئے۔ دیر بعد سال کی عمر میں والد کا انتقال ہو گیا۔ والدہ کے زیر سایہ تعلیم و تربیت ہوئی۔ ہجرت کی عمر میں مولانا ابو نعیم سے خلافتی علوم کے علاوہ باطنی علوم کی تعلیم پائی۔ ستوہ سال کی عمر میں خواجہ نعیم چشتیؒ کے دربار میں تربیت کی اور شرفِ خلافت یافتہ ہوئے۔ ہجرت نماز ادا کرتے اور رات قرآن مجید پڑھتے اور روزانہ کھانا کھاتے تھے۔ آپ سیاست کے لیے نکل کر کوشہ ہوئے۔ مغلزمن متوثر اور لڑنا لگے۔ دہلی خلیفہ شہاب الدین عمر سہروردی سے فیضیاب ہوئے۔ اسی مجلس میں خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتیؒ سے بھی شرفِ ملاقات حاصل ہوا۔ دہلی کے سفر میں قتل ہو کر شیخ بہا الدین بکریا قاتی سے ملاقات کی۔ آپ کی زیارت و عبادت کا یہ عالم تھا کہ اکثر عمریں بالکل نہ سوتے تھے۔ ہمدونستان و عراق میں ہر جگہ کے لوگ آپ کی خدمت میں تھے۔ ہمدونستان کے نواز ادا کرتے تھے۔ ہر روز دوا کا کام یک حکم کرتے تھے۔ سورہ یوسف کی برکت سے انہوں نے قرآن پاک حفظ کیا تھا۔ عقلی سائنس میں اس شہر پر جان جان کر یہ کہہ کر دی۔

سہ ہشتگان بنو خلیفہ را ہر زمان از غیب جان دیگر است

آپ کا سال وفات ۶۵۱ھ ہے۔ انہوں نے وصیت کی تھی کہ ان کے جتان کی نازیبا شخص چھلے گا جس کے کسی حرام کسی زنی برہمن کی ستی نہ تھا۔ نہ کہ ہر ماہ ہفت روزہ باجماعت تیر لولی کے ساتھ لایا کہ یہ شریف صرف سلطان لشکر کی ذات میں پوری ہوتی تھیں اس لیے اسی نے جنازہ کی نازیبا چھائی۔ آپ کی تعلیم میں ایک کتاب نفاذ لایا گیا کہ آپ سے تلمیذات پر مشتمل ہے۔ ہمیں جو پڑھنا چاہیں شرف لائے۔

کیا ہے۔ شجرہ نسب سوسک میں پندرہ درجہ شمار کرتے ہیں ان میں ایک کے شرف و کرامات کا ہے اس درجہ کے حامل ہوتے ہیں ملک اپنی ذات کو نفاذ کر کے ہر ماہ ہفت روزہ باجماعت سے غور و فکر کرتے ہیں۔ ان کے ذکر و تذکرہ کا دل نہ تھا اس لیے کہ اس نے اسراف کو کر دیا۔ آپ کے خلفائے میں بابا بکریا، شیخ محمود باری، سید محمود بایزنی، سلطان ناصر الدین، محمد الدین، گوری، شیخ ملا علی بکری، نظام الدین، لایا، شہر دہلی۔

## شجرہ نسب مادری خواجہ قطب الدین کاکیؒ

(بمطابق فیضانِ حبیب)

خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ

(بمطابق شجرہ سندھ)

خواجہ بختیار کاکیؒ

بی بی رضیہ

سید محمود

سید علی

سید احمد

سید ابراہیم

سید آدم

سید عالم

سید محمد عالم

سید عبد الجبید

سید عبد الجبید

سید عبد الرشید

سید حسن

امام علی رضاؑ



## علامہ سید شاہ حسین رضوی رحمانی

متن سرائے ۱۲ میل کے نام پر دریغ گنج ربیع سے اسٹیشن واقع ہے اس کے قریب ہی علامہ ایک موم خیز بنش ہے۔ جو علامہ سید شاہ حسن کریم کے آؤ اجداد کا مولد و مکن ہے۔ آپ کا ہم گروی سید حسن مرتضیٰ ہے اور شخص شوق، آپ بہار کے سادات و غری سے عشق رکھتے تھے۔ آپ کی ملاقات ۱۸۹۹ء میں ہوئی۔ آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی سید شاہ حسن رشتا تھا آپ کے دادا جان خان بہادر سید کرامت علی الاکابر کے منشی اعلیٰ تھے۔ آپ کے والد سید حسن رشتا کی وفات ۱۳۲۸ء میں ہوئی۔ اس وقت علامہ شوق سن چار سال کے تھے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم سید بہا حسین سے ہوئی۔ طلبہ کی کتابیں حکیم عبد علی کریم شیرازی سے پڑھیں۔ قیافہ و ادب اور شکر گری کا شوق آپ کے شروع ہی سے تھا۔ ۱۸۹۸ء میں آپ نے حضرت امیر مینان گھنوی کی شاگردی اختیار کر لی۔ امیر مینان گھنوی کی وفات سن ۱۳۰۸ء میں ہوئی۔

علامہ شوق کے تلافیہ میں علامہ سید عباس سرکار بہت شہرہ ملی۔

تسلیف :-

شکوہ عقیدت (۲۱) آئینہ نبی (۲۲) تحفہ فیروز دم (۲۴) غنیہ لہار (رباعیات) (۵۵) تہذیب آفاق (۶۱) منتخب البرکات (۷۰) تحقیق سخن (۸۸) مجرب سخن (۹۰) امتنا فسخن (۹۴) کرک حوضی، (۱۱) مجموعہ تالیفات۔

علامہ شوق رضوی رحمانی پوری کا وصال ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۹۶۱ء میں ہوا۔

ملہ ماہنامہ الحبیب چولاری شریف اکوڑہ ۱۹۶۱ء و ۱۹۶۲ء۔

## شجرہ و تذکرہ سید مہناج راسی

سید مہناج راسی	پشت
سید مہناج راسی	۱۴
سید مہناج راسی	۱۳
سید مہناج راسی	۱۲
سید مہناج راسی	۱۱
سید مہناج راسی	۱۰
سید مہناج راسی	۹
سید مہناج راسی	۸
سید مہناج راسی	۷

سید مہناج راسی ۱۲ مئی ۱۹۰۱ء میں راسی علاقہ میں پیدا ہوئے

شریف شریف لائے اور یہیں مستقر قیام پذیر ہوئے اور ۱۳۵۰ء

میں آپ نے وصال فرمائی۔

سید مہناج راسی کی دوسری الایہ سماء لی بی آزمینت شاہ کبیل

کرچی کے بلوں سے جو اولاد پیدا ہوئی وہ مندرجہ ذیل ہیں

میں پیدل گئی۔

(۱) مہناج (۲) پلیدہ (۳) مصطفیٰ پلیدہ گول۔

بہار کے مختلف سادات گھرانوں سے ان موافقات میں ان کی

جوینت ہوئی۔

(۱) مہناج شریف (۲) کلاتے پلیدہ (۳) نیدہ

(۴) شکر و دیگر (۵) کچلا (۶) گول گول

آپ کی اولاد و اولاد میں سید علی اکبر سید محمد سید عزیز (۱) و (۲)

بہت ہی شہرہ ہوتے۔ عزیز نے سید بہادر کو کبیلہ پاکستان

میں سید گینگ کے پیٹ فام سے اہم خدمات انجام دیں۔

نوٹ :- علم الاسلام کی مدد سے جو میں کم از کم دس مائے کم

مدد ہوتے ہیں۔ (مختلف)

ملہ ایمان دہن سرائے

## بیر عبد العزیز (عزیز ملت)

(شجرہ نسب منسلک)

والد ماجد کا اسم گرامی بیر سناقت حسین تھا جو کھارے مکہ کے نام سے مشہور تھے۔ وہ شہزادہ کیم تھے۔ راجہ ہمارا چچ بھی علاج سالہ کے لیے جوتہ تھے۔ ایما ملٹی ہی میں حب الوطنی کے والدین کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ انہیں حبش شرف الدین لکھنؤ کی گورٹ کی سربراہی حاصل تھی ان سے انہیں نے سب علم و دانش کیا۔ سید علی امام اور سید حسین امام اس وقت خاندان میں پیدا ہوئے۔ شہزادہ کیم کی گول میرا بتائی تعلیم حاصل کی۔ سید کو کلبس کالج ہزاروی باغ میں لے لے میں داخل کیا۔ گریجویشن کے بعد ان کے بہنوئی صاحب نے انہیں برٹری کے لیے لندن بھیجے کا بندوبست کیا۔ مشر جوزف لندن میں صابت سال تعلیم رہے۔ مضمون لیس کا پڑا شروع تھا۔ فیصلہ لیغ اگر برٹری کے لیے تھے۔ ادھر تھے۔ پڑا شروع کیا۔ ڈی ایس ایم ٹیوٹیشنس فیلڈرین کی بنیاد رکھی جس کی مدد سے ان کا علم نے گریجویشن میں داخلہ سے دلپس ہو کر لکھنؤ میں پرنٹنگ شروع کی اور بہت جلد مشہور ہو گئے۔ یہ ۱۹۱۵ء میں اسمبلی میں پہنچے۔ ۱۹۱۵ء میں انہوں نے تمام حیدر آباد اسٹیٹ میں صدالہام رسد آپ کے جگہ کا نام خزانہ تھا۔ قائد اعظم نے ان میں اس مکان میں قیام فرمایا کرتے تھے۔

## سید رحیم الدین استخوانی ایدڑ پوچ ملند

(شجرہ نسب منسلک)

استخوان سید رحیم الدین استخوان کے شاہزادہ ہیں۔ وہ اپنے پڑے کے ایدڑ پوچ ملند کے نام سے مشہور تھے۔ ان کے مایہ ناز نانا تیار احمد علی احمد کو پٹنہ آفیسر لیجلی ہائی اسکول ہٹاکر نہیں لکھو کے استاد تھے۔ جن کے مایہ ناز ایدڑ پوچ ملند احمد کو پٹنہ آفیسر لیجلی آفیسر کے شوق کم فرما دیں ہیں۔ وہیں پیدا احمد علی صاحب کا لڑکی تھی۔ ملازمین انتقال ہوا۔

ملند اعیان وطن ملند

## حبش سید علی وائیس الحسن ایدڑ وکیٹ، شرف آباد کراچی

پیشہ	اسم گرامی	تاریخ
۱	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۲	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۳	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۴	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۵	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۶	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۷	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۸	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۹	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۱۰	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۱۱	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۱۲	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۱۳	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۱۴	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۱۵	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۱۶	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۱۷	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۱۸	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۱۹	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۲۰	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۲۱	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۲۲	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۲۳	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۲۴	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۲۵	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۲۶	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۲۷	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۲۸	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۲۹	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۳۰	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۳۱	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۳۲	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۳۳	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۳۴	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۳۵	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۳۶	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۳۷	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۳۸	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۳۹	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۴۰	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۴۱	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۴۲	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۴۳	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۴۴	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۴۵	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۴۶	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۴۷	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۴۸	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۴۹	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء
۵۰	ایم ایم علی شاہ شہزاد	۱۸۷۰ء

ملند اعیان ملک ملند اعیان ملک ملند اعیان ملک



ان کے دو درجہ سب سے بڑے شہر مدینہ منورہ کی تعلیم کے لیے تیار کیے جاتے ہیں وہاں

انیس الرحمن وکیل | انیس الرحمن مدنی صاحب کو مریضی میں ہی پہلا ہسپتال سے میٹر کیا گیا جامع  
 خانہ ہے اسے ان کے اہل و عیال نے غارتگری کے شکار بھی کر دیا ہے۔ لیکن جو غریبوں کے ہی مستقبل پر ہے۔  
 پندرہ اہل و عیال ہیں۔ سب شیش گاہی مریضی کے ساتھ ہیں۔ اور سب مل جل کر زندگی گزار رہے ہیں۔  
 صدمہ تو یہ کہ کتلا کے گھر کو کمرہ ہے۔ وہ مصنف، شاعر اور مضمون نگار ہیں۔ گھر کے علاوہ شہید کی  
 بھی یہی اس وقت شرف کا پرچم ہے۔ ان کی ذات پر یہ بھی مصروف بلکہ ذہین، صاحب شخصیت کے ملک  
 ہیں۔ تو کم اور دکان کے مال میں بدلتا تم کو دے۔ یہ سیدناں مریضی فائزہ بیگم کے دو بچے ہیں۔ ان کی  
 میں یہ سیدناں مریضی بھی ملے گی۔ عزیز بیگم اس کی سہیلی ہیں۔ انہیں کا نام کوہ ہے۔  
 آپ یہ اس کا نام کے مصنف ہیں۔



فصل في بيان

اور یہ میرا بیٹا ہے (وہیں اس کا نام ہی) تمہارے دو کار کا رسد ہا ہے

والفكران



مہاجرین کے

اس سترزمین میں

ان کے خوں سے سرنویش کی گئی تھی ہے

غیرت اسلام پر پٹ جاتے والوں کی زہیں

اے راجہ ہندوستان! دے وضع شش کو شہب

اے بھائیوں! زہیں کے گھڑوں کی سرنویش

معاذ کی گھنچہ کی ٹک کی پٹاں کی زہیں

آسم کی سیم کی جاس کی اناروں کی زہیں

بھیلور کی بادشہ کی اد شراہوں کی زہیں

فانتہ کے چڑھوں کے دل کے ٹاڑوں کی زہیں

رات کی رانی کی راجہ کے کنے کا لڑا کی زہیں

اے نواہی اور جہی کے خدا کی زہیں

نستری زہیں کی سوس کی کھاروا کی زہیں

آبادشاہوں جو بادشہ کو سہا کی زہیں

میرزاؤں و سرنویشوں اور لڑا کی زہیں

موتیا کی کھڑکی کی سہب سوں کی زہیں

خوشنما چاکر خوشنوں کے راجہ کی زہیں

گڑوں کی اور پیسوں کے ہزاروں کی زہیں

اور پٹ نغمہ خواں گھگھہ راجہ کی زہیں

وہ مسلسل زندہ کے شاہکاروں کی زہیں

لہلہائی گھنچہ کی زوہا راجہ کی زہیں

لے جے کے کسے کی ابرق اور پڑا کی زہیں

بھین بھین تر شہر گھڑوں کی بادشہ کی زہیں

پٹن ہست ہے چالان مایہ راجہ کی زہیں

انجیلوں کی زہیں ان شہر ایدل کی زہیں

پٹن ہست ہے چالان مایہ راجہ کی زہیں

جہاں نشا وں چاں پیادوں سگر اوروں کی زمیں

«ایس الرحمان اید و کیٹ»



شجرہ و تذکرہ	نمبر	اسماء گرامی
سید فضل علی	۲۲	سید فضل علی
سید کریم علی	۲۲	سید کریم علی
سید عیسیٰ الدین	۲۱	سید عیسیٰ الدین
سید محمد امین	۲۰	سید محمد امین
سید محمد عمر	۲۹	سید محمد عمر
سید مصطفیٰ	۲۸	سید مصطفیٰ
سید جان	۲۷	سید جان
سید زبیا	۲۶	سید زبیا
سید چاند	۲۵	سید چاند
سید احمد نیکو	۲۲	سید احمد نیکو
سید برصے	۲۲	سید برصے
سید سالار	۲۲	سید سالار
سید غفر الدین	۲۱	سید غفر الدین
سید باک	۲۰	سید باک
سید علی شیر	۱۹	سید علی شیر
سید علی اکبر	۱۸	سید علی اکبر
سید علی اصغر	۱۷	سید علی اصغر
سید عبداللہ	۱۶	سید عبداللہ
سید عطاء الدین	۱۵	سید عطاء الدین
سید محمد شہید	۱۴	سید محمد شہید
سید نور	۱۳	سید نور
سید اکبر اکیم	۱۲	سید اکبر اکیم
سید عبدالزاق	۱۱	سید عبدالزاق
سید عبدالطیب	۱۰	سید عبدالطیب
سید محمد یوسف	۹	سید محمد یوسف
سید امام حسن	۸	سید امام حسن
سید علی رضا	۷	سید علی رضا

سلفہ صوفیہ سے بہار امداد و مدافعت

## شجرہ و تذکرہ سید فضل علی رہوی بہار شریعت

سید فضل علی مریخ دہوئی بہار شریعت، اپنے کے ایک ماہر و زادہ اور مریخ بزرگ گزرے ہیں، آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی سید کریم علی تھا۔  
آپ کے چار حقیقی برادر تھے۔  
۱) سید شاہ افضل علی  
۲) سید شاہ معیت علی  
۳) سید شاہ مصمم علی  
۴) سید شاہ جانی سادات بی بی ناصر کے لہجے سے تولد ہوئے جو سید کریم علی کی دوجوہی تھیں۔ سید فضل علی کی شادی سادات بی بی ناصر سے ہوئی جن سے سید ابوالقاسم پیدا ہوئے۔ سید فضل علی حضرت منعم اکبر کے بیٹے تھے۔  
سید فضل علی ایک اعلیٰ درجہ کے شاعر تھے، انہوں نے شاعری بہرہ راجحہ اور میں تحریر کی ہے جس میں چار سو پچاسی اشعار ہیں۔

## شجرہ محمد طہ کمال آبگولی

شجرہ و تذکرہ	نمبر	اسماء گرامی
سید محمد طہ کمال آبگولی	۲۵	سید محمد طہ کمال آبگولی
سید شہید	۲۴	سید شہید
سید لائت حسین شہیدی	۲۳	سید لائت حسین شہیدی
سید شاہ عیسیٰ حسین	۲۲	سید شاہ عیسیٰ حسین
سید شاہ کوہست حسین	۲۱	سید شاہ کوہست حسین
سید برادر الدین شریعی	۲۰	سید برادر الدین شریعی
سید رفیع اللہ	۱۹	سید رفیع اللہ
سید محمد شاہ محمود	۱۸	سید محمد شاہ محمود
سید محمد شاہ محمدین شریعی	۱۷	سید محمد شاہ محمدین شریعی

نوٹ: قدیم ہستی آبگولی موجود آبادی سے چند گز کے فاصلے پر جانشین شمال دریا میں آباد تھی۔ آبگولی میں سید کا پختہ سنگی قبر پر دروازہ تھان آبگولی کی پہاڑی کے دامن میں اب بھی موجود ہے۔ تاحی سید برصے تاحی رفیع اللہ کے واسطے وہ آبگولی اسودہ خاک میں جو دوسری جہت سے دنیا شہیدی کے پرستے کے لیے تھے۔ سید امداد، مصنف، مسلم شعراء بہار کے پرنس اور سید صاحب کو جیسا انش و شریعی کہنے والے تھے۔ آبگولی میں ان کی شادی ہوئی تھی اس لیے آبگولی میں آباد ہو گئے تھے۔ حضرت دنیا شہیدی شریعی کے پرستے قدیم آبگولی میں آباد ہوئے تھے گویا قدیم آبگولی وہ سال تک آباد رہا۔ آخر کار گدگدش ایام نے اسے ویران کر دیا۔

یہ صاحب علی حضرت آدم رہوی کی اولاد میں سے تھے۔

سلفہ صوفیہ سے بہار امداد و مدافعت



تعلقات عامر کے شہر میں دروں و تہذیب میں مصروف ہیں۔ اور واسی کراچی سے اموازی طری پر شکست  
ہیں۔ آپ صاحب تصنیف بزرگ ہیں۔ آپ کی کئی کتابیں شہرِ آفاق ہیں۔ فریڈرک نیف پاکستان ایک پید  
معدنی اور تھمتی تفریح ہے جس کو شرا جو ادا ادا اس غیر معمولی تصنیف قرار دیا گیا۔



DATE: \_\_\_\_\_

مولائے صلِّ وسلِّم دایماً ابداً

عَلَيْهِمْ خَيْرُ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

محمد سيد الكوثين والقلبين

والفريقين من عرب وعمن وجمع



سید محمد حسن ولسی

کھڑو پاکستان بڑا کاسٹنگ کا ریولوشن کراچی

یہ سب محسن ۱۲ نومبر ۱۹۱۹ء کو اکرم علی محمد آباد میں ولید ہوئے۔ آپ نے فی السیاحی کرنے کے بعد صنف میں اسم الشیخ آپ کا کل بیٹا پیر کی کتاب میں کہوڑا کے عہدہ پر بنا کر رکھا۔ آپ کے کئی بیٹا سرسبز پاکستان ٹیلی ویژن کے ٹیلا سٹ ہوئے۔ آپ نے خرافات میں بڑا نام پیدا کیا۔ آپ کو اردو لکھنے کے متعدد قلمی روزناموں اور سالانہ میں کالم نویس اور مضمون نگار رہے۔ ٹیلا لکھتے اور رسالے لکھتے، ایک بڑا عالم بھی رہے۔

[illegible]

انہوں نے مزید لکھی کہ میں بہت جلد ایک عورت مقام حاصل کر لیا ہے۔ اگرچہ فیصلہ کر دیا کہ میں کدادن تھلے نکل رہے ہیں۔ ان کے تعلق کی کڑب کڑب انگریزی نہیں جیسے طبعاً کسی تاشیرتھی ہے۔

استاذی اور مدرسہ علمیں رکھ چکے ہیں۔ نسب نامہ درلودہ سلاطین  
نوش: سید غلام محی الدین سید محمد مراد شاہ کے حقیقی برادر تھے جن کی اولاد میں پرنسپل مصیبن الحق  
لے نسب نامہ درلودہ از سید محمد الدین درلودہ سلاطین ۱۲۷۱ھ کے نسب نامہ درلودہ سلاطین











## شاہ ابوالفضل لاہوری

سید شاہ ابوالفضل کی ولادت گوجرانہ کے شہر سیوہ میں ہوئی تھی۔

۱۱۰۰ھ میں ہوئی آپ کا پندلی شہر گوجرانہ ۱۱۸۰ھ واسطوں سے سید ابوالفضل

بنی الامم تھے سے ملتا ہے۔ آپ کے والد ماجد سید رفعت الدین سید مصیب الدین

اسم نام سید اسد الدین اور شاہ خیر الدین تھا وہ ۱۱۵۰ھ میں دہلی وادوہ میں

تھے سید شاہ ابوالفضل نے اپنے والد ماجد سے کسب علم کیا علوم کی تکمیل کے

بعد لاہور میں میاں میر سے فیضیاب ہوئے۔ آپ ۱۱۸۰ھ میں دہلی میں تھے۔

آپ کا سزا لاکھ ہر میں ابوالفضل ۱۲۰۰ھ میں گوجرانہ میں آئے۔ آپ ایک اچھے

شاعر بھی تھے۔ نادر میں عربی زبان میں آپ نے شاعری کی ہے۔ آپ کا

تخلص فریق تھا۔

تصنیفات

(۱) تحفۃ اللہ دینی

(۲) نقایۃ داودی

(۳) مرقیہ جلی

(۴) گزشتہ باخرازم

(۵) زلفزار غار

(۶) بہشت محفل ترکھی نسوہ

پشت لاری

۸ امام تہجد

۹ سید ابوالبرق

۱۰ سید محمد

۱۱ سید اسماعیل

۱۲ سید دادو

۱۳ سید محمود

۱۴ سید سہو

۱۵ سید شاہ خیر

۱۶ سید محمد

۱۷ سید محمد

۱۸ سید ابوالیات

۱۹ سید ابوالباب

۲۰ سید ابوالعلاج

۲۱ سید عبدالباقی

۲۲ سید ابوالفضل

۲۳ سید ابوالفضل

۲۴ سید ابوالکلام

۲۵ سید ابوالکلام

۲۶ سید ابوالکلام

۲۷ سید عبد الرشید

۲۸ سید عبد الرشید

۲۹ سید عبد الرشید

۳۰ سید عبد الرشید

۳۱ سید عبد الرشید

۳۲ سید عبد الرشید

۳۳ سید عبد الرشید

۳۴ سید عبد الرشید

۳۵ سید عبد الرشید

۳۶ سید عبد الرشید

شجرہ وقت ذکر

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

سید محمد

پشت لاری

۱۶ سید قیام الدین

۱۷ سید قیام الدین

۱۸ سید قیام الدین

۱۹ سید قیام الدین

۲۰ سید قیام الدین

۲۱ سید قیام الدین

۲۲ سید قیام الدین

۲۳ سید قیام الدین

۲۴ سید قیام الدین

۲۵ سید قیام الدین

۲۶ سید قیام الدین

۲۷ سید قیام الدین

۲۸ سید قیام الدین

۲۹ سید قیام الدین

۳۰ سید قیام الدین

۳۱ سید قیام الدین

۳۲ سید قیام الدین

۳۳ سید قیام الدین

۳۴ سید قیام الدین

۳۵ سید قیام الدین

۳۶ سید قیام الدین

۳۷ سید قیام الدین

۳۸ سید قیام الدین

۳۹ سید قیام الدین

۴۰ سید قیام الدین

۴۱ سید قیام الدین

۴۲ سید قیام الدین

۴۳ سید قیام الدین

۴۴ سید قیام الدین

۱۱۸۰ھ قاضی الدیوبہ - ماضی - کسی نام تو یہ سید محمد بن ابی القاسم

۱۱۸۰ھ قاضی الدیوبہ - ماضی - کسی نام تو یہ سید محمد بن ابی القاسم

۱۱۸۰ھ قاضی الدیوبہ - ماضی - کسی نام تو یہ سید محمد بن ابی القاسم

۱۱۸۰ھ قاضی الدیوبہ - ماضی - کسی نام تو یہ سید محمد بن ابی القاسم

۱۱۸۰ھ قاضی الدیوبہ - ماضی - کسی نام تو یہ سید محمد بن ابی القاسم

۱۱۸۰ھ قاضی الدیوبہ - ماضی - کسی نام تو یہ سید محمد بن ابی القاسم

۱۱۸۰ھ قاضی الدیوبہ - ماضی - کسی نام تو یہ سید محمد بن ابی القاسم



















## حضرت نظام الدین اولیا محبوب الہیؒ

اہم گرامی محمد القاب محبوب الہی، نظام الدین اولیاؒ تھے۔ ان کے دادا سید علی خدا سید عرب اہم عہد تھے۔ شیخ نظام الدین کا خاندان بنار سے ہجرت کر کے لاہور آیا اس کے بعد پڑاؤ میں حکومت پذیر ہوا۔ اسی شہر میں بادشاہ شاہ جہاں کی ولادت باسعادت ہوئی۔ جب وہ ۵ سال کے ہوئے تو تیسرے ہو گئے۔ ان کی والدہ بڑی مایہ وادہ تھیں۔ ان کی ابتدائی تعلیم والدین میں ہوئی۔ مولانا علامہ الدین اسلم سے بقیہ تعلیم حاصل کی۔ مولانا شمس الدین سے عربی کا درس لیا۔ مولانا کمال الدین ناپا سے شارح القرآن کا درس لیا۔ اپنے مرشد بابا گنج شکرؒ سے مخالف الف حرف چھی نظام الدین اولیاؒ کو بابا گنج شکرؒ سے ملاقات کا شوق پیدا ہوا چنانچہ بابا کی زیارت کا اہم دھن پہنچے تو بابا نے ان کو دیکھ کر یہ شعر پڑھا:

اے آتش فراقت دلہا کہا کہ کہہ سیلاب اشتیاق باہا خراب کہہ  
اور اسی وقت کلاہ چارتکی سر سے آکر اپنے مرید کے سر پر رکھ دی نظام الدین اولیاؒ مرشد کی محبت میں ۵۵ برس سے لایا وہ حکم دے اور فیضیاب ہوتے ہے۔ وہ ان تربیت وہ ادبی حلال الدین ہاں ہی ایک بڑی پیالہ میں سا تھوڑا کرتے تھے۔ فیض و تبرکات حاصل کر کے محبوب الہی دہلی واپس آئے۔ محبوب بابا گنج شکرؒ کا وصال ہوا تو اپنے مرشد حضرت قطب الدین چشتیؒ کا کہہ کا مٹا کر وہ عمارت اللہ مولانا بدر الدین اسلم کی مسرت ملا۔ علامہ الدین مائرج بھی بابا گنج شکرؒ کے مرید تھے۔ ابیخرو کے نانا عماد اللہ اور علامہ سید الدین لائپین بھی حضرت محبوب الہیؒ کے حلقہ ارادت میں تھے۔ ابیخرو پر بھی مرشد کی تربیت کا اثر ہوا وہ ۴۰ سال تک معاش الدیر رہے۔ ابیخرو ایک بے بدل شاعر اور ادیب تھے گرامی شاعری کے کلامات کو محض اپنے مرشد کے عذاب جن کی برکت خیال کرتے تھے۔ یہ وفات سے ۴۰ روز قبل کا پایا بالکل ترک کر دیا تھا اور بارہا آنکھوں سے آنسو جاری

ملے ہزم سلفی مثلاً،

رہے وفات سے کچھ قبل پھر عافیت سے منتفی ہوئے خفا کر عطا کیا اور حضرت نصیر الدین چوانؒ دہلی کو بلا فریج شکر کا حاتم کیا براہ راست خرقہ تیسرا اور عاصرا کے اس کے بعد بیچ کی غار پر بھی اور جب آفتاب طلوع ہوا تھا تو یہ آفتاب دین مستور ہو گیا تاکہ بچہ وفات چار شنبہ ۱۸ ربیع الاول ۷۱۵ھ صبح منار پر تار مار دہلی میں مرجع خلائق ہے۔ یہ مزار مبارک کی عمارت مسلمان مومن آقا شوق نے بنوائی۔ ماسی عورتوں میں گرامی دی۔

حضرت محبوب الہیؒ کی تہنیتات حسب ذیل ہیں:-

(۱) ذوالقعدہ ۲۰، افضل الشراہ ۱۲۵، راحت الکہین ۳۲، سیر الدلیار، اولیٰ ذکر خواجہ حسن مجتبیٰ نے مرتب کیا ہے۔ فراموش اندازہ کرنا نہ میں مقبولیت حاصل ہوئی۔ ابیخرو شکر نے بھی اپنے مرشد کے ملفوظات اخلاص انوار کے نام سے مرتب کیے ہیں۔ مگر اس کو زیادہ مقبولیت حاصل نہیں ہوئی۔ بدیش بریم میں نامی ملفوظات میں حضرت محبوب الہیؒ کے ملفوظات میں ایک کتاب راحت الکہین بھی ہے جس میں ان کے ایک ناموس مری نے ۶۹۹ تا ۶۹۰ھ تک کے ملفوظات درج کیے ہیں۔ خواجہ سید محمد مبارک ابیخرو نے بھی سیر الدلیار میں خواجہ گلخان چشت کے حالات اور محبوب الہیؒ کے ملفوظات درج کیے ہیں۔

خلفاء حضرت محبوب الہیؒ کے خلفاء کی فہرست بڑی طویل ہے۔ جن میں مشہور معروف خلفاء کے

اہم گرامی حسب ذیل ہیں:-

(۱) حضرت شیخ نصیر الدین چوانؒ دہلی (۲) حضرت ابیخروؒ دہلی (۳) شیخ قطب الدین نادر دہلی (۴) شیخ حسام الدین قناریؒ پاک پٹن (۵) شیخ برہان الدین غریب دیوگڑی (۶) شیخ حسام الدین سوسنہ (۷) شیخ انجی سراج الدیج و مالاہ، بنگال (۸) خواجہ شمس الدین دہلی (۹) شیخ شرف الدین بوملی شاہ قادیان پانی پت (۱۰) حضرت شیخ متقیب الدین (۱۱) خواجہ سلالاکن (چٹین)



## مخدوم سید شاہ جلال الدین حیدر جہانیاں گشت

، شجرہ نسب ۲۴۸

آپ کا اسم گرامی سید حسین جلال الدین اور لقب جہانیاں گشت ہے۔ آپ کی ولادت ۱۲ شعبان ۸۰۰ھ بمطابق ۱۹ جنوری ۱۳۹۸ء بروز جمعرات عین شہد برات کو حقیقہ لوح شریف ہوئی۔ آپ کا دصال ۸ دصال کی عمر میں ۸۵۵ھ بروز عید الفطر ہوا اور آپ اسی شریف مقام میں مدفون ہوئے جہاں آپ کا مزار وسیع علاقہ میں ہے۔ آپ نے اپنے والد بزرگوار سلطان سید احمد بکر بخاریؒ اور چچا سید محمد بخاریؒ سے علوم ظاہری و باطنی میں کمال حاصل کیا۔ آپ کا مطالعہ بہت عمیق اور وسیع تھا۔ وہ عالم تقویٰ و حافظ قرآن اور ہر علم الکلام تھے۔ آپ شریعہ کا امام بااختصاص اور اوصافِ حمیدہ کے مالک تھے۔ سلطان محمد تغلق نے انہیں شیخ الاسلام مقرر کیا اور ۳۰۰ خانقاہیں آپ کے تصرف میں دیں۔ آپ نے حج بیت اللہ کا قصد کیا اور سات سال تک مکہ منورہ میں گزارے جہاں آپ نے شیخ عبداللہ یامنیؒ اور عبداللہ مسوریؒ سے فیض حاصل کیا۔ بعد ازاں آپ عالم اسلام کی سیاحت کو روانہ ہوئے۔ آپ یمن، مدینہ، دمشق، لبنان، بعلبک، کوفہ، کربلا، نہضہ اشرف، شیراز، تبریز، ری، بخارا، پراہ، خراسان، مرند، گاندون، بکرین اور غزنی کی سیاحت کرتے رہے اپنے وطن اربعہ شریف قتل ہوئے۔ جہانیاں جہاں گشت ۲۰۰ بزرگوں سے تفرقات حاصل کیا۔

۱۱۔ سید احمد بکر ہمدانیؒ (دالہ ۲)، قوام الدین خلیفہ دکن الدینؒ (۲)، دکن الدین ابو القاسمؒ (۲)، شیخ کو حیدر اللہ یامنیؒ (۵)، شیخ عزیز عبداللہ مسوریؒ (۶)، شیخ شرف الدین محمود شاہؒ (۷)، شیخ نجم الدین کبریٰؒ (۸)، سید محمد بخاریؒ (۹)، نظام الدین اولیاءؒ (۱۰)، تغلب الدین مندرؒ (۱۱)، نصیر الدین پیراؒ (۱۲)، تغلب مدین نقیہ بھالؒ (۱۳)، ابو اسحق گاندونیؒ (۱۴)، راس الدینؒ (۱۵)، حمید حسینیؒ (۱۶)، سید احمد بکر بخاریؒ (۱۷)، نجم الدین امشبانیؒ (۱۸)، حضرت فضل علیہ السلام (۱۹)، احمد الدین حسینیؒ (۲۰) شیخ نور الدینؒ

جلہ جہانیاں جہاں گشت رک

## جہانیاں جہاں گشت کے ملفوظات و تعینات

۱۱۔ توحید قرآن (فارسی)، (۲)، توحید رسالہ بکیر (فارسی)، (۳)، الدین صوفیہ (۵)، لکڑا لکڑی (دیر القالبین ۵)، جامع العلوم (۶)، سلج الہادیہ (۷)، متون نامہ (۸)، شواہد جلالی (۹)، جہاد جلالی (۱۰)، اعمال و اشغال فارم (۱۱)، فرائد القلوبین (۱۲)، منظر جلالی (۱۳)، مناقب ختمہ جہانیاں۔ حضرت ختمہ کے تین صاحبزادے تولد ہوئے (۱)، سید محمد (۲)، سید عبداللہ بخاریؒ (۳)، سید ناصر الدین محمودؒ (۴)، دختر سید شرف الدین شہدہ سے منسوب ہوئیں۔ سید محمد بخاریؒ کی چلے گئے۔ سید عبداللہ دہلی میں آباد ہو گئے۔ سب سے بڑے بیٹے ناصر الدین محمودؒ، اودھ شریف میں رہے۔ آپ کثیر الاداد تھے۔ صاحبزادوں کی تعداد میں اختلاف ہے۔ بعض نے ۲۶، بعض نے ۲۸ نام گن لئے ہیں۔

در اصل یہی دو فرزند ہیں جن کی اولاد ویر تیر کے برگشتہ میں آباد ہیں۔

پہلے صفحہ صوفیہ کے کلام [شیخ شرف الدین] کی تیری پہاڑی، سید اشرف جہانگیر سنائی اور

شیخ علامہ الدین لاہوریؒ

پہلے صفحہ شایان دہلی [علامہ الدین غنی، شہاب الدین غنی، تغلب الدین غنی، ناصر الدین غنی، غیاث الدین غنی، محمد تغلق اور فرید شاہ تغلق۔

خانقاہ] اشرف جہانگیر سنائی، سید عبداللہ لاہوریؒ (دالہ ۲)، سید علی علم الدین توندیؒ، سید فرید شاہؒ

باب ۳، ساج الدین بکھری، سید محمود شیرازی، سید مکہ بدرین سمون، سید علامہ الدین بن سید حسینیؒ، سید شرف الدین

ساجی اور مولانا علامہ الدینؒ

اقوال جہاں گشت [۱] ایک مدینہ کے بعد ہندوستان کی زمین عظمت والی ہے۔ حضرت آدم (۲) قائم

پہلے پہل ہندوستان کی سرزمین کو چھوڑا خواجہ غفر موبہاں اکثر نقل کرتے ہیں۔ یہاں ابدال زیادہ پائے جاتے ہیں۔

جو اس کا دعویٰ بھی ہندوستان کی طرف ہے۔ عمل کے بغیر نسب بے کار ہے۔

۲۔ چار توحیدیں ساری توحیدوں سے افضل ہیں۔ ۱۰۔ حضرت مرزا (۲) حضرت مرزا (۳) حضرت

مالک (۴) حضرت خاتمہ حضرت عائشہ کی فضیلت علم و تقوا کی بنا پر ہے۔

جہانیاں جہاں گشت الہامیہ فیض الہیہ قادری ص ۱۵۰

## سید الدین راجو (رحمن) قاتل

(شجرہ نسب ص ۳۳۸)

سید الدین راجو قاتل خادم جہانگیر گشت کے چھوٹے بارہ تھے۔ اپنے والد بزرگوار سے سید بزرگ بارہ بزرگ سے خورخلافیت پایا۔ اصرار کی اور قات کے بعد سجادہ نشین ہو گئے۔ راجو قاتل کو سیر و شکار کا بہت شوق تھا۔ ۹۷۲ھ سلطان سلطانیہ میں گرفتار کر کے پٹنہ میں سونپ دیے گئے۔ ان کے چار فرزند لکھتے تھے۔ (۱) سید جمال غلامجو (۲) شیخ روح اللہ (۳) سید عبدالعزیز (۴) سید ابوالحسن سید ابوالحسنی قاتل انسانی الذی المعروف بصر سلطان حسن علیہ السلام کو کہا۔

خادم راجو قاتل نے سید فضل الدین بنامہ بن سید ناصر الدین محمود غزنوی کو اپنا بھائی بنا لیا۔ خادم نقل الدین کبیر الدین اسلمیل، برہان الدین قطب عالم شیخ علا الدین، شاہ دادو قریشی، خادم عبداللہ، اسلمیل قریشی، خادم جہانگیر، شیخ سارنگ۔

تعلیف امداد کا مجموعہ و تحریرات راجو قاتل

گورٹ ٹرانسکرپٹس نے اپنی کتاب میں ”امور شرفاء ارتقا“ ص ۱۱۱ میں صدر الدین راجو قاتل برآمد جہانگیر جہان گشت کا سید یوسف حسینی راجو قاتل کو ایک شخصیت سمجھ لیا ہے۔ اور جہان گشت کے چھائی صد الدین راجو قاتل کو خواجہ زندہ نواز کیسوداد کا والد بتایا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ صدر الدین راجو قاتل ان کے والد نہیں تھے بلکہ سید یوسف حسینی راجو قاتل خواجہ زندہ نواز کیسوداد کے والد بزرگوار تھے۔

سلسلہ جہانگیر جہان گشت از پروفیسر الپ تادری ص ۱۵۸

- ۳۔ مجھے میں سنا کہ وہ ہے۔ اس سے منگی حبش، کرنا ہی عمر ارتقا پیدائش ہے۔
- ۴۔ خادم نے راجو قاتل سے فرمایا: اتناں را ہے اسان خلیفہ یعنی تم بادشاہ ہم تختہ
- ۵۔ نہ کہ ملکہ ہے چنانکہ اس میں جو اردو کا ہے جو پہلے پہل مومن امیر ملکہ یا ملے بارہ میں غفر

عبداللہ شلاری کے ساتھ سفر میں لوگیا ہے۔ مطلب ہے ”بچے عرفان“ کی کہی ہے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



## سید محمد حسین شیرازی پیر مراد "مکلا" سندھ

پرست نمبر	اسما کے گرامی
۱۵	سید محمد حسین شیرازی پیر مراد
۲۳	سید احمد
۲۳	سید محمد شیرازی
۲۲	سید محمود
۲۱	سید محمد علی بکری
۲۰	سید محمد شجاع احمد
۱۹	سید بابا سیم الدین
۱۸	سید قاسم منور
۱۷	سید افضل نقیہ
۱۶	سید محمد اکرم جعفر ناٹ
۱۵	شاہ محمد شیراز خان
۱۴	شاہ محمد شرف الدین
۱۳	شاہ عقیل ناصر
۱۲	سید شاہ اسماعیل
۱۱	سید علی اسفند
۱۰	سید علی جعفر ناٹ
۹	سید امام محمد علی ناٹ

(تذکرہ سنیاد سندھ و سکا)

سید محمد حسین شیرازی پیر مراد کے دادا سید محمد حسین شیرازی سلطان مہاراجہ دین علی خان دین علی کے عہد میں شیراز سے سندھ مارے گئے۔ سلطان کا عہد حکومت سلاطین و سلاطین سے تھا۔ پیر مراد کی ولادت سلاطین میں ہوئی اور وفات سلاطین میں ہوئی۔ پیر مراد کی آپ کا خزانہ شہر کے شہر تہستان کی میں مروجہ خلافت ہے۔ سید علی کلاں شیرازی پیر مراد کے حقیقی برادر تھے اور ان کے مرید بھی ان کی ولادت ۱۵۹۵ء میں ہوئی۔ وفات ۱۶۵۵ء میں ہوئی، پیر مراد کی کنونت طحطہ شہر میں تھی۔ ان کے دہیٹھے تھے ۱۱، سید شاہ محمد علی شیرازی ۱۲، سید شاہ جمال شیرازی، سید شاہ محمد جمال شیرازی کی ولادت ۱۶۵۵ء میں ہوئی اور وفات ۱۷۱۵ء میں ہوئی۔ مرزا علی میر ہے۔ سید علی شیرازی ثانی سید شاہ جمال شیرازی کے فرزند تھے۔ ان کی ولادت ۱۷۱۵ء میں ہوئی اور وفات ۱۷۹۵ء میں ہوئی۔

## سید شاہ حسین تصنیف بخاری

تقدیر اکرام کے مصنف میر علی شیر خان اور تقدیر الطاہر کے مصنف شیخ محمد اعظم شمش کے مصنفین ہیں۔ سید شاہ حسین بخاری تصنیف کیا۔  
 سلطان آپ کا اسم گرامی سید شاہ حسین بخاری تھا۔  
 امران یک چاند بخاری دی مبارکت فی زمانہ راز ترسم کم مومن باشد نہات ی یابند گزینیہ آستانہ  
 آپ پر یقین است کہ در افریغ گلزار، بہر گنہ آپ شہر آسودہ است۔  
 (تقدیر الطاہر کے مصنف، اسلمیہ ۱۳۵۲ء)

سید حسین دہلوی کے مصنف شاہ بدیع الدین سکرشتش گروہی مدفن درگاہش باراندہ و حاجات دہر گزہ سلطان را دلاشتہ و کلمات است و تقدیر اکرام ذکاوی مصنف اسلمیہ ۱۳۵۲ء  
 سید شاہ حسین بخاری کا شمار چوتھے جمال سے ہو کر پیر محبوب میں ہوئی۔ "مکہ شریف" میں رہا۔ جو لادلوں سے ہو کر پیر شمال میں۔ یہ تہلی نسخہ کے مطابق آپ کی ولادت اسادت ۱۷۱۵ء میں ہوئی۔ آپ اپنے چچا علی حضرت سید جمال الدین شیرازی بخاری (مستوفی سلاطین) کی پھوپھی پرست میں تولد ہوئے۔ سید شاہ حسین بخاری کی طرف سے سید حسین ابوہدایہ کی طرف سے حسین سید آپ دونوں طرف سے نجیب الطرفین یہ ہیں۔ حضرت سید جمال الدین شیرازی بخاری نے پہلی شاہی سلطان چنگیز خان کی بیٹی کے تھی جس کے بطن سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ دوسری شاہی سید قاسم شاہ بخاری کی دختر یک اختر ممتاز خان سے کی جس سے دو فرزند تولد ہوئے ایک سید علی دہلوی سید جعفر سید جمال الدین شیرازی بخاری کی شریف کشتہ کے لیے دو دروں فرزندوں کو بخاریاں بھیج دیا کیونکہ عرصہ کے لیے سید علی بخاری دہلوی دہلوی بندہ بن گئے۔  
 سید شاہ حسین کے والد سید شرف الدین بخاری کے فرزند تھے۔

جلد چہارم خانہ دہلی ۱۳۵۲ء ۱۴۹۰ء تصنیف اکرام لکھنؤ تاج الدین سلاطین سید شاہ حسین سندھ ۱۳۵۲ء





جنر انیس سو چھٹھ خلعت کو دیا گئے منوہ و حصہ میں تقسیم کرتا ہے۔ دائی طرف کے حصہ میں ٹھٹھار میر پرور کا کہ ہے اور بائیں طرف سمبال سب ڈیڑھن میر پرور محمود، جاتی، شاہ بندہ اور داد محمدان تحصیل پر مشتمل ہے۔ شاہ بندہ تختہ کے شمال میں تختہ جاتی اور دیا گئے منوہ ہے اور جنوب میں بیوہ عرب ۱۰۰ تختہ کا طول و عرض ۲۰ میل ۱۵۰ میل ہے۔ شاہ بندہ کا رقبہ ۱۲۹۵۶۸۶ مربع میل ہے۔ تختہ کے ساحلی علاقہ کو مقامی زبان میں کچھ محل کہتے ہیں۔ اسی علاقہ میں سامو ندی بہتی ہے۔ آج کل یہ علاقہ سیم و تھری کا شکار ہے۔ ریلوے ایک تختہ کا بیڑا کرڈر شاہ بندہ تھا جب وریکے منہ سے رخ پلا تر رفتہ رفتہ یہ شہر زیاں ہو گیا اور علاقہ میں ہیکڑ کرڈر ڈالیں قسطنطنیہ گیا جس کی آبادی دو سو تھری کی لپٹ کے مطابق صرف ۱۲۸ افراد پر مشتمل ہے۔ وقت گزرتا رہا اس علاقہ میں غارت خانہ رفتہ رفتہ بڑھتی اس تختہ میں جمالی میمنہ، نکریشی، کھنکی، قناری، آبادی اس تختہ کا مشہور تہا کہ ترک پر موطر حال ہے۔ ۱۹۸۷ء کی سرور شمار کی کے مطابق شاہ بندہ کی آبادی ۷۷۷۵۴ نفوس پر مشتمل ہے۔

آفاتِ سامادی | آفاتِ سامادی اور طبیی توبیہ کی سبب اس تختہ کی آبادی کم ہے۔ سڑکوں میں سامری میں زبردست ملانی آتی تھی اور ۱۵۹۹ء کو زبردست زلزلہ آیا تھا۔

آب و ہوا | تختہ کی آب و ہوا اوتق ہے اور چھ ماہ بارش ہوتی ہے۔

میر دلدار | اس علاقہ کی خاص پیداوار چاول، تیل کے بیج، مہری، گٹا، ادھیکا ہے۔ آزادی کے قبل یہاں کی پیداوار شاہ بندہ کے ذریعہ باہر بھی جاتی تھی۔ اس وقت لڑاچی یہاں کی فصلوں کا خاص مرکز ہے۔ یہاں گائے، بکریاں، ترخٹھ، شتر گول بھیجا جاتا ہے اور کیلا، کک کے دھڑلے علاقوں میں بھیجا جاتا ہے۔ تعلیم | اس تختہ میں ۷۰ پرائمری اسکول، ایک ٹل اسکول، ۱۳۰ مانی اسکول اور ایک گول اسکول قائم ہیں جن میں ۱۳۹۰ طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

صنعت | برطانوی عہد حکومت میں شاہ بندہ قلعی شورواں کا مرکز تھا۔ ۱۹۷۳ء میں ۲۰ ہزار کچی شوروہ بھیجی گئی تھی ۱۹۷۹ء کے زبردست زلزلہ میں یہ زبردست گاہ تباہ ہو گیا۔

نوٹ: ۱) شاہ بندہ جو بالکل لاپرواہ تھی شاہ بندہ میں تقسیم تھے۔

۲) آدم خاں بروج اسٹیشن خٹاکو میر پرور کا کہ کی روایت کے مطابق لڑاچی کی رستہ کی رو

سے ادھیکا، نیک، مالک کے دھڑلے ادھیکا بندہ یعنی شاہ بندہ کی حیثیت ایک ضلع کی تھی اور میر پرور کا کہ لڑاچی اس کی تحصیل تھی۔

اولیا دوشاخ | شاہ بندہ پیشہ سے اہل تادہ، مددگارین، لکھن، ملہ ہے۔ عادی اہل یہاں یہ تھے علی کا کہی یہ محمد شاہ بن سید راہن شاہ، اشرف شاہ، کھکیا، جلال کھکی، سیاں، مولہ عثمان، عباسی، یہاں کے مشہور اولیا گورے ہیں۔

موتے کہا کہ | شاہ بندہ کو بہ شرف بھی حاصل ہے کہ حضرت محمد علی انڈیو سلو کا مقدس مرگے باک یہاں مدفون ہے۔ ہر سال عید الاضحیٰ کے دن اس کا نام بابت ہوتی ہے۔ شاہ ابراہیم خورشید مرگے باک کے کہ آتے تھے۔

علم و شائستگی | شاہ بندہ کے اخوند خاں اور میں علامہ عبدالستار شہر عالم تھے۔ مولیٰ خانی ملی نڈھو منوہ خانات تو ریک کے دوحہ مال تھے۔ سید لالہ تاشی شاہ بندہ کے تاشی تھے حاجی محمد شہر طیب تھے۔



## سید شاہ علاء الدین بخاری شطاریؒ بڑی بیلیا منگیر بہار

(منجور نسب ۱۳۲۲ھ)

حضرت سید شاہ علاء الدین بخاری شطاریؒ ہی سید شاہ شمس الدین بخاریؒ سے ہیں۔ یہ وہ سال ہیں جس میں ترقی ہوئے اور موضع بڑی منگیر بہار میں رہائش اختیار کر۔ سید شاہ علاء الدین بخاریؒ ایم غنی ہی ہیں والدہ ماجدہ کے ساتھ ماطلت سے محروم ہو گئے۔ پیدل سید شاہ فریادین بخاریؒ نے آپ کی پرورش و پرورش کی علم ظاہری و باطنی سے فراغت کے بعد سید شاہ علاء الدین بخاریؒ میں وطن کو تیرا دار کے ہندو ادھوئے۔ سیر و مسافرت فرماتے ہوئے موضع بڑی بیلیا میں آئے۔ یہ سید شاہ توحید و یکتا پرست تھے۔ سید شاہ قوی و شکر کے بالکل کار سے آوارہ ہے۔ سلطان علاء الدین غازیؒ کی تعمیر کردہ ایک سیر و شطاریؒ ملاحیہ علاقہ کے کشتیاں آپ تک دیکھنے میں آتے ہیں۔ بنی زلف میں کھنکھایا گیا سنگ سیاہ و اس سید کا کتبہ وہاں محفوظ ہے۔

تقدیم علاء الدین بخاریؒ نے حضرت نرائی شطاریؒ سے بیعت، اجازت و خلافت حاصل کی تھی اور وہ حضرت عبداللہ شطاریؒ کے سیر و مسافرت میں شریک تھے۔ شطاریہ مسلک کا اہل و عیال بخاریؒ میں انہیں کے ذریعہ ہوا ہے۔ ہندو مسلم علاء الدین بخاریؒ بڑی بیلیا میں مدفون ہیں وہاں کا کارزار مرجع خلافت ہے۔

سلطنت زمانہ حضرت سید شاہ علاء الدین بخاری شطاریؒ کا شمس الدین بخاریؒ سے ہے۔ یہ وہ سال ہے جس میں سید شاہ علاء الدین بخاریؒ نے شطاریہ مسلک کا اہل و عیال بخاریؒ میں انہیں کے ذریعہ ہوا ہے۔ ہندو مسلم علاء الدین بخاریؒ بڑی بیلیا میں مدفون ہیں وہاں کا کارزار مرجع خلافت ہے۔

## حضرت سید شاہ مسیح الدین بخاریؒ

(منجور نسب ۱۳۲۲ھ)

سید شاہ مسیح الدین بخاری شطاریؒ کی ولادت با سعادت ۱۳۲۲ھ میں سلطان سنہ ۱۳۲۲ھ میں ہوئی۔ جلد ہی آپ آتش دار بجائے مدین موضع بڑی بیلیا منگیر بہار میں آئے۔ حضرت مسیح بخاریؒ ہی ہندو منکر کے چشم و چراغ تھے اور ہندو مسلم علاء الدین کی ساتویں پشت میں ترقی ہوئے تھے۔ اپنے وقت کے رائج عقیدہ متفق تھے۔ سید شاہ شہادت ہویش جاری رکھا۔ خانقاہ کے مصارف کے لیے شاہان دہلی کی جانب سے بڑی بڑی جائیدادیں ان کے اجداد کو ملی ہوئی تھیں۔ ان کی طرح انہیں بھی جائیدادیں حاصل تھیں۔ یہاں تک کہ سید شاہ کا سلسلہ سلسلہ اہل بیت بھی اسی خاندان میں چل رہا ہے۔ سیر و مسافرت خانقاہ دہلی میں سید شاہ شہداء السنہ کی بخاری کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے۔ آپ اندوہ خارجی دوروں میں انہوں نے انشاء کرتے تھے۔ خانقاہی فرائض کا ایک مجموعہ اور اندوہ شہداء کا ایک گلدستہ بر مشعل حضرت مسیح الدین کی خانقاہ عالم پناہ میں اب بھی محفوظ ہے۔ آپ نے اندوہ شہداء کے مرنے کے بعد سید شاہ مسیح الدین بخاریؒ میں سال فرمایا۔ بڑی بیلیا منگیر بہار میں۔

منجور نسب ۱۳۲۲ھ

وطن مری ہے بیلیا منگیر بہار

جلال الدین حیدر کے مرقد فرزند

علا الدین علی الدین کے بھائی











## شجرہ نسب سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

د شجرہ نسب ۱۲۹، ۱۲۵

سید ابوالاعلیٰ مودودی مدنی کے ایک مرتد گھرانے کے چشم چراغ تھے۔ ان کے خاندان میں باہر صوفیائے کرام گزرتے ہیں، ہندو میں سلاسل پشتیہ کے شیخ الشیخ غلامیہ طلب الدین مودودی شیخ رشتہ ۱۷۷۷ء اس خاندان کے مورث اعلیٰ ہیں۔ مولانا مودودی کے والد بزرگوار کا اسم گرامی سید امجد علی تھیں۔ وہ پیشہ کے لحاظ سے مکین تھے۔ مولانا کی ولادت ۱۸ ستمبر ۱۹۰۲ء کو ادنگ آباد (دکن) میں ہوئی۔ ادنگ آباد ہی سے ۱۳ سال کی عمر میں مولوی کا امتحان پاس کیا، بعد ازاں مدنی کالج کی اور علمی ادبی سرگرمیوں میں مصروف ہو گئے۔ ۱۹۱۸ء تا ۱۹۲۳ء میں ان کا میدان مصافحت میں سرگرم عمل رہا۔ ہندو مخالف تاج دہلید، مسلم دہلی، اخبارات میں مصافحت کی ۱۹۲۵ء میں الجمعیت کے مدیر مقرر ہو گئے۔ ۱۹۲۶ء سے وہم آؤٹکے متحرکان القرآن، نکالتے رہے۔ ۱۹۲۸ء میں مدارس اقبال کی دعوت پر پنجاب آ گئے۔ دارالاسلام دہلی میں ان کے مرکز میں اسلامی کاموں کا آغاز کیا۔ ۱۹۳۱ء میں جماعت اسلامی کی بنیاد رکھی جس کے وہ پہلے امیر منتخب ہوئے۔ تقسیم ہند کے بعد مولانا لاہور منتقل ہوئے اور تھے دم تک طویل جدوجہد میں مصروف رہے۔ اقامت دین کے لیے انھیں محنت کتنے رہے۔ شب و روز تصنیف و تالیف میں بھی مصروف رہے۔ مولانا نے ۱۲ ستمبر ۱۹۷۹ء کو لاہور دارالاسلام میں وفات پائی۔ وہ اچھوہ لاہور میں اپنے مکان کے احاطہ میں مدفون ہوئے۔ مولانا بہرہمت شخصیت تھے۔ وہ بیک وقت منہ قرآن، موعظ، اعلیٰ متفق، لیے بدلہ موعظ، مدیر، منکر اسلام، مسلم مبلغ اسلام، معلم وقت اور مجتہد موعظ تھے۔ یوں تو مولانا کی کل تصنیفات ۱۲۷ ہیں جن میں ۹۸ مشہور ہیں جن میں سے بعض کتابیں ۱۷۵ زبانوں میں ترجمہ کی گئیں جن کی عالم اسلام میں تصنیف و تالیف ۱۹ کتابوں کے

ملے روزنامہ جہان لکھی مودودی خبر ۱۲۶۹ء

۳۰ صدقہ فیل ہیں۔

۲۶۲

سال بنیاد	نام کتاب	سال بنیاد	نمبر
۱۹۳۳ء	رسالہ رویت	۱۱	۱
۱۹۵۳ء	سلاختر	۱۲	۲
۱۹۵۸ء	سود	۱۳	۳
۱۹۶۹ء	تفہیم القرآن (۶ جلدیں)	۱۴	۴
۱۹۷۲ء	تفہیمات سرمد	۱۵	۵
۱۹۷۲ء	تحریک آزادی ہندوستان	۱۶	۶
۱۹۷۲ء	تجدید احیائے دین	۱۷	۷
۱۹۷۲ء	ترجمان القرآن	۱۸	۸
۱۹۷۲ء	تفتیات	۱۹	۹
۱۹۷۲ء	رسائل و مسائل	۲۰	۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۲۷











## سید جمال الدین افغانی

(شجرہ نسب ص ۱۰۰)

سیہ اسادات مرلا تا جمال  
نقش پایش بر پیش تو راست (اقبال)

آپ شہر عرف سید علی ترمذیؒ، بابائیں کی اولاد میں تھے اس لیے نام کے ساتھ سید لکھا  
آپ ۵۸۰ھ کو ملا پنجاب میں افغانستان میں کوٹلے علاقہ آسٹا بدین ولدہ  
اعلیٰ فرشتے تھے۔ آپ ۵۸۰ھ کو ملا پنجاب میں افغانستان میں کوٹلے علاقہ آسٹا بدین ولدہ  
ملا پنجاب کوٹلے علاقہ سے پیش رفتا تھیں کوٹلے علاقہ آسٹا بدین ولدہ  
سید محمد رضا آپ کی تعلیم زیادہ تر قاتلان مولانا ادا بریل میں ہوئی۔ آپ نے اپنے وقت کے  
جلیل القدر شاعر علی نقاشی زبانی سمجھیں۔ آپ ۵۸۰ھ کو ملا پنجاب میں کوٹلے علاقہ آسٹا بدین  
ہندو اور ہرنے میں ایک سال رہ کر آپ نے انگریزی زبان بھی پڑھائی اور میں لکھی کی سعادت حاصل  
کرنے کے لیے کوٹلے علاقہ آسٹا بدین ولدہ گئے۔ والدی پر آپ اپنی افغانیت کے پیشہ  
اولاد کے لیے سیر میں اپنے شاگرد شیخ عبدہ موسیٰ کے ساتھ کوٹلے علاقہ آسٹا بدین ولدہ  
پیر میں سے شاہ ولی کی خدمت پر ایمان گئے۔ اسی سال ملا وطن کو کوٹلے علاقہ آسٹا بدین  
ملا پنجاب و ماہر علماء میں اسی شہر میں رہنے کے دوران آپ کا انتقال ہو گیا۔ کتے ہیں کہ ایک  
فرانسس سید علی کوٹلے آپرین کے وقت آپ کو ہر دے دیا تھا۔ وفات کے وقت آپ کو سرماٹ  
سال کی تھی۔ آپ نے ملا وطن کی عظیم خدمت انجام دی اور ساری عمر تک شہر کوٹلے علاقہ آسٹا بدین  
تعلیمت العروۃ الوثقیٰ اور تفسیر البیان فی تاریخ افغانان، زیادہ شہر ہر دے دیا تھا۔ ملا وطن کے حالی  
سیاسی رہنما تھے۔ ان کی زندگی اور جدہ جہد کا مقصد، عالمی اسلامی اتحاد تھا۔ مقصد کے حصول کے لیے  
محاسبات کرناں رہے۔ اس بات کی کسوٹی پر روداشت کہیں، شاہ قادیان نے آپ کو قیدی  
لکھا پھر عرف میں، بلکہ ملک کے حکم کو دیا لیکن وہ قید خانہ سے بھاگ کر نکل گئے۔

(تاریخ الافغان ترمیم عبدالقدوس باغی مطب)

## بابا تاج الدین اولیاؒ

(شجرہ نسب ص ۱۰۰)

حضرت بابا تاج الدین تاج الاولیاء، تمام کا شیخ دار حجب سید علامہ بروز درخش مطاہ  
۱۰۰۰ھ چوڑی سال ۱۸۸۱ء کو گچہ میں آکر ہوئے۔ بابا صاحب والدین کے اکوڑے فرزند تھے جب ایک  
سال کے ہوئے تو والد بزرگوار کا رنگوں میں اشتعال ہو گیا۔ جب چھ سال کے ہوئے تو والد  
صاحب نے مدرسہ میں داخل کر لیا۔ بارہ تیرہ سال کی عمر تک آپ نے عربی، فارسی، اعداد اور  
انگریزی کی تعلیم حاصل کی۔ مدرسہ ہی میں علم لدنی کا اظہار ہونے لگا۔ آپ بے حد کم عمر اور  
سلیم الطبع اور مدد مل تھے۔ اکثر تنہائی میں ملا دھوم اور حافظہ شیرازی کے اشعار لگاتے کرتے  
تھے حافظہ کا ایک شعر ملا تھا۔  
سہ سے خندہ صفت سوزند آتش اندکیزدن  
ساکینت خانہ بزم و دم آزمای گمن

کم سن ہی میں عبادت و ریاضت میں وقت صرف ہونے لگا جب عمر ٹریف ۱۸ سال ہوئی تو انہوں نے  
مہی آبائی پیشہ یعنی فروغ کی ملازمت اختیار کر لی۔ آپ قادر پرہیزگار اور نظامیر ملاحل سے بیعت تھے۔  
آپ کو اسی نسبت بھی حاصل تھی۔ دوران فریبی ملازمت آپ ریاضت اور عبادت سے غافل نہیں  
رہے۔ چھ سال تک ملازمت کی پھر ملازمت ترک کر دی۔ اب آپ پر ہر بزم وستی کا قلم بند ہے لگا۔  
اور کلمات کے صدور بھی ہوتے لگے۔ ایسا تھے ہمیشگی کا کہتے۔ بابا صاحب تربیت باطنی کرتے تھے  
اور تکریم نفس پروردہ تھے۔ حضرت نے رزق حلال کی خصوصی طور پر تاکید فرمائی ہے اور دست سوال  
درا کر کرتے سے متقی سے فیض فرمایا۔ ۱۶۰۰ھ کو ملا پنجاب، اگست ۱۹۱۲ء میں آپ کا وصال ہوا۔  
مزار شریف گچہ میں موضع قلات ہے۔

سلسلہ اولیاء تاج الاولیاء، ملا،

منقذت

آلہ عجیب الہی علی مدار اولیاء  
 ارتجاج عالی مرتبت الاولیاء  
 خوش نصیب پر ارشہم پیر اولیاء  
 دست دعا و درود پر اولیاء  
 آں دہائے نبیہ اقصیٰ وید اولیاء  
 صدر حوالے کچھ نہیں بدلتا ہی  
 ہرست تاجدار نام پر کس کا اولیاء  
 (مؤلف)

بسم الله الرحمن الرحيم

اور ایسے معتمد اللہ و ملت، آپ کے اخلاق بڑے عالی ہیں (آخر ان)



۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱

ملفوظات مولانا نجف جبریل ص ۱۹۸







حضرت زین العابدینؑ کی شہیدیاں | سید رنگ بزرگ چشم ہرست ابد، طاقات، انجودار، کشار، دین  
دینی، سادہ سوار، سوار، آپ کے مددگار، حضرت علیؑ سے شہادت۔ آپ بہت بڑے ذہنی علم  
تھے اور نہایت فصیح و بلیغ، جب کسی سوال کا جواب میں تھیں، ضرورت کے سوا کبھی جواب الگ  
دیتے۔ یہاں تک کہ حجت تمام فرما دیتے تھے۔ آپ نہایت متقی پیر، گرام اور جری دینی تھے۔

میں نے کہا: زین العابدینؑ | عموماً اللہ آپ میں مرقم ہے کہ حضرت زید کی اولاد میں چار فرزند تھے جن کے  
نام (۱) یحییٰ (۲) حسین (۳) علیؑ اور یحییٰ (۴) محمد ہیں۔ ان میں سے یحییٰ نے ولید بن یزید بن جبلیک  
کے ابتدائی دور حکومت میں بنی امیہ کے مظالم کے خلاف خودکام کیا اور شہید ہوئے۔

جس امر علیؑ اپنی کتاب میں رقم کرتے ہیں کہ:

واللہ کا شکر کہ زین العابدینؑ ایک جگہ سے دوسری جگہ سرگرداں پھرتے پھرتے رہے۔ آخر کار  
یہ سوچ کر کہ زندوں کی طرح سر سے بہتر ہے کہ باروں کی طرح تمام تھیں، لیے یہاں تک  
ہیں جان دی جائے۔ انہوں نے علم جہاد و فکرا اور عزم و نایمانی گاہوں میں لڑتے ہوئے جان و دار  
و دین و فنی ہونے والے کی قہریت مشہور ہے اور آج تک نہایت لکھ و خام و دعام ہے۔ قتل ہونے  
سے پہلے یحییٰ نے کئی نثرائیاں لکھیں۔ ایک تیرے جوان کی کچھ میں، اگر سیریت ہوگی تو اس کا نکالت  
والع ہوتی۔

حضرت زین العابدینؑ کی نسل آپ کے تین فرزندان (۱) یحییٰ اور یحییٰ (۲) حسین (۳) محمد کے  
ذریعہ گشتہ ہوئے عالم میں یحییٰ اور زید کی کلائی۔ حضرت یحییٰ کی شہادت عالم شباب میں ہوئی اس  
لیے آپ کی نسل کا کسی کو علم نہیں، لیکن انہوں نے ان کی اولاد کے بارے میں کچھ ہے لیکن بغیر  
مستحب ہے۔ ان کے بارے میں یحییٰ کی کنیت اور یحییٰ تھی اس لیے لیکن لوگوں کو غلط فہمی ہوئی۔  
یحییٰ اور یحییٰ | آپ کا اسم گرامی دراصل صالح ہے لیکن بنی امیہ کے خوف سے آپ نے اپنا نام یحییٰ  
لکھا تھا کنیت اور یحییٰ تھی اکثر شہر کا شکار کرتے تھے اس لیے وہ انشا کلائی تھے لیکن شہر کے چھوٹے  
کو بہتر کرنے والا تمام انقباط کے ساتھ آپ سید بالا ہلال عموماً انقباط محمد صالح اور یحییٰ مرقم  
انشا کلائی تھے۔ حضرت زین العابدینؑ کی شہادت کے وقت آپ کی عمر صرف ایک سال تھی آپ کو  
آپ کے ماموں ابیہم تیسری صدی الفجر نے پیدائش کیا آپ نے اپنے ماموں کے سوا ہر شخص و مائتہ

اور دوسرے عباسی بادشاہ پر فرخ کشی بھی کی لیکن قسمت نے ساتھ نہیں دیا۔ مدینہ کی حکومت ترک  
کر کے ہمدان عباسی کے وقت تک ہمدان پر پناہ لیا۔ شیخ نقیب تاج الدین نے لکھا ہے کہ  
آپ آخر وقت میں کہ فرزند ستانی کا کام کرتے تھے اس لیے امام باقرؑ کی کلائی تھے۔ یحییٰ اور یحییٰ نے  
۴۰ سال کی عمر کو شہید کیا۔ بدو میں انتحار کیا۔ جس میں مدخلی نے آپ کی ناسازگار چھوٹائی ادا آپ  
کو پڑیہ و فنی کر دیا۔ وہ شاعر بھی تھے ان کے چند اشعار کا ترجمہ حسب ذیل میں:

سے ۱۱۔ چوب گروں کی اسٹھیں سو جاتی ہیں میں خوف سے جگاتے تھیں ہوں اور ایک لڑکھیلے بندہ  
نہیں آتی ہے۔

۱۲۔ اہل ظلم نے مجھے جلاوطن کر دیا حالانکہ سوائے آخرت کے یاد کے میرا کئی تصور نہیں۔

۱۳۔ میں نے غلام پر ایمان لایا ہوں اور یہ لوگ ایمان نہیں رکھتے لہذا میرے لیے ان کے پاس شہر

شر ہے۔

۱۴۔ وہی بات کہتا ہوں جو خوف میں زندگی بسر کرتا ہوں۔ یہاں تک کہ میں نہیں جانتا تھا کہ

۱۵۔ جس کی مدد میں جوتیاں لوٹ گئی ہیں اور وہ اس باوجود پائی کی شکایت کرتا ہوں جس سے تو

کی نکلیاں سونگھ رہی ہیں۔

۱۶۔ میں وطن سے دور سرسوار ہوں اور خوف میں زندگی بسر کرتا ہوں یا خوف جیسے آدمی

جلا دے خوف کھا آئے۔

۱۷۔ اے شخص کے لیے موت میں راحت ہے اور موت کو ہر شخص کی گردن میں پڑی ہوئی ہے

۱۸۔ یحییٰ اور یحییٰ نے چار فرزند چھوڑے (۱) حسین (۲) محمد (۳) زید (۴) احمد (۵) یحییٰ

فدا کا حال کسی نے نہیں لکھا۔ یہ نے شام میں سکونت اختیار کی۔ عموماً متقی اپنے وقت کے بہت

بڑے عالم دانا ہنگر سے ہیں۔ علم فقر میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ بہت ہی تصانیف آپ نے

چھوڑی۔ امدان رشید نے آپ کو تیر کر لیا اور بائی کہ آپ نے بھون میں سکونت اختیار فرمائی

اور سب سے پہلے میں آپ کا انتقال ہوا۔

محمد بن یحییٰ بن زین العابدینؑ | آپ کی اولاد تیر تھی جو اطراف و جوارب میں پھیل گئی۔ آپ نے اپنے

سے سات فرزند چھوڑے۔



والد بزرگوار کی طرح ایسے ہی پرورشید زندگی گذار دی اور وہی انتقال ہوا۔ مدینہ میں آپ کے ایک چلچلایہ سید علی تھے جو عراق چلے گئے اور مدینہ علی عراقی کہلاتے۔ سید علی عراقی سے سید قیصر یکم سب عراقی ہیں یہی رہے۔ مگر نیکو کے فرزند سید یحییٰ نے عراق کی حکومت ترک کر کے فک کے مقام پر مقیم ہو گئے۔ سکنوت میں مقیم رہنے کی۔ سید یحییٰ کے فرزند سید حسین خیر سے اپنے آبائی وطن مدینہ چلے آئے اور ان کے فرزند سید داؤد بھی مدینہ میں ہی رہے۔ سید داؤد کے ہمراہ سید ابوالفرح واسطی واصلان مدینہ کے حکام سے مل گئے۔ مگر اپنے آبائی وطن کو خیر راہ کہا اور عراق کے شہر واسطہ میں سکنوت اختیار کی اور واسطی شہر بن گئے۔ آپ واسطہ میں نہایت خوش حالی اور تارخ الالبانی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ انہم فرزند فرستادہ تھے سیاست میں شہرہ آفاق تھے۔ ایک روز دارالدین یحییٰ باہو آپ سے ہجرت مکانی میں شہرہ لیا کرتے تھے اور آپ کے تذکرے برابر مستند ہوا کرتے تھے۔ مگر کچھ دنوں کے بعد سیاست کے معاملہ میں ایسے عراق سے شکر رنجی ہو گئی اس لیے آپ نے مفتوحہ جان واد کے خیال سے واسطہ کو خیر راہ کہا۔ آپ واسطہ کے بعد سلطان محمد غزنوی لڑ گئے اور اپنے ہمراہ سید ابوالفرح واسطی کو بھی لے گیا۔ آپ کے چادوں فرزند سید سید کے قریب کلاں ندر میں اپنی اپنی جاگیروں پر کوش ہوئے اور ان کی اطلاع ہمار سال تک پنجاب میں سکونت پذیر رہی بعد ازاں ہند کے دور سے علاقوں میں منتقل ہو گئے۔ سید ابوالفرح غزنوی سے واسطہ لڑے جہاں ۴۴۴ھ میں آپ کا وصال ہو گیا۔

سادات کا سندھ سے تعلق [داعضرت خلد بنت ابی بن ہشیم مدینہ حضرت علیؑ کی ساقیہ تھیں جو اس والد تھیں۔ حضرت خرد اسل مشیر مدینہ (سندھ کی رہنے والی) تھیں اور بنی ہشیم کی کنیز تھیں جن کے بطن سے محمد اکبر (محمد بن سید) پیدا ہوئے جو پڑے شہین اور پڑا حد تھے۔ کراٹے مصلیٰ بن حضرت امام حسینؑ کی شہادت کے بعد بنی ہشیم کے خلاف خود کیا جنگیں لڑیں۔ ان کی خوں آشام تکرار نے چار و گنگہ عالم میں ملوئی شجاعت کی وھلک بٹھا دی جن کے کا زمانہ تائید کے اسحاق میں پیشہ محفوظ رہا ہے۔

سندھ سے تعلق الاسباب و مناقب ۱۰

(۲) یزدجرد یکم کیس کا آخری بادشاہ تھا۔ حضرت عمر فاروقؓ مدینہ کے جوہر میں ایلان تھے ہر اور حضرت شہر باز بہت بڑے قیام کردہ مدینہ میں آئیں تو حضرت سلمان فارسیؓ نے حضرت عمر فاروقؓ سے اس حد سے کاٹھا کیا کہ حضرت شہر باز کو چھوڑ کر فریادوں عادل کے قتل ان کی شہزادی بنی اسیلے انہیں کسی شہزادے کو پیش کیا جائے جسے حضرت عمر فاروقؓ نے خندہ پیشانی کے ساتھ تھوڑا کر دیا۔ ان کا تعلق حضرت امام حسینؑ سے کیا۔ یزدجرد کی حکمرانی میں مدینہ کے رہنے والی تھیں۔ چنانچہ امام کاظمؑ فرماتے ہیں کہ:

”یزدجرد آخر ملک تارک کی بیٹی سلاقتہ جن کو سندھ بھی کہتے ہیں حضرت امام زین العابدینؑ کی والدہ محترمہ تھیں۔ مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد جن کا لقب ”شہر باز“ ہوا۔“

(۳) حضرت زید شہید کا مسلک ان کی کام حلیہ تھا جو سرزمین سندھ کی رہنے والی تھیں جنہیں تارک بن ابو عبیدہ تعلق تھے جس ہزار دم ہم خیرا اور حضرت زین العابدینؑ کو مبارک دیا جن سے حضرت زید شہید تارک ہوئے۔

(۴) حضرت زید شہید کے فرزند احمد و خاتم ولد کے اہل سے تارک ہوئے۔ امام زین العابدینؑ کی والدی تھیں یعنی مکلاں کی شہزادی تھیں۔

مگر اس طرح حضرت زید شہید کی مادری والدہ اور دوزخ میں تارک کا تعلق سندھ کی سرزمین سے تھا اس لیے سادات زیدی واسطی واصلان کا سندھ سے مادری رشتہ ہے۔

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ:-

(۱) حضرت علیؑ بن ابی طالب کی ساقی زید حضرت خلد مشیر (سندھ کی رہنے والی تھیں)

والدہ محترمہ زین خندہ (محمد اکبر) بن حضرت علیؑ

(۲) حضرت امام حسینؑ بن علی بن ابی طالب کی دوزخ حضرت شہر باز (سندھ تھیں۔

والدہ محترمہ حضرت امام زین العابدینؑ بن امام حسینؑ

(۳) حضرت امام زین العابدینؑ بن امام حسینؑ کی دوزخ محرمہ بھی سندھ تھیں۔

والدہ محترمہ حضرت زید شہید بن امام زین العابدینؑ

سندھ سے تعلق الاسباب و مناقب ۱۱، سندھ سے تعلق الاسباب و مناقب ۱۲





















مفرور پایا جا سکتا ہے جس کو رخصت اٹھنے صفحوں پر کیا جائے گی۔ اگر حضرت عائشہؓ سے سید الفرج راضی  
ہو گیا اور فقیر تسلیم کر لے گا تو سید ابو الفرج اس بن سید ابو الفرج واسطی سے سید احمد  
جانیہ کو سک و پیشینہ بنتی نہیں لیکن بارہ گان، مویشی کے خورد میں، دونوں کے درمیان ۷۷ کے  
بجائے صرف تین نام یعنی سید مسعود ابو الفتح، ابی اسیم اور سید برد الدین درج کئے گئے ہیں جبکہ

[illegible]

(۱۱) سید علی شاہ مین سید مسعود بن سید ابوالخیر

(۲۱) سید محمد بن سید علی باکھ بن سید مسعود

(۳۶) سید قطب الدین سید محمد بن سید علی یار گاہ

(۴) سید ابوالفتح ابراہیم بن سید ہدایہ بن سید محمد

(۵) سعد بن الدین بن ابراہیم بن سید محمد

(۶۱) سند مدر الدین سید عز الدین بن سید ابوالفتح ابراہیم

مرادات نواز نورہ کے شعورے میں تاریخ حسن کے مطابق قیمنوں درسیانی اساسی نام

عقبتهم في سنة ١٠٦٢ هـ (١٦٥٧ م) سجدوا لفتح ابراهيم (٣) سيد بدر الدين -

سید بدر الدین (۲۱) شیخین (۲۱) سید بدر الدین

خشیونگان از دار و ده سولی قطع نار تول یا کوثر کاظمی متصل سرسبزند و ریاست علی الدار شهری

میں نے ان کے لئے دعا کی ہے کہ ان کی نقل کا کئی کرا ملا حفظ کرو

[illegible]

ملاشامیہ کے نزدیک  
تاریخ کا مطالعہ  
۱۹۴۳ء  
۳۶



مخزن الانساب صفحہ ۱۰۰ پر تحریر الدین احمد میراد بیہ انان سید احمد جانی اور سید محمود جانی سادات باہکے کو فوج کے ساتھ لکھنؤ میں حاضر ہوا ہونے بہار فتح ہونے کے بعد چودہ معاہدات گوردیسر کے لئے کیا گئیں شاہ ولی کی طرف سے عطا ہونے جہاں ان کی اولاد زیادہ تر تونیکر میں آباد ہیں۔

شجرہ املا شجرہ نسب علامہ سید مرزا غلام حسن گیلانی ترمذی کی واسطی  
یہ پہلا شجرہ نسب ہے جس میں نظر ہے۔ علامہ سید مرزا غلام حسن گیلانی بآزادی واسطی جانی ہیں ان کی وفات سلطان سلطان شہزادہ میں ہوئی۔ یہ حضرت علی کی پینتالیسویں پشت میں تھے۔ ان کے فرزند چھپا لیسویں پشت میں اور پھر تیسرے پینتالیسویں پشت میں آتے ہیں۔ میری ناقص اس لئے ہے کہ شجرہ بالکل مکمل ہے یعنی سارے اس لئے گزرا ہو جو میں اس لئے اس شجرہ کو کٹا گیا ہوا ہے۔ محقق حضرات کو دعوت ہے تحقیق دی جاتی ہے تاکہ اس شجرہ کے مکمل حسن و قبح سے لوگ واقف ہوں اور مکمل غلطی یا سہو کی درستی یا اس کا ازالہ ممکن ہو سکے۔

#### املا شجرہ نسب تارکبکھ بر سلطان تارک خج حسن املا

اس شجرہ میں حضرت علی سے سید ابو الفرج واسطی تک چھ اور سید ابو الفرج اس سے سید احمد جانی تک ۱۲۰ سال گزری درج ہوتے ہیں گئے ہیں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	پشت نمبر	اسمائے گزرا
۱	۸	سید حسین
۲	۹	سید علی عراقی
۳	۱۰	سید حسین عراقی
۴	۱۱	سید علی
۵	۱۲	سید عمر
۶	۱۳	سید زید شائش

علامہ سید ابوالحسن	علامہ علی ہنگامی	سادات علی ہنگامی	ماداد علی ہنگامی	ماداد علی ہنگامی	علامہ سید ابوالحسن
۱	حضرت علی	۱	حضرت علی	۱	حضرت علی
۲	امام حسین	۲	امام حسین	۲	امام حسین
۳	امام زین	۳	امام زین	۳	امام زین
۴	سید زید شائش	۴	سید زید شائش	۴	سید زید شائش
۵	سید علی ابوبکر	۵	سید علی ابوبکر	۵	سید علی ابوبکر
۶	سید محمد	۶	سید محمد	۶	سید محمد
۷	سید علی	۷	سید علی	۷	سید علی
۸	سید حسین	۸	سید حسین	۸	سید حسین
۹	سید علی عراقی	۹	سید علی عراقی	۹	سید علی عراقی
۱۰	سید حسین عراقی	۱۰	سید حسین عراقی	۱۰	سید حسین عراقی
۱۱	سید علی	۱۱	سید علی	۱۱	سید علی
۱۲	سید زید شائش	۱۲	سید زید شائش	۱۲	سید زید شائش
۱۳	سید عمر	۱۳	سید عمر	۱۳	سید عمر
۱۴	سید زید شائش	۱۴	سید زید شائش	۱۴	سید زید شائش
۱۵	سید علی	۱۵	سید علی	۱۵	سید علی
۱۶	سید حسین	۱۶	سید حسین	۱۶	سید حسین
۱۷	سید زید شائش	۱۷	سید زید شائش	۱۷	سید زید شائش
۱۸	سید علی	۱۸	سید علی	۱۸	سید علی
۱۹	سید زید شائش	۱۹	سید زید شائش	۱۹	سید زید شائش
۲۰	سید عمر	۲۰	سید عمر	۲۰	سید عمر
۲۱	سید زید شائش	۲۱	سید زید شائش	۲۱	سید زید شائش
۲۲	سید علی	۲۲	سید علی	۲۲	سید علی
۲۳	سید حسین	۲۳	سید حسین	۲۳	سید حسین
۲۴	سید زید شائش	۲۴	سید زید شائش	۲۴	سید زید شائش
۲۵	سید علی	۲۵	سید علی	۲۵	سید علی
۲۶	سید زید شائش	۲۶	سید زید شائش	۲۶	سید زید شائش
۲۷	سید عمر	۲۷	سید عمر	۲۷	سید عمر
۲۸	سید زید شائش	۲۸	سید زید شائش	۲۸	سید زید شائش
۲۹	سید علی	۲۹	سید علی	۲۹	سید علی
۳۰	سید زید شائش	۳۰	سید زید شائش	۳۰	سید زید شائش
۳۱	سید عمر	۳۱	سید عمر	۳۱	سید عمر
۳۲	سید زید شائش	۳۲	سید زید شائش	۳۲	سید زید شائش
۳۳	سید علی	۳۳	سید علی	۳۳	سید علی
۳۴	سید حسین	۳۴	سید حسین	۳۴	سید حسین
۳۵	سید زید شائش	۳۵	سید زید شائش	۳۵	سید زید شائش
۳۶	سید علی	۳۶	سید علی	۳۶	سید علی
۳۷	سید زید شائش	۳۷	سید زید شائش	۳۷	سید زید شائش
۳۸	سید عمر	۳۸	سید عمر	۳۸	سید عمر
۳۹	سید زید شائش	۳۹	سید زید شائش	۳۹	سید زید شائش
۴۰	سید علی	۴۰	سید علی	۴۰	سید علی

علامہ شجرہ فرزند ابوبکر سید علی ہنگامی سادات علی ہنگامی سادات علی ہنگامی سادات علی ہنگامی سادات علی ہنگامی

نمبر شمار	پشت نمبر	اسماء گرامی
۷	۲۲	سید امراہیم
۸	۲۵	سید عبدالدین
۹	۲۶	سید عبداللہ

یہ شجرہ نسب مخدوم پیر سید شاہ محمد راجہ بکیری برطانوی قزاقان الانساب صفحہ ۱۰۹

یہ شجرہ نسب مکمل ہے صرف دوا اسلامائے گرامی درج ہونے سے رہ گئے ہیں جو حسب ذیل

نمبر شمار	پشت نمبر	اسماء گرامی
۱	۷	سید علی
۲	۸	سید حسین

نوٹ: یہ دونوں نام متنازعہ قبیہ ہیں

سید کریم الدین احمد علوی حسینی جو قریب یہاں کی ایچی کتاب مخزن الانساب صفحہ ۱۰۹ تا ۱۱۰ پر قلم طراز ہیں کہ نسب نامہ سید غلام علی آزاد بگلائی اور یہ نسب نامہ راہبگلائی ہمارے دونوں ایک ہی ہیں اس لئے کہ دونوں سلسلے سید ابوالفتح واسطی کا اولاد کے ہیں صرف دونوں ناموں میں دو ناموں کا فرق ہے یعنی سید علی اور سید حسین میر غلام علی آزاد بگلائی کے نسب نامہ میں یہ دونوں نام نامہ ہیں اور دوسرے میں کہ شاید یہ کتابت کی غلطی کے متعلق ہو

لا منظوم شجرہ علامہ سید علی بگلائی صفحہ ۱۹۵

علامہ سید عبداللہ بگلائی سادات بادشاہ سے تعلق رکھتے ہیں اور ماجزین سید ہیں۔

۱۲۱ھ میں فتح سیر بادشاہ کے دربار میں اپنا نسب لا منظوم شجرہ فارسی زبان میں پیش کیا

لاحظرو (ماثر اکرام صفحہ ۲۵۹)

یہ شجرہ تمام موجودہ شعروں میں سب سے زیادہ قدیم ہے۔ اس شجرہ کو سادات

بارہ کی تمام شاخوں نے صدقہ تسلیم کیا ہے۔

یہ شجرہ نسب سید غلام علی آزاد بگلائی برطانوی قزاقان الانساب صفحہ ۱۰۹

یہ شجرہ حضرت علی سے سید ابوالفتح واسطی تک مکمل ہے۔

نمبر شمار	پشت نمبر	اسماء گرامی
۷	۲۱	سید علی باگھ
۸	۲۲	سید محمد
۹	۲۳	سید عداہ
۱۰	۲۵	سید عبداللہ

یہ شجرہ نسب صبر بگلائی از سید فیروز خضر اوکاٹوی راجا

یہ شجرہ بھی ہر طرح مکمل اور صدقہ قدیم ہے صرف ایک نام درج ہونے سے رہ گیا

ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:-

نمبر شمار	پشت نمبر	اسماء گرامی
۱	۶	سید محمد صدیقی

راجا کریم حسن صفحہ ۸۰ راجا صبر بگلائی صفحہ

یہ شجرہ نسب سید مصباح الہدی دہلوی برطانوی نسب نامہ دہلی

اس شجرہ میں ایک نام پشت خیز پر سید علی خاں کو سید علی ابوبکر درج کیا گیا ہے

جس سے پہلے کسی نے نہیں لکھا۔

اس شجرہ میں بھی اور شجرہوں کی طرح کچھ اسمائے گرامی درج ہونے سے رہ گئے

ہیں جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	پشت نمبر	اسماء گرامی
۱	۱۰	سید حسین خاں
۲	۱۱	سید علی
۳	۱۲	سید زین خان
۴	۲۱	سید علی باگھ
۵	۲۲	سید محمد
۶	۲۳	سید عداہ

۸ شجرہ نسب سادات واسطی کھنڈ بر طابق تاریخ حسن صفحہ ۸۸۳۸  
یہ شجرہ بھی مکمل ہے صرف دو اسمائے گرامی درج ہونے سے رہ گئے جس کی تفصیل

حسب ذیل ہے۔

خبر شمار	پشت نمبر	اسمائے گرامی
۱	۱۰	سید حسین عارانی
۲	۱۱	سید علی

۹ شجرہ نسب بر طابق نسبت سادات نواز پور از سید القنی حسین ندوی  
یہ شجرہ نسب مکمل ہے صرف دو نام درج ہونے سے رہ گئے ہیں

(۱) سید نرینہ ثلث پشت ۱۱ اور (۲) سید حسین پشت ۱۱

۱۰ شجرہ نسب مخدوم علی بر طابق کنز الانساب صفحہ ۴۴  
اس شجرہ نسب میں باہر اسمائے گرامی درج ہونے سے رہ گئے ہیں تفصیل

حسب ذیل ہے۔

خبر شمار	پشت نمبر	اسمائے گرامی
۱	۸	سید حسین
۲	۹	سید علی عارانی
۳	۱۰	سید حسین عارانی
۴	۱۱	سید علی
۵	۱۲	سید عمر
۶	۲۰	سید مسعود
۷	۲۱	سید علی ہاکھ
۸	۲۲	سید محمد
۹	۲۳	سید صلاح

خبر شمار	پشت نمبر	اسمائے گرامی
۱۰	۲۵	سید نور الدین
۱۱	۲۶	سید بدر الدین
۱۲	۲۷	سید احمد بابیری

ایک غلط کامی ازالہ | واضح رہے کہ سید مسعود سید ابو الفراس کے بیٹے اور سید ابو الفراس واسطی  
کے چچا تھے۔ سادات قوا از پور صفحہ ۴۴ کے نسب ناموں میں بھی سلسلہ بیان کیا گیا ہے۔

سادات باہرہ، ملاحظہ ہو کہ سید درویش علی نے بھی سید مسعود کو سید ابو الفراس کا فرزند قرار دیا  
ہے کہین ڈاکٹر سید صفدر حسین نے سید درویش علی کی تصنیف سید الاناریخ کے آخر میں اپنی تہمید

شمالی کتاب کیا ہے جس میں ڈاکٹر صاحب نے سید مسعود کا سلسلہ اس طرح بیان کیا ہے۔ سید  
مسعود بن اسمیل بن سید حسین بن ابو الفراس ثانی بن سید ابو الفراس۔ ظاہر ہے کہ وہ سادات

جوں کا سلسلہ نسب کبھی کبھی فرزند کے توسل سے سید مسعود تک پہنچتا ہے ان کے لئے یہ ترتیب  
قابل قبول نہیں اس لئے کہ ڈاکٹر صاحب نے اس نسبتی سلسلہ کا مانعہ تحریر نہیں کیا جو اندیشہ زوری

تھا۔ سید صفدر حسین نے سہرا یا ازالہ سادات بگلائی کے نسب نامہ میں سید مسعود کو شمالی رکے  
قطعی کی ہے کیوں کہ ابو الفراس ثانی سید مسعود کے بھائی تھے پر دادا نہیں۔ آزاد بگلائی کے بیان کے

مطابق سید ابو الفراس کے فرزند سید ابو الفراس ثانی ابدالان کے فرزند سید حسین سادات بگلائی کے  
ابداد میں ہیں۔ ملاحظہ ہو کہ سید صفدر حسین صورت ابلی سادات بگلائی کو سید مسعود کے بیٹے علی

کا فرزند تحریر کیا ہے۔ بہر حال یہ امر صدقہ ہے کہ سید مسعود سید ابو الفراس کے فرزند تھے۔ اس سلسلہ  
میں لازماً ڈاکٹر سید صفدر حسین سے سہو ہوا ہے جس کی اصلاح ضروری ہے۔ میری تحقیق یہ

ہے کہ سید صفدر حسین صورت ابلی سادات بگلائی سید ابو الفراس واسطی کی پانچویں پشت میں  
ہیں ملاحظہ ہو شجرہ نسب صفحہ ۴۴ از پور فیض خٹرا ڈاکٹری جیب کہ ڈاکٹر سید

صفدر حسین نے اپنے ضمیمہ میں سید صفدر حسین کو سید ابو الفراس واسطی کی ساتویں پشت  
میں درج کیا ہے جو صرف دو ناموں کے غلط اندراج کے متبقی ہوا یعنی سید اسمیل اور

سید مسعود۔



پرویز خضر اگاہی نے اپنی تصنیف ”صفیر مگلائی“ میں ”شجرہ نسب میر سید اسماعیل اور سید محمد سود کے نام درج نہیں کیے ہیں ملاحظہ ہو شجرہ صفیر مگلائی صفحہ ۱۱۲ اور صفحہ ۱۱۳ محاذ الفرج ثانی کا پیرائہ تحریر کیا ہے جو درست ہے اسی طرح سید عثمان مصنف میلاد تاریخ اور سید الحسن مصنف مسادات نواز پورے سید محمد صفیر کو سید ابوالفرج ثانی کا پیرائہ تحریر کیا ہے ملاحظہ ہو صفحہ ۲۲۲ ”سید محمد صفیر“ نائجہ گلام حسین واسطی بن سید بن سید حسین بن ابوالفرج ثانی بن سید ابوالفراس“

وامصنف سید الدار بجہ مسادات نواز پور صفحہ ۵۹ سید الدار بجہ صفحہ ۱۸ آخر کلام صفحہ ۱۱۲۔  
وامصنف مگلائی صفحہ ۲۸۲ شجرہ مسادات نواز پور صفحہ ۲۲۲















سيد مصباح الهدى الوسيوني

(شجره نصب ص ۲۲۰)

اصل نام - سید مصباح الدینی

ادبی نام - مصباح دیبختی

والله اعلم بالصواب

جائے میدانِ شہ - دینے سے قطعاً (نالندہ) صوبہ بہار، ہندوستان

تاریخ پیدائش۔ ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۱ء

تعلیم: ۱۹۳۸ء میں جنگ اور دروڑاں اسکول سمستی پور ضلع میں تعلیم کے پیشرو بن گئے۔

کامیاب کے ساتھ ساتھ اس میں بھی ایک نیا دور شروع ہو گیا ہے۔

کے لئے ڈیوڑھن میں اور ۱۹۴۳ء میں اسی کو نمونہ سٹی سے بی ایس سی کیلئے ڈیوڑھن میں یاس کیا۔

ملازمتیں | بریلی اور چغتائی میں ملازمت کی کھلتے، بہار شریف اور ڈھاکہ میں اسکولوں

میں ٹھوکر چیت سے لاس کیا۔ کراچی، راولپنڈی اور اسلام آباد میں پرسیں انفانٹیشن پلاننگ

حکومت پاکستان میں تقریباً ۲۹ سال تک ملازمت کی اور دسمبر ۱۹۸۳ء میں طبی پر نسیل انفالکشن

آفیسر کی حیثیت سے بیکدوش ہوئے۔

۱۹۴۷ء میں آزادی کے بعد کلکتہ سے ایک ایسا سفر آفاقہ جاری کیا جس کے

جوف اور سر سے۔ ۱۹۴۹ء میں کلکتہ سے میرے افسانوں کا مجموعہ "نام" لکھی "شاہجی ہوا" ۱۹۵۰ء

میں رحمت اللہ علیا مل گئی اسکو دل ڈھکا کہ سے ہا بنارہ "شاہین" ثالث جہد نے لگا تو اس کے ایلو جیڑی

پورڈ کے ممبروں سے ٹکلتے، ڈھاکے، کراچی اور راولپنڈی میں مستند ادبی محفلوں میں شریک ہوتے

ہوئے۔ اردو ادرا نچو نری میں افسانے اور مضامین شائع ہونے کی تفصیل الگ درج ہے۔

۱۲۴

ادوار انگریزی میں علامہ سید سلیمان ندوی پر مضامین

- ۱۔ اے پرنسز اور اربکس (مختصر افسانہ) ... السٹیر پیٹر وکیل آپس ان کو لایا ۲۲ اگست ۱۹۵۲ء  
۲۔ پروگریس آف اسلک پروڈیوسرز ... وکیل اسٹوڈنٹس وائس لایا ۳۱ مارچ ۱۹۵۳ء  
۳۔ دنی گریٹ پیچ (مختصر کہانی) ... روزنامہ سٹیم، چٹا گنگ ۳۳ مارچ ۱۹۵۳ء  
۴۔ ایچیکل کلینکس ... روزنامہ یونیٹی، چٹا گنگ ۷ فروری ۱۹۵۴ء  
۵۔ قادم پٹیس ان پالتان ... روزنامہ پستاتان ٹانگرا ہور ۱۸ مارچ ۱۹۵۴ء  
۶۔ قادم پٹیس ان پالتان ... روزنامہ ٹانگرا کراف لایا ۳۰ جنوری ۱۹۵۵ء



- ۳۸۔ فیصلہ... پر پرنسٹن اینڈ نیو جیرس... روزنامہ سائیرٹن ایجنٹسٹر چٹاگانگ ۱۹ جون ۱۹۶۶ء  
۳۹۔ ڈیوئیڈ پرنسٹن آف ریڈیو اینڈ ٹیلی ویژن ان پاکستان... روزنامہ سائیرٹن ایجنٹسٹر چٹاگانگ ۱۹ جون ۱۹۶۶ء  
۴۰۔ روزنامہ سائیرٹن ایجنٹسٹر چٹاگانگ ۲۲ مارچ ۱۹۶۶ء

## ادویں افلا تے اور افلا تے

- ۱۔ مین سوچی... ہمارے شہر کراچی... ہمارے شہر ڈاکٹر قرین جالبان  
۲۔ ایک انسان (انگریزی سے ترجمہ) روزنامہ عصر جدید، کلکتہ... ستمبر ۱۹۶۵ء  
۳۔ نیویا لک کے جے پے (انگریزی سے ترجمہ) ہمارے پیام تعلیم کوئی... نوبر، دسمبر ۱۹۶۵ء  
۴۔ افسانے... ہمارے شہر مین، ڈھاکہ مارچ ۱۹۶۵ء  
۵۔ ماہ میرے چیلے... روزنامہ سائیرٹن ایجنٹسٹر چٹاگانگ ۳ مارچ ۱۹۶۵ء  
۶۔ آپریشن کے بعد... روزنامہ جنگ، راولپنڈی ۸ اپریل ۱۹۶۶ء  
۷۔ قزاقی... ہمارے شہر کراچی، اپریل ۱۹۶۵ء  
۸۔ ٹولن ڈیڈ... ہمارے سوداگر، کراچی، نوبر ۱۹۶۰ء  
۹۔ حرف شہادت... ہمارے سوداگر، کراچی، ستمبر ۱۹۶۶ء  
۱۰۔ ناگاہی گشت... ہمارے کون، گیا (ہندوستان) ۱۹۵۵ء  
۱۱۔ قریب قریب... ہمارے کون، گیا (ہندوستان) ۱۹۵۵ء  
۱۲۔ بھائی جان... ہمارے کائنات، لاہور، جون، ۱۹۶۹ء  
۱۳۔ ہفت ٹکٹ... ہمارے سب بارہ، لاہور  
۱۴۔ نقب زن... ہمارے بھول، لاہور  
۱۵۔ دو ممتاز...  
۱۶۔ انوکھی قربانی...  
۱۷۔ افسانے... ہمارے شہر مین، ڈھاکہ خاص نمبر سلا ۱۹۵۹ء

- ۱۰۔ ایچیکھول پینٹس... روزنامہ سہل اینڈ نیو جیرس لاہور یکم فروری ۱۹۶۶ء  
۸۔ دی سوڈن پیپل (تاریخ) ہفتہ وار سٹڈی پوسٹ کراچی ستمبر ۱۹۵۹ء  
۹۔ مولانا محمد علی... روزنامہ ٹائمز کرافٹ کراچی ۵ جنوری ۱۹۶۶ء  
۱۰۔ اسپیکر لیڈر پرنسٹن اسٹریٹجیشن فرنٹی ہفتہ وار سٹڈی پوسٹ کراچی ۸ نومبر ۱۹۵۹ء  
۱۱۔ مارویاں... ہفتہ وار سٹڈی پوسٹ کراچی ۱۷ اگست ۱۹۵۹ء  
۱۲۔ دفائی ٹائمز... روزنامہ سائیرٹن ایجنٹسٹر چٹاگانگ ۲۵ دسمبر ۱۹۶۵ء  
۱۳۔ ڈیوئیڈ پرنسٹن آف ریڈیو اینڈ ٹیلی ویژن ان پاکستان... روزنامہ نیو جیرس، لاہور ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء  
۱۴۔ سرید احمد خان... روزنامہ مارنگ نیوز کراچی ۲۷ مارچ ۱۹۶۵ء  
۱۵۔ ایئر خسرو... روزنامہ نیو جیرس، لاہور ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء  
۱۶۔ فیوٹینل پروگریس ان دی فیڈل آف ایگریکچر روزنامہ سائیرٹن ایجنٹسٹر چٹاگانگ ۱۷ مارچ ۱۹۶۶ء  
۱۷۔ مولانا الطاف حسین حالی... روزنامہ پاکستان ٹائمز، راولپنڈی، ۳۱ دسمبر ۱۹۵۸ء  
۱۸۔ مولانا حالی... روزنامہ پاکستان ٹائمز، کوئٹہ، یکم جنوری ۱۹۵۸ء  
۱۹۔ مولانا ترکیب آف سیرنگز (مطالعہ) روزنامہ دی مسلم اسلام آباد ۲۸ اگست ۱۹۶۵ء  
۲۰۔ ایچیکھول پروگریس ان پاکستان... روزنامہ نیو جیرس چٹاگانگ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۵ء  
۲۱۔ الوب مینی نیٹو کے مین لائٹ... روزنامہ سائیرٹن ایجنٹسٹر چٹاگانگ ۲۲ فروری ۱۹۶۶ء  
۲۲۔ روزنامہ سائیرٹن ایجنٹسٹر چٹاگانگ ۱۰ فروری ۱۹۶۶ء  
۲۳۔ فردی ٹورسٹ... روزنامہ کیمپانیشنل، تہران، ۲۰ مارچ ۱۹۶۵ء  
۲۴۔ سرسید دی سیرسٹ... روزنامہ نیو جیرس، چٹاگانگ ۲۲ مارچ ۱۹۶۵ء  
۲۵۔ ڈیوئیڈ پرنسٹن آف ٹوریزم... روزنامہ مارنگ نیوز، کراچی ۱۵ اپریل ۱۹۶۶ء  
۲۶۔ روزنامہ مارنگ نیوز، ڈھاکہ ۲۰ اپریل ۱۹۶۶ء  
۲۷۔ روزنامہ سائیرٹن ایجنٹسٹر چٹاگانگ ۲۰ اپریل ۱۹۶۶ء  
۲۸۔ سائیکھ کے کلائرٹ ان پاکستان... روزنامہ نیو جیرس، لاہور ۲۳ مئی ۱۹۶۵ء  
۲۹۔ فیصلہ... پر پرنسٹن اینڈ نیو جیرس... روزنامہ سائیرٹن ایجنٹسٹر چٹاگانگ ۱۰ جون ۱۹۶۶ء

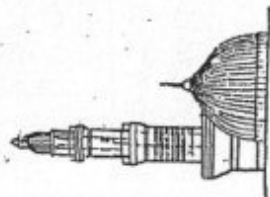
## ادبی مضامین

- ۱۔ مینائی کھوجا جی پر (مطلق کی ایک نظم کا ترجمہ) ہفت روزہ اعلان، کلکتہ، ہفت روزہ ۱۹۵۳ء
- ۲۔ اردو شرقی پرستان میں..... روزنامہ پاکستان، ڈھاکہ، میڈیکل سوسائٹی ۱۹۵۳ء
- ۳۔ کراچی کی کہانی..... روزنامہ پاکستان، ڈھاکہ، پیمنس پریس ۱۹۵۳ء
- ۴۔ بینہ کی مار آپ کی رائے میں..... روزنامہ کھبرستان، راولپنڈی ۱۲ جون ۱۹۵۳ء
- ۵۔ اسے جی صغیر..... روزنامہ پاکستان، ڈھاکہ، ۱۷ سب اپریل ۱۹۵۳ء
- ۶۔ کائنات کی کہانی..... ماہنامہ سوساگر، کراچی، نومبر، دسمبر ۱۹۵۳ء
- ۷۔ حقیقی جمہوریت..... روزنامہ کھبرستان، راولپنڈی ۱۸ نومبر ۱۹۵۳ء
- ۸۔ ترقی کا ناظم..... روزنامہ پاکستان، ڈھاکہ، ۱۰ اپریل ۱۹۵۳ء
- ۹۔ مریکس کا کتب خانہ اور اس کی خدمات..... ہفت روزہ کھبر و راولپنڈی، ۲۳ مارچ ۱۹۵۳ء
- ۱۰۔ جمہوریہ ملی..... ماہنامہ سوساگر، کراچی، اپریل، مئی ۱۹۵۳ء
- ۱۱۔ علامہ اقبال نے یہودی خطے کو بدلتے ہوئے کیا تھا..... روزنامہ جگ راولپنڈی ۲۲ مئی ۱۹۵۳ء
- ۱۲۔ علامہ اقبال اور واقعہ شہادت..... ماہنامہ سوساگر، کراچی، اشاعت خاص ۱۹۵۳ء
- ۱۳۔ سوشلزم اقبال کی نظر میں..... روزنامہ کھبرستان، راولپنڈی ۷ مئی ۱۹۵۳ء
- ۱۴۔ کیا اردو نثر کی ترقی ممکن ہے..... روزنامہ شرق لاہور، ۳ ستمبر ۱۹۵۳ء
- ۱۵۔ میرا ڈرائنگ روم..... روزنامہ جگ، راولپنڈی، ۲۰ اگست ۱۹۵۳ء
- ۱۶۔ مسیحیت، یہودیت کی نظر میں..... روزنامہ قوائے ہفت لاہور راولپنڈی ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۳ء
- ۱۷۔ راست بانی..... روزنامہ شرقی ہفت سالانہ لاہور ۱۶ نومبر ۱۹۵۳ء روزنامہ شرق لاہور ۱۸ نومبر ۱۹۵۳ء
- ۱۸۔ پیاروں کی عیادت..... روزنامہ تجارت، کراچی ۳۱ دسمبر ۱۹۵۳ء روزنامہ شرق لاہور لاہور ۱ جنوری ۱۹۵۴ء
- ۱۹۔ خوں کا عطیہ..... روزنامہ شرقی ہفت سالانہ لاہور لاہور ۱۹ جنوری ۱۹۵۴ء روزنامہ شرقی، کراچی ۱۱ جنوری ۱۹۵۴ء

- ۲۰۔ وقت کی قدردانی..... روزنامہ جگ راولپنڈی، ۲۵ سب اپریل ۱۹۵۳ء
- ۲۱۔ صفائی..... روزنامہ جگ، کراچی، ۷ جنوری ۱۹۵۳ء وفات ۶ جنوری ۱۹۵۳ء روزنامہ شرقی ۱۱ جنوری ۱۹۵۳ء
- ۲۲۔ سید صاحب الدین عبدالرحمن..... سید سلیمان السوسنی الشن، کراچی، جولائی، ۱۹۵۳ء

## شعری مجموعوں پر ملاحظہ

- ۱۵۔ ”سپائیکل“ از غلطی گلشنی مطبوعہ اسلام آباد ترجمہ محمد سجاد ۱۹۵۳ء، خواب کی ریت از غلطی گلشنی مطبوعہ اسلام آباد ترجمہ محمد سجاد ۱۹۵۳ء
- ۱۶۔ دل کی کتاب از جمیع غلطی گلشنی مطبوعہ اسلام آباد ترجمہ محمد سجاد ۱۹۵۳ء
- ۱۷۔ قورلا از قصیدہ کراچی ۱۹۵۳ء، (۷) جمیل غلطی گلشنی مطبوعہ اسلام آباد ترجمہ محمد سجاد ۱۹۵۳ء
- ۱۸۔ لاہور اشاعت خاص ۱۹۵۳ء۔
- ۱۹۔ اندر اس میں شائع ہوئے ہیں جن کا سرکاری طور پر محفوظ نہیں کیا جاسکا۔ ماہنامہ شمع، دہلی۔ ماہنامہ آئینہ ورت، دہلی۔ ہفت روزہ خیر و خیر، بمبئی۔ ماہنامہ ادیب، ناٹیکاؤن۔ ماہنامہ نفاذ تعلیم، ساکھوٹ۔ ماہنامہ نیرنگ خیال، راولپنڈی۔ ہفت روزہ مسلم، ڈھاکہ اور ماہنامہ ست اسر، قمبر لائٹ لاہور میں ان کے مضامین اور اشعار شائع ہوئے۔
- ۲۰۔ مزید بکارت متعدد اردو ادبی اخبارات میں خطوط نام ایڈیٹر شائع ہوئے جن کی فہرست طویل ہے۔

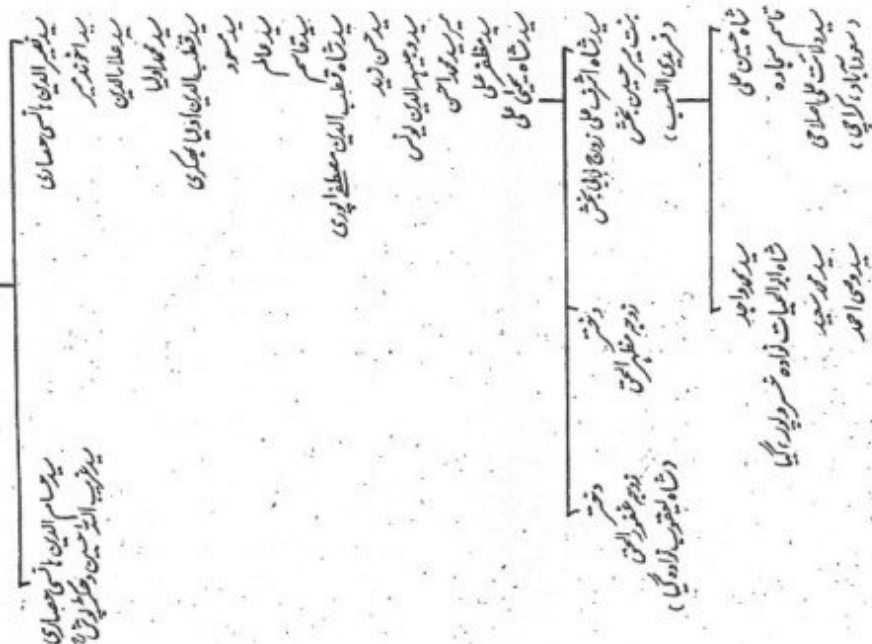


[illegible]

۱۸۔ یسے ان کی اولاد انجیب الطریق ساتا جیت جس (کا بیٹا گیارہ سال) (۱۲)

اولاد سید محمد الدین بن سید علی شیر جاجیری

سید فیض الدین  
د شجرہ صفر ص ۲۲









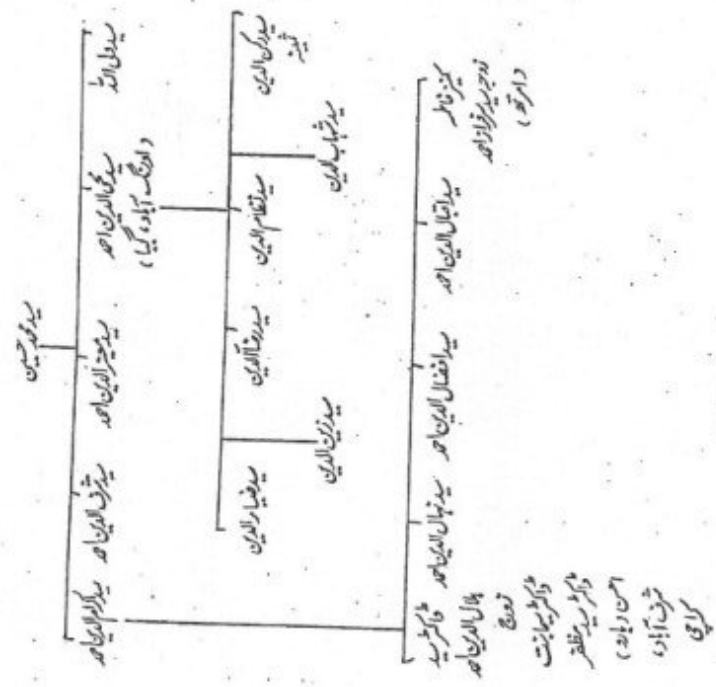




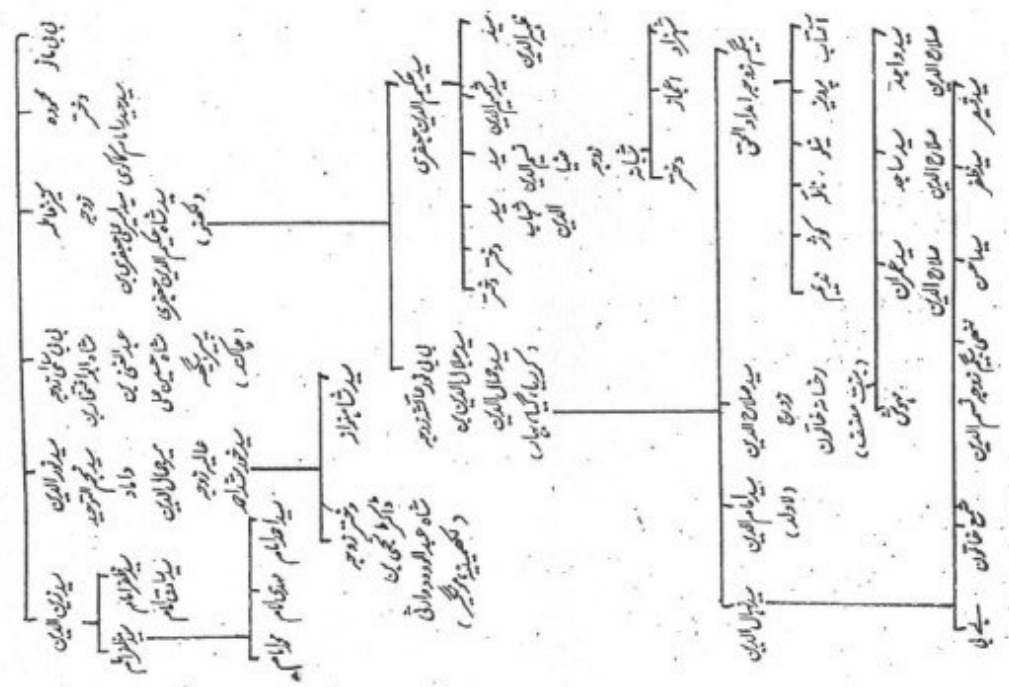


# شجره نسب اولاد سید حسام الدین

رسادات برکات



# رسادات برکات و سید حسام الدین



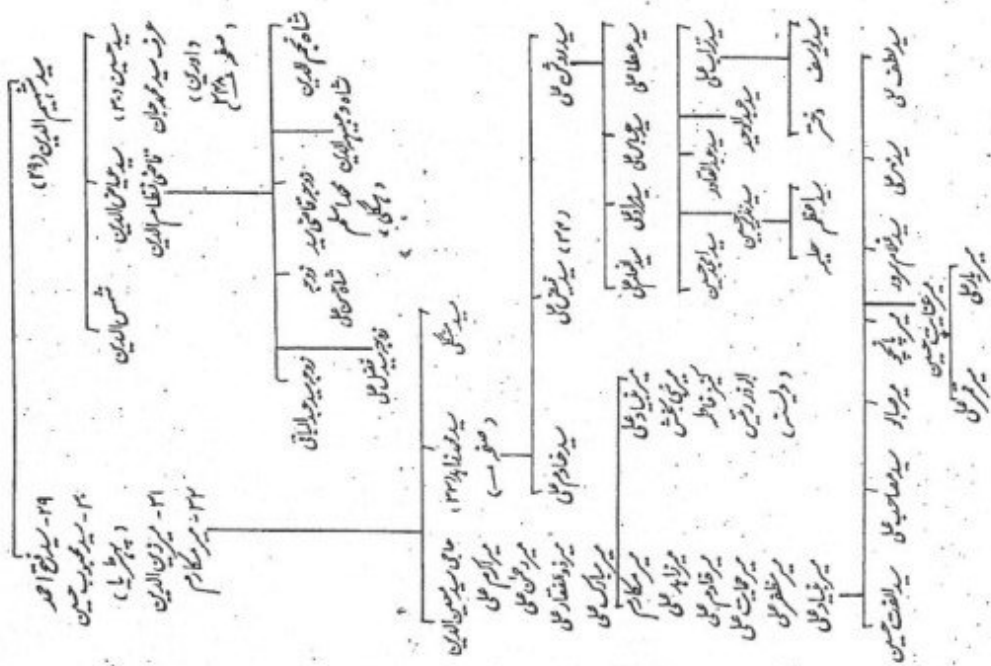




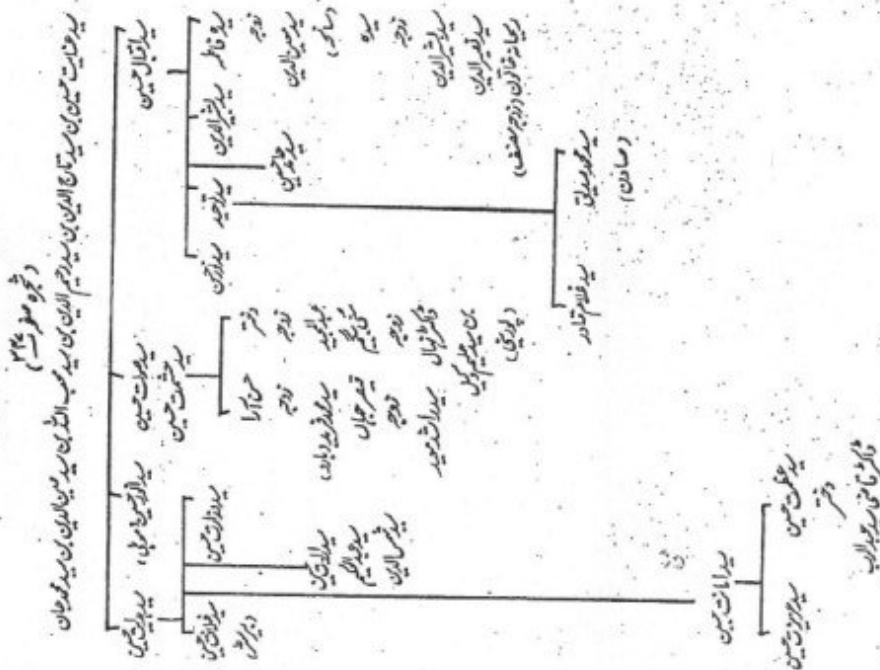




## اولاد سید شاه یوسف دولابین سید احمد جابری



## اولاد سید محمد خان (اوتین)





## مولانا حکیم سید برکات احمد لکھنوی میر نزاری

مولانا سید برکات احمد لکھنوی میر نزاری کے والد ماجد کا اسم لکھنوی سید عالم علی خان جو میر نزاری کے بابت ہے اور مادہات و بابیز سے تعلق رکھتے تھے اور سید احمد بابیز کے بیٹے سید حیدر آبادی کے دادا ہیں تھے۔ حکیم سید عالم علی نے علامہ نثار حسن گیلانی کے دادا حکیم سید محمد احسن سے درس کیا تھا پھر تالاشی مٹاشی میں ریاست ٹونک تشریف لے گئے تھے جہاں انہوں نے علم طب میں ایک مقام پر ایک کٹر شامی طبیب بنے ان کے بعد ان کے نامزد فرزند مولانا حکیم سید برکات احمد بھی ریاست ٹونک میں شامی طبیب بنے۔ مولانا حکیم سید برکات احمد اپنے نام کے آخیری میر نزاری بہاری ٹالاشی لکھی کہتے تھے۔ شہرہ میں مولانا نے ٹونک میں ایک خلیفہ عالم کیا تھا چنانچہ وہ قندیں دیا کرتے تھے۔ وہ ملک اس ماز کا شہرہ معروف درہ تھام۔

مولانا برکات احمد نے قند کا نام حکیم سید محمد احمد خان بن کے درویش فی الوقت لکھی میر علی خان لکھی :-

(۱) مولانا حکیم سید محمد احمد برکاتی، لائق آباد لکھی

(۲) سید احمد برکاتی ہندو درویشانہ لکھی سید نادر لکھی ہیں۔

آپ بچوں کے معروف ارباب بھی ہیں۔

سہ سہ شہر کے بہار ملا،

شہرہ اسلام لکھی

۴۶ حکیم سید محمد احمد برکاتی

۴۵ حکیم سید محمد احمد برکاتی

۴۴ مولانا حکیم سید برکات احمد

۴۳ سید عالم علی

۴۲ سید افضل علی

۴۱ میر ناصر علی

۴۰ میر داخل علی

۳۹ سید فیروز

۳۸ سید سکندر

۳۷ سید احمد علی

۳۶ سید سلطانی

۳۵ سید خان نزاری

۳۴ سید اللہ داد

۳۳ سید شاہ منجھن

۳۲ سید خلدوند

۳۱ سید محمد قلندر برکات

۳۰ سید شاہ محمود

۲۹ سید عالم بھٹی

۲۸ سید شاہ خضر سید برکات

۲۷ سید احمد بابیز

## بنی معصومہ بنت محمد و سید حسام الدین ہاشمی حساری

سید جلیل الدین یونس  
عالمہ زہرا حسن زید  
زہرا زہرا حسن زہرا حسن  
سید احمد شاہ ابدال  
سید علی ابدال  
سید حسین شاہ  
جعفی النسب  
سادات الہیہ بیت

جب سید تقیب شاہ بادشاہ گور (جنگل) نے وفات پائی تو ان کے بعد ان کا فرار سید حسین شاہ بن احمد شاہ ابدال تو بن گئے ہوا۔ گور سے تھوڑے وقت کے بعد گور کو تھوڑے وقت میں وارہ ہوئے اور عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گئے جب لوگوں نے جو کم کیا تو سخت قتل و اپنے بیٹے سید علی ابدال کے حملے کو دیکھا سید علی ابدال بادشاہ گور (جنگل) کا عقد بنی معصومہ سے ہوا جس کے بطن سے سید احمد شاہ ابدال تولد ہوئے۔ سید حسین شاہ بن سید احمد شاہ کا نزار ہر دو گاہ مظفر پور شہر میں مرتجع ملائے ہے۔

خوف، سید احمد شاہ ابدال کا عقد بنی معصومہ سے ہوا بنی معصومہ سے سید تقیب سید علی اور سید محمد تولد ہوئے۔

ملا خزن الانساب صفحہ ۱۰ تا ۱۰۵



علامہ مناظر احسن گیلانی  
(شجرہ نسب صفحہ ۲۲۷)

مولانا سناظر الحسن گیلانی کے آبا و اجداد خوشامانہ شیعہ مذہب خلیع تونچ، صوفیہ بہار کے رہنے والے تھے جو ساداتِ تربتِ الٰہی کی بارگاہِ بستیلا میں سے ایک ہے۔ یہ بارگاہِ مواضعیات، بارگاہِ کائنات کہلاتے ہیں جہاں سید احمد جبین کی اولاد بارگاہِ سید احمد جبینی کا مرکز و خلیع واقع ہے جو کہ کسی سرسبز خلیع میں ہے۔

مولانا غلام حسن گیلانی کا آبائی پیشہ کاشتکاری اور زمینداری تھا۔ مولانا گیلانی کے پردادا شمس بہت علم کا پہلی ذرا شایع موضوع چارہ خورہ پیشہ خود شعلی موٹنگ میں تھے۔ مدرسہ شایع موضوع گیلانی خلیو پٹنہ بی بی قبرستان سے ہونے لگا۔ اس طرح میر شجاع علی گیلانی کے باشندہ ہو گئے۔

سے آئے تھے اسکی نسبت کیا بنا پر اسکا نام لگائی گئی۔ لکھا۔

منتقل ہو کر گورنڈ پر گئے جہاں انہیں اپنا رشتا اور وقت کی طرف سے جائزہ لیا چو کچھ وہ لگیا کہ انصاف اور

سے ۱۲ میل پہلے ہے۔ والہ کی حالت کے بعد سید منہاج الدین کا دل اچھاٹ ہوا اور وہ والہ سے

ہمراہ اپنے بیٹے سید منہاج الدین کے ساتھ ہمارے اور میں مدفون ہوئے۔ یہاں شریعت لگائی

دارود ہوئے اور دلی میں مدفن ہوئے۔ سید شہاب الدین منہور شرف الدین کی بیٹی سید سنی کے

سید ندیم الدین جیلانی اپنے فرزند سید شہاب الدین اور بیٹے سید منہاج الدین کے ہمراہ دلی

ایک بوردہ محلہ کے تارکخ عمارت بوردہوں کا یاد دلواتی ہے۔ اسکا کلاں کا قدیم نام گورنڈ پر تھا۔

حد یوں قبل موضع گیلانی بوردہوں کا علاقہ تھا۔ اب ملک والہ ایک بڑا تالاب اور

۵۱۱۔ مضامین مولانا گیلانی از مظفر محمدی ص ۱۲ تا ۵۱

سید منہاج الدین کا حقدہ ڈرولام میں قحار ادا دلدار خور و خواجه لاہوری لاوا لہ کی فخر  
نیک اختر بنی خدیجہ سے ہوا اس طرح سید منہاج الدین کا تعلق مورخین ڈرولام سے ہوا راست ہوا  
دولوں قحار برادران کے وزارت مورخین ڈرولام کے قریب رہا۔ دولوں بہت ہی مشہور بزرگ گنگ  
نہید اسب کھان کے وزارت و رحلتاں ہوتا ہے۔ قاضی نادان کے ایک شخص محمد علی بن سید صاحب  
بن سید کرم علی بن سید عبد اللہ بن سید بن محمد شریف بن سید محمد شاہ بن سید بدیع الدین بن سید  
منہاج الدین بن سید گیلانی کوٹ کے سید سید تقسیم گیلانی کے آباؤ ہونگے اس طرح یہ سید بنی واسطی سادات  
علی بن سید سلطان بن سید میر تقسیم گیلانی کے آباؤ ہونگے اس طرح یہ سید بنی واسطی سادات  
کرام کرم علی بن سید کی دوسری شاخ گیلانی میں آباد ہے۔ میر تقسیم گیلانی کے آباؤ ہونگے اس طرح یہ سید بنی واسطی سادات  
میں۔ میر تقسیم گیلانی کے آباؤ ہونگے اس طرح یہ سید بنی واسطی سادات  
محمد حسن کا حقدہ گیلانی میں بنی آکر نہایت امام بخش بن سید عبد اللہ بن سید تقسیم سے ہوا جن سے مولانا  
حسن کے تین فرزند تولد ہوئے۔ سید ابوہریرہ سید ابو الخیر سید ابو الخیر الدولہ تولد ہوئے۔ سید ابو الخیر  
حافظ عالم اور سید تقسیم گیلانی کے آباؤ ہونگے اس طرح یہ سید بنی واسطی سادات  
بنی آکر مولانا۔ سید کرم علی بن سید عبد اللہ بن سید محمد شریف بن سید محمد شاہ بن سید بدیع الدین بن سید  
مولانا علق الدین بن سید ابو الخیر مولانا محمد علی بن سید عبد اللہ بن سید محمد شاہ بن سید بدیع الدین بن سید  
بنی آکر مولانا۔ سید کرم علی بن سید عبد اللہ بن سید محمد شریف بن سید محمد شاہ بن سید بدیع الدین بن سید  
مولانا علق الدین بن سید ابو الخیر مولانا محمد علی بن سید عبد اللہ بن سید محمد شاہ بن سید بدیع الدین بن سید  
بنی آکر مولانا۔ سید کرم علی بن سید عبد اللہ بن سید محمد شریف بن سید محمد شاہ بن سید بدیع الدین بن سید  
مولانا علق الدین بن سید ابو الخیر مولانا محمد علی بن سید عبد اللہ بن سید محمد شاہ بن سید بدیع الدین بن سید

[illegible]

میں مشہور تھا۔ اس مدرسہ میں بہار اور ہندوستان کے علاوہ سرحد اور کابل ملک کے طلباء کی ایک اچھی تعداد مولانا سے ملائندہ کے لئے آئی۔ ہزارہ کے مولانا عبد اللہ شہر نے کوئٹہ کی ہا میں تولوں اختیار کیا اس طرح اس گاؤں میں رشد و ہدایت، اور اس دندہ میں اور آئینہ تالیف کا نصف صدی تک خلفاء رہے۔ مولوی ابو نصر نے اسی محل میں مولانا گیلانی کو عربی و فارسی منطق فلسفہ اور حدیث کی تعلیم دلوائی۔ اسی زمانہ میں مولانا محمد احسن کے ایک شاگرد حکیم عالم علی یاسق ٹونک میں سرکاری طبیعت تھے۔ انہوں نے منطق اور فلسفہ کے لئے ایک مدرسہ بھی کھولا تھا۔ ان کے فرزند حکیم برکات نے مدرسہ کو چار چاند لگا دیئے۔ اس وقت منطق اور فلسفہ میں پورے ہندوستان میں ان کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ مولانا گیلانی کی تعلیم و تربیت کے لئے اپنے پیچھے مولانا برکات احمد کے پاس راجپوتانہ کی ریاست ٹونک میں بھیجا۔ اس وقت مولانا گیلانی کی عمر ۱۳ برس کی تھی، سال ٹونک میں تعلیم حاصل کر کے وہ پھر علی حدیث کی تکمیل کے لئے مولانا غلام دین دیندہ پورے اور مولانا انور شاہ کاٹھیری اور مولانا محمد امجد الحسن فیض الہند کے تلامذہ میں رہے۔ شیخ الہند نے مولانا کو چار کلا اور دو درسلے کا تمام اسماء الہ الریشہ، مولوی بندہ کی ادارت کے سپرد کر کے اور مبلغ ۳۰ روپے ہاتھ پر ترخانہ کر کے ایک سال تک مولانا دونوں رسالوں کی ادارت سنبھالتے رہے۔ اسی زمانہ میں آپ نے ایک کتاب "الوزر غفاری" لکھی جس کو دیکھ کر مولانا اشرف علی تھانوی نے پیشین گوئی کی کہ یہ مصنف محقق ہو گا۔ پھر دوسری کتاب کا نشات رونما کی گئی۔ ایک سال کے بعد مولانا دیندہ سے وطن واپس آئے اور مونچر میں مولانا محمد علی مونچری کے زیر سایہ ایک رسالہ جاری کرنے کی ہنگامہ میں لگے رہے لیکن سرمایہ فراہم نہ ہو سکا۔ اسی دوران میں اچھا گھوڑا درویشی میں دغظ و تلخیش میں مصروف رہے۔ ایک دن ایک مجمع میں ایک ہندو مولانا کی تقریر سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا۔ آخر کار دوبارہ دیندہ جا کر القاسم "اور الرشید" کی ادارت سنبھالی جس کے عوض ۵۰ روپے تنخواہ ملتی۔ حیدر آباد میں استعفاء ان کے بعد سید علی الدین بیر شمس مولانا کے عزیز تھے۔ وہاں قیام کے دوران ان کی ملاقات ضمر قرآن مولانا حمید الدین فراہی پریشیل مدرسہ نظامیہ سے ہوئی جن کی وساطت سے

ملائی میں مولانا گیلانی عثمانیہ لڑکھوڑی میں دینیات کے پھر مدرسہ پڑ گئے۔ ۱۲۸۰ سال کے بعد صدیقی صاحب کی سکندریہ پر مولانا صدیق شہر دینیات مقرر ہوئے اور آخر کار ۱۵ اپریل ۱۳۱۹ء کو سکندریہ ہوئے۔ مولانا کی وفات پر مولانا نصرت نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مولانا کا مقدر لہجہ آسٹریٹ سید محمد نذیر دار فر سے ملائی میں ہوا جن سے ایک فرزند سید علی الدین الدین ایک دختر تولد ہوئی۔ سید علی الدین حکومت پاکستان میں پی ایس اے ایس کے عہدہ پر تادمہ و ملازم میں دفاتر پائی۔ دختر کا مقدمہ حاج الدین بن سکرام احسن سے ہوا۔ مولانا ایک صاحب شخصیت تھے وہ میرا در پر فیض رہے اور ۲۵ سے زائد کتابیں تصنیف کیں، آخری دنوں میں تصوف سے لگاؤ ہو گیا تھا۔ مولانا کی زندگی ہمیشہ فقیرانہ رہی۔ مولانا کے چھوٹے بھائی منظر حسن جامو عثمانیہ میں پڑھے تھے۔ مولانا ایک اچھے شاعر بھی تھے۔ چند قصائید - تدوین قرآن تدوین حدیث مقالات احسانی - اسلامی معاشیات - نظام تعلیم و تربیت - سوانح قاسمی امام ابو حنیفہ کی سیاسی زندگی - مہر نور دین -



سید

موجود ہو چکے ہیں، مگر خدا اور متحامل میں واقع ہے۔ نسلی اور انسانی اعتبار سے یہ درجہ و درجہ کی مخلوق ہے ہمارے انتہائی مقصد میں، درخیز اور غیر متعلقہ ہیں۔ یہ جو پرکار کا علاقہ آئے، چھپو، و نازی پرورد اور بنایا سے جو خود تک چھلکا ہوا ہے۔ یہ بیشتر میں کہیں کبھی اس کی ایک عظیم شاعر گوردا ہے جسے ہندی زبان کا بابا آدم کہتے ہیں اور اس پر ساریا نے جو چوری زبان کی ہندی زبان کی ان کہتے ہیں، گنگا کے علاقہ دریائے تاراج میں عظیم الشان ہے اسی علاقہ میں پالی پتر، پٹنہ، واقع ہے جو مدینہ ایک بڑے مغربی ملک و ہند کا دار الحکومت رہا۔ یہ بیشتر علم و عرفان کا سرچشمہ اور گہرا ذوق رہا ہے۔

[illegible]

یہاں کے شاعروں کی یاد دلاتی ہے اور جو دنیا کی زبانوں میں ایک ممتاز مقام رکھتی ہے۔  
 مونیگر کا خط اپنے تفسیر علاقوں سے تاثر ہے اور مختلف تہذیبوں کے سرچشموں سے یہاں  
 ہوتا رہا ہے اور برابری تہذیبی اور مذہبی میں امتیاز کر رہا ہے۔ نواب بہ قاضی کے سب اگر ان کی  
 سے جنگ کی شانی تو اس نے فطرت، جنگ کا کارنامہ اور خدا سے جو گرفتار کر رہا ہے اور مونیگر  
 شہر کو اپنا دارالقائم قرار دیا۔ چنانچہ مونیگر کے قلعہ سے اس نے انگریزوں سے نجات حاصل کر لے کی  
 جودھوہ تیز کر دی جس کے نتیجہ میں دو جنگیں لڑی گئیں اور آخر کار جس کی جنگ میں انگریزوں نے ہار  
 لے کر شہر کو اپنی اختیار کر لیا اور یہاں ۱۸۴۲ء کے شروع ہوا اور اس کا حوالہ دیتے ہوئے

تیرا سہم اگر گزریوں سے بھر چکا رہتے ہوتے اگلا کیا۔ یہ قری علیٰ برائے قسم کی قوی میں بہت ہزاری منصب پر نازتھو تھے وہی اسی جنگ میں شہید ہوئے۔ میر قمر علی سادات جانیہ سے یہ تعلق رکھتے تھے جو سید شاہ بہان الدین بن سید احمد جانیہ (دفعہ) نامہ گوگیر) کی ایک عربی پشت میں تولد ہوئے تھے۔ شاہ رخ سے پتہ چلتا ہے کہ لڑا بہر تاسم مادی شجورہ کی دوسری نسل ہے۔

سادات متعلق مغرب میں رہے ہیں۔ بغداد، خوارزم اور مراکش، بہار کنوڑ، دہلی، لاہور اور سندھ آباد۔

پٹا در کشمیر، بکیر، ٹکڑ، ٹکڑ اور تھان وہ کہاں نہیں گئے۔ کہاں نہیں پہنچے۔ کہاں کا وراثت ان کا کلان ہے۔ ان کا بیان کاک اور ان کا بیان ناگھر۔











## سرسید علی امام امیر سیرٹ کے نسبتاً سیر پر تبصرہ

(۱) سر علی امام کو مولف خزن الانساب نے صفحہ ۱۰۰ پر اولاد سید جمال الدین بن سید ابوالفضل

بن ابوالفتح واسطی درج کیا ہے جبکہ سید ابوالفضل کے سید جمال الدین نامی کسی فرزند کا نام کسی

بھی انساب کی کتاب میں درج نہیں ہے۔

(۲) مولف خزن الانساب نے سر علی امام کو حضرت علی کی بیست و سومی پشت میں درج کیا ہے جبکہ

ان کا پشت ۴۴ ہے تفصیل ملاحظہ ہو۔

سر علی امام کا انتقال بیسویں صدی عیسوی کے دور کے عشرے میں ہوا (بینی ملاحظہ ہو)

اس وقت میں تقریباً ۱۹۲۰-۱۳۵۰ھ تھا۔ ۱۳۵۰ کو ۲۰ پر تقسیم کر دیکھئے (اوسط

عمر ۳۰-۳۵ سن وراثت) ۴۵ اس طرح ثابت ہوا کہ سر علی امام کا پشت ۲۴۴ ہے جیسا

کہ ان کے صاحبزادے امیر زیدی میں علامہ مرزا قاسم حسین کی کتابت بھی ۲۴۴ ہے (ملاحظہ ہو خزانہ

صفحہ ۱۲۸)

(۳) سید ابوالفضل بن سید ابوالفتح واسطی کی اولاد میں بہت کم پائے جاتی ہے۔ بہانہ یہ دینی

النسب صاحبزادی سادات در حصوں میں تقسیم ہیں ایک سلسلہ بنگالی ہے جو زیادہ تر کردہ کو اتھ ،

شاہ آباد میں آکر اور دوسرے سید ابوالفتح ثانی بن سید ابوالفتح اس بن سید ابوالفتح واسطی کی اولاد میں

جبکہ سادات صاحبزادی سید سہود بن سید ابوالفتح اس بن سید ابوالفتح واسطی کی اولاد میں ہیں کسی

کے علاوہ دونوں میں سے کسی کا بھی ذوق ہے۔ ان کے مورث اعلیٰ سید محمود صاحبزادی اور سید احمد

صاحبزادی ہیں۔ سید محمود صاحبزادی کی اولاد زیادہ تر راجپوت اور سید ہیں ہے جبکہ جھوٹے بھائی

سید احمد صاحبزادی کی اولاد زیادہ تر سوانہا سادات بابر کا نواں میں دریا کے گنگا کے دونوں ماہی

موجود ہیں آباد ہیں۔ انساب کی کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ سید احمد صاحبزادی کے پانچ فرزندوں

## پیش کش محفوز سر سید علی امام از علما اقبال

اسے امام سید والا نسب	مشقی سوال در در آدم شدم	دہشت کشت کا قلب الیاد کرد
دوداشت فقر اشراف عرب	عالم کینت و کم عالم شدم	فقرین از صدوی و علما کرد
مسلطت را دودہ افروز آدمی	حکمت اعصاب گرد دلادیدہ ام	خاسام از بہت نگر بند
مفل کی باحکمت آموز آدمی	در گہ ہر دودہ قول دیدہ ام	ملاذ این تہو پر دہ صحرانگند
کشت سہی بیگانه	بہر انسان چشم نہ شبہا گریست	قطر و اہم پایہ دریا شود
جلوہ شمع مرا پروا نہ	تا صبح ہم پر دہ اسرار ز نیست	دہہ از بانیہ گموا شود
سرخ کلم کلمات نا دودہ است	انفصال کار گاو مکتات	تذرا شکی بیکر از این پند
از دنیا بزدن گلی چیزہ است	بر کشتہ ام تر قیوم حیات	گریہ بے اختیار از این پند
پود شمشیم انگارہ	لے در باغ با کا و ازادہ اش	
ناقبہ لے ناکہ ناکارہ	آتش دہلا سو دہ سادہ اش	

لے مخزن الانساب صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۲۔ تاریخ حسن صفحہ ۱۲۸

نوٹ: امام کو کہ میں سید ابوالفضل امام آکر کے پرانا کو کرنا اعلیٰ درج ہوتا ہے دیکھئے صفحہ ۱۲۸ تاکہ ان کا نسب اعلیٰ

(۱) سر سید علی امام بن سید سلطان کلاں کی پوری سلسلہ نام نہان سلسلہ ہے سید ابوالفتح واسطی کی اولاد میں ہیں

(۲) صاحبزادی سید شمشیم صاحبزادی سید امیر زیدی سید علی امام کو بھائی بھائی اور ان کی سہیلیاں ہیں

کو نسب دہلا کر آج بھی ضرور پیش کیا گیا کہ کچھ جگہ پر بھی ہے۔





## پروفیسر شمس الضحیٰ، جامعہ کراچی

والد کا نام سید محمد یحییٰ جو ملازم پور میں دکن تھے شمس الضحیٰ کے  
 نانا کا نام سید یوسف امام تھا جو سید امداد امام آکر کے  
 چھوٹے بھائی تھے۔ کراچی پر سرائے کے باشندہ تھے۔  
 شمس الضحیٰ سلاطین مظفر پور میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۱۸ء سے  
 کراچی میں سکونت پذیر ہے۔ سید محمد یحییٰ کا راست جدی قاتن  
 مخدوم شاہ شعیب شیعروں سے ہے۔ سید محمد یحییٰ کے والد کا کڑا  
 ناظر حسین موضع پٹھان نزد اسلام پور ضلع میرٹھ ہے۔ پروفیسر  
 شمس الضحیٰ کی والدہ سیدہ آل نمر و نواب سید یوسف امام  
 کی چھوٹی سالا بڑی تھیں۔ پروفیسر صاحب کی ابتدائی تعلیم  
 مظفر پور میں ہوئی۔ علی گڑھ یونیورسٹی سے بی اے کر لیا اور  
 ۱۹۴۱ء میں بی بی اے کیا۔ اسکے ۱۹۵۱ء میں پکارت لگائے  
 اور ۱۹۵۲ء میں گورنمنٹ کالج کٹرہ میں پروفیسر رہے۔ پھر  
 آروڈ کالج کراچی سے وابستہ ہو گئے۔ ۱۹۵۵ء میں بامسوکراچی  
 میں جنرل فری کے استاذ مقرر ہوئے۔ سلاطین سے جامعہ کراچی  
 کے فاضل تصنیف و تالیف و ترجمہ کے اسٹیٹ ڈائریکٹ لگے  
 عہدہ پر فائز رہے۔ انہوں نے انگریزی ادب میں انگریز کا  
 عربی کے گورنمنٹ میں تدریسی زبان سے بھی شغف رکھتے  
 ہیں۔ ترک زبان سے بھی واقف ہیں۔ ان کے اساتذہ کرام  
 میں سید خورشید حسن، پروفیسر کلیم الرحمن اور پروفیسر اختر ادر

مسلم سرائے، بارہ علیہ درم صفحہ ۱۸۰، تکریم حسن صفحہ ۱۰۰، تحقیق لاہور، صفحہ ۱۸۰ اور ۴۴، انبیا صفحہ ۹

بہت شہور ہیں۔ پاس تان کے شہور مصروف شعرائے کلام میں شمار ہوتا ہے۔  
 انہوں نے انگریزی میں بھی شاعری کی ہے اور سونیٹ لکھا ہے۔ آپ کے دو چھوٹے  
 بھائی ہیں۔ سید مسکری امام تان کا ایک انگریزی کیشن میں اعلیٰ عہدہ پر فائز ہیں اور سید  
 نجم الدین بی ایس سی علیگ گڑھ اسکول کراچی میں پچھریں اور اچھے غزل گو شاعر ہیں۔

لورٹ سید یوسف امام کے ہارنڈ اور ہدف تھیں۔ ان کے ایک داماد سید امین الحسنین  
 دکنی نگر نوشہرہ تھے جن کے چھوٹے برادر سید محمد حسن تھے جن کی فرامی کے بیٹے شیخ واصف علی  
 اے جی پی کمر میں ملازم ہیں۔

پشت نمبر  
 اساتذہ گرامی

شمس الضحیٰ

۴۶

آل نمر و نواب سید محمد یحییٰ

۴۵

سید یوسف امام

۴۴

سید وحید الدین

۴۳

سید سید امداد علی

۴۲

سید سید الدین

۴۱

علا سید سعید

۴۰

سید احمد

۳۹

سید خداوند

۳۸

سید حسن

۳۷

سید شمس الدین

۳۶

سید ابوالخیر

۳۵

سید عظیم الدین

۳۴

سید محمد علی

۳۳

سید علی اصغر

۳۲

سید محمد

۳۱

سید وحید ربیان

۳۰

سید علی

۲۹

سید شاہ جمال الدین

۲۸

سید احمد حاجی

۲۷









میر سیدہ جلال الدین خاں رحیمی بہاری مشیر اعلیٰ اجماعت  
میر سیدہ جلال الدین خاں رحیمی بہاری مشیر اعلیٰ اجماعت

۱۰۰

۱۸	سید ابوالکلام علی	سید عبداللہ الدین	۱۹	سید ابوالکلام علی	۲۰	سید علی باگھ	۲۱	سید علی باگھ	۲۲	سید علی باگھ	۲۳	سید علی باگھ	۲۴	سید علی باگھ	۲۵	سید علی باگھ	۲۶	سید علی باگھ	۲۷	سید علی باگھ	۲۸	سید علی باگھ	۲۹	سید علی باگھ	۳۰	سید علی باگھ	۳۱	سید علی باگھ	۳۲	سید علی باگھ	۳۳	سید علی باگھ	۳۴	سید علی باگھ	۳۵	سید علی باگھ	۳۶	سید علی باگھ	۳۷	سید علی باگھ	۳۸	سید علی باگھ	۳۹	سید علی باگھ	۴۰	سید علی باگھ	۴۱	سید علی باگھ	۴۲	سید علی باگھ	۴۳	سید علی باگھ	۴۴	سید علی باگھ	۴۵	سید علی باگھ	۴۶	سید علی باگھ	۴۷	سید علی باگھ	۴۸	سید علی باگھ	۴۹	سید علی باگھ	۵۰	سید علی باگھ
----	-------------------	-------------------	----	-------------------	----	--------------	----	--------------	----	--------------	----	--------------	----	--------------	----	--------------	----	--------------	----	--------------	----	--------------	----	--------------	----	--------------	----	--------------	----	--------------	----	--------------	----	--------------	----	--------------	----	--------------	----	--------------	----	--------------	----	--------------	----	--------------	----	--------------	----	--------------	----	--------------	----	--------------	----	--------------	----	--------------	----	--------------	----	--------------	----	--------------	----	--------------

۱۔ بابِ نوا

1) انگ شکست | بارے میں دیا گئے شکست کے شمال اور جنوب دو نقل جواب کی زمینیں اور جانیں

الک کی کلکتہ نہیں اس لیے دریائے گنگا کے شکرست و درخت سے یہ راجہ راست تاترا شہر چڑھ گیا جب دریائے سندھ کو پہنچا تو وہاں بھی کچھ لوگ اور علی گئیوں کے سبک پر لگا نقل مکان کیا۔

٢٢٢

چرا گاہکوں کی تلاش | دوسری بڑی وچرتل مکان کی حاشی تھی جہاں جینس اور شوپریں کی ذخیرہ ایک بڑی کھلی ہوئی پھیل رہی تھی۔ اس طرف سے اس دریا کے کنارے سرسبز شاؤپ علاقے میں بیٹھ گئے۔ بہترین بار

سید شاہ بہان الدین کے دوسرے نام فرزند میر سید جمال الدین خان بہمنوی بہلمیری اسی طرف سے۔ وہ موضع اٹکھی کے گھر کا تھا اور شاہ فرزند شاہ قنبر کے جہد فرزند میں پہنچے بزرگ زید صاحب پر نماز تھے ان کے میر الدین صاحب مینا واسطی جانی پور ہنسے کو اڑ کر سنا پیر خیر حسن، شاہ ہانی فرزند شاہی اور سنا پیر خیر شاہی میں کو جو رہا ہے۔

محمد طہین کے مسامرات

”سعادت خطائے کمینوں کے ساتھ ساتھ جامعیت اور عبادت پر مبنی سعادت کا حصہ ہے۔ صبحِ شمس اور فانی کی ملاقات کے لحاظ سے یہ نثر، دین اور ارا اور متفق تھے۔“ (سکسٹینٹ فریڈرکس، ص ۱۹۱)

ساداتِ جاوید

مصلحت الدین غلمی کے عہد میں مہادات جابیزری کی اولاد وفاق لاکا کے اعلیٰ مراتب رکھتے تھے۔ مہراتف نے ان بزرگان دین و عدالت کو دیکھا۔ یہاں مہادات کے کلام و مذاق، ہنر نگہی، سرداری و بزرگوئی کی ایک اور بے پناہ خوبیاں کا عجیب و موثر شاہد کیا۔ یہاں اس میں مہادات کا حکم کے احوال اور خوبیوں کے متعلق کچھ کہنے کا ارادہ کروں تو مجھے متعدد جلدی کہنی پڑے گی۔ (تاریخ فیروز شاہی ص ۱۱۱)

فیروز شاہ کی اہل بیت سے محبت

ہیں فرید شاہ الہیہیت کے ساتھ خواہر محبت میں دنیا کے دوسرے بادشاہوں سے سعادت  
تہنمادات فرجی انگلیں لگ گئی چاہے اور وہ بادشاہ کی دراز عی عمر کے لیے دعا میں مشغول

تاریخ اور مصروف حال کے خیال پر روشنی و احاطہ کا گراں اثرت۔

له نینام و نه ملا؛ تاریخ حسن و ۸۹، ۵۶، ۲، تاریخ فیروز شاهی ص ۱۹۲، ۵۱۰، ۵۱۱،











## مولانا سید محمد سبکی ندوی

سید شاہ معین الدین کی درسی پشت میں مولانا سید محمد سبکی ندوی عرف جھپتر بابا ولد ہجرت  
 جن کے والد کا اسم گرامی سید محمد فاضل تھا جو اپنے گاؤں کے سرکردہ شخصیت تھے۔ مولانا سبکی کے  
 دادا سید کریم الدین عرف گڈی میاں ولد سید کبیر الدین اپنے وقت کے بڑے بااثر دیندار تھے مولانا  
 سید محمد سبکی کو بچپن ہی میں اپنے والدین کی پہلوئیں میں رکھی کی سماعت حاصل ہوئی تھی۔ مولانا مفتی العلماء  
 کھنوسے قاری تحصیل ہوئے۔ ان کا حقہ مولانا سید محمد علی برگری کی لڑائی بی بی عائشہ سے ہوا۔ مولانا سبکی  
 ندوی اپنے وقت کے بڑے عالم دہلہ ہیں، اللہ نے ان کو علم و فضل سے بھی نوازا ہے۔ وہ اپنے شاندار  
 علم و جاہلیت کے دارش ہیں۔ آپ نے کئی کتابیں بھی تصنیف کی ہیں۔ آپ شاہ فیصل کی دعوت پر مکر  
 عالم اسلامی کے جلسہ میں شرکت کی غرض سے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تھے جہاں آپ کی بڑی پڑائی  
 ہوئی۔

ساحر کے سادات کا ساشی دار و مدار اپنی جاگیر و مہاشائیت پر تھا ازما گوند زار باد۔ زمینیں  
 اولادوں میں بٹی گئیں کچھ لوگ متعل رہے۔ ادھر کچھ لوگ منگواں سماں ہو گئے۔ آگ زبیروں کی دوسرے  
 غلامی نے ان کی کمر توڑ کر کھڑی لیکن عرب کے تمدن کو سینے سے لگا گئے کہا۔ اپنے محبوب الوطنین  
 حبیبیہ نے ہر نے کاشفہ کو ترک کرنا نہ کہا۔ یہاں کے لوگ بڑے سیدھے سادے اور سادہ لوح  
 ہوتے تھے یہاں پر سادہ کو سادہ کے اطراف میں ان کے متعلق یہ عام قول بہت مشہور ہے:  
 سادہ کے سادہ کو سادہ میں ازار۔۔۔ جب گیارہ سو سید پکڑے سیر گیار



دریافت کی "مصحفین الدین ہستی" دہلی میں ہر باب میں حامی دادا لے کر۔ یہ سکا سر سحر میں زبان  
 زود غام ہے۔ بہر حال شہزادہ نے چند روز سحر میں قیام کیا اور محکمہ نازشاہ معین الدین کی امارت  
 میں ادا کی پھر اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔





















سید وزارت حسین تھکڑہ  
(نچو نسب مہاراجہ)

سیرا شد علی سید خان نادی کی ساواری پشت میں قلم رہے۔ یہ نشان نادی کے دولوں  
مابعد لگانا سید شامس الدین شاد فقیر اللہ بابہ شیخ شامس المصروفت کو ناپت فرماتے تھے اسی  
لیئے انہوں نے اپنی خانقاہی جاگیر دلوں کی دیکھ کر ان کو شامس المصروفت پر ترجیح دی اور ساتھ ساتھ دولوں  
ویراست اور اسلام کی ترویج کا شہادت میرا پتہ زندگی کی طرف کر دی چنانچہ دولوں بھائیوں کے اسے استوں  
کے صدیوں تک روحانی فیض جاری رہا۔

سید شافعیہ نے اپنی جاگیر کے کچھ حصے کے سلسلے میں برص ہارٹس پینڈ میں کثرت  
پنڈیر ہوئے۔ سید شافعیہ نے جاگیر میں کئی کئی کتبے میں سید عبدالرحمن ہابیز نے تحریر کیا۔ سال قبل  
یہاں میں مہاراجہ جاجپوری کے سہارہ ٹیٹن تھے۔ انہیں فلوں سے لڑنا ملی تھی۔ اپنے غلام  
نارادوں کے ساتھ اپنی مجلسوں کے لئے کچھ گاہ کی تلاش میں ادھر آئے اور مدینہ میں آ کر رہ گئے۔  
انہیں یہ کہتے سید وراثت حسین خٹک جو پیدا تو مدینہ میں ہوئے لیکن مستقل طور پر لڑنا پل  
رہ گئے۔ امیں آباد ہو گئے۔ ان کی شادی سید قربان علی کی دختر سے ہوئی جو سید عالم علی کے والد تھے۔  
یہ سب لوگ لڑا سادات حسینی زیدی الاسلمی جاجپوری ہیں۔ سید وراثت حسین کیجو سرت کے تحصیل  
میں نکاحات کیا کرتے تھے۔ ان کی اپنی دیندار قادیان آباد تھے۔ وہ بڑے متحمل اور خوش باش انسان  
تھے۔ وہ بڑے جری بہادر اور غیر متعصب آدمی تھے۔ ان کی ہندو دینداروں سے عداوت نہ ہوئی، تنہا  
ہندوؤں میں گو کہ کئی اپنی خانواری غیر مسلم بہادر اور شجاعت اور تہذیبی کے سبب مختلف  
کے فرقہ سے مناف کر کر رکھ لیا کرتے۔ ان کی دودھ لوں سے بہادر اور سادہ تھے۔

میں سو سال قبل کا تاسی رسول نے وہ لگا لگا کر آج کی تباہی کے لئے جو مومنین کا تاسی رسول کے کہنے والے تھے۔ آج سے تقریباً سید محمد انصاری نے تاسی علی سید رسول علی (رحمہ) سے کہی۔ جن سے سیدہ فخریہ خاتون سید وزارت مبینہ خاتون کے سب سے چھوٹے صاحبزادے سید غلام عباس کی شان کا اٹا ہادی

حکامان انہیں کے نام سے منسوب ہو گیا۔ یہ گلائیڈ ٹیگور کے قریب ہی واقع ہے۔ چھ پشتوں کے بعد یہ خاندان مشتعل ہو کر موضع قلعہ دیک (بارہ) میں آ گیا۔ یہیں محمد مسلم پیدا ہوئے۔ جو بعد ازاں ہجرت کر کے پاکستان چلے آئے انہیں کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں اسے اختر میں جو دارو دار ہال دار نامہاں کے تاسم اور اسانف سے متعلق ہیں۔ وہ ۱۹۴۸ء میں اورنگی ٹاٹون سے جلدیہ لڑائی کے کوکسر منتخب ہوئے۔ انہوں نے پیش ہوا ترقیاتی کام کر کے اورنگی شہر جیسی گناہم اور غریب بستی کی شہریت چار چاند لگا دیئے۔ اورنگی ٹاٹون کے تاسم بڑے ترقیاتی منصوبے کی تکمیل انہیں کے سر میں منت ہے۔ لہذا وہ اورنگی شہر اور شہر سے ابھر بھی بے حد متکبر ہوئے۔ اپنی سرور کو سڑکی کی بنیاد پر دوبارہ کوکسر اورنگی آبادی کے پیر میں فرو ہوئے۔ ان کے اندر تحریر اور تقابلی صلاحیتیں بھرا آسمان پر ہیں۔ ابھی یہ جوان ہیں اور ان کے حوصلے بہت بلند اور عزم و شخصیت ہوتے کی بنا پر یہ کوکرام پر کاماں ان کی منتظر ہے۔ شہر و دیہی علاقہ نظر ہو۔

ایس ایم اختر بن محمد بن علی دہلوی، ابن سید محمد ریاض الدین احمد،



**Decorative separator**

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي

۱۲۸۷۳











سید قربان علی، سید عبداللہ دکنگو، سید عبداللہ رحمان، سید عبداللہ سید عبداللہ پھول کے متعلق ہوتا تھا۔ آغا خاں الدین نے ۱۹۳۲ء میں مسلم اسکول دکنگو سے شریک کیا اور سی ایم کالج درجہ گریسے انشیا تھا اور ملکہ کو سلم یونیورسٹی کے ۱۹۵۲ء میں ایس اے ایل ایل کیا گیا۔

۱۹۵۲ء میں انہوں نے ہمارے یونیورسٹی پرنسپل سے پی ایچ ڈی کیا۔ اسی سال آپ نے پاکستان جوت کی اور گورنمنٹ علی گڑھ ہائیکم آباد لکھی میں اسٹنٹ پریذیڈنٹ کے طور پر فائز ہوئے تھے فی الحال وہ اسی کالج میں صدر شعبہ سیاسیات ہیں۔ آپ کالج کے ہر مولوی پر فیفسر اور ادا تہہ مطلقا ہر مکیاں محبوب ہیں ایک ایک آپ نے آٹھ کتابیں تصنیف کی ہیں:-

دستور ہند کیسے نکلیں، لوگوں، قوم، خیال کے دستور پر تبصرو (انگریزی، گولڈین جینیس، انگریزی

قرآن، خطبات علی گڑھ یونیورسٹی، پریذیڈنٹ محمد جبریل بنزل،

اولاد (۱)، آغا محمد نجیب (۲)، آغا خاں (۳)، آغا محمد بلال (۴)، آغا محمد انش (۵)، آغا نور علی (۶) ہر

نسرین لاہور سید انور احمد لکڑی پر لکھے، عزیز پریس پبلیشنگی نئی دہلی۔

نسب و بدلی (۱) کاوش نامہ خاں الدین، افضل الدین احمد صاحب، رحمانی جدید متن صلی علیہ السلام، شملہ،

ابراہیم عقب، نئے خاں (۱) خاں الدین حسین خاں، اولاد، دارو غفریم الخاں، اردہ شش علی خاں، انشا پناز

شملہ پر بارہ وارہ غفریم الخاں تھے۔

خوٹ۔ نئے خاں دارہ غفریم الخاں لکھے تھے۔ ۱۶، بالربین کے ایک سرگز نامہ شمسین الزماجر تھا جو مشہور معروف شاعر تھے۔ یہ خاں دارہ شاعر صلی علیہ السلام کا خطاب خاں دارہ تھا جو ملک کے وگرنہ پند نہیں کیا۔

## باب ۱۰: شجرہ سادات علوی تھانوی

پیشبر اسلمے گرامی

۱- حضرت علی (ع) خدیج خدیج بن جبریل بن جبریل

۲- محمد اکبر

۳- حسین

۴- علی احمد لکڑی

۵- حسین بن جبریل

۶- نور الدین طوسی

۷- حیا الدین جی پرست

۸- علی احمد لکڑی

۹- علی احمد لکڑی

۱۰- علی احمد لکڑی

۱۱- ابو القاسم

۱۲- ابو القاسم

۱۳- ابو القاسم

۱۴- علی زری

۱۵- محمد باقر

۱۶- شاہ حسین ثانی

۱۷- محمد شہید

۱۸- محمد بن ابی زید شاہ

۱۹- حسین خدیج

۲۰- علی سرست

پیشبر اسلمے گرامی

۱۱- سلطان خدیج شاہ (امیر اسلان)

۱۲- سلطان شاہ

۱۳- سلطان محمد شریف

۱۴- سلطان الراجی

۱۵- سلطان البرید لاری

۱۶- سلطان الراجی

۱۷- نور الدین خاں

۱۸- محمد لکڑی

۱۹- تاجی محمد خاں

۲۰- شاہ عبدالرزاق

۲۱- شاہ عبدالرزاق

۲۲- شری ۲۲، دھرم خدیج

۲۳- شاہ محمد سرتی

۲۴- شاہ جمال محمد صنف خیر اللہ

۲۵- محمد لکڑی

۲۶- محمد لکڑی

۲۷- محمد لکڑی

۲۸- غلام محمد

۲۹- حافظ محمد علی

۳۰- (ممنوعہ)





## شاہ سالار مسعود غازیؒ

(شجرہ نسب ملکہ)

حضرت حاجی نے اپنے فرزند دین محمد بن ضعیف کو ایک فرزند شتر ذلیل و ذوالنقا عطا فرما کر اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ محمد بن ضعیف کے ذہنی و کمالات اور بیکی کی بنا پر اس میں درج میں بعض ریایات کے مطابق حضرت امام حسینؑ نے بھی فرزند غلام ذلت عطا فرمایا تھا۔ محمد بن ضعیف کے دو فرزند تھے۔ (۱) شاہ عبداللہ غازی (۲) شاہ عبدالغفار غازی۔ شاہ سالار مسعود شاہ عبداللہ کی اہلاد میں ہیں۔ بیکہ شاہ عبدالغفار کی اولاد میں خواجہ احمد گیسو، ملا شہیر و مرشد الہی ترک شاہ، ولایت کرکستان مشہور ہیں۔ سالار مسعود غازی کی والدہ کا اسم گرامی شہر مل ہے جو سلطان محمود غزنوی کی بیٹی تھیں۔ سالار غازی حضرت حاجی کی پندھویں پشت میں تولد ہوئے تھے۔

سالار شاہ غازی نے بیسویں صدی میں حکومت کرنا شروع کی۔ اس وقت سے تین چار سو غازی کی طغیان کی رو سے اس پر قبضہ ہوا۔ اس کو کشتہ بخت میں مادی سالار مسعود غازی کی ولادت ہوئی۔ جب چار سال کے ہوئے تو سید ابوالکاسم نے سید ابوالکاسم کو دس برس کی عمر سے عبادت الہی اور شہبیداری کا فذوق پیدا ہوا۔ اس وقت میں سلطان محمود غزنوی کا لشکر سنوٹات پر حملہ آور ہوا جس میں سالار شاہ غازی، خواجہ ابو محمد شہنشاہ اور مدلی مفت حضرت کاکو نے بڑے بڑے کارنامے انجام دیئے۔ سالار میں جب آپ ۱۸ سال کے ہوئے تو اسلحہ کے لشکر کے ساتھ چھائی فرسوں سے بہرہ لے کر پنجپہ بندو راجاؤں کا پیغام آ کر پہلے ماہین۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ ایک سادھی ملحقہ تیار کیا جائے لیکن تیار سازی نہ ہونے پر پانچوں لشکر اسلام اکٹھا کر کاٹھیا بھار پٹی چنگ جس کے سالار سیف الدین تھے سالار مسعود کے ہاتھ پر ہی۔ اس جنگ میں بندو راجاؤں کے ۲۱ ہندو تاجداران ہندو شہرک تھے۔ فوج کی قتل و قتل ہونے کے بعد دو درہری جنگ میں بھی مسلمانوں کو کامیابی حاصل ہوئی لیکن قریبی جنگ میں اتنی فوج کی مرگ گئی کہ لیے ہندوؤں کا عظیم الشان اجتماع ہو گیا۔ ہندوؤں نے اتنی دھم دھم کرنے کی کہ تم بھی کھا کھی کھی اتنی جنگ کا جواب اتنا

ہوا تو میرے لڑکے کو سب ادرمیاں وجہ سالار کو میری کمان دی گئی تھی اور خود سالار غازی قلعہ میں رہے۔ گھمسان کارن پڑا۔ سید نور اللہ فرخ کو کمان میں شہید ہو گئے۔ میاں صاحب موضع یوسف جوت میں شہید ہو گئے۔ وہ شہید ہوئے کے نام سے آج بھی مشہور ہیں۔ جب اسلامی فوج کے بڑے بڑے سردار شہید ہو گئے تو سالار سیف الدین کو مدد کے لیے بھیجا گیا۔ جب وہ بھی شہید ہو گئے تو سالار پر پانی پھیلائے گئے۔ ۱۲۰۰ھ میں جب کوہ پور شہر پر ہوا اور طرف مشرق میں کے سرور سر تھے۔ سالار مسعود غازی شہر یونی نامی ہندو کے تیرے کوئی ہر کو شہادت کے درجہ پر فائز ہو گئے۔ آپ کا مقتد کندن دیوانے نے آپ کو گھوڑوں سے اتارا اور ایک وقت کے نیچے ہر ایک کو اپنے زانوؤں پر رکھا اور بے ساختہ رہنے لگا۔ اسی جنگ آپ کی تہہ زخمی عین میں آئی۔ کندن دیوانے کو بھی با برین دھن کی لگا۔

ملکہ کا بادشاہ فرود شاہ قلعہ آپ کا شہر مقتد تھا۔ پانچ سو رات ہے کہ جس وقت بادشاہ کو خط ملے کہ شہر میں آگ لگی ہے والد کے قتل کی خبر آگئی کہ اس کا بیٹا اس ہمہ گیر کامیاب ہو گیا تو وہ سالار غازی کے سزا کی نجات کے لیے بہرہ لے کر جا گئے۔ اس کو کمان میں فرود شاہ لیا جس کا میاں ہوا تو اس وقت کے کمان بزرگ سید علی بہار گیسو کے ساتھ نجات کی غرض سے بہرہ لے گیا اور مدینہ پر حاضر ہوئی۔ امیر ماہ نے فرمایا کہ میں نے خود دیکھا کہ سالار غازی قلعہ دن لالہ وقت شہر غازیوں نے گئے اور قلعہ وقت والیں شہر لالہ تھے۔ بادشاہ نے جب یہ دیکھا تو حیران ہو کر کی دیکھی تاریخ تھی شہر آباد کا وہی وقت تھا۔ بادشاہ محمود کے دربار پر ایک کرموری کرات کے ہاتھ میں صدیافت کی تراسر ماہ نے جواب دیا کہ اس سے بڑی کرات ہوگی کہ تو ہمارا دار لالہ سلطنت اور مجھ سا فقیر درباری کہ ہے ہیں۔ یہ سن کر بادشاہ اور خادہ مقتد بہرہ مقتد التاریخ کے مطابق سلطان ملکہ آیا اور مدینہ میں نواس کو قتل پر شہر کا خرموریا کے گوند میں شامل ہو گیا اور سالار غازی کے عین کے کرمورت سمجھ کر بزرگ لشکر بیت کوشش کی کہ کامیاب نہ ہو سکا۔ اور بزرگ زبیر عالمگیر حضرت سید نور کو ساتھ لے کر بہار پٹی آیا اور سید نور کو اپنا بھائی گھوڑا

ملہ سید سالار مسعود غازی مرگیا۔ ۱۲۰۱ھ

ملہ کے پرنسپل ہر شہر آف بہار اور لکھنؤ کے سید کے والدین حصار مل ملکہ (۱۲۰۵ھ)

ہندہ ہر کا۔

فروغ: (۱) امیر خسروؒ نے تو یہ کیا ہے کہ سلاسل و ایک تاریخی شخصیت اور شہید سلاسل  
تھے۔ داعی از شعوری (۱۵۹)

(۲) سلاسل خود قادی شہید کا مندر پر پائی میں ہے کہ فارسی جہاد کے مدلل رہا کہ  
پڑتے پڑتے سلاسل چھو بہاؤ تک پہنچ گئے تھے۔



## حضرت شاہ نیاز احمد بریلوی علویؒ

شاہ نیاز احمد بریلویؒ ۱۲۵۵ھ میں سرزمینِ ہند متولد ہوئے۔ آپ کے آباؤ اجداد بخارا کے شاہی  
خاندان سے تھے۔ فریق کہتے تھے۔ آپ کے گرو شاہ اعلیٰ شاہ آیت اللہ علوی توفیق و تاج چھوڑ کر تھان تشریف  
لائے۔ بعد میں سرزمینِ ہند چلے آئے۔ آپ کے والد ماجد کا نام سکیم شاہ محمد توفیق الدہلوی تھا۔ آپ کے  
آباؤ اجداد سلاسل نقشبندیہ تھے۔ آپ کے گرو شاہ تھے۔ آپ کی والدہ بی بی لاڈل بریلوی عارفہ و کا موصوفہ۔  
آپ کے نانا کا نام سید الدین تھی۔ تھان تشریف آسمانی و سلاسل ادا میں سے تھے اور شیخ کلیم الدین  
آبادی تھی کہ شیکہ تھے۔ لہذا لاڈل تھان محمدی الدین پاشا سانی قادری سے بیعت تھیں۔ شاہ نیاز احمد  
بریلوی نے چندہ برک کی عمر میں تحصیلِ علومِ ظاہری سے فارغ ہو کر تھان نقشبندیہ حاصل کی۔ تین  
روز ملازمت آپ سے سوالات کرتے، دیکھا تھا آپ سب کے جواب دیتے رہے۔ آخر کار آپ کی  
لیاقت دیکھ کر سب حاکمان نے آپ کے سر پر دستار بندی کی۔ شاہ نیاز احمد بریلوی بارہ برس تک  
حضرت شاہ غفر الدین دہلی تھان سے فیض حاصل کر کے سندھ چلے آئے اور دستار مبارک حاصل کیا۔ آپ  
نظامِ سلاسل میں داخل ہوئے۔ ۱۲۸۵ھ میں حضرت سید عبداللہ قادری قادری نے آپ کو فریق  
خلافت عطا کیا جس سے آپ سلاسل تادریس میں داخل ہو گئے۔ حضرت عبداللہ قادری قادری نے  
شاہ نیاز احمد بریلوی کا نکاح اپنی دختر سے کر دیا۔ حضرت شاہ نیاز احمد کی دوری زہد کے لطیف سے شاہ  
نظام الدین حسین علی اور شاہ نعیر الدین حسین علی تھے۔ حضرت عبداللہ قادری نے شاہ  
نیاز احمد کی شہریت حاصل کی۔ آپ تھان تشریف آسمانی و سلاسل ادا میں سے تھے اور شیخ کلیم الدین  
تھان سے تھے۔ شاہ نیاز احمد بریلوی ۱۲۹۵ھ میں عمر کر کے جہاد تھان تشریف آسمانی و سلاسل ادا میں سے تھے اور شیخ کلیم الدین  
آپ کی خدمت میں آئے۔ شاہ نیاز احمد بریلوی ۱۲۹۵ھ میں جہاد تھان تشریف آسمانی و سلاسل ادا میں سے تھے اور شیخ کلیم الدین  
میں راہی ملک و علم ہوئے۔ آپ کا مندر بریلوی میں خانقاہ عالیہ تھان تشریف آسمانی و سلاسل ادا میں سے تھے اور شیخ کلیم الدین  
آپ کے تھان تشریف آسمانی و سلاسل ادا میں سے تھے اور شیخ کلیم الدین تھان تشریف آسمانی و سلاسل ادا میں سے تھے اور شیخ کلیم الدین  
تھان تشریف آسمانی و سلاسل ادا میں سے تھے اور شیخ کلیم الدین تھان تشریف آسمانی و سلاسل ادا میں سے تھے اور شیخ کلیم الدین

لے روزنامہ جنگ کراچی جمعہ ۱۲ مارچ ۱۹۵۴ء می سیکرٹری اعلیٰ یاری



## شجرہ نسب امام تاج فقیدہ زبیری ہاشمیؑ

حضرت عبدالطلب	
حضرت زبیرؓ	حضرت عبداللہ
شیخ ابوذر عبداللہ	حضرت عمرؓ
شیخ محمد ابوسیدہ سود	حضرت عثمانؓ
شیخ ابوالدین	حضرت علیؓ
شیخ ابوسہر	حضرت زبیرؓ
شیخ ابودہود	شیخ ابوسیدہ
شیخ ابوالسبیل	شیخ ابوسلمہ
شیخ ابوالعباس	شیخ ابوالحسن
امام ابوالفتح	امام محمد ابوالحسن
شیخ ابوالعباس	امام ابوبکر
امام ابوالحسن	امام تاج فقیدہ

شیخ اسلمیل  
دمشق ۱۳۱۵ھ



## خواجہ فضل علی شاہ قریشی

ان کے آباؤ اجداد عباسی خاندان کے ساتھ عرب سے منہ آئے وہاں سے میاں والی جگہ آ کر پہنچے۔ داد پڑے ہرنے کے سبب اس جگہ کا نام داد خیل ہے کچھ عرصہ واکاویہ کالا باغ میں حکومت پذیر ہوئے ہاشمی عباسی ہیں قریشی کہلاتے ہیں ولایت سندھ میں داد خیل میں ہوئی کہیں لہہ ملتان میں ملتان ہیں۔

## صوفی محمد طیب نقشبندی

صوفی طیب کے والد بزرگوار کا اسم گرامی مذکور ہے تاج قریشی تھے۔ وہ قطبہ نقشبندی سلاسل سے منسلک تھے۔ اگرچہ شریعتی تحصیل دینی شیعہ سیر پر خاص ہیں مگر علم میں ولایت ہوئی۔ ہجرت کر کے دکن میں تاج خانی خانوں میں تسلیم فرمایا۔ یہاں ان کا آستانہ فیضان عام کہلا رہا ہے تاکہ مقتدو بار شریف غانات حاصل ہر بارے ہر زبان بزرگ ہیں۔ شجرہ کی دوسرے یہ انصاری القیب ہیں۔

شیخ طریقت نقشبندی	صوفی طیب
سید پرورد الرحمن	سید سید کریم
خواجہ عبدالموہب	فضل علی شاہ قریشی
خواجہ مظفر دہشتی	سراج الدین
سائیں توکل شاہ	خواجہ عثمان دانا
تاج بخش جہاں خیل	دربست محمود صابر
حاجی الروشاہ	احمد سید دہلوی
حاجی محمود عالم	ابوسید احمد دہلوی
شریف دلائی	عبداللہ شاہ مجدد
مولانا ابوسید دہلوی	سید جہاں خاں
خواجہ غلام علی شاہ	نور محمد بدایونی
میرزا جان جاناں	محسن علی دہلوی
سید شمس الدین	سید الدین سیف
نور محمد	خواجہ مسعود
سید الدین سیف	محمد طائف ثانی
موسم بکال	
محمد طائف ثانی	
خواجہ بانی بالہ	
خواجہ گل گل دہلوی	
شیخ زاہد	
عبداللہ اسرار	
سید محمد چغتای	
علاء الدین عطار	
سید بابا نقشبندی	

لے مقامات فقیدہ مشہور







## شیخ محمد یحییٰ ابن شیخ اسرائیل منیری

(بخیرہ ص ۴۶۱)

شیخ یحییٰ ابن اسرائیل کے بڑے فرزند تھے جو معرفت میں بلند مرتبہ تھے۔ سلاسلِ چشمی کے سرکردہ بزرگ تھے اور فردوسی سلاسل میں سرور فرشتے۔ بااثر یہ گنجِ مکرر سے بھی رغبت تھی اور ابراہیم کبیر سید علی ہمدانی کشمیری بھی آپ سے فیضیاب ہوئے۔ آپ نے فاضلِ شمس الدین سمنی کو خطوط کھے جو آپ عہد کے اکابرین میں تھے اور یہ حدیثی و پراہن گار تھے۔ اٹھویں صدی ہجری میں کوچ کیا۔ آپ مخدوم الملک شیخ شرف الدین یحییٰ منیری کے والد ماجد تھے۔

شیخ نجیب فرودی سرفراز شرف الدین یحییٰ منیری | آپ شیخ بدر الدین سرتزدی کے نزدیک تھے۔ صورتِ آدمیت میں بہشت کی یاد دلاتے تھے۔ آپ بہت ہی قویوں کے مالک تھے۔ جن شخص کے کاسے آپ کی قبر بہت مشہور ہے۔ حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری آپ کے خلیفہ خاص تھے۔

ملک گلزار ابراہیم بنیاد

## اولادِ شیخ عبدالعزیز بن امام تاج فقیدہ

(ص ۴۲۲)

مقدم شہاب الدین	مقدم شیخ احمد	شیخ میان گلزمین
مقدم جمال منیری	مقدم شیخ احمد	شاہ علاء اللہ
مقدم شیخ نجیب شیموردی	مقدم شیخ احمد	شاہ تاج الدین
مقدم شاہ مظفر	مقدم شیخ احمد	شاہ عبدالاکبر
مقدم نظام الدین	مقدم شیخ احمد	شاہ عبدالغنی
بہگل شاہ منیر	مقدم شیخ احمد	شاہ عبدالرہاب
شاہ جمال فرخ الدین	مقدم شیخ احمد	مقدم شیخ احمد
شاہ عبدالنثار	شاہ شہاب الدین	مقدم شیخ احمد
شاہ نور الدین	شاہ غلام مصطفیٰ	مقدم شیخ احمد
شاہ محمد گاہ	شاہ شرف الدین دکاکور	مقدم شیخ احمد
شاہ قراب علی	شاہ امیر الدین فردوسی	مقدم شیخ احمد
کبیر کبیر	شاہ امین الدین	مقدم شیخ احمد
شاہ برہان مظفر	سید شاہ حکیم الدین فرودی	مقدم شیخ احمد
شاہ شرف الدین احمد		مقدم شیخ احمد
شاہ نجم الدین فردوسی		مقدم شیخ احمد

مدینۃ الانساب صفحہ ۱۰۱

## تذکرہ مخدوم شیخ شرف الدین تیرہری

(شجرہ ص ۳۱)

۱۹	شرف الدین تیرہری	مخدوم صاحب کی ولادت شیر شریف بہار میں ۹۹ شعبان
۱۸	خواجہ نجیب فروزی	اللاہ میں اور وفات ۵ شوال ۱۱۸۵ھ میں بہار خاٹاؤں میں ہوئی
۱۷	کنن الدین	ولادت کے وقت دہلی کا بادشاہ ناصر الدین محمد تھا۔ اور وفات
۱۶	نجم الدین کبریتی	کے وقت سلطان فیروز شاہ تغلق کا زمانہ تھا۔ آپ شیخ بہا الدین
۱۵	ضیاء الدین ابونجیب	پیر عجمت اور گاہ چٹلی کے نواسے تھے جو جعفری سید تھے نسب
۱۴	دعبل الدین ابونجیب	پدر کی رو سے زبیری باخشی اور جعفری رسالت آپ کے ابن
۱۳	خواجہ محمد	علم کی اولاد تھے۔ آپ کے داماد شیخ اسراہیل کے والد مولانا تاج
۱۲	عبد اللہ عمیر	فقیر بیت القدوس سے اگر شیر شریف پڑھو بہار میں ہونے
۱۱	خواجہ احمد سپاہ فروزی	تھے۔ زہد تقویٰ اور علم میں یہ خانانہ شروع سے ہی ممتاز رہا
۱۰	خواجہ شاد علوی	سچے۔ بچپن میں آپ کی تعلیم گھر پر ہی ہوئی۔ آپ نے تمہنی ہی
۹	خواجہ عابد بخاری	مفتاح الانوار کو حفظ کر لیا۔ جب شعور کو پہنچے تو آپ نے اس
۸	خواجہ برہنہ بٹلی	وقت کے جدید عالم دین مولانا شرف الدین ابوالخیر بخاری سے
۷	خواجہ معروف کرمی	علوم ظاہری و باطنی حاصل کیے۔ ابوالخیر نے اپنی دختر بہو بارام
۶	امام علی رضا	کو اپنے ہونہار شاگرد کی زوجیت میں دیے دیا جس سے شاہ
۵	امام موسیٰ کاظم	ذی الدین سے سسل ملے۔ آپ اپنے بڑے برادر شیخ علی کے
۴	امام جعفر صادق	ہمراہ خواجہ نظام الدین اولیاء کے پاس تشریف لے گئے انہوں
۳	امام باقر	نے شیخ نجیب فروزی کے پاس بھیجا جس سے آپ نے قرب
۲	امام حسین	بیعت حاصل کیا۔ آپ کی عبادت و ریاضت اور رشادت
۱	حضرت علیؑ	

لکھنؤ ص ۱۵۴ تاریخ بادشاہی ص ۱۵۴ و اعیان دکن ص ۱۲۱ تذکرہ ص ۱۲۱

شاہرہ ایران سلطان کمربہا۔ سلطان محمد تغلق نے بچہ خانقاہ میں بنوا کر ان کے برہوں کی تعداد ایک لاکھ تھی۔ حضرت مخدوم کی نانا خانہ حضرت سید اشرف جہانگیر سنائی نے بچہ خانہ۔ حضرت مخدوم کی تصانیف سترہ سو بتاتے ہیں۔ سدا کی مشہور حسب ذیل ہیں۔ کنونبات ہدای، دوصدی، البت و پشت۔ معدن السان۔ مخ السانی۔ راحت، اقلوب، فرائد پر قسمت، مونس الکریمین، تحفہ قلی، زاد کرمی، عقائد شرعی، اجوبہ۔ اجوبہ قراہیہ۔ اور ادا وسط، فرائد الکریمین۔ رسالہ ثلث ارات۔ رسالہ المکید۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین  
والصلاة والسلام  
على سيدنا محمد  
وآله الطيبين الطاهرين  
الطاهرين

بسم اللہ الرحمن الرحیم



منورہ کلام مخدوم الملک شیخ شرف الدین یحییٰ امیریؒ

خانہ نامہ۔۔۔ یں پانچہ اکم آوے آٹھ پانچ پھل مانگے آوے

تین گیارہ پچھ راج فوسر ستر و کرے اکاج

محمد۔۔۔ محمدنا سمجھ رب کون خان قل جہان

لائی محمد و شاکی اور کھوئی حساب

علم شریعت نال کی بھیجا پاک رسول

جو کچھ بھیجا رب نے سمجھ کر کہا قبول

مقطع۔۔۔ شرفا گورد و اول نس ایضاری رات

وال نہ پہنچے کون تہاری حاجت

مخدوم بہاری کا کج مندرہ (دوہرہ ۵)

کرتا بید پر تاروی ایک سرخس ہار۔۔۔

جگ ہوت میں تہیں ساکھی دھرت ہول جو کچھ فلائے کا پٹہ پلان میں ہوئی،

راہ کا، باٹ کا، کوڑے کا، ٹیکہ کا، ایضاری کا، اجیالی کا، چوڑ کا، پھٹ کا، سکے کا،

کرے کا، جیسے کا، داٹھے کا، انگھن کا، دیوانے، جھوت پلینت، راکس جھکسن، فلیٹن،

ٹوکن، سکھن، کچن، پڑلی، میل لٹاں جان جھول۔۔۔۔۔ گھٹی، پھر کی، باؤلا، گولہ،

سرخ باؤ، سبز باد، چٹا باد، ہر باد، کہہ باشندہ درد و درد فلاں چن ایک کار و رس،

مٹائی سلیمان پتھر کی جل جھسنت ہو یک ملائے،

یک ملائے۔۔۔۔۔ سرب جی کرتی تی سرت۔۔۔۔۔

سرتے درد و درد پڑتی لالہ الہ اللہ محمد رسول اللہ ہیں درد و درد باس باد بخاند

درد و شرف خیر باقی ہیں درد کچھ دے سائے گرد جھوکیں درد مار کی سود و درد و درد جھانے

مولانا ولایت علی زبیری صاڈ قپوریؒ

(شجرہ صفحہ ۴۱)

مولانا ولایت علی زبیری صاڈ قپوریؒ پٹنہ کے رہنے والے تھے، اس تصویر کے نگارین

نے ۱۹۸۰ء میں مساکر کرادیا، مولانا ولایت علی زبیریؒ امام تاج فقیر کی اولاد میں تھے اور.....

مخدوم الملک شرف الدین یحییٰ امیریؒ کے ہم جد تھے۔ اس خانہ نامہ میں کثرت سے علامہ گڑے

ہیں، چنانچہ علامہ صاڈ قپوریؒ بہت مشہور ہیں، سید احمد شہید بریلویؒ سے والپی پر جب صاڈ قپور

تشریف لائے تو مولانا ولایت علیؒ بھی ان کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے۔ سید احمد بریلوی

مولانا ولایت علیؒ اور مولانا مفت علیؒ اور مولوی شاہ محمد حسینؒ کو پانچ خلیفہ متینؒ کے ہر ایک پر

روانہ ہو گئے۔ سید احمد بریلویؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ شہادت کے بعد ان دونوں نے تحریک

جاری رکھی۔ دونوں جانی گزت کر لے گئے۔ وہ گرفتار ہو کر ڈیکہ گئے۔ مولانا ولایت علیؒ کا

میں اشتغال فرما گئے تو ان کے بعد ان کے بھائی مولانا اعانت علیؒ تحریک کے سربراہ ہوئے۔

۱۸۸۰ء میں مولوی احمد صاڈ قپوریؒ اور مولوی شاہ محمد حسینؒ تحریک میں شامل ہوئے

کے متقب گرفتار کر لئے گئے۔

مولانا ولایت علیؒ کے ماجزہ عبداللہ شاہ بخاری زبیری صاڈ قپوریؒ جنگ امیلا

(سوات) میں سید احمد شہید بالاکوٹ کی فوج کے سپہ سالار تھے جنہیں منان جین خان میں

انگریزوں نے تختہ دار پر چڑھا دیا۔

مولانا ولایت علیؒ زبیری صاڈ قپوریؒ صاحب تصنیفات، فرنگ تھے، ان کی چند تصنیفات

درج ذیل ہیں۔

(۱) رسالہ کرموت (۲) رسالہ السیر الصلواة (۳) رسالہ شجرہ باثرو (۴) بیان الشکر (۵)

رسالہ بہت۔

ماہو نیاسے بہار اور آردا زبیر مشیر حسین دردانی صلا کا



علماء اور علماء میں تقسیم کردیں اور والد سے عرض کیا کہ مجھ کو علم باطن کا شوق ہے۔ والد نے خط کے روزے دکھوائے اور اٹھارہ سال کا عمر میں خلافت عطا کی۔ وصال ۸۱۷ھ میں ہوا حاجی حمید الدین آپ کے خلیفہ تھے۔ آپ کے فرزند کن الدین چندھوسی شافعی تھے۔ بیگمال کے وقت ہمایوں بادشاہ کے ساتھ تھے۔ بنگالہ حاجی پور ہمارے میں مقیم ہے۔



## مذکر شیخ محمد بلنگالی، شیخ فاضل شطاری اور شیخ ہدایت اللہ سرست

(شجرہ ص ۳۲۲)

شیخ محمد علی بلنگالی یہ شیخ فاضل شطاری کے والد تھے اور شیخ فاضل محمد عبد اللہ شطاری کے مرید اور خلیفہ تھے شیخ علا کو ریاضت، ایمان، مراقبہ اور شاہد سے میں بڑا کمال حاصل تھا اور ان پروردگار کی محبت، برحق تھی۔ شیخ علا بلنگالی ماٹرو (شارا پاد) بنگال میں رہ گئے اور ان کے فرزند شیخ فاضل فاضل ہمارے والد ہیں آگئے۔ شیخ علا بلنگالی صاحب دلا رشت قرمت ہمارے

مشہور ہیں۔

خواجہ فیض اللہ فاضل فاضل شطاری | فاضل فاضل شطاری کی ولادت ۱۲۳۱ھ

میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم خانقاہ میں حاصل کی۔ آپ کا عقیدہ زاہد شاہ بن شاہ پڑھے چشتی کی صابزداری سے ہوا۔ گنگوڑا ابراہیم کے مطابق سید زاہد شاہ پڑھے چشتی کے فرزند تھے۔ شاہ پڑھے چشتی کے والد کا نام جنوین جلال تھا۔ آپ کا راز قصبہ یا ضلع ساران ہمارے ہے۔ وہ شیخ محمد علی جو نیوہری کے خلیفہ تھے۔ دو واسطوں سے نصیر الدین چراغ دہلوی تک شجرہ طریقت کا ہے۔ ساری عمر سرائے قریب میں گزار دی۔ معون الاسرار فاضل فاضل کے مثنویات کا مجموعہ ہے۔ آپ کے والد علی بن محمد جنوین میں۔ ۲۰ سال تک شطاریہ سلاسل کی اشاعت کی۔ آپ کا کھال ۴۲ یا ۴۴ شوال ۱۲۱۹ھ میں ہوا۔ آپ کا رازار ویشانی بنیاد اٹھ ضلع مظفر پور ہمارے قریب

خلافت ہے۔ ابوب کاہن شیخ ابراہیم علم شیرازی، سیدی علی بدایونی، شیخ کنن الدین انیس

سید زاہد، شیخ ابراہیم اور کس سار کاؤں اور شیخ عبد اللہ اب آپ کے شاخ تھے۔

شیخ ابو الفتح ہدایت اللہ سرست | آپ شاہ فاضل کے چھوٹے فرزند تھے۔ ولادت

۸۱۷ھ میں ہوئی۔ بارہ سال کے عمر میں علوم متداول و مستعمل اور تمام علوم عجائب و غرائب اپنے

والد سے حاصل کئے۔ استاد کے حکم سے دو سال درس بھی دیا۔ ۸۰۰ کا ہی جو والد سے فائز

ملا سید اشرف و ذریعہ و ذات صوفیہ تا ۸۰۷ھ صوفیائے بنگال ص ۳۲۹



کی قیمت اس وقت شرعاً درود پر تھی۔ مولانا نے فرمایا اسے بیچ کر بھوکوں اور فریبوں میں تقسیم کر دو۔

مولانا عبدالشکور شیرینی جو تھمی پشت میں تاشمی ملا غلام کھیتی بہاری باہر نہیں آتے تھے۔ مولانا محمد حسین آزاد تحریر فرماتے ہیں کہ مولوی غلام کھیتی نے ”میرزا داہ“ پر حاشیہ لکھا وہ مسک وجودی رکھتے تھے جب کہ مجدد الف ثانی شہرہ دی تھی۔ غلام کھیتی کی وفات سن ۱۱۸۵ھ میں ہوئی۔ کھنڈ کے محلہ دائرہ پیر محمد کھنڈی میں مدفون ہیں۔



## مولانا عبدالشکور شیرینی

(شجرہ صفحہ ۱۲۳)

شجرہ طریقت  
مولانا عبدالشکور شیرینی  
دلیان محمد شیرینی چشتی  
شاہ بدر عالم بدر  
شاہ ابوالقاسم  
غلام نقشبندی کھنڈی  
میر محمد شفیع  
مولانا پیر محمد کھنڈی  
سید عبدالرشید سیاح  
شیخ دانیال  
مخدوم شیخ دادو  
شیخ یوسف میری  
مخدوم عبداللہ دین داہو  
مخدوم جویاں جہانگشت

آپ کی ولادت سن ۱۱۸۵ھ میں شیریں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم نیز ہی میں حاصل کی۔ اساتذہ کرام میں غلام بخاری توحید، نور الدین غلام شیرینی، جشتی قادری جو خوری کے حالات گنج ارشدی میں مذکور ہیں۔  
دلیان جی سے بیعت ہوئے۔ ایک بار دلیان جی کے ساتھ پورہ گئے۔ کرشنید خان ماکم پور پیر دلیان جی سے بہت محبت رکھتا تھا ایک دن ان سے اسم اعظم اور اس کے خواص پوچھے گئے۔ اسم اعظم وہ اسم ہے جس کا جاننے والا سحاب الدعوات ہوتا ہے۔ یہ ہر مال و ثاقل کو تھلنے کی چیز نہیں ہے۔ دلیان جی نے ٹالے ہوئے کہا تاکہ دلیان جی نہ ہو۔ اس کی تہ نہیں ہوئی۔ بار بار استفسار پر جواب دیا کہ اس کا جواب مباح عبدالشکور دی گئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ علم صدیق اور بدر لفظ کو کھانکر شریعت عبارت دریا ضمت سے حاصل کرتے ہیں اور تم اسے اتنے آرام سے حاصل کرنا چاہتے ہو۔ حاکم حرم کو خاموش کر دیا۔ مولانا عبدالشکور دلیان جی کے خلفاء میں سب سے ممتاز تھے۔ وہ شیریں جو پورہ کا تاسک ملک پایادہ جلتے گئے ارشدی میں ہے کہ شاہ نواز خان کو مولانا عبدالشکور سے بہت محبت تھی ایک دن دلیان کی ملاقات ہو گئی۔ شاہ نواز خان اپنی پاکیزہ کھانچہ جو پورہ ملک لے گئے اور پیش قیمت جہازت پیش کیے ہیں ایک بہت بڑا ہیرا جس کی شعاع کو دیکھ کر بالائے قیام کیا جی

ملا ہانسرا الجیب فروری ۱۳۱۳ھ تا ۱۳۴۳ھ از حقیق شیب قادری

## تذکرہ شیخ شعیب

(شجرہ صفحہ ۴۳۷)

مخدوم شعیب جلال الدین شیری شیخ شیری حضرت کا بیٹا تھا۔  
 کے پورے تھے۔ موضع کمال میں ملازمین میں ملازمین  
 ہوئی۔ ۵۷۳ھ میں دوسرا ہوا۔ شیخ شیری جلال الدین  
 سے متصل ان کا نواسہ ہے۔ چھ یا سات سال کی عمر میں  
 والد بزرگوار مخدوم جلال الدین، وحیت فرماتے تھے  
 جوانی کو پہنچ کر تو نانا کا انتقال ہو گیا۔ ذوق میرا لالہ  
 بھی بھٹا گیا۔ راجگی میں مخدوم شرف الدین بہادر  
 کے آستانہ میں یکے کی طرف سے رہتے رہتے راجگی کی ملازمین  
 کا خبر ہوئے۔ لاکھ ہولناکی جنگوں میں گزشتہ ہیں  
 گئے آپ نے دامن کوہ میں شیخ شیری آکر کیا جہاں  
 آپ نے قیام کیا اسے سکونت محلہ کہتے ہیں۔  
 جب مخدوم شرف الدین بھی شیری کا دوسرا ہوا  
 وصیت کے مطابق قرقر دستار شیخ شعیب کو دیا  
 ہوا آٹھ پستوں تک خانانہ میں سما گیا رہی۔  
 بعد ازاں چلے گئے تو سندھ سے سما دیں دلا داد اور بھائی۔

جمال علی مٹی کریم (کے خاندان میں علی کریم ہے۔ شیخ شیری کے کسار سے جو شیخ شیری شہزادہ  
 کا بھتیجا اس کی عمر میں خود زندہ رہا۔ شیخ شیری کے بھائی میں۔ حجاز، ایران اور افغانستان سے  
 شیخ شیری آئے گئے۔ ان کے درس و تدریس اور قیام و طعمہ کے لیے ایک بڑا دارالافتاء

علا تارخ بارہ گیارہ صفحہ ۳۸۱

## تذکرہ مخدوم شیخ عبدالعزیز بن امام تاج فقہ و فاضل الدین

(شجرہ صفحہ ۴۳۷)

مخدوم عبدالعزیز بن امام تاج تاج فقہ کے دو فرزند تھے (۱) مخدوم شیخ ضیاء الدین (۲) مخدوم  
 سلیمان مگر دریا۔ جن کی اولاد نواسہ، باڑہ اور سارن میں آباد ہیں۔ شیخ ضیاء الدین شیری  
 کے فرزند مخدوم شیخ جلال الدین شیری تولد ہوئے جن کے فرزند شیخ شعیب کا نواسہ موضع  
 شیخ شیری خلع موضعیں، سارن موضع خلائق ہے۔ ان کی اولاد حسین آباد موضع شعیب کا نواسہ موضع  
 قلاب نادرگان ترچہ مخدوم جلال الدین شیری کی اولاد ہیں جو مسک امام سے تعلق رکھتے  
 ہیں۔ ان کی اولاد دو سکوں میں تقسیم ہو گئی۔ مسک حنفیہ کے پیر کا نواسہ تریگہ،  
 بٹھانا اور عجمو دریا۔ شہر گنگ میں تریگہ کے علاقہ میں آباد ہیں۔ مخدوم سلیمان مگر دریا  
 کا عقد بی بی بدیعہ کمال سے ہوا۔ سید شہاب الدین پیر گنگ۔ (۱) حنفی کی دفتر تھیں جن کے  
 بطن سے مخدوم عطاء اللہ تولد ہوئے جن کی اولاد بی بی بدیعہ زور قلاب آباد گنگ خان  
 قلاب بارہ سارن اور ایک دختر بی بی کمال کوئی تولد ہوئی جو پیر گنگ کی نواسی تھیں۔  
 اپنی دختر بی بی کمال کو کنگ کا عقد مخدوم سلیمان مگر دریا نے مخدوم سید حسام الدین ہاشمی سے  
 کر دیا جن سے مخدوم سید شہاب الدین حسین دھکڑ پٹن اور ایک دختر بی بی منصور تولد ہوئی  
 بی بی منصور کا عقد سید علی بہال جعفر شاہ گور (رنگار) سے ہوا جن سے سید احمد شاہ  
 ایدل پیدا ہوئے۔

علا تذکرہ صفحہ ۳۸۲، حلقہ انساب ص ۱۱۹













## مولانا عمار الدین عجماد چھلواروی

مولانا شاہ عمار الدین عجماد چھلواروی ۱۹۱۷ء میں چھلواروی شریف میں تولد ہوئے اور ۱۳۴۲ھ میں وفات پائی۔ چھلواروی شریف کا مرکز فیض حضرت سید شاہ منہاج راسخی تھا گم کردہ ہے۔ آپ حضرت مخدوم الکبیر شرف الدین عجمی بھائی کے بھائی کے علاوہ میں سے تھے۔ چھلواروی شریف کا مرکز آٹھویں صدی ہجری۔ عجمان چھلواروی بیسویں تا آٹھ سو باہر حضرت عمار الدین عجماد چھلواروی اس سلسلہ کے تاسوینا میں تھے۔  
 نوٹ: حکیم محمد شعیب شیخوردی حویہ کے گھر میں اس خاندان کے صرفائے کرام کے ملاحظات و خطا کا گراں مایہ سرا باب تک درج ہے۔  
 حضرت بی بی ولیہ

حضرت بی بی ولیہ بنت سید شاہ عزیز الدین عجمی شاہ آیت اللہ شریف کی والدہ ماجدہ تھیں۔ شاہ محمد مخدوم کا بیباک تاج بی بی ولیہ سے ہوا تھا جن سے ایک صاحبزادہ شاہ آیت اللہ تکرہ ہوئے۔ بی بی ولیہ کا وصال ۱۹۱۹ جمادی اول ۱۳۳۸ء کو کربلا ناری زاہدہ عبادہ تھیں اور علم تہذیب میں کمال و شگاہ کثی تھیں۔ ان کے مصاحبات و مکاشفات ان کی زندگی ہی میں شہرت پا چکے تھے۔ جس کے متعجب و محوئے چھلواروی شریف کے متعجب و کتب خانوں میں موجود ہیں۔ عربی کی تھیں اور فارسی کی بہت مستول لیاقت رکھتی تھیں۔ حضرت سید عمارت روضا بنارس کی شان میں ان کا ایک شہرہ تھیں جس کا مطلع ہے

”مذہبم کرد و دوزخ شریعہ باشد کہ جہنم و گاہم گزشت از حد“

ملہ ہمار میں اردو زبان و ادب کا ارتقا از یزید فیروز کٹر اردنی مشہور ۲۰۰۰

## شاہ مجیب الدین شاہ ابو الفرج بی بی چھلواروی شریف بہار

خواجہ عمار اللہ کے دو فرزند تھے۔ مخدوم زادہ محمد حسین شاہ مجیب اللہ چھلواروی کو حسین کے پوتے تھے۔ شاہ مجیب کی ولادت ۱۱ ربیع الثانی ۱۱۸۵ھ یا ۱۱۸۶ھ میں ہوئی۔ والدہ ماجدہ کا اسم گرامی شاہ خیر اللہ تھا۔ شاہ مجیب اللہ نے سید شاہ وارث روضا بنارس سے تعلیم و تربیت حاصل کی اور فرزند خلافت بھی حاصل کیا۔ آپ نے ۲۹ سال کی عمر میں ۲ جمادی الاخری ۱۲۱۵ھ میں وفات پائی۔  
 شمس الدین ابو الفرج مجیبی شاہ مجیب اللہ کے پوتے اور شاہ عبدالرحیم کے فرزند تھے۔ آپ شاہ مخدوم مجیدی وارثی قادری کے فرزند تھے۔ وارثیہاں اور ناناہاں دونوں طرف سے حنفی و حنبلی تھے آپ کی والدہ کا نسب مادی قادری ہے۔ ۱۲۳۰ھ جمادی الاخری ۱۲۳۱ھ میں آپ تولد ہوئے۔ سید دین الحق اجلاں قادری آپ کے چھوٹے تھے اور اساتذہ بھی تھے۔ سید شاہ شرف الدین حسین سے خلافت و امامت حاصل تھی۔ بی بی آپ کے مرشد اول تھے۔ آپ نے دوسری بیوی سید شاہ بکرت الدین کی انجری سے کی جو سید شاہ محمد قادری انجری کی اولاد میں سے تھے۔ ۱۲۳۵ھ شہان ۱۲۳۶ھ میں آپ نے وفات فرمائی۔ آپ کے کلمہ کے مصرعی مدون ہیں۔ آپ کے منجملہ صاحبزادے شاہ مصطفیٰ ابو الفرج اسمعین تھے۔ آپ کے چار فرزند تھے۔ مولانا شاہ محمد علی، مصطفیٰ ابو الفرج اسمعین، ابو الفضل اور مولانا مجتبیٰ مولانا شاہ محمد علی بردوان میں متقی تھے ۱۲۱۵ھ میں صوبہ بہار کے صدر الدین مقرر ہوئے۔

ملہ ہمار در سال المجیب الکتریز ۱۹۶۶ء و ۱۳۵

## مولانا شاہ محمد سید جمال پھلوری و مولانا جعفر شاہ پھلوری

(شجرہ نسب ص ۵۳)

مولانا شاہ سید جمال پھلوری کا جن ولادت ۱۲۴۰ھ ہے۔ مولانا غلام شاہ پھلوری کے جلیل القدر سہادہ تھے اور بچہ جعفری زینبی تھے ان کی دادی حاجی خلیفہ بادل اللہ کی اولاد تھیں۔ ابتدائی تعلیم اپنے ماموں شاہ نعمت اللہ سے حاصل کی وہ شاہ مجیب کے زار سے تھے۔ شاعر ہیں شاہ سید جمال پھلوری کے شاگرد تھے۔ اپنے شاہ شہداء علی حبیب نصر سے بیعت تھے۔ وہ ایک عزیزان قرار متبرعہ عالم تھے۔ ابتدائی روایات کی تکمیل مولانا صاحب العین نے بھی کی اس کے بعد وہ مل گئے اور مولانا خیر حسین مہرٹ مہرٹ سے علم حدیث کی تکمیل کی۔ مولانا امجد علی سہا پھلوری سے بھی سنت حاصل کی۔ غرض بیانی میں کم گوں ان کا مقابہ کر سکتے تھے جب چاہتے تھے کہ غنائے اور جب چاہتے تھے لائے تو مزید کے درمیان شہری کے اشدائے درود مولانا دودھ پور میں بیٹھے کر گروں کے دل بے قرار اور انھیں شکاں بہر ماجہ تھی۔ خود کا تھوڑا کوئی مجلس ان کی تقریر سے خالی نہ جاتا۔ ۱۲۵۵ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ پھلوری شریف میں مدفون ہیں۔ مولانا شاہ عزیز الدین آپ کے زار سے تھے شاہ حسن بیٹے فروغ تھے جس کے بیٹے شمس کی لکچری میں مہرٹ علی شہنشاہ تھے۔ درود سے فرزند شاہ حبیب اللہ تھے پیر فرام حسین اور چچے شاہ جعفر پھلوری تھے۔ شاہ حسین کا حق ابوالحسن و بلاطہ خانہ کشی پوری کر گیری کی دفتر سے ہوا اتنا ان کی توفیات میں مقیم ہو گئی تھی بہت شہور ہے۔ ان کی تصانیف ۷ ہیں۔ مولانا غلام شاہ کے سرگرم کر تھے۔

### جعفر شاہ پھلوری

آپ کا جن ولادت ۱۲۴۰ھ ہے۔ مولانا دارالعلوم ندوہ سے تادیق التعلیم ہوئے۔ ۱۰۰ رسائل جامع مسجد کے قلم میں امت و خلافت کی۔ آپ کی شادی کھنڈ میں زار سید زار علی خاں قزاقی بن زار سید علی خاں کی نواسی سے ہوئی۔ مہرٹ ۷۰ کر گروں کے مصنف تھے۔ آپ کا انتقال ۱۲۵۰ھ میں ہوا۔

مولانا علی علی بیٹ ۱۲۶۹ھ میں تادیق التعلیم مولانا سید شہزادے مبارک جلال مدنی ۱۲۷۰ھ فرود۔ بزم سیرت کی طرف سے لاکھ ان کا مشہور قلم ہے۔ مولانا جعفر شاہ پھلوری کے چچا ہیں۔ بھی ملا ہے۔ وہ ان کا نام نہیں بزم سیرت کے صدر تھے۔ (ذائف)

## شاہ امان علی جعفری زینبی پھلوری

(شجرہ نسب ص ۵۳)

شاہ امان علی جعفری زینبی پھلوری اسم گرامی تھا اور ترقی آپ کا تخلص تھا۔ آپ خدیجہ آیت اللہ کے مرید طبع تھے اور ان کی حقیقی عمارت ان کے بیٹے تھے۔ شاہ امان علی ترقی نے حضرت مہرٹ سے درس لیا تھا۔ آپ کو تفسیر کا بڑا شوق تھا آپ کا کام نہایت دشوار اور پُر لطف ہے۔ آپ شہری و قصویٰ گوئی میں اعلیٰ دستگاہ رکھتے تھے۔ انشا پر مبنی ہیں آپ کو کراچی حاصل تھا۔ ایک رسالہ شہری ترقی کے نام سے اپنے مرشد خدیجہ آیت اللہ کے میں تفسیر فرمائی ہے۔ ان کا پھلوری کا حال بھی تفسیر فرمایا ہے۔ آپ کی غزلیں سے سلاست، تادار لکھائی اور بدوگی کا پتہ چلتا ہے۔ ابتدائی عمر میں اپنے مرشد سے طریقت کا حصول کیا تھا کہ شریع کا رومال ہو گیا۔ آخر میں خدیجہ نعمت اللہ سے مہرٹ کیا اور تمام عمر حلقہ گروشی کی۔ مذہبی باتوں سے دنیاوی زندگی گرا سکتے تھے۔ آپ کی اطلاع پھلوری شریف میں موجود ہے۔ مولانا امجد علی کی تیری شادی آپ ہی کی دختر سید اختر سے ہوئی تھی۔ آپ کا وصال ۱۲۵۵ھ میں ہوا۔ آپ اپنے مرشد اعلیٰ کے مہرٹ میں مدفون ہیں۔

## سلام بر ہر شہید کر بلا

سلام اس پر ہے ہر شہید محبوب ہے  
 ناسخ نبی کا علی کا پس ہے  
 وہ ہے ماہ تاباں برقعِ امانت  
 وہ ہے نبوت کا مانی گہر ہے  
 وہ دریاں باغِ رسالت ہے نیلے شک  
 وہ نخلِ رسالت کا پیلا ثمر ہے  
 وہ درجِ مدائن شہرِ لافقی ہے  
 وہ جانِ نجی لطفِ احب گہر ہے  
 جو امانِ جنت کا سرِ دار ہے وہ  
 وہ برقعِ شہادت کا مدِ شمس قر ہے  
 چھٹا آگے گریباں مریخِ عالم میں  
 سیلاب کی بھی تھمبے کو کئی تھمبے  
 (از سونہ وراثت شاہ محمد علیان چلواری)



## شاہ قمر الدین چلواری

درختہ نسب ۱۲۲۴ھ

مولانا شاہ قمر الدین چلواری کی ولادت ۱۲۲۴ھ میں ہوئی اور آپ ۱۲۹۹ھ میں  
 کوفات پائے گئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے بڑے چھائی شاہ محمد الدین سے حاصل کی اور مولانا عبدالموئز انجری  
 سے درس لیا۔ پھر مدرسہ مہدیہ دہلی میں داخل ہوئے اور کئی کئی سال تک درس کیا اور مولانا  
 رجب مولانا عبدالحی صاحب اور مولانا مقبول احمد سے باقی درسیات کی تکمیل کی۔ شاہ صاحب نے  
 دوبار حج کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حج کے دوران آپ نے ترمذی و شافعی کے معروف علماء و فضلاء  
 سے امانت و مروت حاصل کی۔ مدینہ منورہ میں مولانا عبدالحی صاحب سے فقہیہ و فرائض کی امانت حاصل کی۔ یہ  
 زمانہ ۱۲۵۴ھ کا تھا۔ حدیث اور مسائل میں بھی تحریری اختلاف و اجابت شیخ احمد کی اور مولانا شاہ  
 بدایینی سے حاصل کی۔ قادریہ سلسلہ کی اجازت و خلافت مدینہ میں سید احمد شریف موسیٰ سے حاصل کی۔  
 فروریہ و جگتویہ پیشہ آدمی صرفیہ اور مجتہد سلسلہ شریف کی اجازت اور مروت خلافت لینے نا مولانا ابوالکلام  
 احمد جوہری اور مولانا غلام ونگیر کا گھر سے حاصل کی۔ حدیث کی سند بھی آپ نے اپنے نا مولانا محمد  
 مولانا محمد الدین احمد جوہری سہ ماہی نشہ چلواری شریف سے حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی۔  
 مولانا شاہ قمر الدین چلواری ۱۲۵۴ھ میں بہار کے امیر شریف مقرب ہوئے۔ ۱۲۵۹ھ میں  
 آپ کا دھال چھوٹا ہوا آپ چلواری شریف میں مدفون ہیں۔





## شاہ محمد الدین ترمذی عجمی پھلوارویؒ

(شجرہ نسب ملاحظہ)

مولیٰ کو جسے جوہریت اسکا اردو نام دیکھا ہے۔ خود ہی جو جانتا تھا کہیں معلوم ہو گا کہ کونسا ہے۔  
شہرہ نامہ مندرجہ تصدیق و توثیق امام اعلیٰ کے احوال متعلق زبان و بیان صاحب گرو رنگا،  
ماہرینی جوہریت سے رسی اویس اور شاعرانی شہرہ شخص کن تھا؟ یہ تھے علامہ ترمذی پھلواروی، علامہ  
ترتاکا نام محمد الدین ترمذی اور تخلص ترتاکا، شمال مشرقی پھلواروی شریف پٹنہ میرپور میں آباد ہوئے  
اور پٹنہ میں وفات پائی۔ انہوں نے شہرہ ادب کی دنیا میں انھیں کوہیں اور علم و کثرت کے ماحول میں  
پروردگار نے فضل و کمال بخش دیا۔ آپ کے والد ماجد شاہ عزیز الحق خان پٹنہ شہرہ و مرقف شاعر  
تھے تمام دہائی کا ہی نام سے پڑے ہیں۔ آٹھ سال کی عمر سے تانہ پائی شروع کردی اور بہت جلد پائیاں  
حکیم آوا کے شاگرد بن کر شہرہ کی صف میں شامل ہو گئے۔ ترتاکا کو اردو نثری اور عربی پر یکساں  
عمیق حاصل تھا۔ ایک وقت آیا جب ترتاکا بہار یونیورسٹی میں اردو نثری کے پروفیسر مقرر ہوئے۔  
نہیں صرف ان کی کلامی حاصل تھا چودہ برس تک شہرہ رہے ان میں عربی کا دلکھ دیتے رہے اور  
۹۰ سال تک قرآن کی تفسیر بیان کرتے رہے۔ ہر کان زمین کے ایک شہرہ تفسیر میں سرکاری تمام نثری علمی  
کی دکانی دربارین کی دنیا پر وہ متذہبیت گئے تھے جبکہ شہرہ مخالف ہندو جنگالی وکیل سر آرتھور کوکھی  
پٹنہ میں حکومت قلعہ بند ہونے کے سبب انتقال کیا تھا یہ بیسی صدی کے دوسرے عرصہ کا مشہور  
واقعہ ہے۔ حدیث کی کتابوں میں علامہ شیعنی بخاری و مسلم و سنن و ترمذی، انسائی احوال پر ماہر  
علامہ کوکھی عمیق حاصل تھا۔ انہوں نے سیاست میں بھی حصہ لیا وہ صلیبی مسلیم گیارہ کے نائب صدر  
اور صدر رہے۔ جب پاکستان بن گیا تو قضا کی طرف رجحان سے تھی حالات سے متاثر ہو کر انہوں نے  
پیشی طویل کر لی تھی چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

علم جامع العلوم علامہ ترمذی عجمی پھلواروی شریف آباد، کلکتہ،  
خوش، باہر اسباب کی وہ سے ۱۰ سال گزرا کہ دورگ ہوئے ہیں درگاہ

دل در بار ہے دیکھ کے خیر الاموال  
پرسدگار کر کے تائب غیب سے  
است ترے خیمہ کی بڑی بے کی میں ہے

### تصنیفات

- (۱) عروض جید (۲) اہم عروضین کی تعلیم،
- (۳) الیاس غنی (۴) احوال کر کے ایک رسالہ،
- (۵) کوہ اور تفسیر کے استہلال پر ایک رسالہ،
- (۶) بدیع پر ایک رسالہ (۷) قرآنی زبان پر ایک رسالہ،
- (۸) دولت و ملال (۹) عقیدتہ العلوم (۱۰) المکین العیم،
- (۱۱) حکم و مشاہیر (۱۲) عرفان ادب،
- (۱۳) چال و سفر (۱۴) حقیقت الحقوی،
- (۱۵) التصدیق الہیہ (۱۶) جہاں العرف (۱۷) روح النور،
- (۱۸) جہاں ادب (۱۹) تفسیر شہب و مکل،
- (۲۰) نماز پر نگاہ (۲۱) مجمع القرآن (۲۲) احوال القرآن،
- (۲۳) مرقبین (۲۴) تفسیر (۲۵) لمبری (۲۶) جہاں شہب و مکل،
- (۲۷) بات النبی (۲۸) تفسیر سائنس و سما (۲۹) تفسیر کتاب نبوت،
- (۳۰) الطلاق کریم (۳۱) تصدیق لیل القدر،

شاگردان کرشمہ :- دنا براسی، شاہ جعفر پھلواروی، سرگز الدین، عبد العزیز بزرگ، عزیز شاہانی  
ماہر شکست بزرگ، چوہدری غلام احمد پٹنہ۔

بھائی















## حضرت شیخ شہاب الدین بہروردیؒ

(شجرہ نسب منہج)

شیخ شہاب الدین بہروردیؒ خزانہ دہم کے شہر بہرورد میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں اپنے چچا ابو نجیب مہلاتا ہر کے زیرِ مہلت تربیت حاصل کی۔ وہ شافعی مسلک رکھتے تھے۔ ان کا انتقال ۷۳۳ھ میں ۳۳ سال کی عمر میں ہوا۔ ان کی بہت سی تالیفات ہیں۔ یہ لوگ ان کے اہل کتابی گروائی ہیں۔ سب سے اہم اور مشہور کتاب "عوارف الصراف" ہے جو دنیا کے تصوف میں بہت مقبول ہے۔

تلمیذی عیالین ناگوری، شیخ نور الدین ساکےؒ غزوی اور شیخ بہا الدین زکریا قانیؒ ان کے مشہور متفانی تلامذہ ہیں۔

بہروردی مسائل کی فروعی شارح کے ساتھ ساتھ پہلے کے علائق میں زندگی و ولایت کے کام انجام دیتے جن میں غزالی و الدین نورانی قسقی (۷۱۶ھ) شرف الدین بیگانی غزوی و سنی لائبریری مطابع سندھ کے مصنف بہا الدین سرخ بخاری، حضرت بہا الدین جلیل الدین جلیل بہا الدین شہروردی۔

## حضرت شیخ جلال الدین رومیؒ

(شجرہ نسب منہج)

مولانا جلال الدین رومیؒ اپنے عمر کے ایک عظیم شخصیت تھے۔ آپ کا نام محمد اور لقب جلال الدین تھا۔ مولانا رومیؒ کے نام سے شہر بہروردے۔ مولانا رومیؒ شافعی مسلک کے تھے۔ مولانا رومیؒ کے والد کا تعلق سنہ ۷۰۰ میں مولانا کے والد شیخ بہا الدین ابو نعیمؒ کے چچا پورے خواجہ فرید الدین علی بن سلطانؒ سے ملائی اور اس وقت چھ سال کی تھی۔ خواجہ علیؒ نے اپنی شہزادی اسرارؒ کو چھ سالہ رومیؒ سے فرمایا کہ اس جو بہر قابل سے غافل نہ رہنا۔ یہ ایک دن دنیا میں غفلت بند کر کے گئے۔ مولانا کے والد نے اپنے شاگرد شیخ کو درپیش خاص مسائل ایمان الدین کو ان کا تالیف متحرک جن سے مولانا رومیؒ نے اکثر علوم حاصل کئے۔ وہ فرائض تک علم باطن اور سوکھ کی تعلیم بھی دیتے تھے۔ ۱۰ سال کی عمر میں مولانا رومیؒ کی شادی ہو گئی۔ ۱۵ سال کی عمر میں مولانا رومیؒ نے تعلیم علوم کے لیے شام کو مسکو کی طرف سفر کیا۔ وہ مدرسہ ملاویہ کے دارالافتاء میں قیام کر کے کمال الدین ابو نعیمؒ سے فیض حاصل کیا پھر سات سال تک دمشق میں تحصیل علوم کرتے رہے۔ تمام مذاہب سے واقف تھے۔ علم کلام، علم فقہ میں خاص مکرر کرتے تھے۔ محنت و تصوف میں ان کا کوئی تقیید نہیں تھا۔ مولانا کی زندگی کا خاص انقلاب حضرت شمس تبریزؒ سے ملاقات کے بعد شروع ہو گیا ہے۔ حضرت شمس تبریزؒ سے ملاقات کا نام دہم میں ہو گیا اور ملاقات میں غزالی و تہذیبیہ کیا۔ بعد ازاں حضرت شمس تبریزؒ قاضی ہو گئے ان کی جوانی مولانا کو شائق گویا۔ بچپن میں رہتے تھے۔ دریں اثنا مولانا کی ملاقات ملا الدین کو کر کے ہوئی کہ چھٹی ہوئی۔ بالآخر ملا الدین کا انتقال واقعہ میں ہو گیا۔ مولانا حسام الدین کو اپنا سربراہ بنایا۔ انہیں کے مشورہ پر مولانا رومیؒ نے شہزادی کو جو بہت مشہور ہوئی۔ ملاویہ میں حضور ملاقات کے بعد مولانا وفات پا گئے۔ شاہ

ملہ سادات شہزادی از مولانا محمد اختر مولانا ۱۲۱۲ھ

فہرست شمس تبریزؒ کے ملاقات کے وقت یہ شعر لکھا کہ

نور و ستارہ نورانی آیدم تا بہ جاہاں پشیم می آیدم

ملہ مقدمہ جہانیاں بہا الدین شمس ملا کے ۴۲۰ کے کنز الانساب مولانا ۱۲۱۲ھ

۷۔  
سے فخر تک سب جہان میں شریک ہے۔ ملا اسامہ الدین شلیغہ بیہ۔ ملا رسی کے دو فرزند آلودہ رسی  
ملا الدین محمود سلطان ولد ملا رسی کی تصنیفات میں منظومات کا مجموعہ فیضانہ ہے۔ ہ۔ ہزار اشعار  
کا ایک دیرالان ہے۔ تیسری تصنیف غمونی ہے جس سے مولانا کا نام زندہ ہے۔ یہ مثنوی کھر بل بل  
مخترغ میں ہے۔ یعنی غنائی فاعل ناقص ہو جا ہے۔ غمونی میں روحانی کربت اور وجد کمال کیفیت



پیر بدر الدین بدر عالم زاهدی  
(شعبہ نسب ۱۳۲۵ء)

[illegible]

بلکہ مکرم صوفیائے بنگال صد ۸۳ تا ۸۷ء،

## حضرت محترم ابو نوح بالائی رحمہ

(شجرہ نسب صفحہ ۴۵۵)

اسم گرامی سلطان احمد انتقب مخدوم نوح احمد کا نام تھا۔ سلطان احمد والد کا نام بی بالائی تھا جو قبیلہ لاکھا سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے جدا علی شیخ ابو بکر کی بی بی نے در رقار شیخ احمد شیخ محمد شیخ علی دقانی، احمد شیخ جلال الدین سب سے پہلے کوٹ کر در در لگان، بی بی آباد ہوئے۔ مخدوم نوح کے بعد مخدوم نوح الدین میر سیر ویاست کے لئے اگر کسی کی تشریف لائے۔ آپ اہل اسکے ملر پر بالرمیں سکونت اختیار کی اور یہیں دفن ہوئے۔ مخدوم کی ولادت ملازم میں ہوئی۔ آپ سے شہاب الدورات دل تھے اور اتباع شریعت کے لیے عمر میں کو خصوصی ہدایات دیا کرتے تھے۔ بعد بہت خلق کے لیے شہر ہوئے۔ ان کی تعینات میں دہلی الناکرین، اور ملازمت، بہت شہر ہوئے۔ مسکنی سال کی عمر میں ۹۹۷ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کا مزار بالکرینی میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ آپ کے خلفاء حسب ذیل تھے:-

(۱) سید ابوبکر کھنوی (۲) سید علی تنسوی (۳) دریش کرکٹا (۵) سید

عبدالکرم تنسوی۔

ملہ تذکرہ مسوینا نے سنہ ۱۲۸۵ھ

## شیخ شاہ سلطان کھنوی رحمہ

(شجرہ نسب صفحہ ۴۵۵)

مخدوم شیخ شاہ سلطان تشندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اور صدیقی تھے۔ شیخ سلطان کے والد گرامی شیخ حبیب اللہ مرنوی پڑی بی بی خانم کو گھر کے رہنے والے تھے۔ شیخ حبیب اللہ کا نکاح بی بی اہلیا سے ہوا تھا۔ شاہ احمد ان سکنی روضہ کو گھر پر شیخ سلطان کے خاوند چاہائی تھے۔ شیخ سلطان کے عمل اولیٰ نبوی بی بی سے تین فرزند آئے ہوئے (۱) شیخ عبداللہ (۲) شیخ آدم (۳) شیخ حافظ شاہ مسکن شاہ سلطان کی دوسری زوجہ سے بھی تین فرزند تھے۔ (۱) شاہ جلال الدین (۲) شاہ فرید (۳) احمد سید جن کی اولاد مرنوی پڑی بی بی اور بیگم میں آئی ہے۔ جامع مسجد کھنوی کے احاطہ میں شیخ شاہ سلطان اور ان کے پہلو میں بی بی باہویہ اور فرزند ابوبکر حافظ شاہ مسکن و خوشاب ہیں۔ شاہ سلطان کے گھر کے کئی بڑے بچے ملوانی شریف سے بھی ہے۔ شاہ سلطان کی دختر بی بی املاہ میں علماء و فضلاء برابر چکے آئے ہیں اور افضل فضلاں وقت بھی جو رہا ہیں اور یہ خاندان ملین غلامی کے ساتھ ساتھ طریقت میں بھی بالکل اور صاحب کشف و کرامات اور موجب بکالت رہا ہے۔ حافظ شاہ مسکن اپنے وقت میں جامع مسجد مسکن کی امامت و خدمت اور گزائی کے کام انجام دیتے رہے۔ ہیں ان کے بعد ان کی اولاد شاہ مسلم لائے کا نام قابل ذکر ہے۔ مرنوی خانہ کے سادات میں یہ دستور تھا کہ ہر تہذیب میں مہتمم یا خوشنواں اور اگر کرتے تھے جو مولائے مومنین کے گھر کسی اور سے فخر نہیں کرتے تھے۔ شیخ سلطان کے بقیہ دو فرزند شیخ عبداللہ شیخ آدم کے مرادات آستانہ عالیہ سے باہر ہیں۔ اولاد بی بی سلطان کھنوی خصوصاً بہت سید سے سادے اور مصمم ہیں بیکہ اولاد مرنوی خانہ بی بی شہرہ کے بہت سہست و چالاک تھے۔ شاہ سلطان ۴۸۰ھ میں مرنوی شیخ گھائی منع کی گئی تھی۔ شیخ گھائی اور آدم کے آباء کے اطراف میں بہر سالیں سرمدیوں کے خاندان آباد ہیں۔ اب اس خاندان کے افراد سر سے بندگان کے دست پر بیعت کرتے گئے ہیں۔ شاہ عبداللہ نے حاجی شاہ طاقت حسین مشفق والدہ لہو کو گھر کے دست پر بیعت کی تھی جو زمانہ شاہ فضل الرحمن گچہ مراد آبادی کے سرمدی خلیفہ تھے۔ ملا سید محمد علی مراد آبادی



کامیاب و شہر میں آتا تاہم ہر آلہ کھینچ کے کافی لوگ، رعائی مسائل میں بیعت ہونے لگے۔ شاہ سلیمان  
پھلادی اور علائقہ مدنی و دیگر جگہ بار کھینچ آتے تھے اور ساتھ ساتھ کھینچ میں سرکاری کرتے  
تھے۔ اسی علاقہ کے پرنسپل شاہ کیم الرحمن لکھنؤ میں رہتے تھے، رعائیتوں کے مسئلہ ارادت رکھتے  
ہیں اور اپنے نام کے ساتھ رعائی کہتے ہیں۔ شاہ کیم الرحمن کے والد ماجد کے دور میں کھنڈ میں کیم رنگ  
سے بیعت ہونے لگے تھے جو کہ وہ بھی مسائل رعائی سے مشکوک تھے۔

دلائل پر مبنی کہ کیم رنگ رعائیت اور شاہ کیم الرحمن نے تربیت کیا تھا بیکریک  
شہرہ ماہی شہر موٹھان میں شہنشاہی میں رکھی گئی ساکن تھوڑے وقتوں میں کیم رنگ نے علاقہ زاد ۱۹۴۰ء  
کا قتل، اعلیٰ شہرہ شاہ عرفی الرحمن نے شاہ مصلحت اللہ سے عارضہ گنگا یا تھا جسے کسی مقصد کے سلسلے میں  
مدالت میں شہادت پیش کیا تھا مگر وہ دلائل منسلک خورشید کے اصل عبارت شہرہ منہ لاری کھینچ

کہیں تلف نہ ہو گیا ہو۔

شاہ شہنشاہی سے پہنچتے ہیں کہ حضرت شہنشاہ نے کیم رنگاں کی تصویریں۔ ان  
کی تصویر شاہی ایک لکھنؤ میں لکھنؤ سے ہوئی جن کو انہوں نے شہنشاہ اسلام کی تصاویر میں  
کے نام پر یہ گاؤں آج بھی سلطان پور کے بجائے کھینچ کے رکھا ہے۔ کھینچ کے چورہ ماہی جان  
شاہ سلطان کی اطلاع دی جو تھوڑی کا کا قتل حکیم سید محمد شعیب زوی پھلادی

نے اپنی تصنیف "تجلیات آوارہ وطن"، قلمی نسخہ میں لکھ کر فرمایا ہے جو شاہان قاری کی کتاب  
مہتمم شمال کے علاوہ ۴۲ پر مبع ہوا ہے۔

برہمن زادہ گھنیشام نے حضرت شہنشاہ مدنی قتل شدہ کی ساکن کھینچ منظر مریخ  
کے دست حق پرست پر شہنشاہ اسلام کو کیم رنگاں کا لکھا۔ اور کیم رنگاں کی کشتی سے تجارت  
کامال کے سلطان پور کھینچ کے قریب لگا کر انہوں نے آستانوں سے طوفان آیا اور اس کی کشتی قریب  
ہو گئی۔ تیرہری کی کشتی مریخ مریخ کی۔ لوگوں نے مشورہ دیا کہ حضرت شہنشاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر  
دعا کی درخواست کرو۔ چنانچہ مریخ کا لکھنؤ میں شاہ سلطان کی بالنگہ میں حاضر ہو کر دعا کا  
خواہش لکھا۔ شاہ صاحب نے دعا فرمادی۔ اس کی تعجب کی کوئی تہا نہ تھی جب دلائل پر مبنی  
کہ کیم رنگاں کھینچ اور شاہ مصلحت اللہ مصلحت اللہ،

ان نے دیکھا کہ اس کی کشتی تمام سالوں کے ساتھ محفوظ و سالم سے لگی تھی۔ اس واقعے سے  
شہنشاہ سلطان سے بڑی عقیدت ہو گئی اور وہ اپنے تمام متعلقین کے ساتھ مسلمان ہو گیا۔ اپنی اولاد میں  
کامیاب و شہرہ، کیم رنگاں کی خدمت میں نہایت میں سے کاموں نے تمام عمر ان کی خدمت اور حفاظت  
کی طلب کی تھی جو ہوتا وقت کے ساتھ گزاری اور ادنیٰ برہمنوں کا۔ جو لکھنؤ کا مالک ہو یا تو پرت  
نہیں بلکہ شہنشاہ سلطان کے مرنے کے بعد ۱۳۶۰ء مطابق ۱۳۶۰ء کے بعد تک زندہ رہے۔ تقویم سال ۱۳۶۰ء مطابق ۱۳۶۰ء  
میں ان کا وصال ہوا اور وہ بھی کھینچ میں مدفون ہوئے۔ ان کا ہنسی کا ایک شعر بہت مشہور تھا

چھائی سے لڑا جئے اور رکھ سے طام

گھنیشام سے عبد اللہ جئے یہ بھنا کے نام

جو تھی نہ چوڑا شہرہ کے کھنچ سے ایک، دفتر آواز نہی جن کو لکھنؤ سالانہ یہ حافظہ میرالدین  
سے ہوا جو پہلا شہنشاہ کے رہنے والے تھے۔ شہادی کے بعد حافظہ صاحب سسرال ہی میں مستقر  
سکونت پذیر ہو گئے۔ ۱۳۶۰ء میں شہنشاہ سلطان کے وصال کے بعد ان کے علم و فضل اور صاحب لیب  
کو دیکھ کر شاہ سلطان کے آستانہ کا پہلا سجادہ بنا گیا۔ اپنی سماجی کے خلاف سے وہ بدھ اہم ہونے  
پر آہوئے۔ وہ کھینچ کے لوگوں کے قریب ہی آہوئے کہ ان میں کامیاب و شہرہ۔ سلطان حافظہ میرالدین  
کی چھٹی پشت میں سالانہ شہنشاہ و خلیل الرحمن عرف مدلو بالہ اور بدو بالہ لکھنؤ ہوئے۔

لے کر کسی نام کھینچ اور شاہ مصلحت اللہ مصلحت اللہ و تجلیات آوارہ وطن، مصلحت اللہ کیم رنگاں شہنشاہ  
زوی پھلادی، پرنسپل شمال ۱۳۶۰ء، انشا دلائل قادیانی۔



## حضرت مخدوم آدم نقشبندی

(شجرہ نسب مطبوع)

مخدوم آدم نقشبندی سندھ میں مسلمان نقشبندیہ کے پہلے بزرگ آپ ہی تھے۔ بادشاہ عالمگیر کی علم دوستی سے تاتار سرحد پر آپ ٹھہرے دہلی تشریف لے گئے۔ دہلی میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کے فرزند شیخ محمد سوم سے آپ نے شرف ملاقات حاصل کیا۔ طلب و کچھ کہ انہوں نے مخدوم آدم کو خوب فرمایا۔ آپ خواجہ محمد سوم سے بیت ہو گئے۔ ایک مدت ملازمت آپ مباحثت و مباحثہ میں گزرے۔ آپ پر استغراق کی کیفیت بہت لگی۔ جب آپ سلوک کی مثال طے کر چکے تو دوبارہ عالم نقشبندیہ سے آپ کو فقر خلافت ملا۔ سرزمین سندھ میں آپ نے رشتہ دہلیت کا کام جاری رکھا۔ مخدوم آدم کے دو فرزند تھے۔ (۱) مخدوم فیض اللہ (۲) مخدوم اشرف۔ دونوں علم و فضل اور تقویٰ میں امتیازی حیثیت رکھتے تھے۔ جب مخدوم آدم کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے مخدوم فیض اللہ کو اپنا سجادہ نشین مقرر کیا۔ مخدوم آدم کے وصال کے بعد وہ دونوں علاؤ سرزمین پر عاجز ہوئے اور فیض و برکات سے فیضیاب ہو کر اپنے گرام غفری و مدافغی، دونوں بڑا درختوں شایب میں لڑی ملک معلوم ہوئے۔ دونوں جہانی لینے والد بزرگوار مخدوم آدم کے شرعی پیروں میں مکملی میں محروک و بے آپ کا سزا دہلی میں مدینہ خاص و عام ہے۔ آپ کے خاص مریدان و خلفائے سید (۱) ابوالقاسم شیخ ابوالاسم (۲) سید فتح محمد شیخ الس۔



## اولیاء ربواری شریف بدین سندھ

(شجرہ نسب مطبوع)

خواجہ محمد زمان سلطان الاولیاء کی مساجد کی پیشین گوئی تہاں سے ہوتی تھیں جن سے تاتار سرحد مولانا عبد السلام نے اپنی دستکب اختر کا فتوحات ماجا حوالیہ لکھتے ہیں۔ چنانچہ شیخ حاجی کی تری الہیہ کے پہلے سے صاحب کمال تہا جس کا شدت سے انتقاد کیا جا رہا تھا۔ آپ کا اسم گرامی تھی زمان رکھا گیا۔ آپ بچپن ہی میں اپنے سرستے عائلوں کے رخ سے مجبور ہو کر ٹھہر چکے۔ مدرسہ میں پڑھنے لگے۔ یہیں خواجہ محمد شمس الدینی کی نظر آپ پر پڑی اور وہ آپ کو طریقت کی طرف مائل کرنے لگے ایک وقت ایسا بھی آیا جب خواجہ زمان نے اولیاء کین کے دست پر بیعت فرمائی اور اس طرح طریقت پر گامزن ہو گئے۔ چھ ماہ کی مسلسل ریاضت کے بعد سرحد نے آپ کیلئے سندھ پر بھیجا اور شکر شریفی اختیار کیا۔ آپ کی سند نشین کی تائید سرحد کے خلیفہ میان عبدالرشید نے بھی کی۔ حج سے واپسی کے بعد آپ کے فرزند نے آپ کو خلیل الرحمن کا لقب دیا اور معتبر فرمایا۔ جب ٹھہر میں ریاضت اور فنا وقت ہوئے لگی تو آپ اپنے وطن لوہری شریف چلے گئے جو ان آپ کے والد بزرگوار نے سندھ و تاتار سرحد آپ کے حوالہ کیا۔ والد بزرگوار کی وفات کے بعد آپ نے خلیفہ میں نقل مکان کی۔ آپ کے کشف و کرامات کا شہرہ کی رو سے طلیف بھائی نے بھی آپ کی خدمت آندھ میں حاضر فرمایا اور اندر شریف ہوئے۔ آپ کے چار خلفاء بہت شہرہ پائی (۱) عبدالرحیم گورکھی (۲) ابوالکلب اگھی (۳) حافظ ہدایت اللہ (۴) مامی محمد علی کھٹاچی آپ نے دربار کائنات پر الہیہ کے خاندان میں کیا جن سے خواجہ گل محمد ولد ہوئے اور آپ کے وصال کے بعد بھی آپ کے جانشین ہوئے۔ ایک سال قبل ہی آپ نے اعلان کر دیا تھا کہ خدمت کا وقت آگیا ہے چنانچہ ہم زنیہ ۱۸۸۱ھ تک آپ تمام گروں کو کرنا شکر کر کے چار وار دھ کر لیٹ گئے اور عارضہ در قفس غفری سے پیدا کر گئے۔

ابا سید الاولیاء کبیر بادشاہ

















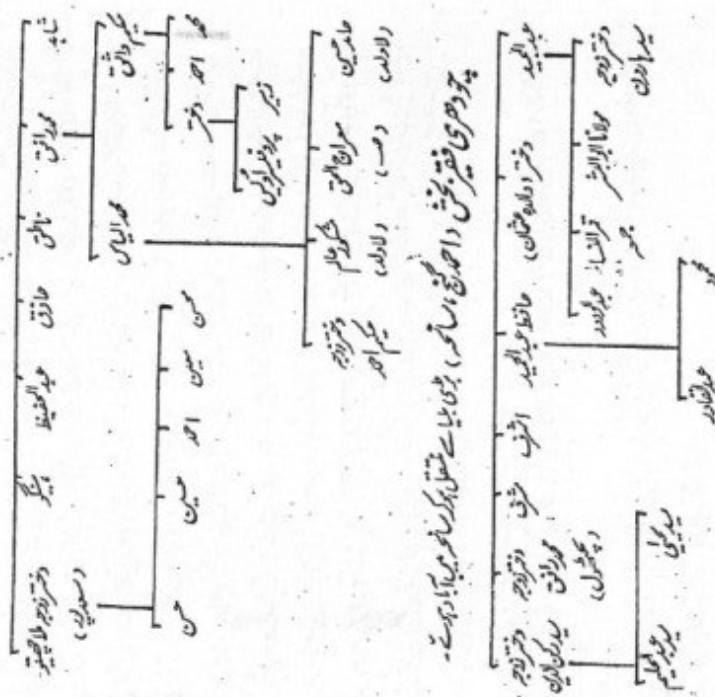
الادب و حسن الحسین بن علی بن ابی طالب  
 (شجره مؤید ۴۸)

شاه فیض الله  
 نظام الدین شاه وخت الله حسن عظیم الله  
 نجم الملک شاه محمود  
 شاه قاسم شاه فیض الدین  
 شاه سلطان شاه عادل الدین  
 شاه عبداللہ شاه جعفر  
 شاه درانیال شاه حاجی  
 شاه احمد شاه اسماعیل  
 خلک عالم شاه یعقوب  
 فیض الله شاه طیب  
 محمد علی شاه بخت الدین احمد علی  
 صادق الله شاه ابوالقاسم شرف علی خاوری  
 (الکرام) شاه عبدالکیم (یولدا)  
 شاه عبدالرحیم  
 شاه شاه محمد  
 شاه ابراہیم  
 شاه نوبت الله  
 شاه نجیب الله  
 شاه قاسم یاقوتی  
 شاه ملاک حسین  
 شاه محسن  
 شاه عبدالرشید  
 شاه محمد حسن  
 شاه محمد حسن  
 (دشت ۴۸) رشید اختر  
 (نیرا بہار)  
 (نیرا صوفی جود ۹۲)

الادب و حسن الحسین بن علی بن ابی طالب  
 (شجره مؤید ۴۸)

شاه فیض الله  
 نظام الدین شاه وخت الله حسن عظیم الله  
 نجم الملک شاه محمود  
 شاه قاسم شاه فیض الدین  
 شاه سلطان شاه عادل الدین  
 شاه عبداللہ شاه جعفر  
 شاه درانیال شاه حاجی  
 شاه احمد شاه اسماعیل  
 خلک عالم شاه یعقوب  
 فیض الله شاه طیب  
 محمد علی شاه بخت الدین احمد علی  
 صادق الله شاه ابوالقاسم شرف علی خاوری  
 (الکرام) شاه عبدالکیم (یولدا)  
 شاه عبدالرحیم  
 شاه شاه محمد  
 شاه ابراہیم  
 شاه نوبت الله  
 شاه نجیب الله  
 شاه قاسم یاقوتی  
 شاه ملاک حسین  
 شاه محسن  
 شاه عبدالرشید  
 شاه محمد حسن  
 شاه محمد حسن  
 (دشت ۴۸) رشید اختر  
 (نیرا بہار)  
 (نیرا صوفی جود ۹۲)

شاخ تاروقی شیر شریعت حسین (پیشو)



برادر نسبی جودری شیر شریعت

ملا عبدالمسلم خان کیم  
 جودری شیر شریعت  
 جودری شیر شریعت  
 جودری شیر شریعت





## شیخ سلیم حسین

(شیخ زینب ص)

شیخ سلیم حسین حضرت فرید گنج شکر کی امداد تھے۔ ان کی ولادت ۸۸۳ھ مطابق ۱۴۷۸ء میں ہوئی اور وفات ۹۵۰ھ مطابق ۱۵۴۳ء میں ہوئی۔ شیخ سلیم حسین مولیٰ میں تو لکھتے ہیں کہ پوریکری سے سرہند گئے اور علوم ظاہری کی تحصیل کی راہ میں ستائیس سو تیس کی زیارت کی۔ عرب و عجم کے شہروں کی سیاست کی اور وہاں کے شاخ اور بالائے گلوں کی مصیبتوں سے دنیا بھر کے اور بڑے چڑھاندر ہر انجم دیتے۔ برصغیر واپس آکر شیخ ابراہیم چشتی سے بیت ہوئے اور اجازت و خلافت حاصل کی۔ فقیر و سیکندری کی ایک بائیں پر گزشتیں پر گزشتیں عبادت الہی میں معروف رہے۔ چلایاں اور مدینہ کی ریاضت و عبادت کی تلقین فرماتے تھے۔ امر اسلام میں آپ نے اپنے مدد و عینیت رکھتے تھے۔ جن میں شہنشاہ اکبر اور شیر شاہ سوری کے نام خاص ملنے پائے مگر ہیں۔ بادشاہ اکبر کو آپ سے بے حد عقیدت تھی۔ اس کو کوئی اطلاع تھی چنانچہ آپ سے دعا کی درخواست کی۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی دعا سے اکبر کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا آپ نے خدائے شاکس کا نام اپنے نام پر سلیم رکھا۔ یہی شہزادہ سلیم اکبر کے بعد چلیاں کے قہر سے سربراہ گئے سلطنت ہوا۔ آپ کا وصال فقیر و سیکندری ہی میں ہوا۔ وفات سے پہلے آپ نے ایک روش کی زیار ڈالی تھی اسی میں مدفن ہوئے۔ بادشاہ وقت نے اس مدفن کی احاس سے ملحق مسجد کی بنیاد خلیفہ توحید کی۔

شیخ سلیم حسین کا تعلق التسل تھے۔ ان کے وصال کے بعد ان کے فرزند شیخ بدر الدین سجادہ نشین تھے۔ شیخ بدر الدین کے وصال کے بعد ان کے صاحبزادے شیخ قطب الدین سجادہ ہرے۔

لے تملک شاخ کلام

## حضرت میاں میر لاہوری

(شیخ زینب ص)

ولادت ۱۱۸۵ھ مطابق ۱۷۷۱ء وصال ۱۲۴۵ھ مطابق ۱۸۳۰ء سندھ کے قلم شہر سیہون میں پیدا ہوئے۔ آپ تائیدوں کے قاتلان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کا نسب زینب حضرت عمر فاروقؓ تک پہنچتا ہے۔ آپ نے علوم ظاہری کی تکمیل لاہور میں کی پھر حضرت خیر سیہونائی کے سر پر گئے۔ پھر سیہون سے کچھ دور ایک باڑی پر سکونت رکھتے تھے آپ پچیس برس کی عمر میں پھر لاہور تشریف لائے اور ریاضت و عبادت اور سنیات و عبادت شریعت کی آپ کی پوری زندگی سنت کے سانچے میں طے ہوئی تھی۔ آپ مرزا مفتی تھے۔ رسول اکرمؐ کے ارشادات و احکامات کے خلاف کہیں کوئی کام نہ کرتے تھے۔ آپ کی زندگی ایک فریق تھی لایا گھر کا فرش تھا۔ عام لوگوں کے علاوہ وہاں شاہی میں بھی شاکرا کیا جاتا تھا۔ چھانچر بادشاہ آپ کا بڑا عینیت مند تھا۔ شاہجہاں بھی وہاں خدمت آئیں میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس کی نصیحت کی کہ عادل بادشاہ رحمت و حکمت کی بھرپوری کرتے ہیں۔ دارالاشکوہ نے اپنی کتاب سیکستہ الاویار میں آپ کے احوال آپ کے خلفا و حکامات صریح کئے ہیں۔ آپ کا منزل لاہور میں زیارت گاہ خلائق ہے۔

حضرت سید سلطان باصو

ولادت ۱۲۱۵ھ مطابق ۱۸۰۰ء وصال ۱۲۹۰ھ مطابق ۱۸۷۵ء آپ شکر گٹ پنجاب میں پیدا ہوئے۔ اس زمانے میں بادشاہ مبارک شاہ کھلم کھلا تلمیذ و تربیت والہ بادشاہ بننے پانچویں کی شکل میں ہوئی سلطان باصو نے کسی قسم کا تان علم و رسم سے حاصل نہیں کیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود ان کے سینے میں روحانی علم کا ایک سمندر موجزن تھا۔ فقر و تصوف اور معرفت پر آپ کے طنز و لکاز و خیر و ایک شریعت خزانہ ہے۔ وہی میں سید عبداللہ قادری سے بیت ہوئے۔ وہاں سے شکر گٹ آئے اور یہاں تفسیر و ارشادات کا سلسلہ شریعت لکھا۔ آپ تقریباً تیس کتابوں کے مصنف ہیں۔ شہر شاہی سے غامنا لگاؤ تھا۔ آپ کا بڑا شکر گٹ میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔





کلامِ مجددِ اصفہانی

ہر روز ہاشمی صائم اہل بیت ہاشمی تائی  
 گمیش خرابی بدول عورت عظمیٰ در چیل  
 در ذکر ہاشمی داماد مشول شود در ذکر ہو  
 ایں ذکر ہو بہر آن بول مشول شود در ذکر ہو  
 سوے نادر قدرت ناپایہ رقت  
 ہو کہ شمس اکبر ہم خدا آواز کن  
 ہو کہ شمس اکبر ہم خدا آواز کن  
 نقل زبیرہ اکبر مشول شود در ذکر ہو  
 علم بول اعلیٰ فرمان ہاشمی تانجل  
 در پیش تادم بزل مشول شود در ذکر ہو  
 ہر دم خدا را یکن دلہائے عظمیٰ شاکن  
 بل مصطفیٰ فریاد کی مشول شود در ذکر ہو  
 سیکہ احمد رشور ساءلم فرشتہ  
 در ہاشمی بول کرد مشول شود در ذکر ہو



۱۹ سال تک بنیو عام جاری رہا۔ آپ کو اپنے والد شاہ ولی اللہ سے نہیں پہچان کر اپنے

نانا محمد شاہ مبارک کو یاد دلائی گئی۔ بہت مہلکی تھی۔

خلفاء اشراف شاہ فرید الدین احمد، شہید شاہ وحید الدین احمد، حکیم شہید شاہ ملو علی، سید شاہ

نواسیوں، شہید شاہ کامران حسین اور سید شاہ ملا حسین وغیرہ۔



منیر ماسل طاہریت میں اویسیہ، قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ مکمل طاہریت شاہ فرید کے ذریعہ مکمل ہوئے تھے۔ ۳۰ سال کی عمر میں ۱۸۸۵ء میں آپ کا وصال ہوا۔ مسجد میر علی الدین مالگیری محلہ بنیو ضلع پٹیہ میں آپ کا مزار مرجع خلافت ہے۔

خلفاء اشراف جن رضا آپ کے پہلے خلیفہ ہوئے آپ کے خاندان میں شاہ بنیری، ہجاری، صوفی

شاہ، دائرہ تفسیر الدین عرف شاہ، سادول، شاہ، اہل اللہ، محمد، بانہ حسن علی، خواجہ کریم الدین شمس

اور سید حسین بنی وانا پوری بہت شہور ہوئے۔ شاہ حسین رضا کے پورے خاندان و ملت نے پورے قوتورہ شمس

ہو گئی۔ جہاں شاہ بنیری سجادہ رسد۔ لہذا ان چشتی پورہ ساریان کا فیض عام جاری رہا صوفی

شاہ دائرہ خواجہ حکیم پورہ میں سکونت پذیر ہو کر مدفن ہوئے۔ شاہ سادول اپنے وطن کو چلیے

میں قیام ڈرایا۔ شاہ اہل اللہ کا فیض ان کے اپنے وطن پیر پیر گنجل چاکر شمس گیا، سب ساری جاری

رہا۔ محمد شاہ حسن علی خان خانہ خواجہ کلاں گھاٹ، پٹیہ میں رہے۔ ان کے خاندان میں محمد شاہ

یعنی صوفی پوری (آبادی اسلام پورہ) کے ذریعہ شاہ طاہر علی منشی حکیم ابراہیم اللہ ان فیضان ہجاری اور

شاہ امین الدین سجادہ بنیو ہوئے۔ شاہ حسن علی کے خاندان میں عبدالغنی اور عبدالغنی بہت

شہور ہیں۔ شاہ حسن علی کے محبوب ترین خلیفہ شاہ فرقت اللہ (حسن دوست کہہ کر آپ) چھپوئے تھے۔

شاہ سید سلطان احمد وانا پوری بھی شاہ حسن علی کے خلیفہ تھے۔ شاہ ملا حسین بن شاہ سلطان احمد

وانا پوری بھی ان کے خلیفہ ہوئے۔ اس کے علاوہ شاہ ملا الدین حسین وطن قریم چک ہجاری بنیو پورہ

بھی شاہ حسن کے خلیفہ جاری تھے۔ خواجہ عشق شاہ ذراؤر دہری کے دوسرے خلیفہ مولانا شاہ

حضرت خواجہ کریم الدین عشق ابراہیم عشق کی ولادت ۱۱۳۷ھ میں ہوئی اور وفات ۱۲۰۳ھ

برلمان الدین ملانا کے سرور خلیفہ تھے۔ عشق کی ولادت ۱۱۳۷ھ میں ہوئی اور وفات ۱۲۰۳ھ

میں ہوئی۔ خواجہ عشق نے خواجہ شمس پاک سے خلافت مکمل کی ان کا مزار محلہ بنیو گھاٹ کی مشرقی طرف

میں ہے۔ ایک دیوان بنام بارگاہ عشق شائع ہو چکا ہے۔

خلفاء اشراف شاہ ابراہیم کرات (ولادت ۱۱۵۹ھ وفات ۱۲۵۵ھ) ان کے خلیفہ شہید شاہ کریم

حسین (ولادت ۱۲۰۳ھ وفات ۱۲۵۵ھ) شہید شاہ ملا حسین بنی وانا پوری (ولادت ۱۲۸۸ھ

وفات ۱۲۵۲ھ) شہید شاہ ملا حسین بنی وانا پوری تھے شاہ شمس پاک سے خلافت مکمل کی۔



## خلیفہ سلاطین طریقت ابوالعلاء شمعویہ

شاہ عطا حسین آپ کی ولادت عظیم آباد میں ۱۲۲۲ھ کو ہوئی۔ آپ کے نانا کا اسم گرامی سید شاہ جس الدین حسین متنی تھا اور دادا سید شاہ غلام حسین متنی پوری تھے اور ذوالحقیقہ بارود تھے۔ سید شاہ جس الدین حسین کا عقد سید شاہ علی گانہ قادری کی دختر نیک اختر سے ہوا تھا۔ شاہ علی گانہ قادری عملاً غفورہ، پڑنے کے رہنے والے تھے۔ سولہ سال کی عمر میں اپنے دادا سید شاہ غلام حسین شمعوی سے چشتیہ خضر یہ مثنویہ سلاطین طریقت میں بہت کمال حاصل کیا۔ یہ فیض شاہ مرزا نے ماسوں سید شاہ قمر الدین حسین نے ابوالعلاء سلاطین طریقت کا فیض حاصل کیا۔ یہ فیض شاہ قمر الدین کو شاہ ابوالکلاط سے ملا شاہ جو جو کر کے عشق کے مرید تھے۔ خواجہ کمال الدین عشق شاہ بریلوی کو شاہ کے مرید و خلیفہ تھے۔ اور خود شمعوی پاک کے صحبت یافتہ تھے۔ شاہ قمر الدین سلاطین دوست کیم چک مرید شاہ جس علی سے ملا۔ شاہ عطا حسین کی تعلیم و تربیت شاہ قمر الدین حسین کی صحبت میں ہوئی اور اس بارے میں غلامت بھی ملی۔ شاہ عطا حسین کراچی کی تعلیم نامیہ اور غلامت قادریہ دار سے ملی۔ درود کا سلسلہ طریقت نامیہ بزرگوار کے توسط سے جیسے ہو کر ملتا دہلی سے ملا۔ ۱۲۶۰ھ میں پانچاودھ حج کے لئے روانہ ہوئے۔ مدہ میں خدمت ولیع الدین قطب مدار کس پوری، ابوالکلاط کراچی، حضرت نظام الدین اولیا، مولانا غلام الدین خرد پوری، حضرت بختیار کاکا، خواجہ حسین الدین بختیاری، حضرت امیر علی، مدیر میں حاصل کیا۔ مدیر میں حاضری دی اور عبد الرزاق کے لقب سے نوازے گئے۔ حضرت امیر قرظی سے درود و ملاقات ہوئی۔ ۱۲۶۵ھ میں خواجہ غریب ناز کی ایام طبع کیا میں قیام کیا۔ آپ بہت ہی سکسکرا جی، خوش خلق، خوش خلق، شریف کلام اور دلگیر شخصیت کے مالک تھے۔

**تصنیفات** آپ کی تصنیفات ۳۰ کے قریب ہیں، رسائل، زبان فارسی، کنز الاسباب، کیف الدین، نصیب العاشقین، وحیۃ العارفین، آموال المنیر، مکیات المکملین، امل برقریر، مولاتا شریف، حقیقۃ الصلوٰۃ، نکات لطافت

**اردو رسالے** دوازدہ برس رسالہ کیم، تذکرہ حضرت فاطمہ، مولود نوری کیم، مظلوم، مظلوم، تذکرہ صدریہ، تذکرہ فاروقیہ، تذکرہ عثمانیہ، مولود علی، تذکرہ الشارعی، تذکرہ الامین، مولود علی، مولود قادریہ، شہید چشتیہ، انار قطب، رسالت فرید، فیض نقاشیہ، اسرار نقشبندیہ، مشنری برحق، سرگینز اولیاء، مظلوم فناء، ولیدیر، احوال و واقعات حج، شاہ عطا حسین کا دواصل عام اشوال ۱۲۱۸ھ میں ہوا۔ آپ کا ستر خانہ شمعویہ ابوالعلاء بر طبع بھی میں مرتب و خالق ہے۔



## شاہ عبد الرحیم (دہلی)

- ۴۰۔ شاہ امعلیق شہید دہلوی  
۴۱۔ شاہ عبدالحق  
۴۲۔ شاہ ام المومنین دہلوی  
۴۳۔ شاہ ام المومنین دہلوی  
۴۴۔ شیخ دہسپہ الدین  
۴۵۔ شیخ مسلم  
۴۶۔ شیخ منصور  
۴۷۔ شیخ احمد  
۴۸۔ شیخ محمد  
۴۹۔ شیخ قادری  
۵۰۔ قاضی قاسم  
۵۱۔ قاضی بیٹا  
۵۲۔ شیخ عبد  
۵۳۔ شیخ قلب الدین  
۵۴۔ شیخ کمال الدین  
۵۵۔ شیخ شمس الدین عقی  
صوت عرفان دہلی کی تاسیس یافتہ  
میں پیدا ہوئے۔

سہ شہداء از غلامان رشید ۵۵۔

## شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

شجرہ نسب رشید

ولادت ۱۱۱۲ھ مطابق ۱۷۰۲ء اور وفات ۱۱۷۶ھ مطابق ۱۷۶۲ء آپ کا شمار مومنین کے مشہور و ممتاز علماء و مفسرین میں ہوگا ہے۔ متفوقات اہل حق و تقویٰ کی تکمیل کے لیے ستر سو برس کی عمر میں درجہ شہید میں شمول ہو گئے۔ اسی سال والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم نے ان کو خلافت و احیاء سنت عطا فرمائی۔ آپ کا پورا خاندان زمانہ قدیم ہی سے علم و فضل میں نہایت نامور تھا کیا جاتا ہے جس میں بڑی تعداد میں علمی و روحانی روئے گا تو حقیقتیں پیدا ہوئیں، اور لوگ حسب حالگی کی وفات سے چار سال قبل آپ دہلی میں پیدا ہوئے۔ ۱۱۴۲ھ میں آپ حج بیت اللہ اور زیارت حرمین و شریفین سے شرف ہوئے۔ ۱۱۴۵ھ تک وہاں قیام فرمایا اور شیخ و فاضل لکھی، شیخ کمال الدین، فلک الدین، شیخ ابو خاسر سے علمی و روحانی استفادہ کیا اور مختلف مسلمانوں سے ملاقات میں اجازت لی۔ شاہ ولی اللہ نے ملازمت عریضہ و مفید میں تفسیر قرآن اہل حدیث کو اولیت دی اور ان علوم کا احیاء کیا۔ انہوں نے علوم میں علمی و روحانی پیدا کی۔ شاہ صاحب کی متعدد تصنیفات نہایت قدر و منزلت رکھتی ہیں۔ شاہ ولی اللہ کا شمار ان شخصیت میں ہوتا ہے جہاں پر میں الا کوئی سطح پر تحقیقات کا ہمراہ ہے۔ آپ نے دہلی میں وفات پائی۔ آپ کا سر از دہلی دہلی میں مرجع خلافت ہے۔



شاہ عبدالعزیز

(مجموعہ نسیب و مناسبت)

شاہ عبدالعزیز شاہ اول الہیکے ہزار فرزندوں میں سے ایک تھے۔ آپ ۱۷۵۸ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدا سے ذہین فطین اور سلیم الطبع تھے۔ ۵ سال کی عمر میں ٹران پڑھنا شروع کیا پھر فارسی بھی۔ تہذیب کی طرف سے نہیں ساریا تھا۔ بیوہ سال کی عمر میں آپ نے فقہ اسلامی، فرائض، نحو، منطق، منطق، تفسیر، کلام، ہندوستان اور فارسی وغیرہ میں مہارت حاصل کر لی۔ اپنے وقت کے زبردست عالم تھے۔ علوم حدیث اور فقہ کی خدمت میں تہذیب و تمدن کے گھر سے پہلی گہری خبر گیری۔ تفسیر و حدیث و منطق و فلسفہ و عربیہ و محرم، معانی و سیاق اور دیگر علوم میں بہت تبحر نصیب حاصل تھا۔ آپ اپنے والد شاہ دلدل الہی مرثیہ دلی کی طرح شہرت کے لئے تعلیم نہیں کی بلکہ پھر بھی وہ ۱۹ برس کی اولاد کے معنی تھے۔ شاہ عبدالعزیز نے مثالاً ۱۳ سالہ کریم پات گئے اس کے حقیقی بھائی شاہ عبدالغنی ۵۰ سال کی عمر میں مر گئے۔ ۱۲ مارچ ۱۸۶۱ء کو دنیا رخصت ہو گئے۔ آپ کی قبر شاہ نادر فرزند شاہ اسماعیل خورشید آباد کرب تھی۔



حضرت میاں محمد حافظ عبدالوہاب پشگل سرسرتؒ

(شجرہ نسب ص ۲۸۹)

حضرت عبدالوہاب سبیلِ سرت کے داخلہ پر مجموعاً نظر اریا صاحب اختارہ اللہ العلیین  
میلانی نے تقریباً نو فرس چھڑے تھے۔ شاہ عبداللطیف ۱۰۲ھ میں پہلے ہوئے اور میاں صاحب  
۱۱۱ھ میں پہلے ہوئے۔ یکے کے سرست شاہ عبداللطیف کی وفات سے ۱۳۰ سال قبل ۱۱۵۲ھ میں پہلے  
ہوئے۔ سبیل نے ۴۰ برس کی عمر میں اپنے چچا سے میاں عبدالحق سے فخر و خلافت پیا اور نوے  
برس کی عمر میں ۱۴۰۲ھ کو وفات پائی۔ آپ نے منہجی، سرکشی، فاسری اور اردو زبان  
میں شاعری کی ہے اس لیے آپ کو شاعرِ مہنت زبان کہتے ہیں۔ آپ کا پیر کا نام جناب و سخی ہونڈ  
گلزار اور دروہ والہ کامکب ہے۔ منہج میں آپ کافی زبان چھوڑا۔

آپ کی تصنیفات حسب ذیل ہیں۔

سندھی، بیت، کافیاں، دودھ، سرخ نامہ، وحدت نامہ، تثنی نامہ، راشی، پھولے اور گڑیاں  
فارسی، دریاں، آشکارا، ولادت نامہ، عشق نامہ، گلزار نامہ، وصلات نامہ، تالابہ  
درد نامہ، غزل، بحر طویل۔

اروف، غزلیات اور کافیاں

چیل سرمست کا اردو کلام

جو تجھ میں نہ جیسے کو کہتے تھے ہم

صومالیہ میں بھی ہم ادا کر چکے







## مولانا اشرف علی تھانوی

لے تہائے شہائے راست پر بالائے تو

علم و حکمت را اشرف از گہر ولایت تو

مولانا اشرف علی نسب پدیری کی زندگی سے تاریخی القاب تھے اور نسب پادری کی زندگی سے ملو  
تھاؤں تھے۔ آپ کے والد شیخ عبدالحق میرٹھ کی ایک دیانت کے خزانہ کا رشتہ۔ وہ قادیان میں اعلیٰ  
استعداد کے مالک تھے۔ آپ کے ماسمل پر حاجی احمد علی رشتہ دار (ایک صاحب مطلقہ) کا  
بزرگ تھے۔ مولانا کے نام میر تہا بہت اعلیٰ درجہ کے عارفی دانا اور مولانا شاہ، چارنا اور مولانا بڑی  
کے غلیظ خاص تھے۔ امام ربانی مجدد الف ثانی اور شیخ جلال خاں سیدی مولانا اشرف علی تھانوی کے  
اہم جد تھے۔ آپ ۵ ربیع الثانی ۱۲۹۰ھ کو تولد ہوئے۔ ۱۲۹۴ سال کی عمر میں ہی میں میرٹھ کا  
چھوٹا بڑا۔ حافظ حسین علی دہلی سے کلام پاک حفظ کیا۔ تھانوی بھون میں مولانا فتح محمد سے عربی  
کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ ۱۲۹۵ھ میں ۱۸ برس کی عمر میں دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوئے۔ ۱۲۹۸  
سال میں تعلیم سے فراغت حاصل کی۔ مولانا محمد یوسف مولانا اشرف علی تھانوی کے استاد تھے۔  
مولانا یوسف کو حاجی احمد علی کے بڑے شرف بہت اختلافات ماسمل تھے۔ دارالعلوم دیوبند میں  
۱۲۹۸ برس تک درس و تدریس میں مشغول رہے اور انہوں میں فیض عام ہوا کہ آپ ایک صاحب علم و حکمت  
مولانا اشرف علی تھانوی نے مولانا رشید احمد لکھنوی لکھنوی سے نزدیکی حاصل کی۔ بیچ بیتی لکھی مساجد  
کے لیے خط لکھ کر پڑھیں، درس و تدریس میں مصروف رہے۔ پھر قضا و بھون لڑے۔ آپ نے یہاں از انابت و تہذیب  
رہا۔ ۱۳۰۵ برس تک مدوا و دیگر لکھنوی میں مقیم رہے۔ ۱۳۰۹ھ میں غرضت و غرضت کے وقت عمرت  
۱۳۰۹ سال تھی۔ مولانا کی کتاب تصانیف... کے قریب ہی ہیں، یہ تو عمان الفکر انکساری تھی۔ سب سے  
زیادہ مشہور تھی۔ مولانا حافظ اور مولانا دہلی کے اشعار و کتب زبان تھے۔ آپ کی تصانیف کا بیشتر حصہ  
اسلامی اور فقہی مسائل پر مشتمل ہے۔ نظم میں مولانا کی ایک تصنیف مشہور تعلیم، دینی ہیئت، شہر تھی۔

(دیس سلطان مسلمان ۱۳۲۰ء)

## حدیث حجتی کی اجازت

شاہ امام احمد رضا رحمہ اللہ کے مسئلہ علمی کے سرائے اگر علماء یا متعلمین میں سے کوئی شخص لکھ لکھ کر  
پوری کتاب کسی خاص حدیث کی اجازت چاہتے تو آپ بلا حیلہ و حیلہ فرمادیتے۔ ایک دفعہ حضرت مولانا  
اشرف علی تھانوی نے حضرت رشید احمد لکھنوی سے حدیث الحجتی کی اجازت چاہی تو آپ نے ان کو لکھا  
اور ان سب کو جو خواہش رکھتے تھے یا آئندہ رکھیں اجازت دے دی۔ ہم اس حدیث کی سند تاریخی کے  
لیے یہاں نقل کرتے ہیں تاکہ جو کوئی چاہے اس سند کو اجازت سمجھ لے:

وعدنی شیخ الاسلام احمد سعید لکھنوی قال حدیثی ابی الشاہ ابو سعید لکھنوی قال حدیثی شیخ اشرف  
الشاہ عبدالموہب دہلوی قال حدیثی ابی الشاہ امام احمد رضا رحمہ اللہ قال حدیثی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
من فیکل فی عتیرتی لم یمک... الخ  
وہمچہ قصہ آں مسئلہ در شرارت سنہ ۱۳۰۹ھ یا شہد و گزشتہ مساجد آں پھر مسئلہ و مبلوغ شدہ

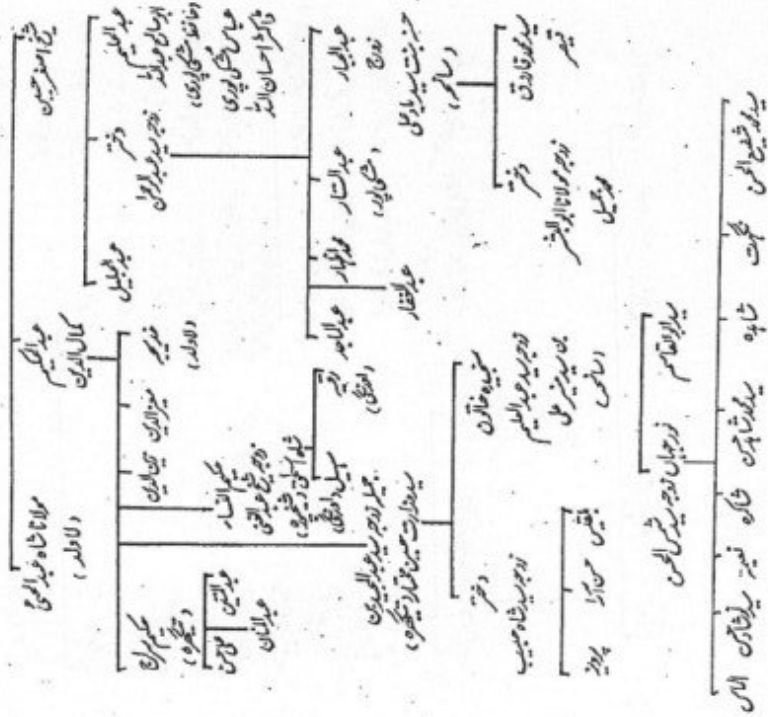
انہوں نے ان یا دیگر نہ اجازت استاذ امام احمد رضا رحمہ اللہ سے لکھ لکھ کر دے دی۔  
ترجمہ: شاہ ابوالفضل دہلی نے دہلی کی ملازمت ترک کرنا چھوڑا ساسا پادریا۔ ایک آدمی آپ کو کہہ  
کر کہ پادشاہ آپ کو بلاتے ہیں، دلی کے ایک زمین دوز دواڑہ سے آمد لے گیا۔ دیکھا تو شاہ پادشاہ  
کاہ و آمد ایک زمین دوز نے شاہ صاحب پر پانچ پچے کے قتل کا دعویٰ کیا۔ چھوٹا سا پادری اس میں کامیاب  
اس پر تھانوی کے تعلق سے مندرجہ بالا حدیث پڑھی کہ میں نے یہ حدیث خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنی ہے جس کا منہم ہم کہہ رہا تھا، میں نے اس کا جواب دیا کہ اس کا خون شائع کیا گیا۔ اس پر شاہ صاحب  
بروی دیکھ گئے اور آپ نے اس میں جواب دے مسافر کیا اور واپس آ گئے۔

(نہیں بڑے سلطان مسلمان ۱۳۲۰ء)



# اولاد شیخ جلال الدین شیخ نسب (مست)

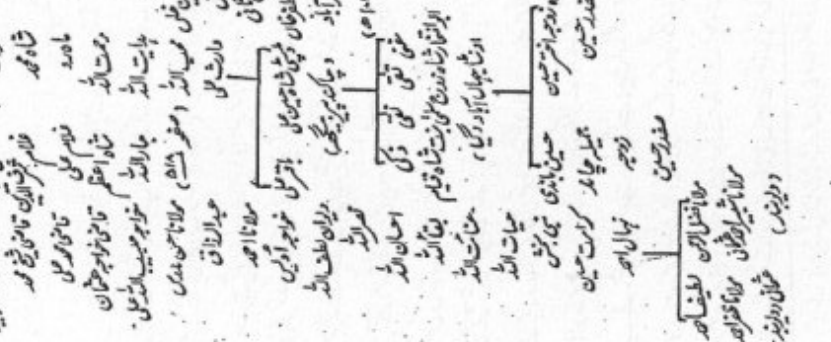
شیخ عبدالباری (مددالصدور آبا اسکوت تلمذ ابامریک)  
شیخ عبداللہ و شادی مومنہ سافو مویگر



دکن اباباب مدد، شادی منزل مسر

# اولاد شیخ جلال الدین شیخ نسب (مست)

شیخ عبدالباری (مددالصدور آبا اسکوت تلمذ ابامریک)  
شیخ عبداللہ و شادی مومنہ سافو مویگر



دکن اباباب مدد، شادی منزل مسر















حضرت ابو الیوب خالد انصاری رضی

انصارِ مدنیہ کی قدیم تاریخ

تھے اسی اندر حضور حج تمام العلماء اہل فہم و تدبیر کے مابین کے خانقاہوں سے ہوئے۔

باب نمبر ۹ کا خلاصہ

ہجرت سے قبل حضور نے خواب دیکھا کہ دارالہجرت ایک چڑیا خانہ و بہار مقاصد ہے خیال تھا کہ کامیاب ہو گا شہر ہو گا لیکن وہ شہر مدینہ نکلا۔

حضرت ابو الوثيث کا نام خالد تھاؓ

”ہمارے فی احوال الصالحین علیہم السلام ہیں۔ یہ واقعہ کھلا ہے کہ اکثر سیرا دربارہ تاریخ کی کتاب میں لکھا ہے کہ جو کہ شرفیہ جویت کے وقت مغربیوں کے اپنے گھر میں آکر تھے کہ روضہ است کے آتے تھا آپ نے فرمایا کہ ”میری نافرمانی چھوڑ دو وہ خدا کی طرف سے امرو ہے۔ چنانچہ نافرمانی حضرت ابوالیوب خالد اللہ تعالیٰ کے گھر کے سامنے بیٹھ گئی اس لیے آپ نے انہیں گھر کے پیغام فرمایا لیکن میرے مسلح باپ ابوبرت میں ہے کہ جب لوگوں میں آپ کی میزبانی کے متعلق جھگڑا ہوا تو آپ نے کہا کہ ”میں جو بنیاد کے مال اتنا دل لگا جو عبدالمطلب کے سامن ہوں“

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت نے عہدِ ایں کا اہم کام تھا، مایہ ناز میں یہ تحریر کی کہ آنحضرت اللہ کے گھر آ کر تہنِ ازل کی وجہ سے تھا۔

۱۔ سیرت النبی جلد اول ص ۲۴۳، مکتبہ میمنہ بخاری باب چہرتہ النبیؐ کے سیرت النبی ص ۱۶۳،  
ذی قحط، انصاف کہ فرستادہ از من آید و مرخصی کی برتری اقتضائے ہونا اور سیرت النبی جلد اول میں مذکور ہے۔

اولاد ملا محمد سعد پست ۱۴ دسمبر ۱۹۵۳ء

طاهر محمد غلام مصطفیٰ

۴۶ - اشرف	۴۵ - عشرت	۴۴ - فرقت اللہ	۴۳ - برکت اللہ	۴۲ - اہمال اللہ	۴۱ - لامعت اللہ	۴۰ - محروزلہ	۳۹ - غافلہ
-----------	-----------	----------------	----------------	-----------------	-----------------	--------------	------------

اولاً و ثانياً محمد سعید پریش ۳۲۲ و شجرہ ص ۵۴۰

عبد الرحمن بن عبد الله بن محمد بن عبد الوهاب بن عبد المحسن بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان

احمد عبدالباری  
محمود جمال  
مصطفی الدین  
علاء الدین





بادشاہ مبین کا خط حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام

مصلحتوں کی پیشگیری۔

پھر صوبہ راجستھان میں علی اللہ علیہ السلام کو حکم سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ پہنچا کر اہل اسلام نے یہ خطا بارگاہ

کے علما کو روک دیتے کہ کہ یہ زبردستی لے کر لے کر منوعہ رکھا جائے اور خدا کے آخری رسول کی پیشگی حکایت

عید پر ملے جاوے گا کہ جو ایک اور صحابی کی نانی کا طاعت و محبت سے بھرپور خطا کر چکے ہیں جس نے اس وقت

ولادت کو کر دیا ہے علی اللہ علیہ السلام سے ایک ہزار سال قبل کے اسی حق اور حاشیہ کا حکم علی اللہ

۱۰۰

تبعہ اہل کلاف سے غرض محمدی جہل اللہ کی خدمت میں جو اللہ کے غی و وسل میں اہل انشاء ہیں  
ہیں اور پھر گاہ در گاہ ان کے رسل ہیں۔ ان پر درود و سلام ہو۔ انزل بعد لفظ تقیاً آپ کے ساتھ انزل  
ایا۔ اہل۔ اور میں آپ کے دین طاق پر ہوں۔ اور آپ کے سب و ہر خیر و خلاق، پر ایمان آیا ہوں اور  
اسلام کے جمیع احکام پر آپ کے رب کی طرف سے آپ کی پہنچ میں ایمان پر بھی ایمان آیا ہوں۔ پس  
اگر مجھے آپ کی زیادت کا موقع ملے گا تو بہت اچھا خیریت اور اگر میں آپ کی زیادت کو رکھتا تو خیر  
معاذ اللہ نہ ادا کرتا۔ کہے کہ وہ بھل دینا۔ میں آپ کی پہلی امت میں سے ہوں اور میں  
آپ کے ساتھ آپ کی امت سے پہلے بیت کیا ہوں۔ اور میں آپ کے طریقہ پر ہوں اور آپ کے کلام  
میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریقہ میں ہیں اس بات کا اثر کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ  
احمد علی اللہ علیہ وسلم اللہ کے لڑکے ہیں اور میں بھی عمر ان کی عمر تک کہ میری روح جاتی تو میری نیکی  
صلی اللہ علیہ وسلم کو میری ہو جاتا۔ اور اس نشانہ میں جاتی ہے



اسی خاندان کے ایک بزرگ منصب محمد امین انصاری امرنگ آباد ترقی یافتہ اعلیٰ افسرانہ شہر کے مقام پر ترقی ہو کر کنوئریہ بن کر رہ گئے۔ وہ بااثر شخصیت کے خلیفہ اہل محلہ تھے۔ کئی میں ان کے تلامذہ ان کے فیوض سے مستفید ہوئے۔ ان کے خاندان کسی میں کوئی پھول لا چلا۔ اسی خاندان میں علامہ سرسید الدین انصاری تلامذہ تھے۔ جن کے فرزند وزیر الدین انصاری عاقل اور نگاہ باز اور سیرت و اخلاق پر مبنی تھے۔

ಶಾಸ್ತ್ರವೇ ಮಹಾ ಮಾರ್ಗವೇ

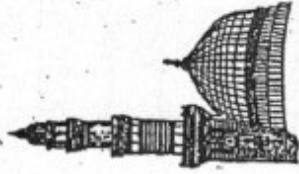
۱۱۱

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ  
إِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

**مَجْلَدُ الْوَلَدَيْنِ مِلَّةَ الْبَيْتِ**

دوسے ہمارے مسلمانوں میں سب سے زیادہ تعداد انہیں انصاریوں کی ہے جو حضرت موسیٰ عارف  
یہی وہی اللہ ہوا اور خود کو حضرت ابوالیوب خالد انصاریؓ کے مینہ بان و مہل بنو قحطان سے منسوب کرتے  
ہیں۔ یہ وہ تاریخ کی کتابوں کے مطالعہ حضرت موسیٰ عارفؓ کے تاجرتے اور عربی النسل تھے اس  
لیے یہ قرین قیاس ہے مگر شجرہ کی خبر موجودگی میں یہ حقیقت طلب ہے۔



## حضرت موسیٰ عارف صوفی کمپنی میرٹھ شریف بہار

تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ میرٹھ میں مسلمان سب سے پہلے سکونت پذیر ہوئے اور یہاں کی  
مسلم آبادی بہار شریف کے متبادل میں زیادہ قدیم ہے۔ میرٹھ شریف اسلام کی آمد سے قبل غازی  
کوٹلا تھا جہاں کا ہندو راجہ ٹالام و جاہر تھا۔ یہ وہ مقام تھا جسے صوفی موسیٰ عارف نے اپنی عمر  
کے لیے نیک صفت موسیٰ عارف ایک عربی النسل صوفی بزرگ تھے۔ وہ یمن کے تاجر تھے  
آپ کا آبائی پیشہ کپڑے کی تجارت تھا۔ آپ نے میرٹھ میں ڈیڑھ ٹالہ اور عبادت و ریاضت میں  
شغول ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد غازی کے ہندو راجہ نے آپ کو تنگ کرنا شروع کر دیا۔ ظلم و ستم کا سلسلہ  
جاری رہا۔ اسی دوران آپ حج کی سعادت حاصل کرنے کے لیے مکہ معظمہ پہنچے پھر واپس مندر میں  
روہڑی مہل پر عارضی دیوار اپنی پیمائشی اسی اثنا۔ اہم عمر کا قیصرہ کو بشارت ہوئی کہ  
ہندو کا کوئی عارف کی مدد کی جائے۔ انفرق آپ الہام کا قیصرہ اور ان کے اصحاب کو نجات دہنے کے  
عازم بن کر چلے گئے۔ اسلامی لشکر کا مقابلہ ہوا، راجہ مارا گیا، راجہ کا عمل مسلمانوں کا  
کرنہ بنا۔ یہ واقعہ ۵۸۷ھ کا ہے۔ اس طرح قدرت نے موسیٰ عارف کی مدد کی۔ ایک ولایت کے  
مطالعہ حضرت موسیٰ عارف کے گیارہ فرزند تھے جنہوں نے کپڑے کی بنائی کا پیشہ اختیار کیا جو بہار  
میں خوب چلا چلا۔ یہ بلندی بہار میں موسیٰ عارف کی کہانی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ حضرت ابو  
الیوب خالد انصاریؓ کے شاگردان سے تعلق رکھتے ہیں۔ جب انگریزوں کا دور آیا اور بیڑیوں کی  
جگہ پادریوں نے لگائی، یہ منصوبہ بنا تو انصاریوں پر ظلم کے پہاڑ توڑے گئے مگر اس پیشہ پر ان کا فلسفہ  
ختم ہوا اور ہاتھ کے بیلے نے شیش سے کپڑے تیار کیں۔ چنانچہ انصاری کا گریڈوں کی انگلیاں سڑائی  
تھیں اور ہاتھ کاٹے گئے جس کی تفصیلات میرٹھ کی کتابوں میں درج ہیں۔ حالیہ مزم شادی کی

سلسلہ عربی النسل مسلمان ۲۲ھ

سلسلہ کچھ پیشہ سہری آب ہار ڈاکٹر شریہ حسن عسکری ملک ۱۸۷۵ء ۱۸۷۶ء و جلد دوم حیدرآباد

سیرت النبی جلد اول ص ۲۲۷

## خالو اور فرنی علی کھنڈ اور ملا نظام الدین بہاؤی

درجہ نسب

بیشترین مدار میں مرید و صاحب تعلیم کو ملا نظام الدین محمد کی نسبت سے "در نظامی" کہا جاتا ہے۔ ملا نظام کا مسلک نسب بہاؤی رسول حضرت ابوالعباس خلیفہ شہاب (۵۱۷ھ) سے ملتا ہے۔ ان کے اسلاف میں ایک بزرگ خواجہ ابوالفضل عبداللہ بن محمد انصاری (تقریباً ۴۸۱ھ) گورکھ کے جن کا سردار ہوتے ہیں۔ یہ خواجہ صاحب کی اٹھارہویں پشت میں ملا جلال الدین گیاہری مدنی ہری میں قائم رہتے اور وہ بی بی ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی۔ یہی ملا جلال الدین نے ملا نظام الدین بہاؤی کے پردادا سمیت۔ بعد میں ان کی امداد نے دہلی سے نقل مکان کر کے قصبہ بہاؤی ضلع بارہ بکھی روپا میں اپنی اختیار کر لی۔ ملا نظام کے والد ملا قطب الدین بن عبدالمکیم انصاری ایک ہندو پارے عالم دین تھے۔ ملا قطب (۱۰۶۰ھ) میں تولد ہوئے اور وہ ضلع بہاؤی میں ۱۹۱ھ جب سکندر کو زہن کے ایک تنازع میں عثمانی بادشاہ کے لوگوں نے ان کو قتل کر دیا اور مکان تتر تتر کر دیا جس میں ملا قطب الدین کا مہاشیہ شرح مدالیہ بھی مل کر رکھ چکا تھا۔ وہ کثیر القضاہ بزرگ تھے۔ ان کے چار فرزند تھے (۱) ملا محمد سہارن (۲) ملا محمد سید (۳) ملا نظام الدین محمد اور (۴) ملا محمد رضا۔ ملا محمد سید نے اپنے والد کی شہادت پر مشعل بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کے سامنے فریاد کی۔ جس نے انہیں سکونت کے لیے کھنڈ میں فرنگی محل کا علاقہ قبیلہ میں چھلایا جہاں یہ خاندان بہاؤی سے مشعل ہو کر آباد ہوا۔

ملا نظام الدین ۱۱۵۵ھ میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے علم دین میں امان اللہ بناری، عالمی قاضی اور ملا نظام نقشبند سے استفادہ کیا۔ فارغ التحصیل ہو کر وہ دہلی و تدریس میں مصروف ہو گئے۔ انہیں شاہ عبدالرزاق بہاؤی سے قادری سلسلہ عزیزیات میں خلافت حاصل تھی۔ ملا سرف علم وفلسفہ کے مالک تھے۔ ان کو اپنے علم کا غور بالکل نہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ "در نظامی" کے مصنف بہاؤی نے اپنی کتاب میں شامل نہیں کی۔ وہ ۱۲۱۵ھ میں فوت ہوئے۔ اور کھنڈ میں مدفون ہوئے۔ اپنے والد کی طرح

(تذکرہ مصنفین دہلی نظامی الشریعہ اختر ص ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳)

یہ بھی کثیر القضاہ بزرگ تھے۔ ان کا سب سے بڑا علمی کام "در مرید و نظامی" کی ترتیب ہے۔ آپ کے فرزند احمد و ملا عبدالمکیم کی کوثر العلوم کے مصنف سے لڑا گیا۔ وہ اپنے نامور والد کے لائق و فاضل فرزند تھے۔ آپ کی ولادت غلگت میں کھنڈ میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم والد سے حاصل کی۔ بڑے مال کی عمر میں جو علوم سے فارغ ہو گئے۔ کچھ عرصہ تک شاہجہان پور لکھنؤ میں مدرسہ میں مدرسہ رہے۔ نواب ولایت علی نے کچھ عرصہ پڑھائی کی۔ اس عرصہ میں وہ سال گذار کر آپ نے یہ مجال تہذیب نامی قائم شدہ مدرسہ بنالہ پور میں مدرسہ متروک ہوئے۔ اس مدرسہ کے مصنف کے لیے بائیس ہزاری پر کر کے آمدنی وقف تھی۔ غلگت میں مولانا عبدالحی نواب محمد علی ملا جاں کی رحمت پر مدد کی آ گئی۔ اس مدرسہ کے کلاں میں صد مدرسہ متروک ہوئے۔ اسی نواب نے مدرسہ قائم کیا۔ آپ کو جو علوم سکھنے خطاب سے لڑا جاتا تھا۔ آخر کار آپ ۸۱ برس کی عمر کو کرکٹ کو مدد میں وفات پائی۔ آپ کو کم عمر ہو کر کلاں کے مصنف تھے۔



وَلَا تَقْرَبُوا مَا لَمْ يَنْبَغِ لَكُمْ

اور تیمم کے مال کے قریب مت جاؤ۔ القرآن

تعلیمی



## مولانا عبدالباری قرنی محل لکھنوی

درجہ نسب الم

مولانا عبدالباری قرنی محل لکھنوی کے نامور علماء میں تھے۔ آپ اربعہ اثنی عشریہ میں تولد ہوئے۔ آپ اپنے والد مولانا عبدالواب سے علوم اسلامیہ میں درس کیا اور شاہیر علمائے شریعہ کے گزشتہ طریقت میں اعلیٰ حضرت سے منسلک ہوئے امد خلافت حاصل کی۔ توحید و خلافت میں مولانا لکھنوی جو کہ سرپرست و سرپرست آپ نے سیاسی تحریک میں حصہ لیا۔ لکھنوی میں ان کی بنیاد ڈالی۔ مولانا لکھنوی اور حضرت مولانا آپ ہی سے بنیت تھی۔ علم عمل کے میدان میں آپ کی شخصیت ہندوستان میں نمایاں رہی۔ آپ نے ہر وجہ سے لکھنوی کو خلافت یافتہ۔ آپ کی زندگی ملازمت کا نمونہ تھی۔ آپ شریفیہ میں مہتمم مونیہ کے بانی مگر بھی رہے۔

### تصفیات

(۱) آثار الاول (۲) تفسیر القرآن

آپ کے فرائض و عبادت مولانا جمال یاد لکھنوی محل بھی آپ کے نقش پر ہم چل کر ہندوستان کے پوئلکھ میں شریک ہوئے۔

(سوانح حیات اعلیٰ حضرت ص ۵۸)

## مولانا رشید احمد گنگوہی

درجہ نسب الم

مولانا رشید احمد، زینت و ستارہ مطلق و بلند پر گزشتہ میں تولد ہوئے آپ میر تقی میری انصاری تھے۔ آپ شیخ عبدالقدوس گنگوہی کے بیچے خاتون تھے۔ آپ کے والد مولانا داریت احمد نے شاہ ولی اللہ کے خاندان کے علماء سے تعلیم حاصل کی تھی اور روحانی تربیت مولانا شاہ غلام علی دہلوی سے حاصل کی۔ آپ بچپن ہی سے ناز کے پابند تھے۔ ناظر گوہر پرچہ خاص اپنے اس عہد متقی سے پریمی۔ عربی و فرائض و احادیث سے بھی۔ علوم فقہیہ مولانا مسک علی احمد مولانا مفتی سعد الدین سے پڑھے۔ حدیث کی تصحیح سے مولانا شاہ عبدالغنی سے پڑھی۔ آپ نے قرآن بھی حفظ کیا تھا اور تلوین بھی پڑھائی تھی۔ آپ چالیس دنوں کے اندر حضرت امام ابو حنیفہؒ کے سے خلافت ملی۔ آپ کو تین بار حج کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ کے پنے شاگرد و مومن علی تھے امیر خیر شیخ الحدیث مولانا کریم کے والد مولانا شیخ محمد علی کاہنوی۔ انھیں اس سال تعلیمی و تدریس دور میں طلباء ہند، برما، کابل اور افغانستان سے آکر فیضیاب ہوتے رہے۔ آپ دارالعلوم دیوبند اور مظاہر العلوم بہار پور کے تاحیات سرپرست بھی رہے۔ دیوبند کے جلسہ دستار بندی کے موقع پر عرض کی تادیب میں ۴۴ برس بعد آپ کی عمر پورانی فوت ہوئی تو آپ کو شاد بخیر بنایا۔ آپ نے ساری عمر خیر بنی اور خیر گزاری میں گزاری۔ آپ ۸۰ یا ۸۱ جادی ثانی ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء کو برآمد ہوئے۔ سال کی عمر میں اپنے خاتون متقی سے جا ملے۔ آپ سے بے شمار کلمات کا ظہور بھی ہوا۔ مولانا شرف علی تھانی آپ کے مشہور و معروف تالیفات تھیں۔

### تصانیف

تفسیر القرآن، احوال و اسرار، ہدایہ الشریعہ، ترویج السنن، احوال و مناقب، رشیدیہ، بنیادی مسائل و مسائل

رسائل تاریخی، قطب دینی، جوہر فی التفسیر، درالطین، احتیاط و النظر، ہدایہ التدریس، ہدایہ التدریس

برائین کاظمہ۔

(دیں بڑے مسلمان ص ۲۴۶)



## حضرت شاہ ولی علی قلندر پانی پتی

اسم گرامی شیخ شرف الدین در قصبہ بولہ قلندر تھا امام اعظمؒ کی اولاد سے تھے والد علیہ السلام میں سے تھے ہندو شریف لائے وہ عین عالم دین تھے۔ یہ حکومت الہ آباد کی تھی۔  
 بہنوئی بی بی حاتقہ عیال سے نکاح ہوا اور بی بی حاتقہ صاحبہ میں بی بی پت میں پیدا ہوئے۔  
 علوم ظاہری سے فارغ ہو کر ۱۰ سال تک درس دتھلی میں مصروف رہے۔ دہلی کے ستاسر اکو بر ملا مدین سے ان کی توجہ علمی اور فضیلت کے متوجہ تھے۔ شیخ ولی علی قلندر حضرت غلام الدین اولیاء کے حلیہ تھے۔

خواجہ شمس الدین ترک حضرت خواجہ اعلیٰ دہلی کے فرزند اور سادات ترکستان سے تعلق رکھتے تھے۔ شاہ شمس الدین علی مبارک نے حکم سے پانی پت کو کوٹ پٹنہ پر لے گئے۔ ۱۳ رمضان ۸۹۵ میں شیخ ولی علی قلندر کا وصال ہوا کہ کڑاں میں مدفون ہوئے۔

تصانیف حسب ذیل تصنیفات شیخ ولی علی قلندر سے منسوب ہیں۔

(۱) کنو ات نام اختیار الدین (۲) مکمل نامہ شرف الدین۔

(۳) ہفتوی کنز الارار (۴) رسالہ مشفقہ۔

## مولانا امجد علی انصاری اعظمی

مولانا امجد گوٹہ کے رہنے والے تھے۔ اٹھنے کے رسم فرمایا اور آبائی پیشہ پارچہ پانی پٹہ کر عرصہ دین رکھا اور نامور عالم دین بنے۔ عرصہ تک بریلی میں اکتھاپ علم کرتے رہے۔ مرشد کے حکم پر جمعیت کی تشکیل کے لیے پہلی جمعیت میں حضرت سورتی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صراحہ سے فراغت حاصل کی اعلیٰ حضرت کے مدرسہ منظر الاسلام میں مدرسہ حق ہوئے۔ رسائل شریعت میں ہدایت تھی قرآن حدیث اور فقہ پر عمور حاصل تھا۔ اعلیٰ حضرت سے فخر و خلافت حاصل کی اور رشد کی توجہ سے علوم اسلامیہ میں مکمل اور بدکتے تھے۔ اعلیٰ حضرت کی وفات کے بعد امیر شریف کے دارالعلوم میں مدرسہ اعلیٰ رہے۔ مسائل اسلامیہ کے متعلق آپ کی تصنیف بہادر شریعت، بہت شہرہ ہوئی۔ اس تصنیف پر علماء اہل سنت نے آپ کو مسند الشریعہ کا خطاب و عزت فرمایا۔ آپ نے قیام پاکستان سے کچھ پہلے وفات پائی۔ آپ اپنے گاہن بدین پرور ملک ہوئے۔ آپ کے فرزند اور و قادیانہ علیہ السلام میں صوبہ لکھنؤ کے چیئرمین و ضلیف ہیں۔ انہوں نے کھٹن لکھی میں ایک دارالعلوم قائم کیا ہے۔ جس کی تعمیر و ترقی میں شہب دودھ مصروف ہیں۔

آپ کے بڑے ماسبارے مولانا عبداللطیف الانصاری شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ء لکھنؤ

آپ کے بڑے ماسبارے مولانا عبداللطیف الانصاری شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ء لکھنؤ

فراہم الصلحہ ہندوستان میں دکن و تدریس میں مصروف ہیں۔

(سوانحیات اعلیٰ حضرت بریلی مدینہ)

## شیخ بدیع الدین شاہ مدار

شیخ بدیع الدین مدار مقام صحبت پہنچتے آپ کی ولادت باسعادت  
۷۵۰ھ مطابق ۱۳۴۹ء میں ہوئی۔ والد نے سرمدیہ بنگال آپ کے والد ماجد  
کا اسم گرامی شاہ اسماعیل شامی تھا جو بنگال میں مدفن ہیں۔ آپ نے ہندو  
میں گجرات و میر تقی میر کا سہارا لیا۔ بنگال آئے۔ مدار نے سلسلہ طریقت  
بنگال میں شریعہ پھیلا۔ اس کے شناسا میں شیخ اسحاق نے کمال بھی کیے تھے۔ مدار  
سلسلہ کو بنگال میں ترویج دی۔ شاہ کمال کا بزرگ گزشتہ بنگال، میدہ۔

شاہ مدار نے بارہ سال تک کمال انہیں کی یا جو بایں ایک دفعہ  
پہنچا اس کو حضرت کی قربت نہیں آئی۔ چہرے پر ہمدی نور تھا۔ ان کو دیکھتے  
ہی لوگ سجدہ میں گر جاتے تھے اس لیے وہ نقاب اوڑھ کر رہتے تھے۔  
ملا کر انہیں اللہ نے شاہ مدار کی وفات کا سال ۸۵۰ھ مطابق ۱۴۴۸ء

عاشورہ بنایا ہے۔

دیکھو سرمدیہ بنگال مدفن ۸۶۵، ۱۶۸۷ھ

۱	حضرت ابو بکر	۱۱	علی
۲	عبدالرحمن	۱۲	حسن
۳	عبدالمطلب	۱۳	محمد
۴	شہاب الدین مانا	۱۴	شاہ اسماعیل
۵	عبدالکافی	۱۵	قطب الدین تانی
۶	عمار الدین	۱۶	شاہ کا نور
۷	قطب الدین	۱۷	شیخ فیروز تانی
۸	برہ الدین	۱۸	شیخ علی
۹	محمد شاہی	۱۹	شیخ بدیع الدین شاہ مدار
۱۰	برہ الدین	۲۰	شیخ اسماعیل گرامی

## شیخ برہان الدین غریب

آپ کا اسم گرامی شیخ برہان الدین غریب ہے۔ آپ کا وطن ایسی تھا۔  
آپ ۷۵۰ھ میں ایسی میں ولد ہوئے۔ بازرگانہ شغل کے خلیفہ اور عالیہ سلسلہ  
طریقت کے سربراہ اور خواجہ جمال الدین ایسی آپ کے ماموں تھے۔ آپ محبوب الہی  
کے خلیفہ مدار نامہ قطب الدین مرشد کے ماموں بڑا جانی تھے۔ آپ نے اپنے چچا سے  
قدوری پڑھی۔ شیخ برہان الدین غریب نے فتوحات خفہ کیا تھا۔ آپ سید عالم  
دین تھے۔ آپ نے تمام عمر تجزیہ گزار دی۔ ایسی سے عقل مکانی کر کے ملی مسئل  
سکونت اختیار کی۔ حضرت خیر الدین چرخ دہلی جو بھی امداد سے وطن شریف  
لائے تو انہیں کے ان قیام کرتے اور وہی لیتے۔ آپ کو محبوب الہی سے خلافت  
ملی تھی۔ آپ مرشد کے حکم پر مدینہ مدظلہ سے اور وفات آباد میں ۸۶۸ھ یا ۸۶۹ھ سال  
قیام فرمایا۔ ۸۵۰ھ میں وفات پائی۔ آپ کا مزار خضر آباد میں درجہ خلافت ہے۔

ملفوظات | ۱۰ اصول الوصل | ۱۱ ہدایت القرب

۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳،



سید چکھڑ چینی میں راقہ قرار میں موزور ہے۔ کوکرک کان بھی دستیاب ہوئی ہے۔ یہاں کا خاص شہزادہ درود درود سنگ شہر ہے۔ اگرچہ یہ شہر سیلوان پرانا ہے جو اب ویلن ہو چکا ہے۔ تعلیم قلم اب کدھرات کی شکل میں ہے۔ لیکن قدم قدم پر مہل اور مندر موجود ہیں جن میں بھویشور کا مندر سب سے بڑا ہے جسے گوتم بدھ کے پرکاروں نے تعمیر کیا تھا جہاں راقہ فرزند راقہ تھا۔ یہ علاقہ کچھ میں واقع ہے اور طرف ہندوستان کی رحمن سے گلا ہے۔ اگرچہ یہ دروازہ رگستانی علاقہ ہے لیکن کسی زمانہ میں یہ علاقہ جنت فیکر تھا اور دولت میں لائے تھے۔ اس کی قریب میں یہ برہمن جانوروں اور بویشوں کی سب سے بڑی شہنشاہ تھا۔



# وَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْ

ع ۱۲۸۷



میں تھا اور یہی مقام ۱۹۵۹ء میں شکر کا مملکت غزنو سے بلہ راست تعلق تھا۔ شرف الدین علی غزنوی کی قریب سے غلاہر کے قلعہ گزنہ شہر اندر دیا تے سندھ کے درمیان واقع تھا۔ بزرگوار سنہ میں جب تیرہ لکھ بختیار ارباب ہر شہر شہزاد اور بیوی بیٹی اور راقہ علی علیہ السلام قلعہ گزنہ کی پھر ماہ حکم لاندہ میں دریا سندھ کے ذریعہ پانی چلا گیا راقہ اور جلد راقہ (۱) یہ قلعہ گزنہ کی ہے جس کے بارے میں اسٹیٹ نے تاریخ میں ۱۲۴۳ء پر لکھا ہے کہ قلعہ میں ماہ راقہ کی آخر میں قلعہ سلطان محمود غزنوی کے ہاتھ میں فتح ہوا تھا۔ وہ کہتا ہے کہ:

”جیسے گز کا حصہ بہت بلند اور مضبوط تھا۔ وہاں ایک بہت بڑا تعلق تھا جہاں مدینوں سے پہلے شہزادہ جہاں اور شہزادہ فتح تھا۔ راقہ شہزادہ ہی دہم احمد من سوان رگہ لکھیں ایشیا سلطان محمود غزنوی کے ہاتھ لگے تھے اور جب وہ یہ پہلے اور گز لے بار شہزادے کو غزنو پہنچا تھا تو غزنو کے اطراف کی علاقوں میں شہزادہ کے لیے ٹھکانے پر ہی تھی“

خوش ۱۲۱۷ء میں فتح ہو کر شکر کا قلعہ راقہ میں جیسے شکر کا لکھا ہے۔ راقہ کے قول کے مطابق شہر شہر جیسے دیرا وہ بار شہزادہ گزرا ہے۔ اسٹیٹ اور غزنو سے دونوں نے باقی ہنگو کرٹ لکھا ہے۔

یادداشتہ بنے بندہ ۱۲۵۵ء برسیہ ہرودا اور جلد ۱۲۵۹ء تاریخ افغانستان ۱۹۵۹ء

۱۲۵۹ء برسیہ کے مطابق شہزادہ کی ایک بڑی لفظ ہے جس کو سادہ لفظ سکریت میں بیان

پتی یہی سپہ سالار ہے۔ جو موجودہ سال جت اور جھنگ سیال، پنجاب سے گزری بھی

کہتے ہیں کہ آج ارباب راقہ تھے۔ تاریخ افغانستان ۱۹۵۹ء

۱۳۱۷ء میں ہر راقہ الحرف نے دسمبر ۱۹۵۹ء میں آرٹ آف انڈیا اور شہزادہ اسلام آباد کی شہریت

سے اپنے سرکاری دفتر میں شہر سے لکھا ہے۔ یہاں ۱۲۵۹ء میں راقہ کے قلعہ میں پہلی مسلمان مسجد بنا

ہے۔ یہاں کے پتھر پر قلعہ ہوا اور مختلف درگاہوں میں دستیاب ہیں جس میں یادگار

چکھڑ گز کا پائے جاتے ہیں۔ یہاں کی زمینیں تانجکی ہیں۔ یہاں کے چوڑوں

میں سونا چاندی اور سنگ مرمر کی آئینہ نشانی ہے۔ یہاں کی زمینوں کے نیچے تعمیرات کی



## سلطنت بہمن دکن

ہندوستان کی تاریخ میں دکن نے شاندار کارناما سامراجیام دلپے ہے۔ مسلمان پہلے بھلیاں تبلیغ اسلام کے لیے آئے تھے۔ علاء الدین شہبازی پہلا حملہ آور تھا۔ جس نے ۱۲۹۶ء میں دکن کا رخ کیا اور دکن پر حملہ کر کے فتح کر لیا۔ پھر اس کے پسر علاء الملک کا فوراً نے ۱۳۱۰ء میں ماسک ماسکری ملک فتح کی۔ محمد تغلق کے عہد میں دکن دہلی سے الگ ہو گیا۔ محمد تغلق کے عہد میں ترکی غلڑا امیر احمد کو فوج حاصل ہوا۔ اسی کے عہد میں بے شمار ترک دکن میں آباد ہو گئے۔ جن میں انہیں فتح محمد تغلق کے خلاف بغاوت میں پیش پیش تھا۔ اسماعیل کے بڑے چاہے کے پیش نظر اس کا نائب ظفر حسن شاہ ۱۳۴۷ء میں علاء الدین حسن بہمن شاہ کے لقب سے دکن کے تخت پر بیٹھا۔ یہی آزاد ریاست سلطنت بہمن کہلائی۔ مگر حسن آباد کے نام سے اس سلطنت کا پائے تخت بنا۔ تقریباً ۸۰ سال کے بعد پائے تخت پر بیٹھ گیا۔ درج ذیل مسلمان سلطنت بہمن کے حکمران رہے ہیں کی حکومتیں دو صدیوں پر محیط رہی۔

نمبر شمار	اسما مسلمانین	وقت حکمرانی
۱۔	علاء الدین ظفر حسن بہمن شاہ	۱۳۵۸ء تا ۱۳۷۷ء
۲۔	محمد شاہ اکمل	۱۳۷۵ء تا ۱۳۷۸ء
۳۔	محمد شاہ ثانی	۱۳۷۸ء تا ۱۳۹۷ء
۴۔	غیر شاہ	۱۳۹۷ء تا ۱۴۲۲ء
۵۔	احمد شاہ ولی	۱۴۲۲ء تا ۱۴۲۴ء
۶۔	سلطان علاء الدین شاہ بہمنی	۱۴۲۴ء
۷۔	ہمایوں شاہ بہمنی	-
۸۔	محمد شاہ شکر	-
۹۔	محمد شاہ	-

ظفر حسن بہمنی شاہ کے انتقال کے وقت سلطنت کی حدود شمال میں ماڈرا جنوب میں دریائے

گھنڈا رنگہ مشرق میں بنگال اور مغرب میں گجرات چلی گئی تھیں۔ بانی سلطنت ظفر حسن خاں شاہ بہمن ایک بھڑائیالی اور تاجی حکمران تھا۔ اس میں بڑی مستعدی اور جوانی کا کرکھی تھی۔ وہ ارلڈ اسل تھا اور انسانیات کے واسطے ہندوئی وارد ہوا تھا۔ وہ غیر علاء الدین علی کا بھتیجا تھا جو ترک کی تہذیب پر تھا اس وقت حسن شاہ بہمن صوبہ چھ سال کا تھا۔ وہ قدیم شاہ ایران بہمن گورنر اسمنڈیل کی اور دہشتے کے سبب پڑا بہمن نظر رکھتا تھا۔ اگرچہ سپہ سالار ندوی نے حسن بہمن کو ہندوئی تسلیم کرنے کی کوشش کی ہے جس میں وہ نامور ہے۔ اے علاء الدین صوبہ سے بڑا لگاؤ تھا۔ صاحب اختیار ہونے سے قبل وہ حضرت نظام الدین اولیاؒ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا۔ تخت پر بیٹھنے کے بعد اس سب سے پہلا حکم یہ دیا تھا کہ دکن سونا اور دکن چاندی نظام الدین اولیاؒ کی روح کے ایصال قرار کے لیے شیخ برہان غریب کے ذریعہ فقار و مساکین کے درمیان تقسیم کر دیا جائے۔ وہ فاضل بخوانا جاتا تھا۔ اس نے برتان مسند کی کوششوں کے خضاب میں شامل کر لیا۔ اس نے فوجی اور سیاسی حکمت عملی کے تحت ایران اور وسط ایشیا کے افراد کو زیادہ سے زیادہ فوج اور سکرادی طاقت میں جگہ دی۔ انہیں فتح کو کراہ مارا گیا۔ ملک سمیت الدین غوری کو وزیر اعظم بنایا۔ جاسم الدین کے بعد غلام خاں اور رضی الدین۔ مگر مدت مند بنے۔ سپہ سالار غوری مٹی تھے۔ شیخ برہان الدین غریب اپنے سات سو کھوہوں کے ساتھ دولت آباد منتقل ہونے لگے۔ بہمن شاہ نے شیخ برہان الدین غریب کے مریدانہ شیعہ زین الدین کے آگے تھکر ہوتے لگے تھی۔ مہوشی از سے دکن آئے تھے۔ بہمن شاہ شیخ سراچ الدین جندی کا بھی متفقہ تھا۔ شاہ حسن بہمن کو شیخ جندی ہی نے سلطان طلب الدین کی مسجد میں تخت نشین کیا تھا۔ شیخ حسن الدین گنج اعلیٰ حسن بہمن کی دور میں دولت آباد میں مقیم تھے۔ وہ شیخ جندی کے بارہو شیخی اور برہمائی تھے۔ وہ نہایت جنت جندی لڑائی کی اطلاع دے تھے۔ ان کے آگے واحد ان انسانان میں فرخورد سے آئے تھے۔ مہوشی از کو مدرے مصال نے ایک مہوشی از شیخ غلام غریب اسلمانی نشانہ فرخوردی کے علاوہ لکھی مگر شیخ غوری سے شروع ہو کر بہمن شاہ غریب برقی ہے جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ غوری اور زین الدین شاہ بہمن تھے۔

## محمد شاہ ثانی

علاء الدین کے دربار میں اس کی فائیدل سے بہرہ مند ہوئے وہ۔ وہ غری و فاضل کی روانی سے بڑا





## حمود گادوال

خواجہ حمود گادوال سلطنت بہمنیہ کے مدبر ہیں بہت متاثر ہے۔ وہ علم فضائل و بڑا سرپرست تھا۔ بکھرے ہوئے دانشور عالم، شاعر اور اشراف و اراکین حقیقت سے نایاب مقام رکھتا ہے۔ وہ گیلان کے قریب تانمان میں پیدا ہوا تھا اسی لیے عرب نام میں گادوال مشہور ہوا۔ اس کے اجداد شاہان گیلان کے دربار میں شامل تھے۔ ان میں سے ایک نے اپنی ذاتی کوششوں سے رشتہ کی بادشاہت حاصل کر لی تھی اور پیر خرد و خننا حکومت اس کے خاندان میں شاہ طہاسپ صفوی وانی ایران کے زمانہ تک قائم رہی حمود گادوال ایک تاجر کی حیثیت میں شاہ عب اللہ سیو شاہ نعمت اللہ وانی کا لکھی کی زیارت کے شوق میں پیدہ ہو چکا تھا۔ مسلمان علما راہین کہتی تے اس کی بڑی قدر کی۔ اس نے وطن واپسی کا ارادہ ترک کر کے حکومت کے امور میں شرکت اختیار کر لی تھی۔ پہلے یک ہزاری منصب عطا ہوا پھر جنگ کی بنیاد پر نوکر کرنے پر مامور ہوا۔ جیسے جیسے راتیں گزرتے گئے اس نے بہت سارے عہدے نبھائے۔ بیکہ اس نے سب سے پہلے کے عہدے کو گورنر (موجودہ گورنر پارک) کو ترجیح کر کے سلطنت بہمنی میں شامل کیا۔ جہاں اسے تیس سال باقی بقیت ملائے گئے۔ کچھ عرصہ بعد وہ پتیا پور بھیجا گیا جہاں وہ وزیر مملی اور صدر جہاں بن گیا۔ اپنے قریب اور فارست سے اس نے جو کام کئے وہ سلطنت بہمنیہ کے لیے یگانہ رہی۔ حمود گادوال کے دور میں سلطنت بہمنی کے سرتاری تمدنات ایران کے علاوہ مصر و ترک اور عراق سے بھی ہو گئے تھے۔ سلطان ابوسعید گورکان اور سلطان حمود ادبک سے حمود گادوال کا رشتہ راسخ تھی۔ اور تا حد پایہ کے کرتے جاتے رہتے تھے۔ زیادہ بحیثیت وزیر عہد ممالک کے مسلمان کے راسخے بھیجا تھا۔ وہ اپنے فرائض کے ساتھ ساتھ تجارت کے کام بھی سرانجام دیتا تھا۔ اس کی نیاضی علم فضائل اور ترقی کی تاسوس زمین نے ترقیت کی ہے۔ اس کے اوصاف نے اسے اقتصاد عالم میں شہور کر دیا تھا۔ شہرت کی وجہ سے انار اور پتیا و زارت کی جلیل القدر عہد بھی تھا۔ اس کی نیاضی علم فضائل اور ترقی کی تاسوس زمین نے ترقیت کی ہے۔ اس کے اوصاف نے اسے اقتصاد عالم میں شہور کر دیا تھا۔ شہرت کی وجہ سے انار اور پتیا و زارت کی جلیل القدر عہد بھی تھا۔ اس نے تحصیل علم کے لیے مختلف ممالک کا سفر کیا تھا۔ اس لیے اپنے ہم عصر علما سے ذاتی طور پر محبت و میل گھٹ پید کر لی تھی۔ اس کے دور میں دکن اور فرنگیوں کی کشاکش شدت اختیار کر گئی۔ اسی کشاکش میں وہ قتل کر دیا گیا۔ اس کے بعد بہمنی سلطنت کا شیرازہ بکھر رہا اور اس سلطنت بہمنی

کے زمانہ طوفان ہو گئے۔ اس کے قریب اور فارست کے سب سلطنت کی استحکام اور دست حاصل ہوئی تھی لیکن وہ خانہ جنگیوں اور درباری سازشوں کی وجہ سے اپنی پوری تاباںیت نہ دکھا سکا۔ اور آخر ہاتھوں کا دانش کا شکا ہو گیا۔ اس کے قتل پر گورنر مملی حاکم میں صفت قائم ہو چکی تھی۔

سفر انار اور زارت وانی انارشاہ اس کی بد شہر تصانیف ہیں۔ وہ ہر سال غیر ملک کے ملکہ کو تحائف بھیجتا رہتا تھا جن کے صلے میں ان ملکہ کے بادشاہ اسکا مرزا ذات سے نوادہ دیتے تھے۔ علما کے ساتھ حمود گادوال کا سلوک نہایت عقیدت مند تھا۔

جانی نے اپنے کتابت میں امتزاج کیا ہے کہ خواجہ نے ہند کو رشک اہم بنادیا ہے۔ حمود گادوال کا شاعری اور ادب کی بھی بانی نے ایک قلم میں بڑی تعریف کی ہے۔ جانی نے قصوں الکرم شرح خواجہ حمود گادوال کو دہرہ بھیجواں بکھر جمال الہی دوانی نے اپنی تصنیف "شواہل الجود" حمود گادوال کے نام منسوب کیا۔ درگاہ،

عبدالحکیم بریلانی نے حمود گادوال کی سراج کھجی کا خلاصہ حمود قائم ہند شاہ فرشتہ نے اپنی تاریخ کے آخر میں درج کیا ہے۔ "انور شاہ ساسی حمود گادوال کا صاحب خاص تھا۔ مائیکل پری پری کو حمود گادوال نے ہی ملکہ الشعرا کا خطاب دلایا تھا۔ عبدالباقی پری کو حمود گادوال نے اپنے دانا کا تالیف سوز کیا تھا۔

اس نے اپنے معرک خاص سے پیدہ میں ایک عظیم الشان مدرسہ تعمیر کرایا تھا اور درگاہ میں کے لیے پیر ملکہ سے علما کو بلایا تھا جن میں جمال الدین دوانی، ابوبکر کرائی، شیخ صفی الدین راجی شامل تھے۔ حمود گادوال نے سونا نامی اراکین جانی کو لکھی تحریر کی کہ اس کی دعوت دی تھی۔ اس مدرسہ کے کتب خانے میں ۵۳ ہزار کتابیں تھیں جن سے علما استفیع ہرست تھے۔ حمود گادوال کا یہ مدرسہ کی حیثیت سے مشہور ہے۔ یہ ۱۶۸۲ میں مکمل ہوا تھا۔ اس کے تعمیر سر قند کے قدیم مدارس اور استنباط کا صاحب کے طرز پر تھی۔ اس کی دیواروں کا کاشی کاری اس کے حسن کی مزید دو بالا کرتی ہے۔ پتیاں پر سرور قرآنی آیات ہر اعلیٰ خط لکھ "میں سینہ زمین پر نیلے حروف میں ترجمہ ہیں کتاب لے اپنا نام کہتا عبد اللہ علی الصفی" لکھا ہے جسے حمود گادوال نے خاص طور پر شیراز سے منوایا تھا۔

آفرین مل بادشاه  
بها در شاهر  
(شجره قلم)

(شجرہ نسب ص ۵۵۷)

[illegible]

علمائے نامہ الجیب پهلوانی شریف ستمبر ۱۹۷۸ء ص ۲۶

باب ۲۷  
شجرہ خاندان امیر تیمور گورکان

۲۷۶

- |                |                               |
|----------------|-------------------------------|
| ۱- حضرت نور    | ۲۸- یاسرخ خان                 |
| ۲- یاش         | ۲۹- توپرخان                   |
| ۳- ترک         | ۳۰- امیر محمد آقا کاجانی بابر |
| ۴- الیرخان     | ۳۱- موچین                     |
| ۵- یاقوی خان   | ۳۲- قزلخانواریان              |
| ۶- وب خان      | ۳۳- رحل تواریان               |
| ۷- بکرخان      | ۳۴- بکر بابر                  |
| ۸- امیرخان     | ۳۵- امیر بکر                  |
| ۹- مشق خان     | ۳۶- امیر طغان                 |
| ۱۰- قرقر خان   | ۳۷- امیر محمد بکر بکرخان      |
| ۱۱- آغرخان     | ۳۸- میران شاه                 |
| ۱۲- کن خان     | ۳۹- سلطان البرسید             |
| ۱۳- آبی خان    | ۴۰- عمر شیخ سرا               |
| ۱۴- الیدرخان   | ۴۱- خیر الدین بابر            |
| ۱۵- شکله خان   | ۴۲- جمال الدین اکبر           |
| ۱۶- شکرخان     | ۴۳- نورالدین جهانگیر          |
| ۱۷- ایل خان    | ۴۴- شهاب الدین شاه جهان       |
| ۱۸- قیانی خان  | ۴۵- اوردنگ زیب محمدالدین      |
| ۱۹- تیمور باش  | ۴۶- بھادر شاه                 |
| ۲۰- شکله خواجه | ۴۷- شاه جهان ثانی             |
| ۲۱- یلدر       | ۴۸- نصیر الدین جهانگیر        |
| ۲۲- جواری بابر | ۴۹- محمد شاه اختر درگیا       |
| ۲۳- القزاقیت   | ۵۰- احمد شاه                  |
| ۲۴- موزخرخان   | ۵۱- شاه عالم                  |
| ۲۵- لرتا آقا   | ۵۲- اکبر شاه                  |
| ۲۶- دوشن خان   | ۵۳- بھادر شاه ظفر             |
| ۲۷- قادی خان   | آخری غل پادشاه دلی            |

عزیز! یہاں پر بھی تو کچھ کچھ لکھنا ہے۔

[illegible]

ولی عہد بننا پسند کیا۔

[illegible]

تبدیل کر لیا گیا۔ دوسرے دن شاہ کے فرزند رزا مغل اور رزا اختر خان شاہی کے ہمراہ مرزا ابوبکر کو تہنہ دیو گیا۔ ۱۲۱۴ شہزادوں کو خاصہ مہمانی دی گئی پھر بادشاہ کو ۱۵ جنوری ۱۸۵۵ء میں لالہ کے دربار میں خاصہ مہمانی پیش کی گئی۔ عدالت نے ملک بدری کا حکم سنایا۔ ۱۷ نومبر ۱۸۵۵ء کو بادشاہ کو ۲۰ دیگر افراد کے ساتھ دلی سے پنجاب لایا گیا۔ یہ خاندان امر آباد میں مقیم ہو چکا۔ ۲۳ نومبر ۱۸۵۵ء کو راجہ کلکتہ پہنچا۔ جہاں سے ۹ دسمبر ۱۸۵۵ء کو رنگون چھٹی گئی۔ ۱۷ نومبر ۱۸۵۵ء کو راجہ کلکتہ سے بادشاہ جہاں بحق کو ملایا۔ ملایا کو رنگون شہر میں واقع ہے۔

- (۱) شجرہ میرزا خسرو بخت یں میرزا محمد سعید شاہ یں میرزا ناصر محمد بن السعد شاہ یں میرزا بہادر بخت  
 یں میرزا ابوالکریم یں بہادر شاہ ظفر بادشاہ دہلی۔  
 (۲) شجرہ قادری میرزا محمد سعید شاہ یں والدہ سعید شاہ بہت ماہ یں بخت کاشغری بخت کراچی الدین  
 ابوالختم بہادر شاہ ظفر فضل بادشاہ دہلی۔  
 (۳) سعید جہاں بیگ زود بخرو بخت نبال را سگان جو رسید  
 (۴) احمد میرزا خسرو بخت: (۱) میرزا ناصر محمد بخت، (۲) ثروت حوالہ بیگ (دختر)



## تذکرہ نواب قائم خاں بہمد

(۵۷۱)

نواب قائم خاں ریاست دور پریہ کے شہزادہ تھے یہ ریاست عصافریوزہ اور راجا گڑھ کے قریب واقع تھی۔ ان کا والدہ کنولہ دیوی ریاست باکی ناگور کی شہزادی تھیں۔ راجہ موٹے رائے جو ان کے چچا تھے فرزند ہیں سے تین بیٹے تھے۔ جن کے نام ہیں

نواب قائم خاں کو کمزور مٹکھم زمین الدین خاں اور فرید الدین خاں۔ ایک دوق قائم خاں حصار فریوزہ کے علاقہ میں کشاکشیں رہے تھے۔ بادشاہ فریوزہ تعلق سے ملاقات ہوئی جو خود بھی یہودیوں کا رکے لئے علاقہ میں آیا ہوا تھا۔ پہلی ملاقات میں خاں کے کوہر گنگہ کی طرف ملاقات ہوئی کہ ان کو ان کے مرتب کے مطابق شادی اسرار میں خاں کر کے اپنا مصاحب خاص بنایا۔ دہلی آئے کے بعد کوہر گنگہ اپنی ذات اور عجمیت سے عزت و منصب پاتے ہوئے یہاں انہیں ملا وفضلہ کی صحبت نصیب ہوئی اور بیٹوں صاحب کیلئے تعلیم اسلامی سے متاثر ہو کر قبول اسلام کیا۔ یہاں سے ہی بادشاہ فریوزہ تعلق مٹکھم کی مہم پر مدد فرما تو قائم خاں کو دربار میں اپنا قائم مقام بنایا۔ موقع غنیمت پا کر سواروں نے دہلی کا محاصرہ کر لیا۔ قائم خاں نے دہلی پر مقابلہ کیا۔ گھسان کاوٹن پڑا۔ مغولیوں کی ایک فریجی مغلوں کو شکستہ ناش ہوئی۔ یہاں سے ہرگز ہٹ کر چلا۔ بے انتہائی غنیمت قائم خاں کے ہاتھ آیا۔ بادشاہ نے خوش ہو کر خاں جہان خاں کا خطاب عطا کیا۔ بادشاہ نے حصار فریوزہ نام کا ایک شہر بنایا اور شہر کا دیکھا اور قائم خاں کو اس سے صوبہ کا صوبہ دار مقرر کیا۔ فریوزہ تعلق کے بعد سلطان ناصر الدین بادشاہ بنا۔ بادشاہ کے انتقال کے بعد آتشدار کے سرکشی شورش برپا ہوئی۔ امرا و سلاطین نے قائم خاں کو تخت نشینی کی دعوت دی جسے انہوں نے قبول نہ کیا۔ اسی دوران محمود شاہ دہلی کا بادشاہ بنائے۔ بادشاہ مدینہ مدینہ طہران ہی حکومت کرتا رہا۔ قائم خاں کا پاناہستان تھوڑے ہی دنوں میں بادشاہ کے قتل ہو گیا۔ بادشاہ کے قتل کے بعد کوہاگ کوہاگ ہوا۔ قائم خاں نے دہلی سے تعلق کر لیا اور فریوزہ کو اپنے صوبہ پر حکومت کرنے کے لئے کچھ عرصے کے بعد میر تیمور سے خبر منگا کر دیکھا اور دہلی پر قبضہ کر لیا۔ اس نے لاہور اور

## باب ۱۸ شجرہ نسب قائم خاں شہید رورث اعلیٰ قائم خانیان

- ۱۔ حضرت آدم
- ۲۔ شیش
- ۳۔ الارش
- ۴۔ قیسان
- ۵۔ ہاشم
- ۶۔ باروداد
- ۷۔ حضرت ابراہیم
- ۸۔ توشیح
- ۹۔ ملک
- ۱۰۔ حضرت نوح
- ۱۱۔ سام
- ۱۲۔ ارم
- ۱۳۔ یونس
- ۱۴۔ قور
- ۱۵۔ عاد
- ۱۶۔ راجہ شاد رورث قنویت
- ۱۷۔ شاد
- ۱۸۔ برادر
- ۱۹۔ شہر
- ۲۰۔ منیر
- ۲۱۔ کیلاش
- ۲۲۔ سند
- ۲۳۔ فین
- ۲۴۔ پالنگ
- ۲۵۔ راد
- ۲۶۔ رادین
- ۲۷۔ راجہ ورنہار

نوٹ: یہ شجرہ نامکمل ہے۔ اس میں بہت سے نام صبح ہونے سے پہلے ہی لاپتہ ہو گئے۔

۲۸۔ راجہ برکھ  
۲۹۔ راجہ منیر  
۳۰۔ راجہ برکھ  
۳۱۔ راجہ برکھ  
۳۲۔ راجہ برکھ  
۳۳۔ راجہ برکھ  
۳۴۔ راجہ برکھ  
۳۵۔ راجہ برکھ  
۳۶۔ راجہ برکھ  
۳۷۔ راجہ برکھ  
۳۸۔ راجہ برکھ  
۳۹۔ راجہ برکھ  
۴۰۔ راجہ برکھ  
۴۱۔ راجہ برکھ  
۴۲۔ راجہ برکھ  
۴۳۔ راجہ برکھ  
۴۴۔ راجہ برکھ  
۴۵۔ راجہ برکھ  
۴۶۔ راجہ برکھ  
۴۷۔ راجہ برکھ  
۴۸۔ راجہ برکھ  
۴۹۔ راجہ برکھ  
۵۰۔ راجہ برکھ  
۵۱۔ راجہ برکھ  
۵۲۔ راجہ برکھ  
۵۳۔ راجہ برکھ  
۵۴۔ راجہ برکھ  
۵۵۔ راجہ برکھ  
۵۶۔ راجہ برکھ  
۵۷۔ راجہ برکھ  
۵۸۔ راجہ برکھ  
۵۹۔ راجہ برکھ  
۶۰۔ راجہ برکھ  
۶۱۔ راجہ برکھ  
۶۲۔ راجہ برکھ  
۶۳۔ راجہ برکھ  
۶۴۔ راجہ برکھ  
۶۵۔ راجہ برکھ  
۶۶۔ راجہ برکھ  
۶۷۔ راجہ برکھ  
۶۸۔ راجہ برکھ  
۶۹۔ راجہ برکھ  
۷۰۔ راجہ برکھ  
۷۱۔ راجہ برکھ  
۷۲۔ راجہ برکھ  
۷۳۔ راجہ برکھ  
۷۴۔ راجہ برکھ  
۷۵۔ راجہ برکھ  
۷۶۔ راجہ برکھ  
۷۷۔ راجہ برکھ  
۷۸۔ راجہ برکھ  
۷۹۔ راجہ برکھ  
۸۰۔ راجہ برکھ  
۸۱۔ راجہ برکھ  
۸۲۔ راجہ برکھ  
۸۳۔ راجہ برکھ  
۸۴۔ راجہ برکھ  
۸۵۔ راجہ برکھ  
۸۶۔ راجہ برکھ  
۸۷۔ راجہ برکھ  
۸۸۔ راجہ برکھ  
۸۹۔ راجہ برکھ  
۹۰۔ راجہ برکھ  
۹۱۔ راجہ برکھ  
۹۲۔ راجہ برکھ  
۹۳۔ راجہ برکھ  
۹۴۔ راجہ برکھ  
۹۵۔ راجہ برکھ  
۹۶۔ راجہ برکھ  
۹۷۔ راجہ برکھ  
۹۸۔ راجہ برکھ  
۹۹۔ راجہ برکھ  
۱۰۰۔ راجہ برکھ

دریغ قائم خانیان حصار مل









مختصہ خبر کے ظلم سے تنگ آکر لاکھ ہول کے رہنے والے یورپ نے مہاگانِ شریعت کی چٹا بچہ افریقا کے اولاد سے خند لگائی اور فروری کے مہینہ کو کھیتی باڑی کی علامت قرار دیا۔ لیکن اس وقت تک کہ

ايشروائی نامہ صفحہ ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲ (۱۹۰۱ء)

[illegible]

سرسبز مرد و طبیعت والے کو کہتے ہیں اصل نام ابراہیم تھا، سبز کے دو

ایک مل سے مجھے ملان کی کونوت قہار میں ہے۔

میں نے اپنے دل سے کہا کہ اگر خدا کا ارادہ ہے تو وہ اس کے پیچھے آئے۔

تجن کی اولاد | جن کو اصل نام شیخ نبیت خداداد صالح، بزرگ اور پرہیزگار تھے۔ ان کے تین

اسمیں کی تحریک کشمیر کے نازک و سلیمان پر ریاریت گاہ ہے جہاں مقام ضروری ہے۔ متعلقہ افراد



قوانین کے بھی کھلم کھلا ہے لیکن میں بات یہ ہے کہ عثمان بن حذافہ حضرت ابراہیمؑ کے بھائی کا اولاد ہیں اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔  
نوٹ: شجرہ سے ظاہر ہو رہا ہے کہ عثمان حضرت ابراہیمؑ کے پوتے حضرت یوسفؑ کے بھائی ہیں یا میں کا اولاد ہیں۔ جو خود بھی حضرت ابراہیمؑ کے پوتے تھے اس لیے لفظ حضرت ابراہیمؑ کی جگہ پر حضرت یوسفؑ لکھا جانا چاہیے تاکہ قطعی کا ذکر ہو سکے۔

(نوٹ)



وَعَالِيَنَ الْاَبْرَہٰمَ النَّفَقِ

میں اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔ (القرآن)



## شجرہ نسب شاہ حسین

شاہ حسین بن مولائی محمود بن جمال الدین جس بن سلطان بہرام واداع سلطان شمال الدین خود کا سلطان بہرام شاہ کی اولاد میں تھا جو فریدوں کے زمانہ میں مرنے لگے تھے۔

پروفیسر عبدالکوف کا مقبرہ | سرحد کے اکثر دانشور چٹانوں کی اسلامیات اسلامیات لکھتے ہیں لیکن میں فکر محض سیاسی و مذہبی کا بنیاد نہیں کرتے کہ اس لیے کہ شجرہ بن کر پائی

زبانوں میں سے ایک ہے حالانکہ چٹانوں کی تہذیب و تمدن اشک و شہادت، تاریخ و ثقافت

یعنی اسلامیات سے زیادہ مناسب نارنگ اپنی کتاب مائیں آن دینی میں تحریر ہے کہ یہودیوں کا کہنا ہے کہ وہ مسلمانوں میں باختر رہے اور برات کے علاقوں میں سکونت پذیر

تھے۔ بعد میں بعض دعوہ کی بنیادوں پر یہاں سے نقل مکانی کی گئی تھی یہی وجہ ہے کہ

مقامی یہی چٹانوں کے ادا ماحول تھے تاہم فرشتہ انہیں مسیحا قہر الشل بتاتے ہیں جو حضرت علیؑ

پر ایمان دلا خط کے سبب عرصے تک کہ کما کی اور کہہ مسلمان میں اگر کما ہو گئے ماسلمان بالافان

کہا کہ تاہم حقیقتی ہے یہاں ہے کہ نہ صرف یہ کہ محمد بن قاسم کے عہد کے وقت چٹان مسلمان ہو چکے

تھے۔ یہ علاقہ زمین کوستانی علاقہ سے نکلی کہ کسان اور پراثر کو تاراج کرتے ہوئے لاپرواہ

واقع ہو کر ہندوستان میں شمالی دروں کے راستے سے مسلمانوں کے آمد و رفت

صورت عثمانی فتح کے زمانہ میں شروع ہو چکی تھی۔ یہی مسلم افواج نے یہاں پہنچ

کے زمانے میں شک کے راستے سے اکبر بہ سرحد کا علاقہ محمد بن قاسم کے عہد سے

بہت پہلے فتح کیا تھا۔

خود چٹانوں کی اکثریت اپنے آپ کو تیس عبدالرشید کی اولاد بتاتے ہیں جن کا

نسب سدا افغان بنی اور یہاں سے چوتھی گولہ تہذیب میں ملتا ہے۔

خوشحال خشک نے علیہ مہد میں اپنی اسیری کے دوران ایک کتاب

دستاویز تصنیف کی تھی جس میں وہ تحریر ہیں کہ میں نے اس خطے میں

بہت تحقیق و جستجو کی ہے۔ بہت سی تاریکیاں ہیں اور نسب نامے دیکھے ہیں لیکن

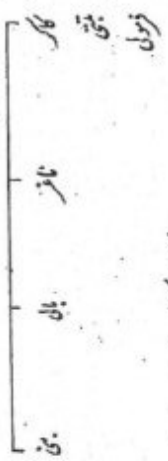
میں چٹانوں کو ریافت کی اولاد کو لگایا ہے۔ بعض نے انہیں قبلی گھسا ہے۔ اور

بعض نے انہیں حضرت یوسفؑ کے بیٹے یوسفؑ کی نسل سے بتایا ہے مگر ہوسنی





# اولاد حضرت



(شجرہ ضحاک)

صوت نور م

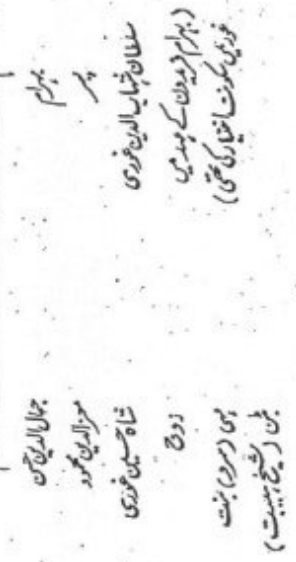
مام

ام

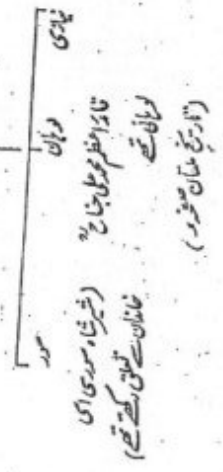
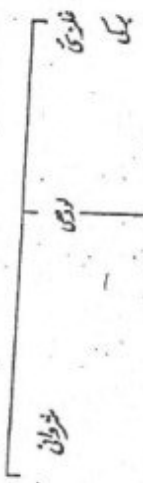
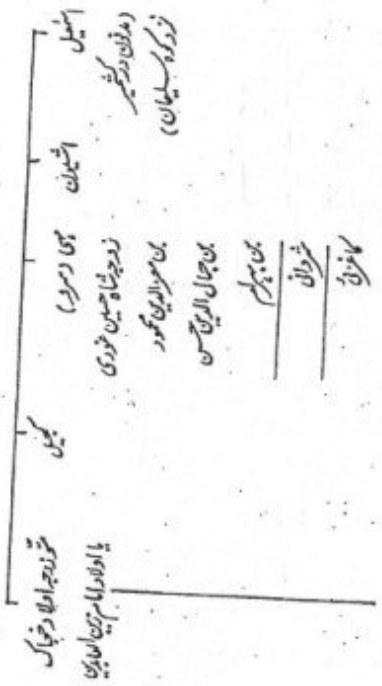
ناثر

موس

مضاک



# اولاد بنی (شیخ بیہیت)



## اقتباس از تاریخ افغانان

شیر محمد خان گیلانی در مصنف تاریخ افغانان نے اپنی کتاب میں تو ایسے پشاور قبیلوں کے نام لکھوائے ہیں جو صحیح النسب سید ہیں مگر پشاور کے نام سے بیکارے جاتے ہیں:-

(۱) بنیاد (۲) شوانی (۳) سوریانی (۴) سینی (۵) دنگ (۶) خوندی (۷) سیدنی،

(۸) عزیزین (۹) کرلی۔

بہن شہر کی بستی شوان کے شیخ صحیح النسب سید ہیں جو شیخ کہلاتے ہیں۔

مصنف ریاض الانساب لکھتا ہے کہ ہم میں رقم طراز ہیں:-

”سادات افغانان لاکھ خوندی، دادی شہری شہر، بالا لکھنوی، امروہی کاظم“

طے تاریخ افغانان ص ۷۷،

ذکرہ سامعات، درہت محمد شہزادہ غلام محمد علی ملاح

ذکرہ سامعات، درہت محمد شہزادہ غلام محمد علی ملاح

## اقتباس از تاریخ افغانستان

اگر آج کل افغانستان کے کوسا اہل اور شرقی خراسان کی طرف نظر ڈال جائے تو ان قبائل کے درمیان ایک عظیم قوم پشتون، پشتون ملت ہے جو ان کی تعداد ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ہے۔ افغان کی جو تفسیری پشت میں تفسیر تکرر ہوئے جس کا اسلامی نام عبدالرشید رکھا گیا جو پشت میں فوت ہوتے تھے۔ ان کے تین فرزند تھے:-

(۱) غوث (۲) بیتی (۳) سرور

یہ لوگ کہ سیلمان کے اطراف میں سکونت رکھتے تھے۔ تیس عبدالرشید ہر وقت اپنی اہلداد کے لیے طلب خیر کرتے تھے اور دوا و دانا بابت میں مصروف رہتے تھے آخر کار رائے نے ان کی اولاد کو نواز۔ ان کا بیٹا غوث، اقبال بنندہ ہوا۔ اس نے مرغانی میں نام پید کیا۔ وہ صاحب زبان تھا اور میان پر قدرت نکلتا تھا۔ علم و دین سے آگاہ تھا۔ آج ان کی اہلداد میں اکثر علماء و فضلاء گذرے ہیں جو رعایت پر نواز تھے جو فاسطہ طرز گوئے کہلاتے ہیں۔ جن کا سکن وادی تذبذب میں ہے جن میں بڑے بڑے دانشور و صاحب دلائل گذرے ہیں۔

دو سرافرنزد بیتی بیٹا شہزادہ شجاع تھا۔ ان کی اولاد نعلی یا غلی کہلاتی ہے۔ جن کا منصب پیکری ہے۔ ان میں بڑے بڑے جنگجو سپہ سالار اور حکمران گذرے ہیں۔

تیسرے فرزند سرور بنی “لبنی سادہ کا بیٹا تھا۔ حاجی اکبر سادہ حضرت خالکی ولیدی بیٹن تھیں اور قیس عبدالرشید کی زوجہ اس لیے تیسرے بیٹے ماں کے نام پر سرور بن کہلائے۔ سرور کی اولاد میں حکمران گذرے ہیں مثلاً قبا بل بل و خال، اور دانی وغیرہ جو رزاق تدریس سے لیا بلانہم افغانستان کے حکمران رہے ہیں۔ گو عبدالرشید کی اولاد تین بیٹوں میں منقسم ہو گئی:-

۱۱ فرشت، زونغانی، زانی بیتی و جگہ، (۲) سرور و حکمران

طے تاریخ افغانان ص ۷۷، ۷۸

قدیم افغانستان

دیکھیں کہ جو افغانوں کے نقشے میں افغانستان کو ایرانی سرحد خراسان کو ساتھ لگا کر دکھایا ہے وہ کامیاب تھا جس کے سبب لوگ افغانوں کو بھی ایرانی سمجھتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ یہودیوں کو اسامیہ کہہ کر اپنے سناٹوں کی بھی محضت ابراہیمؑ سے نسلی نسبت برداشت نہیں کر سکتے۔ وہ تو صرف ان لوگوں کو اسامیہ کہتے ہیں جو محضت عیسائیہ اور یہودیہ کے نام سے یہودیت اللہ کے واسطے کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ اسامیہ خاندان کو اسامیہ بتا دیں کہ یہ بھی محضت ابراہیمؑ کے فرزند محضت اسمعیلؑ کی اولاد کے نام سے بتا دیں نہیں ہیں۔ بہر حال اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ افغانی محضت یعقوبؑ کے چھوٹے بیٹے یا اس کے والد اس سے ہیں جن کو قبیلہ فلسطین سے بنی اسرائیل کی قیسری جلا وطنی کے وقت ان سے چھوٹ کہیں لا پڑ گیا تھا اور شاید قرآن کی طرف چھاپا تھا۔ اس روایت کی تائید بنی اسرائیل کے افسانوں سے بھی ہوتی ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ وہاں ایک قبیلہ نکمہ کہلاتا تھا کہ اس کا سریشہ کو سگایا تھا جو کبھی بڑ بڑ لگا

افغان اپنے سلسلہ کو کہہ کر ملیان کہتے ہیں اور عربی کو "سنت" گاہہ سلیکان کے نام سے مرسوم کرتے ہیں اسی لیے ہمیں لگ اپنے ایک سلیکان بھی کہتے ہیں۔ ۵۰۰ ق م عربیوں پر ایرانی بادشاہ خسرو نے قبضہ کیا اور ہمیں سے ان نے وادی کلان اور مصر بنہ کی طرف تاخت و یگانہ کر۔ ۲۰۰ قبل مسیح میں گندھارا عظیم ہرات، قندھار، غزنی اور کابل پر تاجرا ہندوستان میں داخل ہوا تھا۔ اس کی وفات کے بعد منقوتہ علاقے اس کے سرداروں میں تقسیم ہو گئے تھے۔ کپات ان کے شمال مغربی حصہ کے ساتھ افغانستان کے بڑے علاقے پر تقریباً دو سو سال تک ایندھن کی حکومت قائم رہی۔ پہلی صدی قبل مسیح میں میانہ کی جی کے شان کا قبضہ کا تبتہ و اس میں کنگہ، ژا، ہمو، کولان گذر گئے۔ اس کے بعد سقندریوں کا دور چوتھی صدی کے اواخر میں آیا جنہیں ایرانی کے سامانی بادشاہوں نے منظم کیا۔ وادی کلان میں پانچویں صدی عیسوی سے ساتویں صدی عیسوی تک متنازع سرداروں کی آواک حکومتیں رہیں۔ بعد ازاں افغانستان کے آتی

دانتاس از تاریخ افغان ازید محمد الین افغانی

علاؤں پر ساسانیوں کے ماتحت سردار اور شہزادے حکمرانی کرتے رہے۔

افغان خن اور عرب یہودیوں کے اہلین نماز و قیسم سے خط و کتابت کے امر کا تعلق جب عرب کے یہودی اسلام میں داخل ہوئے تو انہیں بھی مسلمان ہونے کی دعوت دی چنانچہ انہوں نے اپنے سرور قلم کو ایک جماعت کے ساتھ عربیجا کتبہ بنی قلیسیہ پر پلٹ میں نماز اہل کے اراکین و اساطیل سے حضور ابراہیم سے ملنا تھا۔ یہ جماعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس کا اسلامی نام عبدالرشید رکھا اور ابیر کا لقب عطا فرمایا اس لیے کہ ان کا نسب قلمی ساطیل بنی اسرائیل کی نسل سے تھا۔ افغانیوں کی یہ جماعت فتح مکہ میں بھی شرکت تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے شہر یثرب کی دو نماز گاہوں کے ساتھ اہل مدینہ کی ایک جماعت خراسان اور خدیجہ اسلام کے لیے بھیجا۔ حضرت قیس عبدالرشید افغانستان کو تبلیغ اسلام میں معروف ہو گئے۔ ان کی کوششوں سے مادہ لگہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

تفصیل میں کہیں کہ ہے مثلاً "عندما جمع خشتوں اور انوار اللہ اور خوں وغیرہ۔"

کو حضرت تیس عبد الرشید شاد علی اولاد امیں تھے۔ بہر حال اصطلاحی طور پر انتہا کر متعدد مختلف

صنعت تیس عبد الرشید، ۱۰ سال کی عمر میں ۱۳۵۰ھ میں انتقال کر گئے۔ کچھ لوگ کا خیال ہے

ہونگے اس قدر نر و واسطہ تحقیق نہیں۔ (روگلف،  
 حضرت کے ہمعصر تھے لیکن اس میں ہے، دراصل پہلے چاہیے کہ یہ فرد ۷۰ سالوں کا شمار  
 ہوگا۔ اس قدر اسی زمانہ میں ان کی زندگی ختم ہو گئی۔ (۱۷۷۲ء، ۱۷۷۳ء، ۱۷۷۴ء، ۱۷۷۵ء، ۱۷۷۶ء، ۱۷۷۷ء، ۱۷۷۸ء، ۱۷۷۹ء، ۱۷۸۰ء، ۱۷۸۱ء، ۱۷۸۲ء، ۱۷۸۳ء، ۱۷۸۴ء، ۱۷۸۵ء، ۱۷۸۶ء، ۱۷۸۷ء، ۱۷۸۸ء، ۱۷۸۹ء، ۱۷۹۰ء، ۱۷۹۱ء، ۱۷۹۲ء، ۱۷۹۳ء، ۱۷۹۴ء، ۱۷۹۵ء، ۱۷۹۶ء، ۱۷۹۷ء، ۱۷۹۸ء، ۱۷۹۹ء، ۱۸۰۰ء، ۱۸۰۱ء، ۱۸۰۲ء، ۱۸۰۳ء، ۱۸۰۴ء، ۱۸۰۵ء، ۱۸۰۶ء، ۱۸۰۷ء، ۱۸۰۸ء، ۱۸۰۹ء، ۱۸۱۰ء، ۱۸۱۱ء، ۱۸۱۲ء، ۱۸۱۳ء، ۱۸۱۴ء، ۱۸۱۵ء، ۱۸۱۶ء، ۱۸۱۷ء، ۱۸۱۸ء، ۱۸۱۹ء، ۱۸۲۰ء، ۱۸۲۱ء، ۱۸۲۲ء، ۱۸۲۳ء، ۱۸۲۴ء، ۱۸۲۵ء، ۱۸۲۶ء، ۱۸۲۷ء، ۱۸۲۸ء، ۱۸۲۹ء، ۱۸۳۰ء، ۱۸۳۱ء، ۱۸۳۲ء، ۱۸۳۳ء، ۱۸۳۴ء، ۱۸۳۵ء، ۱۸۳۶ء، ۱۸۳۷ء، ۱۸۳۸ء، ۱۸۳۹ء، ۱۸۴۰ء، ۱۸۴۱ء، ۱۸۴۲ء، ۱۸۴۳ء، ۱۸۴۴ء، ۱۸۴۵ء، ۱۸۴۶ء، ۱۸۴۷ء، ۱۸۴۸ء، ۱۸۴۹ء، ۱۸۵۰ء، ۱۸۵۱ء، ۱۸۵۲ء، ۱۸۵۳ء، ۱۸۵۴ء، ۱۸۵۵ء، ۱۸۵۶ء، ۱۸۵۷ء، ۱۸۵۸ء، ۱۸۵۹ء، ۱۸۶۰ء، ۱۸۶۱ء، ۱۸۶۲ء، ۱۸۶۳ء، ۱۸۶۴ء، ۱۸۶۵ء، ۱۸۶۶ء، ۱۸۶۷ء، ۱۸۶۸ء، ۱۸۶۹ء، ۱۸۷۰ء، ۱۸۷۱ء، ۱۸۷۲ء، ۱۸۷۳ء، ۱۸۷۴ء، ۱۸۷۵ء، ۱۸۷۶ء، ۱۸۷۷ء، ۱۸۷۸ء، ۱۸۷۹ء، ۱۸۸۰ء، ۱۸۸۱ء، ۱۸۸۲ء، ۱۸۸۳ء، ۱۸۸۴ء، ۱۸۸۵ء، ۱۸۸۶ء، ۱۸۸۷ء، ۱۸۸۸ء، ۱۸۸۹ء، ۱۸۹۰ء، ۱۸۹۱ء، ۱۸۹۲ء، ۱۸۹۳ء، ۱۸۹۴ء، ۱۸۹۵ء، ۱۸۹۶ء، ۱۸۹۷ء، ۱۸۹۸ء، ۱۸۹۹ء، ۱۹۰۰ء، ۱۹۰۱ء، ۱۹۰۲ء، ۱۹۰۳ء، ۱۹۰۴ء، ۱۹۰۵ء، ۱۹۰۶ء، ۱۹۰۷ء، ۱۹۰۸ء، ۱۹۰۹ء، ۱۹۱۰ء، ۱۹۱۱ء، ۱۹۱۲ء، ۱۹۱۳ء، ۱۹۱۴ء، ۱۹۱۵ء، ۱۹۱۶ء، ۱۹۱۷ء، ۱۹۱۸ء، ۱۹۱۹ء، ۱۹۲۰ء، ۱۹۲۱ء، ۱۹۲۲ء، ۱۹۲۳ء، ۱۹۲۴ء، ۱۹۲۵ء، ۱۹۲۶ء، ۱۹۲۷ء، ۱۹۲۸ء، ۱۹۲۹ء، ۱۹۳۰ء، ۱۹۳۱ء، ۱۹۳۲ء، ۱۹۳۳ء، ۱۹۳۴ء، ۱۹۳۵ء، ۱۹۳۶ء، ۱۹۳۷ء، ۱۹۳۸ء، ۱۹۳۹ء، ۱۹۴۰ء، ۱۹۴۱ء، ۱۹۴۲ء، ۱۹۴۳ء، ۱۹۴۴ء، ۱۹۴۵ء، ۱۹۴۶ء، ۱۹۴۷ء، ۱۹۴۸ء، ۱۹۴۹ء، ۱۹۵۰ء، ۱۹۵۱ء، ۱۹۵۲ء، ۱۹۵۳ء، ۱۹۵۴ء، ۱۹۵۵ء، ۱۹۵۶ء، ۱۹۵۷ء، ۱۹۵۸ء، ۱۹۵۹ء، ۱۹۶۰ء، ۱۹۶۱ء، ۱۹۶۲ء، ۱۹۶۳ء، ۱۹۶۴ء، ۱۹۶۵ء، ۱۹۶۶ء، ۱۹۶۷ء، ۱۹۶۸ء، ۱۹۶۹ء، ۱۹۷۰ء، ۱۹۷۱ء، ۱۹۷۲ء، ۱۹۷۳ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۷۵ء، ۱۹۷۶ء، ۱۹۷۷ء، ۱۹۷۸ء، ۱۹۷۹ء، ۱۹۸۰ء، ۱۹۸۱ء، ۱۹۸۲ء، ۱۹۸۳ء، ۱۹۸۴ء، ۱۹۸۵ء، ۱۹۸۶ء، ۱۹۸۷ء، ۱۹۸۸ء، ۱۹۸۹ء، ۱۹۹۰ء، ۱۹۹۱ء، ۱۹۹۲ء، ۱۹۹۳ء، ۱۹۹۴ء، ۱۹۹۵ء، ۱۹۹۶ء، ۱۹۹۷ء، ۱۹۹۸ء، ۱۹۹۹ء، ۲۰۰۰ء، ۲۰۰۱ء، ۲۰۰۲ء، ۲۰۰۳ء، ۲۰۰۴ء، ۲۰۰۵ء، ۲۰۰۶ء، ۲۰۰۷ء، ۲۰۰۸ء، ۲۰۰۹ء، ۲۰۱۰ء، ۲۰۱۱ء، ۲۰۱۲ء، ۲۰۱۳ء، ۲۰۱۴ء، ۲۰۱۵ء، ۲۰۱۶ء، ۲۰۱۷ء، ۲۰۱۸ء، ۲۰۱۹ء، ۲۰۲۰ء، ۲۰۲۱ء، ۲۰۲۲ء، ۲۰۲۳ء، ۲۰۲۴ء، ۲۰۲۵ء، ۲۰۲۶ء، ۲۰۲۷ء، ۲۰۲۸ء، ۲۰۲۹ء، ۲۰۳۰ء، ۲۰۳۱ء، ۲۰۳۲ء، ۲۰۳۳ء، ۲۰۳۴ء، ۲۰۳۵ء، ۲۰۳۶ء، ۲۰۳۷ء، ۲۰۳۸ء، ۲۰۳۹ء، ۲۰۴۰ء، ۲۰۴۱ء، ۲۰۴۲ء، ۲۰۴۳ء، ۲۰۴۴ء، ۲۰۴۵ء، ۲۰۴۶ء، ۲۰۴۷ء، ۲۰۴۸ء، ۲۰۴۹ء، ۲۰۵۰ء، ۲۰۵۱ء، ۲۰۵۲ء، ۲۰۵۳ء، ۲۰۵۴ء، ۲۰۵۵ء، ۲۰۵۶ء، ۲۰۵۷ء، ۲۰۵۸ء، ۲۰۵۹ء، ۲۰۶۰ء، ۲۰۶۱ء، ۲۰۶۲ء، ۲۰۶۳ء، ۲۰۶۴ء، ۲۰۶۵ء، ۲۰۶۶ء، ۲۰۶۷ء، ۲۰۶۸ء، ۲۰۶۹ء، ۲۰۷۰ء، ۲۰۷۱ء، ۲۰۷۲ء، ۲۰۷۳ء، ۲۰۷۴ء، ۲۰۷۵ء، ۲۰۷۶ء، ۲۰۷۷ء، ۲۰۷۸ء، ۲۰۷۹ء، ۲۰۸۰ء، ۲۰۸۱ء، ۲۰۸۲ء، ۲۰۸۳ء، ۲۰۸۴ء، ۲۰۸۵ء، ۲۰۸۶ء، ۲۰۸۷ء، ۲۰۸۸ء، ۲۰۸۹ء، ۲۰۹۰ء، ۲۰۹۱ء، ۲۰۹۲ء، ۲۰۹۳ء، ۲۰۹۴ء، ۲۰۹۵ء، ۲۰۹۶ء، ۲۰۹۷ء، ۲۰۹۸ء، ۲۰۹۹ء، ۲۱۰۰ء، ۲۱۰۱ء، ۲۱۰۲ء، ۲۱۰۳ء، ۲۱۰۴ء، ۲۱۰۵ء، ۲۱۰۶ء، ۲۱۰۷ء، ۲۱۰۸ء، ۲۱۰۹ء، ۲۱۱۰ء، ۲۱۱۱ء، ۲۱۱۲ء، ۲۱۱۳ء، ۲۱۱۴ء، ۲۱۱۵ء، ۲۱۱۶ء، ۲۱۱۷ء، ۲۱۱۸ء، ۲۱۱۹ء، ۲۱۲۰ء، ۲۱۲۱ء، ۲۱۲۲ء، ۲۱۲۳ء، ۲۱۲۴ء، ۲۱۲۵ء، ۲۱۲۶ء، ۲۱۲۷ء، ۲۱۲۸ء، ۲۱۲۹ء، ۲۱۳۰ء، ۲۱۳۱ء، ۲۱۳۲ء، ۲۱۳۳ء، ۲۱۳۴ء، ۲۱۳۵ء، ۲۱۳

یہ حضرت قیس عبدالرشاد کی حیاتِ آخرت کی کہیں شریک تھی کہ ایسے وہ بھی تھے کہ ان کی مثال  
تھی۔ لہٰذا یہی لفظ قاتمان سے متاثر ہو گیا اور بیشتر قفقاز کے سبب لمبے میں پھٹا، کہ حالے لگا  
لیٹھ منہ ہے۔ سے بولگا اور موت ہو۔ اے بولگا اور مرگف،

## امیر کروڑ سوری پہلوان

تاریخ سوری میں درج ہے کہ امیر کروڑ سوری نے غلامی سے آزاد ہو کر امیر بن گئے۔ پہلوان کہتے تھے۔ اس نے قدر خود قصد کر لیا تھا۔ وہ ایسا اور بہت پہلوان تھا کہ ایک وقت سولہ لاکھ جگہ کے کشتا تھا۔ وہ موسم سرما زمینوں میں گرتا تھا جہاں سینہ پڑا کر اس کا تھوڑا چال چوکھل اور عیش و عشرت کے مزاق میرے تھے وہ غلامی کے خلاف جنگ میں ابوالعباس سفاح اور ابوالحسن خراسانی کا مددگار رہا تھا۔ عباسی کی وجہ سے قریب ایک لاکھ غلامی لے کر امیر بن گئے۔ جو غلامی ملے اس نے تاریخ سوری میں لکھا ہے کہ امیر کروڑ سوری میں پرشگ، دہرات، کی جگہ میں

کام آیا۔

امیر کروڑ کے رئیس اشعار

دور و باریان و تھار نام سرا نامے مدائن و مدعا دار کی کہ

دور دم و مدشت نام

پہلوان تری از من نیست

تیرے سے بہ سوری ابد و مدشت نام ہی ہر لہر

بوسرا مل بر لہر از دین و دین و پادگان از پیش ہی گریو

ندھی رہے سرخونی شمشیر فرخ کرم، دو دایہ سولہ بر سولہ بار دایہ رسا نینیم

ہر دم خود بہر دانی و طاری و طرم، باطلستان ایشان را ہی پر داسم

ہم ہر دشت و دشت و دشت نام

پہلوان تری از من نیست

مکرم بدوں سنگ بر کمر سازیند و السبت

گیتی آں میں است تہ نگان و پناہ نام سرائی بود

مدد با شہنا، باہ سالہا

پہلوان تری از من نیست

دین و تاریخ اثنی عشرت ان مسکا، ۱۲۵

## شیر شاہ سوری

شیر شاہ کا اصل نام فرید خان تھا جس کا مکمل نام تھا۔ بچپن میں اس نے جو نیکو کار عمل سے تعلیم حاصل کی اور کتب و دستاویز، دستاویز کا تہیہ و تالیف اور علمی کتابوں کے استیقامتی ختم کرنے، تعلیم و تدریس میں مددگار بن گیا تھا۔ بڑے سے بڑے پیر بابی نے جاگیر کا انتظام سنبھالا جس کا اس نے بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا لیکن جب حسن خوند نے جاگیر کا انتظام لینے لڑائی لڑنے سلیمان اور احمد کو دے دیا تو فرید خان حکم بہار سلطان محمد کی ملازمت اختیار کر کے ملازمت کے مدخلی انداز سے ایک شیر کو کاٹ لیا۔ جس پر سلطان محمد نے اسے شیر خاں کا خطاب دیا۔

تحریک بابری کے مصلحتی ایک دفتر شیر خاں بابری کی شاہی دعوت میں شریک تھا اس وقت پر بادشاہ نے شیر خاں کا طرار اور اس کی برحق ہونی خود استقامی کو دیکھ کر اسے اپنی حکومت کے لیے خطو سمیٹا اور دوزخ کو حکم دیا کہ شیر خاں کو گرفتار کر لیا جائے لیکن شیر خاں نے گرفتاری کے خطرے کوئی لائق جانچ لیا اور گھوڑے پر سوار ہو کر فرار ہو گیا۔

آخر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ وہ ہلال کر شکست دے کر شیر شاہ سوری کے نام سے دہلی کے تخت پر بیٹھا اور فرزند ہوا۔ وہ ایک سپاہی سے شہنشاہ بنا اور پانچ سال تک بلا شرکت غیر سے ہندوستان کے محل و حق پر حکومت کرتا رہا۔ وہ مدداری، سخاوت اور دیار ملی میں بہت شہرہ تھا۔ اس نے اپنے دور حکومت میں علوم کی ترقی و ترقی کے لیے بڑا کام کیا۔ اسی نے مصلحت میں

بہت خاں بنائی کہ پنجاب کا گورنر بنایا تھا۔

کار لڑنے خالیاں شیر شاہ سوری نے بنگال سے لڑا کہ ایک بریلی ملک بنائی تو آج کے بڑے بڑے

دودھ لٹا ہے عورت بہار لائیں لکڑیاں تانے لگاؤں کہ عالم گور شاہ و یوسف گور شاہ کے عزائم پر

بڑی خبر بہت سمیٹ کر تیرا کہ اس کے بیٹے اسلام شاہ نے شاہ یوسف گور شاہ کے سولہ لاکھ دوا لیا

بنوایا۔

شیر شاہ کے معمر لاش شیر شاہ کا سولہ لاکھ دوا لیا کہ کوئی نہ بچا۔ تھیں تانے لگاؤں کہ









لاہور شام الوداع انگریزوں سے ساز باز کر کے ڈیڑھ لاکھ فوج کے کرٹا ہیمان لپٹیں داخل ہوا۔ کرنل محمد حسین نے اپنی فوج کا رقبہ پہلی بھیت کی طرف کیا۔ میں ساری جنگ میں حافظہ جیت خان کے ایک فوجی سردار جو خاں نے فدائی کی اور دشمن سے مل گیا جس سے میری موت ہوئی باقی ہار میں تبدیل ہو گیا۔ قریب کا ایک گروہ حافظہ الکک کے سینہ میں لگا اور وہ گورے سے گر گئے تھے شاید ہر گز نہ۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ



### خانانہ دہلی

اولاد و درویش خاں بن شرف الدین شرف الدین بن قیس عبدالرشید

سید لٹ خاں شہت جنگ و منصب شہزادی تجارت سے ملے،  
ساروت، بار خاں  
محمد افضل خاں  
حافظہ نور کاظم علی خاں  
مولا نا رضا علی خاں  
مولا نا قلی علی خاں  
اطہر صاحب احمد رضا خاں بریلوی

فائدہ خاں  
دول خاں  
دولت خاں  
شہاب الدین خاں  
محمد خاں  
شاہ عالم خاں  
حافظہ رحمت خاں دہلی  
(شہید بریلی، دہلی کی شہر)

نوٹ: تہذیب کی مد سے مجموعہ میں ۱۲۱۲ سال کا مجموعہ ہے۔  
(سوانح اطہر صاحب انیسویں سال میں تہذیب کی شہر، ۱۹۳۷ء)



## علی حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ نسبتاً چٹان مسلک حنفی مشرخی قادری اور مولانا

بریلوی تھے۔ خالد مابعد کا اسم گرامی مولانا محمد تقی خان رشتی علیہ السلام ۱۲۹۵ھ مطابق ۱۸۷۸ء اور مولانا

مولانا محمد رضا خان (جہلمی) ولادت علیہ السلام مطابق ۱۲۹۵ھ میں ہوئی ۲۴ برس کی

عمر میں شمولات اور مستورات سے فارغ ہوئے۔ پڑھے مابعد واپار اور شریعت تھے۔ وفت میں بکائی تاثیر

تھی، خلوت پسند تھے، اتباع سنت میں بے تفسیر تھے، اپنے عہد کے ممتاز عالم دین میں شمار کیا جاتا تھا۔

مولانا محمد تقی (والد ماجد) آپ کی ولادت یکم ربیع الاول ۱۲۹۵ھ مطابق ۱۸۷۸ء میں ہوئی

اپنے والد سے آداب علم کبید۔ ۵ جاری الاولیٰ مطابق ۱۲۹۵ھ میں مارہو، بریلی کے شاہ آکھڑی احمدی

رشتی عرفاً اور مطابق ۱۸۷۸ء سے بیعت ہوئے اور وفات و اجازت حاصل کی۔ مولانا احمد رضا

خان بھی اسی وقت اس سے بیعت ہوئے۔ ۱۹۱۲ء مطابق ۱۳۰۱ھ میں مکہ مکرمہ میں بیت الاحقرین

ہی وصل کیا کسی سے کمرستہ اجازت حدیث حاصل کیا۔ ۳۰ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ مطابق ۱۹۰۱ء میں

۵۱ سال کی عمر میں وصال ہوا۔ والد کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ ان کی کئی تصنیفات ہیں ۵۴ کتابیں

قابل ذکر ہیں۔

مولانا احمد رضا خان بریلوی ولادت ۱۰ ارشاد علیہ السلام مطابق ۱۲ جون ۱۸۵۵ء کو بریلی

محمد نام رکھا گیا۔ لیکن جدا عہدے "احقر" بخیر کیا۔ یہی شہر ہوا۔ تاریخی نام الحقر "سرسا" کہلاتا

مولانا احمد رضا خان بریلوی نے درج ذیل علمائے اہل سنت سے آداب حاصل کیا۔

(۱) مولانا شاہ آکھڑی ماموری رشتی علیہ السلام مطابق ۱۸۷۸ء

(۲) مولانا محمد تقی خان والد رشتی علیہ السلام مطابق ۱۸۷۸ء

(۳) سید احمد دینی بریلوی رشتی علیہ السلام مطابق ۱۸۷۸ء

بیعت رضا خان بریلوی صفر ۸۴ تا ۱۲۴۰

(۱) شیخ سراج مہر خاں کی رشتی علیہ السلام مطابق ۱۸۷۸ء

(۵) شیخ حسین بن صالح رشتی علیہ السلام مطابق ۱۸۷۸ء

(۶) شاہ ابوالحسن احمد انوری رشتی علیہ السلام مطابق ۱۸۷۸ء

(۷) مولانا غلام قادر بیگ رشتی علیہ السلام مطابق ۱۸۷۸ء

(۸) مولانا عبدالحق لاہوری رشتی علیہ السلام مطابق ۱۸۷۸ء

مولانا بریلوی کا سلسلہ استاد اور درج ذیل علماء سے ملتا ہے۔

۱۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رشتی علیہ السلام مطابق ۱۸۷۸ء

۲۔ مولانا عبدالحق کھنڑی رشتی علیہ السلام مطابق ۱۸۷۸ء

۳۔ شیخ عابد سہگ علیہ السلام مطابق ۱۸۷۸ء میں مولانا بریلوی ج بیت اللہ کے لیے سفر

ہوئے۔ علیہ السلام مطابق ۱۸۷۸ء میں دوسری بار عافری دی۔ مولانا نے ۵۵ نام تخریج

کی تصنیف کی تھیں

(۱) علم قرآن (۲) علم حدیث (۳) اصول حدیث (۴) فقہ حنفی

(۵) کتب فقہ (۶) اصول فقہ (۷) جہلہ محمد (۸) علم تفسیر

(۹) علم تہذیب الکلام (۱۰) علم نحو (۱۱) علم صرف (۱۲) علم معانی

(۱۳) علم بیان (۱۴) علم بیہ (۱۵) علم منطق (۱۶) علم مناظرہ

(۱۷) علم فلسفہ (۱۸) علم تعمیر (۱۹) علم ہیئت (۲۰) علم حساب

(۲۱) علم ہندسہ (۲۲) قرأت (۲۳) تجوید (۲۴) قصود

(۲۵) سلوک (۲۶) اخلاق (۲۷) اسرار الرجال (۲۸) سیر

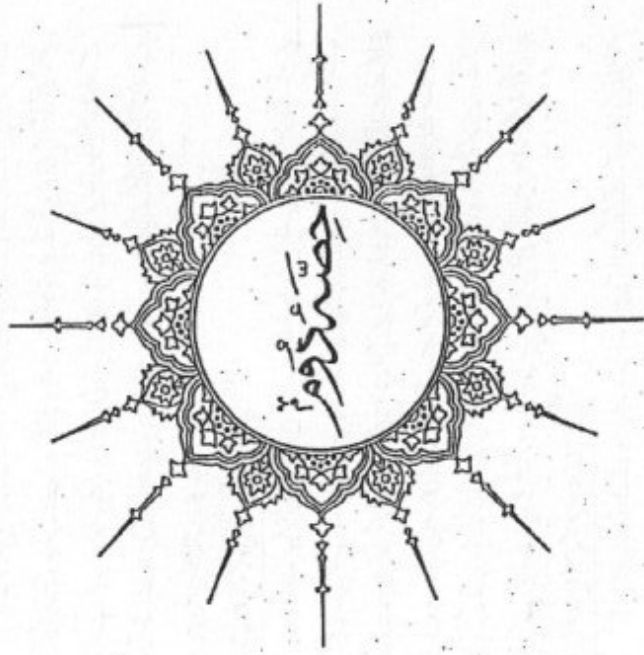
(۲۹) قیام (۳۰) لغت (۳۱) ادب مع برادران (۳۲) ارشاد طیبی

(۳۳) جہود و سائل (۳۴) حساب سینی (۳۵) لغات ثنائت (۳۶) علم التوحید

(۳۷) مناظرہ و کلام (۳۸) علم الکلام (۳۹) زیجات (۴۰) شکر کردی

(۴۱) شکر علی (۴۲) بیہودہ جدیدہ (۴۳) مرئیات (۴۴) جعفر





- (۴۵) زلجہ (۴۶) تکریم عربی (۴۷) تکریم فارسی (۴۸) تعلیم ہندی  
(۴۹) تشریحی (۵۰) تشریف دی (۵۱) شرفا کرسی (۵۲) خطیب  
(۵۳) خطبہ تسلیم (۵۴) تلاوت و معجم (۵۵) علم الظہن۔

مولانا احمد رضا بریلوی نے تیر سال ۱۰۰ چھپنے چاروں کی عمریں ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵ اور ۴۶ کے درمیان وراثت والہ کی گزائی ہوئی نسخہ کی آقا کی مولانا نے اپنے فتویٰ رسالہ اور تقریروں کے ذریعہ وراثت اور جاریہ علم کے لیے جو وجہ دی، مولانا بریلوی پر تنبیہ، مثنوی اور مبلغ ہونے کے علاوہ اعلیٰ درجہ کے شاعر بھی تھے۔ انہیں نے اردو عربی فارسی اور ہندی زبانوں میں شاعری کی ہے۔ اس کے علاوہ مولانا ایک نیمہ درجہ بھی تھے۔ مولانا شاہ جوہن خاں دہلوی بہاری تحریک خلافت میں مولانا کے مرید تھے۔

وصال ۲۵ نومبر ۱۳۲۵ء کو کورہ درجہ مولانا کا وصال ہوا۔

صاحبزادگان ۱۱ مولانا صاحبزادہ خاں دستگیر علی شاہ (۲۱) مولانا محمد مصطفیٰ رضا خاں۔

صاحبزادیاں ۱۱ مصطفیٰ بیگم (۲۳) کبریا حسین (۲۵) کبریا حسین (۲۵) مرتضیٰ بیگم۔

مختلفہ حرمین شریفین میں مولانا کے خلفاء کی تعداد ۳۰ ہے۔

مشہور خلفاء نیاک و منہد ۱۱ مولانا محمد علی الدین بہاری (۲۱) مولانا عبد اللہ محمد دیرا علی الدوی والد

ابراہیم کلات (۲۳) صدرا لہ نائل مولانا سید الدین مولانا ابراہیم الدوی (۲۱) مولانا احمد شرف

اشرفی کچھوچھو (۲۵) پرفیسر علامہ سید سلیمان اشرف بریلوی بہاری (۲۱) مولانا عبد اللہ محمد علی صلیبی بکری

(والد مولانا شاہ احمد لونی) (۲۵) مولانا محمد علی الدین بہاری (۲۱) مولانا عبد اللہ محمد علی صلیبی بکری۔ مولانا کے

کل خلفاء کی تعداد تو سے متجاہد ہے۔

مولانا کے صلوات احباب کے ممتاز علماء و صوفیاء ۱۱ صدرا لہ نائل مولانا سید الدین

مرا آبادی (۲۱) شاہ ولی احمد لونی (۲۱) شاہ ملا حسین کچھوچھو (۲۱) شاہ عبد اللہ لہ آبادی

(۲۵) مولانا اشرفی بہاری (۲۱) شاہ عبد اللہ سہیل۔

مولانا کے صاحبزادہ علامہ مفتی محمد مصطفیٰ خاں کے تین فرزند مولانا محمد مفتی امجد رضا خاں نے اپنی

حقیقت کی بنا پر مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی کی تصانیف کی تعداد ۱۰۰۰ تک بھی ہیں۔



آپ پر یہ الزام تھا کہ آپ بہتر رہتے تھے اور پورا کلمہ نہیں پڑھتے تھے۔ آپ کا والدین کہتے تھے کہ: ”آپ اللہ سے نہیں کہتے تھے۔“ دوسرے لوگ کہتے تھے کہ: ”جب قرآن نہیں دیکھا لیکن پورا کلمہ پڑھنے پر آپ کو بروایت موت کا حکم دیا گیا۔“ جب جلائے ہوئے تھے کہ آپ کو پڑھنے کا وجہ قرار دیا۔

سرحد کیا تو پر سے کھڑکی آواز سنائی دی۔

## امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ

موت: ۲۵۷ھ، مکہ مکرمہ، شہر مدینہ منورہ، شہر بخاری، واقع ہے۔ ایک کچھ مشکل کے کلمات ہیں یہاں امام بخاری نے وحی فرمائی تھی۔ یہاں ان کا وصف ہے اور ایک لمبی مسجد ہے۔ وسط ایشیا کے زلزلے زلزلہ کو آتے ہیں۔ یہ وہ مکہ کی حالت پر مشتمل ہے جو انیسویں سے بیسویں ایک قوی الجیش و لڑنے کے حب میں الیسا وہ ہیں چنانچہ کہ چھ سالہ دار و درخت نے اس کا شہر لایا۔ پر ساریہ کہہ گا ہے جہاں مشرقی آدم کر رہے ہیں۔ مقتویہ سے اور ایک سنگ مرمر سے بنایا گیا ہے۔ امام محمد بخاری کی والدہ ابوسمیعہ بنی خالد کے ایک ممتاز آدمی تھے۔ امام بخاری جب سولہ سال کے ہوئے تو انہوں نے حدیث پر وہ تمام کام پڑھ لیے جو بخاری کے مصنفوں نے کچھ تھیں لیکن ان کو صرف ان کتابوں سے قسلی نہیں ہوتی انہوں نے دیگر اسلامی ثقافت کے اہم مراکز کا سفر کیا۔ بغداد، بصرہ، کوفہ، دمشق، قاپادوکیا، مصر، شام، تشریف لے گئے۔ انہوں نے خود کہا ہے کہ انہوں نے ایک ہزار حدیثوں سے حدیث کا درس لیا۔ ان کی عقل و دانش اور علم کا چرچا عالم اسلام میں پھیل گیا۔ انہوں نے کئی کتابیں لکھیں جن میں سب سے اہم اور قابل تھمکیم بخاری ہے۔ اس کتاب کو تمام اسلامی تعلیمی ادارے میں حدیث کی اہم نصاب کی کتاب قرار دیا گیا۔ اپنی زندگی کے آخری ایام میں وہ بخارا میں رہتے تھے اور حدیث کی تعلیم دیتے تھے۔ بخاری بخاری لوگوں کے اختلافات کی بنیاد پر امام بخاری سر تن چلے گئے لیکن راستہ میں وہ بیمار ہو گئے۔ ۲۵۷ھ بخاری لوگوں نے بخارا کے گارنگ کے گارنگ میں وفات پائی۔ سوویت اوبکستان کے مسلمان اس عظیم اسلامی محکمہ کے مقبرے کی بڑی عفت کے ساتھ رکھ رکھا کرتے ہیں۔ ہر گارنگ کو نام جلا کر اسماعیل بخاری لکھا گیا۔ اس مدنی مسجد میں ہمیشہ لوگوں کا انجمہ کثیر نظر آتا ہے۔ اس محدث کی کتابیں دوسری لہروں کے زیرِ مباحث ہیں۔ یہ کتابیں بخارا کے دوسرے عرب میں لکھی گئی ہیں کے طور پر بخاری جاتی ہیں جہاں اسلام کے مستقبل کے علمائے تربیت دی جاتی ہے۔

سلاہ! ہمارے محبوب بخاری شریف، اگست ۱۹۷۹ء، مدینہ

دعوتِ خاندانِ صرف ۱۳۷۲ھ اور ڈاکٹر عبداللہ شارب،

## حسین بن منصور حلاجؒ

حسین بن منصور حلاجؒ بڑی تھے۔ ان کے شہرستان میں آکر رہ گئے۔ ماسطہ مرزا زبانیؒ بغداد آئے موصوفیہ کی جماعت میں داخل ہوئے۔ شیخ ابوالکاسم بنیہ زندیؒ ابوالحسن زندیؒ اور شیخ عمر بن عثمانؒ کی صحبت سے فیض پایا۔ ان کا غلیف شہر ازانیؒ نے آپ کو عالم بنائی کا ہے۔ پہلی بن عبداللہ کتیری سے تعلیم حاصل کی۔ ۸۰ سال کی عمر میں تتر سے نکلے ہونے پر زند آگئے۔ گڑھی آڑھے رہتے تھے۔ اہل تہذیب بہت الٹی معصوب سے گفت کیا اس کے بعد زندستان آئے۔ بعد ازاں کو مصلح تشریف لے گئے۔ ایک سال بہت تک کے صحن میں عبادت کرتے رہے۔ شام کے روز میں تھڑا پانی اسیک دیکھ دیا لائی بات۔ روٹی کے چارے کئے اسے توڑ کر کھاتے موند وہ گھونٹ پانی پیتے باقی روزہ پیر کو کہتے۔ سال بھر میں سولہ بار۔ بعد ازاں عیال کا بیان ہے کہ اگر کشتی کھینچتے تاکہ میں اس صحن میں منصور حلاج ایک ہی میں فرق صرف یہ ہے کہ انہوں نے راز ظاہر کیا اور میں چھپائے رکھا۔ سولی پر چڑھنے کے بعد شلی حلاج کی لاش پر گئے اور فرمایا "میں نے تجھے شہر کھینچ دیا، مگر کھاتے حلاج بہت اور مصلح لاہوری نے لٹکا دیا تھا۔ غلیف مقتدر نے تاجی کے پاس پیش کیا تو اس نے قتل کا فتویٰ لکھ دیا۔ رات میں حسین بن منصور حلاج کو زندہ کے لیے پیر پیا گیا اور قتل کا سالی کیا گیا۔ بعد ازاں ۲۲ ذیقعدہ ۳۲۰ کو پل کے قریب دینج میدان میں آگئے۔ جلاوطن کی پیشین گوئی کے لیے کڑے لگائے گئے۔ جب خزاں کے پڑے تو وحشیانہ طور پر ان کا آٹھ کھانیا پھیر کر ایک پاؤں اس کے بعد سرا ہتھ پھر دوسرا پاؤں اس کے بعد ان کا سر تن سے مٹا دیا گیا اور مصلح کے کے شعلوں کی نذر کیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ منصور حلاج کا قتل غلیف وقت سے سیاسی اختلاف کے بنا پر ہوا تھا۔

(تغوات الانس لکھی نسخہ مولا)

سلسلہ: ہاشم بن علیؒ زندیؒ ۱۱۹۹ھ و مولا از سیاست ملی ندی۔

## حضرت شمس تبریزؒ

نام شمس الدین علی بن ملک داد تبریزی تھا۔ ۶۰۰ چالیس سال تک کمال انہیں کھاتے تھے کچھ دیا جاتا تو فرخ فرماتے کہ آپ شیخ ابوبکر تبریزیؒ کے مرید تھے۔ انہیں کہتے ہیں کہ بابا کاں زندیؒ کے مرید تھے۔ بعد ازاں شیخ کی الدین بھائی کا مرید کہا ہے۔ رناتق الامتیار مولا، آپ نے حضرت نجم الدین کرمانیؒ سے بھی توفیق اختلاف حاصل کیا۔ آپ پر ہر وقت محبوب طاری رہتا تھا آخر میں آپ حضرت جمال الدین دہلیؒ کے دست حق پرست کی قہقہے اور شہرہٴ خلافت حاصل کیا تھا۔ حضرت شمس تبریزؒ کو مولا جمال الدین دہلیؒ کے لیے پناہ عقیدت تھی وہ مرشد کی قوت میں تشریف دیتے تھے۔ آپ کے بے شمار اشارہ آپ کے دل کی غازی کرتے تھے۔

مولا جمال الدین دہلیؒ نے حضرت شمس تبریزؒ سے ملاقات کے وقت یہ شعر کہا تھا

فرخستہ اندر شمس ہی ایتم تا ابد جاہاں چنیں ہی با یم

ایک دن دشمن نے شمس تبریزؒ کا کام تمام کر دیا کہ آپ قتل ہو گئے۔ بن وفات ۷۲۰ھ

شیخ شمس الدین تبریزؒ مولا جمال الدین کے پہلے میں مفلون ہیں۔

سلسلہ: تغوات الانس شمس الامتیار مولا،



## حضرت امیر خسرو خلیفہ حضرت نظام الدین اولیا محبوب الہیؒ

۶۰۲

آپ تسارے ترک شراکتھے۔ آپ کی ولادت شہر قسطنطنیہ میں ہوئی۔ آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی امیر سیف الدین تھا۔ ان کا انتقال اس وقت ہوا جب امیر خسرو کی عمر شریف صرف ۷ سال تھی۔ حضرت مولانا سعد الدین خلیفہ اکیسے سال کا گرامی تھے۔ میرزا الدین کیتا کے عہد میں سلطان مجاہد الدین مائن تھا اس نے آپ کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا اور ایک مستقل شاہ و متوکر کیا تاکہ آپ کا گندہ بسر ہو سکے۔ جب جہاں الدین فوت ہوئے تو انہوں نے آپ کو امیر کے لقب سے نوازا اور خسرو کی تعریف سے اس عہد کے تاریخی حقائق پر روشنی پڑتی ہے۔ سلطان غیاث الدین بلبن کی وفات ۷۹۷ھ میں ہوئی اس کے بعد کیتا کو برطانوی قابض تھا تو قسطنطنیہ میں کیتا و ملکی کا شہنشاہ بن کر عیش و عشرت میں مصروف ہو گیا۔ سلطان قابض نے کیتا کو قسطنطنیہ سے ہٹا دیا تھا اس لیے وہ فوج لے کر صوبہ بنگال سے ملنے کی طرف روانہ ہوا۔ آپ بیٹے کی فوجوں کے درمیان سخت مسرور آرائی کرتے لیکن مولانا جلد علی پر ملتے ہوا۔ امیر خسرو نے اسی موقع پر یہ قصیدہ کہا

سہ نہیہ کہ خوشیوں کا وہ سلطان کیجئے  
نہیہ کہ خوشیوں کا وہ سلطان کیجئے

حضرت امیر خسرو بلند پایہ شاعر تھے کہ علاوہ بڑے صوفی تھے اور حضرت نظام الدین اولیاؒ محبوب الہیؒ کے مرید اور خلیفہ تھے۔ امیر خسرو کی مشنوں میں نگران السیہ بہت شہرت ہے حضرت نظام الدین اولیاؒ محبوب الہیؒ کے وصال کے چھ ماہ بعد وہ ذیقعد ۷۹۷ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ حضرت نظام الدین اولیاؒ محبوب الہیؒ کی وصیت تھی کہ میرے محبوب کو میرے پہلو میں دفن کیا جائے لیکن اس خیال سے کہ دائرین دھڑک نہی جائیں آپ کو حضرت نظام الدین محبوب الہیؒ کے پاس دفن کیا گیا۔ دفن کیا گیا اس طرح حضرت امیر خسرو وفات کے بعد اپنے مرید حضرت نظام الدین محبوب الہیؒ کے قریب ہی آسودۂ خاک ہوئے جہاں پر مریدوں کی عزت و حرمت ظاہر تھی یہی حضرت نظام الدین اولیاؒ کا زادہاں کے نواح یعنی نظام الدین اولیاؒ میں واقع ہے جیسا کہ نام سے ہی ظاہر ہے۔

مولانا زرارہ العجیب جھڑی شریف جھڑی شریفؒ

نورۂ کلام شمس تبریزیؒ

## نورۂ شریف

یا رسول اللہ صلیب خالص الیٰ نبیؐ اقویٰ  
پرگزیدہ فدا الجہاں پاک ہے بہر مقامی

نازنین حضرت عتی مدبر بدر کائنات  
نور چشم انبیاء پرشہم و چراغ اقویٰ

در شب سرازہ بودی جیبہ ثیاب از دل  
پانہادہ برسہ بر گشت خف توئی

یا رسول اللہ تو را نی آفتابست عاجز اند  
ما جز ان را در نہادہ شدہ شے تا توئی

شش تبریزی جیبہ ما نہ فوت اقویٰ  
مصلیٰ و مجتبیٰ و ستیدہ والا توئی





## خواجہ باقی باللہ دہلویؒ

سرتقد کے ایک اہل فناء عالم باطن تاجی مجدد اسلام تلمی کے فرزند اربعہ تھے۔ آپ کے والد ماجد مرتد سے کابل آئے۔ بلاشبہ مطہرین مطہرین میں خواجہ باقی باللہ تولد ہوئے۔ تمام سیدنی الدین لکھا گیا۔ نجیب الطیفین سید تھے۔ آپ امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد خاندانی سرتقدی کے مرشد اعلیٰ تھے۔ خواجہ کابل سے لاہور پہنچے۔ ایک بزرگ کے حکم پر کابل واپس گئے اور والدہ سے ملاقات کی اور خواجہ اسلمی سے بیعت ہوئے۔ ہندو پڑکڑتھیں سلسلہ قائم کیا اور امام ربانی نے اس سلسلہ کو ترقی دی خواجہ باقی باللہ خلقِ محمدی کا آئینہ تھے۔ آپ مشائخ میں لاہور و دارہ ہر گئے تھے اور دیا تیرن سال سند نشینت پر نادر و سچے لیکن اس قبل مدت میں ایک عظیم انقلاب کی دامد ہوا کر گئے۔ ۲۵ جمادی الثانی ۱۲۸۵ھ مطابق بروز ہفتہ نہدہ روز جمعہ آپ کا وصال ہوا۔ آپ کو طرفہ شاہ دہلی میں مدفون ہیں۔

حضرت علی ترمذی (حیر بابا)، (شجرہ نسب منک) آپ کی ولادت شرفہ مطہرین مطہرین میں ہوئی اور وصال ۱۲۸۵ھ مطابق ۱۲۸۵ھ میں ہوا۔ آپ کی ولادت قدس میں ہوئی تھی بعد میں ترمذ میں مکونت پذیر ہو گئے تھے۔ پہلے آپ نے علوم ظاہری کی تکمیل فرمائی پھر علوم باطنی کی طرف متوجہ ہوئے۔ پانی پت کے مشہور بزرگ شرف الدین برعلی قدرد کے مزار پر انار پر وہ مانی استفادہ کیا۔ بعد میں آپ امیر شریفی ترقی یافتہ لائے اور حضرت سالار دہری سے بیعت ہوئے پھر شاہ تشریف لائے آپ نے فریر میں مستقل قیام فرمایا اور کستانی علاقہ کو اپنی خانقاہ کے قیام کے لیے ملوث کیا آپ کے مریدوں میں احمد درویشہ و رشتہ منشی جیسے جو عالم بھی شامل تھے۔ آپ نے اپنے اخلاقی کردار سے لوگوں کے دلوں کو بیت اور اسلام کو چھلایا نیز غلام تقسیم کو حقیر کے اثرات وائل کئے۔ آپ کا مزار لویہ تیر میں درخت خلاتی ہے۔

سیدہ رانا نجیٹ محرم ۱۲۸۴ھ

## خواجہ یحییٰ البکر غفر شتی بلوچی

خواجہ یحییٰ غفر شتی کی ولادت شرفہ مطہرین مطہرین میں ہوئی۔ ان کا وصال ۸۴۷ھ مطابق

۱۲۸۴ھ میں ہوا۔  
مورہ بلوچستان کی سرزمین میں اللہ کے نیک بندوں کا سکس ہے۔ ان بزرگواروں میں حضرت خواجہ یحییٰ البکر غفر شتی بہت مشہور ہیں بلوچستان میں کہ سیلان کے مضائق میں ایک جگہ شریفی کے نام سے مشہور ہے۔ خواجہ یحییٰ البکر غفر شتی کی ولادت اسی رشتہ شریفی میں ہوئی۔ ان زمانہ میں پیر میں غلی خان کابل تھا۔ یہ روایت ہے کہ دینی علوم انھیں کئے بعد آپ کو کابل کی تلاش میں تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں منہم جو بانیان جہاں گشت گشت ایران و سیستان کے سفر حکم فرمایا۔ چنانچہ جب منہم سید علال الدین بکری جانیان جہاں گشت گشت ایران و سیستان کے سفر سے واپس بلوچستان پہنچے تو رماں و ۱۲۸۴ھ مطابق ۱۲۸۴ھ میں خواجہ یحییٰ البکر غفر شتی مجتبیٰ سے شرف ہوئے۔ بعد ازاں آپ نے جہاں جہاں گشت گشت بخاری گئے اجازت و خلافت کو حاصل کی۔ آپ مسلسل بہرہ لے رہے تھے کہ سرور افغانستان ایران و روس اور عرب کے مشافہ مشہول میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف رہے۔ آپ کے مریدین اور غلامان کی تعداد کم از کم ایک لاکھ بتائی جاتی ہے۔

\*\*\*\*\*

الحمد لله الذي جعل في هذا العالم من نور الله محمد بن عبد الله بن عبد المطلب بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نضير بن معد بن عدنان

تمہارے لیے رسولِ خدا کی ذات میں ایک عہدہ۔ نور ہے،

ﷺ

## شیخ عبداللہ شطاری صدیقی

آپ کا مسلک نسب پانچ واسطوں سے شیخ شہاب الدین ہروردی تک پہنچتا ہے۔ آپ سلسلہ طریقت شتیہ، بطلانیر کہہ رہے ہیں۔ پھیلانے کی کوشش کی، مائتود ونگان، میں آپ نے سکونت اختیار کی، آپ کو بہت قوت حاصل، اذکار اور اہل و اشغال میں دسترس حاصل تھی۔ آپ کی ایک مشہور تعریف ایک رسالہ "انصاف فیہ" ہے جس میں آپ نے اسرار توحید و مشائخ الہی کو شرح و بسط سے بیان فرمایا ہے۔ آپ نے سلسلہ میں وفات پائی، مانند آپ کی آخری آرام گاہ ہونے کا اثر حاصل ہے۔ آپ ایران سے عازم ہند ہوئے۔ آپ سات واسطوں سے بانیہ بطلانیر کے مرید تھے۔ آپ نے کچھ دن جوہر میں قیام کیا پھر واپس آگئے۔

شاہ بلاولؒ

آپ کے والد کا نام سید عثمان ہے۔ آپ کی ولادت ۱۰۷۵ میں شہر جوہر، پنجاب میں ہوئی۔ آپ کا نام سید بلاولؒ ہے۔ آپ شیخ شمس الدین کے مرید تھے۔ آپ نے غزنی، غلغات و اہواز انہیں سے حاصل کی۔ آپ کی سال تک ایک مجموعہ تلامذہ ترقی پا کر آپ کی مشعل رہے۔ آپ باہونہ زندہ رکھتے تھے اور سات کو گانا آپ کا مومن تھا۔ آپ نے ۱۸ شہان لکناؤ کو دارا کوثر کو گنا کیا۔ آپ کا مزار لاہور کے قریب ایک گاؤں میں روضہ عثمانی ہے۔

شاہ ابوالبرکاتؒ

شاہ ابوالبرکاتؒ شاہ مہرقاد کے بیٹے اور حضرت مونی پوریؒ کے پوتے تھے۔ آپ حضرت شاہ کمال الدین عشق کے مرید تھے اور انہیں سے آپ نے غزنی، غلغات پائی۔ آپ نے بہروردی کی وفات کے بعد آپ حکیم آبدار پڑنے لگے اور وہاں رشتہ دہایت میں مشغول ہو گئے۔ بعد ازاں پٹنہ سے سکونت ترک کر کے آپ گوالیار تشریف لے گئے کچھ دن گوالیار میں قیام فرمایا گوالیار سے سکونت ترک

۱۰۷۵ء آتش وادیاں ۱۰۷۵ء

۱۰۷۵ء آتش وادیاں ۱۰۷۵ء

۱۰۷۵ء آتش وادیاں ۱۰۷۵ء

۱۰۷۵ء آتش وادیاں ۱۰۷۵ء

۱۰۷۵ء آتش وادیاں ۱۰۷۵ء

۱۰۷۵ء آتش وادیاں ۱۰۷۵ء

۱۰۷۵ء آتش وادیاں ۱۰۷۵ء

۱۰۷۵ء آتش وادیاں ۱۰۷۵ء

۱۰۷۵ء آتش وادیاں ۱۰۷۵ء

۱۰۷۵ء آتش وادیاں ۱۰۷۵ء

۱۰۷۵ء آتش وادیاں ۱۰۷۵ء

علامہ عبدالحکیم سائیکوٹی

علامہ عبدالحکیم رحمہ اللہ میں سیکولوٹ میں قلم اُٹھ کر رہے۔ آپ کے والد ماجد امام اہم لڑائی کر لیں  
تھا اور آپ لکھائی نے ملائکہ ان الدین کشمیری دسویں خانہ سے انتساب علم کیا جن کے درس میں،  
میں علم علی شخصیتیں مجھے تھیں مثلاً ناب سدا اللہ خاں، شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی اور  
علامہ عبدالحکیم سیکولوٹ۔ چھانگیر نے قوف کے لیے مقول جاگیر عنایت کی اسی اور انہماں نے  
آپ کو مدرسہ اکبر آباد میں مدرسہ اعلیٰ متروک کیا تھا۔ شاہجہاں نے ان کو ملک العلماء، بکے خطب  
سے بھی لڑا تھا۔ انہیں کے شہر سے شاہجہاں نے غیر شرعی رسوم کو ترک کیا تھا۔ ایک طبیعت  
کے مطابق لڑا یہ ہیں آپ مجدد الف ثانی سے بیعت نہ تھے۔ علامہ سیکولوٹ نے اٹھ سو نو سو  
ہجرت۔ آپ کا سارا رنگ بھر سے تصویر کیا گیا تھا جسے لکھ رو کے زمانہ میں نقاش بہتیا تھا۔  
علامہ سیکولوٹ کے نام اور زندگی کا اسم گرامی مجدد الف ثانی، "باب" تھا۔ اور رنگ زیب علی گین  
کے علم و فضل کا بڑا قدر دان تھا۔

حضرت مہدو الف ثانیؑ نے علامہ سیراٹ کو یہ کتاب پہنچا دی، جسے خطاب سے لڑنا تھا۔ علامہ یہ قلام سے لڑنا ہی بگڑ گیا مگر علامہ عبدالحکیم اکوٹی کے مستشرق قمر طراز بھی:

«علامه زمان انتخا بر زبان است، الحق در جمع خورن و در می مثل او از زمین هند پرنه»

فہرست

علاقہ، شام اور ترکی کی متعدد درگاہوں میں علامہ سید الکوٹی کی تصنیفات و اخراجات شام، قیس، حضرت غوث کی تصنیف، فنیۃ اللہ، اللہ، کانامی و ترجمہ سب سے پہلے علامہ سید الکوٹی نے کیا اور انہوں میں علامہ سید الکوٹی نے ایک عظیم الشان درجہ اور مصنفین تعمیر کی تھی۔  
تصنیفات قصیر قرآن، اصول فقہ، کام، منطق، نحو اور معانی کے مضامین پر علامہ سید الکوٹی نے کوثریں ۲۲ کتابیں تصنیف کی تھیں۔

(تذکرہ مصنفین دہس نظامی الہیودیسر اختر اہسی ۱۲۸، ۱۲۳)

عبداللہ	نور الدار اللہ	ہرز	برائے شاہ	میر تقی خان	شاہ عیند	شیخ شمس الدین	شیخ عبداللہ	بابا علی	عارف باللہ	پیر حیدر	پیر کریم	عبدالحق	عبدالکبیر	سنگھن	نور الدار اللہ	اسلم گزئی
عبداللہ	تقی اللہ	عبدالرحمن	عبدالرشید	میں شاہ قاسم	شاہ عیند	شیخ مسعودی برودی	شیخ عبداللہ	بابا علی	عارف باللہ	پیر حیدر	پیر کریم	عبدالحق	عبدالکبیر	سنگھن	نور الدار اللہ	اسلم گزئی

سنة عربي الفسل سلمان مد ٢٢٢٢

الوزراء کا شمیری

فرزندِ ابرو، دو وقتِ اُلو تہ نہ کرے۔

شادی سادہ کر لگے مگر یہو تہی قصہ جیسے تین  
 کو آپ کے احوال پر اس کا سر کے اراغ میں آپ کی  
 محبت بلوئی کے مجھ پر آئے۔ نہ ۲۰ سرفراز  
 کو ملے کی پیاس بھجوانی دیا پتے وقت کے کٹے دھلا  
 حاصل کے۔ ان دیو بن کے شہر سختی تو دینا پہنچے  
 میں اپنا چل چھڑا۔ شعل چراغ صحر میں بزمِ قیسم  
 سالوں میں صرف وہ بخیرے فارغ ہو گئے۔ ہٹا کر  
 مولانا غلام محمد مراد نے پھر سے پڑھی صرف وہ  
 سال کی عمر میں نادھی کہ بہت سی کتابیں پڑھ لیں  
 صحت نموداری انوشا کشمیری کے صورت اعلیٰ تصویبات  
 ۱۹۸۱ کو تکرر ۱۹۸۱ء میں ۱۹۷۹ء میں کر کہیں۔ بااثر  
 دو روزہ تحصیل پٹنہ پڑھا شعل ملے بارہ کلا کشمیری  
 انوشا کشمیری کی لادوت دادی لاد بزمِ روضی

دو فرزندوں کے نام یہ ہیں :-

(۱) حضرت شاکر علی

الغاشية

کیر

## باب ۳۲ مشاہیر و صوفیاء بنگال و بہار

**شیخ جمال سلمیٰ** [شیخ جمال کے والد حضرت کام گرامی شیخ محمد ابراہیم تھام آپ کی والدہ سادات بخاری سے تعلق رکھتی تھیں اور محض مہرید جمال الدین سراج بخاری مدظلہ اویح شریف کی سامراجی تھیں۔ اسی سلسلے سے تید اکبر سہروردی شیخ جمال کے ماسمل تھے۔ تید اکبر سہروردی اپنے والد سے بیعت تھے۔ شیخ تید جمال الدین حیدر سراج بخاری کے چار فرزند تھے (۱) تید علی (۲) سید محمد (۳) تید محمد غوث (۴) تید محمد اکبر سہروردی۔ شیخ جمال سلمیٰ مجور کوئیانی کہلاتے تھے وہ کرستانی کے قہر کوثر کے رہنے والے تھے۔ آپ کی وفات ۴۰ ذی قعدہ ۱۰۰۰ھ مطابق ۱۸ مئی ۱۶۰۰ء کو ہوئی۔ آپ کا مزار سلمیٰ میں مریخ خلائق ہے۔

**مولانا شرف الدین قوامی** [مولانا شرف الدین قوامی شیخ شرف الدین بیکانی نیرنگی کے خسر و نرشد تھے۔ مولانا شرف الدین قوامی ۱۰۵۰ھ مطابق ۱۶۴۰ء

میں مدلی تم قیام پذیر تھے۔ ابو قوامی کی وفات سن ۱۰۵۰ھ میں ہوئی آپ ستارگانوں بنگال میں مدفون ہیں۔ آپ کی دختر کیس اختر بی بی ہوا باہم سے حضرت محمد ملامتک شیخ شرف الدین بیکانی بی بی کا عقد ہوا تھا۔ جن کی صاحبزادی کا نام بی بی باکرہ تھا جن کا عقد محمد تہمید وحید الدین بیکانی تہمیدی بیکانی سے ہوا جن سے ان کی نسل جاری ہوئی۔

**حضرت شاہ علی بغدادی** [حضرت شاہ علی بغدادی کا شمار بنگال کے قدیم صوفیائے کرام میں ہوتا ہے۔ وہ بغداد کے شہزادہ تھے۔ ۴۰۰ اولیاء کے ساتھ

بنگال وارد ہوئے۔ شاہ جمال سلمیٰ بھی آپ کے ساتھیوں میں تھے۔ ۶۸۵ھ مطابق ۱۲۸۰ء میں ملکیچ کر دروازہ بند کر لیا۔ ۴۰۰ دہلی کے بعد دروازہ کھلا تو رسال ہو چکا تھا۔ آپ کا مزار نواح فھاکیر علیہ میں مریخ خلائق ہے۔ مزار کی قبر ۱۵۰۰ھ میں ہوئی۔

۱۔ تذکرہ صوفیائے بنگال صفحہ ۱۳۶ ع۔ تذکرہ صوفیائے بنگال صفحہ ۲۴۵

۲۔ تذکرہ صوفیائے بنگال صفحہ ۲۶۱

**شیخ علامہ الدین علامہ الحق بن اسعد لاہوری** [سید التیب باگھی تھے۔ سلسلہ

انہی سلسلے کے خلیفہ تھے۔ آپ کی وفات ۸۰۰ھ میں ہوئی۔ آپ کا مزار پٹوہہ بنگال میں بیچ خانہ ہے۔ آپ کے دو فرزند تھے (۱) شیخ توفیق عالم (۲) شیخ اندر شلطان میں اشرف جہانگیر شہر ہے۔ حضرت اشرف جہانگیر سنائی کے نام کا نام خواجه احمد سیدی تھا۔ آپ کی وفات ۸۰۰ھ میں ہوئی۔

۳۔ تذکرہ صوفیائے بنگال صفحہ ۲۶۵









## خان بہادر حاجی چوہدری محمد بخش ایس ایس کی شہرہ آفاق رہنمائی

آپ ان خوش قسمت مولوی میں ہیں جنہیں قدرت نے دولت و عزت و شہرت کے ساتھ ساتھ ذہنی لگاؤ، قوی حیثیت و دینی و دنیا کی خدمتوں سے بہرہ ور کیا ہے۔ آپ حکومت کے وفاقاً اور خانے کے ساتھ ساتھ ملک و قوم کے سچے بہی خواہ تھے۔ حکومت نے ان کو خان بہادر کا خطاب دیا تھا۔ آپ نے جج کی خدمات بھی حاصل کی تھیں۔ آپ نے اپنے صاحبزادوں کی تربیت اس طرح کی کہ وہ ان کے سچے باپ بنیں۔ آپ کے بیٹے صاحبزادے عظیم الملک، انجلیڈ سے بیرونی کی تعلیم حاصل کر کے وطن واپس آئے۔ قزوین والے ان کا نام خصوصیات سے متصف تھے۔ آپ کا اخلاقی کردار تھا، جماعت بار میں آپ کو وہ لگاؤ دیا جو جاتا ہے۔ آپ نے سینکڑوں یتیموں، یتیم خانوں اور ناداروں کو ملکہ اعانت کی اور یتیموں کی تعلیم کا تمام کمر اس کے باوجود لاکھوں بیکر روٹوں اور پے کی آمدنی کا کوئی بار اور اسٹیٹ آپ کے ہاتھ میں رہا۔ آپ پر غریبوں اور اسی کے ساتھ اسی اگسٹری ویسے فیسے ملے تھے۔ جو آپ کی اتاری ہوئی صورت میں کامیابی و خوشنہایتی کے ساتھ ساتھ قنوت اور ادب و اخلاق آپ کے عموالات میں داخل ہوتے تھے۔ آپ نے مسلمانوں کی اصلاح کی اور شادی بیاہ کے رسم و رواج کے اخراجات کو کم کرنے کی کوشش کی اور اپنی خوشنہایتی بھی بڑی سادگی سے کیا۔ آپ نے جیمز میں موت ایک عمو قرائن ایک جانے نواز اور چند پائیری نوٹ اور چند کلمات فصاحت کو کہہ کر اپنی حق جگر کے حاکم کیا جس سے ان کی روشنی خیالی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

خان بہادر صاحبزادہ محمد بخش ایس ایس کی شہرہ آفاق رہنمائی (۱۹۶۰)

## حیدر شاہ ہمدانی

حیدر شاہ ہمدانی ۸ ستمبر ۱۸۱۷ء کو بنگال کے قصبہ نالپہر میں پیدا ہوئے۔ حیدر شاہ کے پردادا کا نام میں تھے۔ اداان کے دارا برصغیر کے نامور ترین افراد میں تھے۔ ان کے نانا حیدر لائٹ انڈیائی، فارسی کے وزیر دست عالم تھے۔ بہار العلوم ان کا لقب تھا۔ حیدر شاہ ہمدانی کے والد بزرگوار کا اسم گرامی حیدر ہمدانی تھا جو اپنے زمانہ کے نامور ترین تھے۔ وہ کلکتہ لائٹ انڈیائی میں ایک لکائی کے ذمہ بھی رہے۔ اور کلکتہ لائٹ انڈیائی کے سچ بھی رہے۔ حیدر شاہ ہمدانی کی والدہ صاحبہ بیگم خستہ خاںم ہمدانی اور دادا خان کی زانیہ کی وزیر دست عالم تھیں۔ وہ پہلے مسلمان خانہ تھے جنہوں نے سیر کریکریج کا امتحان پاس کیا تھا۔ کلکتہ لائٹ انڈیائی میں ایس ایس کی فارسی کی محنت موزوں کی گئی۔

### تصفیات

(۱) آئینہ عبرت

(۲) لکچر دوری

ان کی دو بڑی تصنیفات کی بڑی شہرت ہوئی اور سیر خندہ دور دور تک دھم دھم چلی گئی اور ان کی دونوں کتابیں علم میں بہت مقبول ہوئیں۔

حیدر شاہ ہمدانی کے ماوراء النہال ہمدانی بنگال کے زبردست سیاست دان تھے۔ اس لیے بھی سیاست میں ان کے نام پید کیا۔

خان بہادر صاحبزادہ محمد بخش ایس ایس کی شہرہ آفاق رہنمائی

## پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوریؒ

پیر سید جماعت علی شاہ کے والد بزرگوار کا اسم گرامی سید کریم شاہ تھا آپ کی ولادت ۱۲۵۷ھ میں علی پور سیال ضلع ساکوٹ پنجاب میں ہوئی۔ آپ نجیب الطریق سید اور مالک تہذیب تبارز کے معترف تہذیبگوہوں و قطب تہذیبی (کی علامت) تھے آپ کا سلسلہ نسب ۳۸ واسطوں سے حضرت علی ہدیہؑ پہنچتا ہے۔ آپ نے حافظ شاہاب الدین شیری سے قرآن منقول کیا اور مولانا مہتمم زاد و جوری اور مولانا فیض الحسن سہارنپوری سے کسب علم کیا۔ کما چندی مولانا تہذیبی نوگیری ناظم بروتہ العالی سے بھی استفادہ کیا۔ مولانا امجدی کا پوری سے بھی مدد کیا۔ مولانا امجدی پانی پتی سے بھی تعلیم پورے حدیث کی سند مولانا عبدالحق مابوکرؒ اور مولانا فضل الرحمن گنج مارا کا سی سے حاصل کی۔ سلاسل تشیعہ یہی خلیفہ ترمذی اباجی (چوہہ شریف) کے مرید تھے اور خلافت و اجازت مائل کا۔ آپ نے ہندی شیعہ صوفی تحریک کے خلاف تبلیغی مراکز قائم کیے۔ سچہ تہذیب گنجی تحریک میں آپ کا میلیت کما خطاب ملا۔ برصغیر میں آپ کے لکھنؤ مولائین ہیں۔ آپ نے تحریک پاکستان میں بھی بھرپور حصہ لیا۔ ۱۹۴۷ء میں سلطان عبدالحقؒ کی اپنی پرچارز تحریک خلیفہ میں چھ لاکھ روپے جمع کروائے۔ ملنگاھ کالج خلیفہ میں کما کپ نے لکھنؤ روپے دلائے۔ علامہ اقبال آپ کی تربیت کرتے تھے۔ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب ایک خاصہ انجمن حمایت الاسلام لکھنؤ کے سالانہ میلہ کی صدارت کر چکے تھے کہ مولانا اقبال مولانا کے تعلق میں بیٹھے گئے۔ آپ نے فرمایا اقبال جی کے تعلق میں جو اسے اور کیا چاہیے۔ آپ نے ایک کمری ۵۰۰ روپے کی صدارت حاصل کی کہ آپ نے لاہور میں مصنفہ میں انجمن مسلم الصوفیہ کی بنیاد رکھی۔ آئی ٹیڈا کشمی کا فرنس بازنیا کی آپ پر پیشہ سرت شریک ہوئے۔ انہوں نے آپ کو "ابو العزیز" کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ آپ کا سال ۱۲۸۷ زیعہ ۱۳۳۷ھ ۳ اگست ۱۹۱۸ء میں پیدا ہوا۔ آپ مالدار علی پور سیال میں مرتجع تھے۔ پیر سال میں پیراؤں عقیدہ تشریک پر کربلا و مدینہ کی مصلحت کرتے ہیں۔

**تصنیفات** (۱) مفہوم شیخ (۱۵) بیان طریقت (۱۳) اطاعت شریعت (۱۲) برصغیر (۱۱) ایک ملاوہ فضیلت تجدید اکیثا اور تجدید دنیا۔ ایک رسالہ افشاکی مدینہ طیبہ پر لکھا آپ شاعری بھی فرماتے تھے۔

ملاوہ افکار اہل سنت ص ۱۲۰

## مولانا سید دیدار علی شاہ محدث الوریؒ

مولانا سید دیدار علی شاہ محدث الوری برصغیر ہند کے ممتاز محدث تھے۔ بسلاط اہل سنت کے فروغ کے لیے آپ نے پنجاب میں بڑا کام کیا۔ آپ کے والد بزرگوار کا اسم گرامی سید محبوب علی تھا۔ مولانا سید دیدار علی محدث اولاد پیرہ ریاست الوریہ میں آئندہ تھے۔ آپ کے اہل اولاد شہد سے امداد کے خزانہ گلگام آئے پھر امداد منتقل ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے چچا مولانا سید ثناء علی الوری سے حاصل کی پھر مدنی پٹنہ، شاہ کراست الہودہ دہلی سے درسی تعلیم کی تکمیل کی۔ اصلی فتوہ مستورات کی تعلیم مولانا سید ارشد الحسن راجپوری سے حاصل کی آخر میں مولانا احمدی محدث سہارنپوری کی خدمت میں پہنچے جہاں مولانا کو احمدی محدث سورتی اور پیر سید علی شاہ گڑھی الوری قادیانہ میں شامل تھے۔ مولانا احمدی محدث سورتی اور مولانا دیدار علی شاہ کو صورت شاہ فضل الرحمن گنج ملوا آبادی سے اجازت و شرافت حاصل تھی۔ پنجاب میں تہذیب کی نشا اٹا پیر کا سہرا سید دیدار علی محدث الوری کے سر پہنچتا ہے۔ آپ نے علی گڑھ میں دارالعلوم تحریک افشاکی کی بنیاد ڈالی اور تمام آخر آدمی مدبر میں علوم و فنون کی ترویج و اشاعت کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ آپ کے ماہوارہ علامہ ابوالحسن الہودی اور مولانا ابوالکلام نے ۲۲ رجب ۱۳۵۹ھ کو آپ کے وصال کے بعد مدنی خدمت کا بیڑا اٹھایا اور آج بھی یہ دارالعلوم علامہ سید محمود احمد مدنی کی سرپرستی میں مسلک اہل سنت کے فروغ میں مشغول و روزگور ہوئے۔

۱۳۵۹ھ









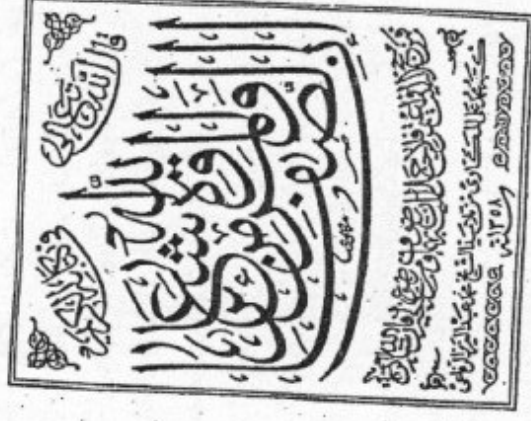


## چند مشہور تلذذہ

نبی و اعلیٰ حضرت مولانا رحمہ اللہ، غنائی بریلی، نبی و اعلیٰ حضرت مولانا اختر خان بریلی  
مبلغ اسلام مولانا محمد ابراہیم خوشتر در پادیر، مولانا فتح محمد حسین سابق ایم ایل، سکس دستہ، مولانا  
جہاں الدین لودی دہلی شریف، مولانا محمد احمد خوشتر مدرس دارالعلوم اسلامیہ کلاں، کلاں

## اولاد

کب کے تیرے صاحبزادے ہیں، رشید علی رضا، رشید حسین رضا اور شیخ محمد احمد اور درویش جبار علی۔



## حضرت سید شاہ نعمت اللہ ولی کی پیشین گوئیاں

سید نعمت اللہ مشہور فی اوردہ ایش تھے۔ وہ بڑا اے کے رہنے والے تھے۔ ان کے آوارہ بولہلو  
سلطان محمد لڑی کے دور میں ہندوستان ولس ہوئے اور لاسی میں سکونت پذیر ہوئے۔ ان کے دادا میر  
شرف نے شہنشاہ ہولیار کے عہد میں منصب قضا قبول کر کے سے انکار کر دیا تھا۔ ان کے والد سید علی اللہ  
ان کے عہد طفلی ہی میں قضا کر گئے اس لیے ان کے دوست راجو خاں نے شاہ صاحب کی پرورش  
کی۔ تیرو برکی کی عمر میں تمام فرائض پور گری میں خالق ہو گئے۔ شاہ نعمت اللہ عہد شاہجہاں میں وفات  
پا گئے۔ خاں خاں شاہجہاں لودی اور مہابت خاں کو آپ سے بڑی حقیقت تھی۔

ایک زمانہ تھا کہ شاہ نعمت اللہ ولی کو ان کے کشف و کلمات کا اثر شہر تھا، اوشاہ بہمن نے  
شہرت کی کہ ان کی خدمت میں ان کے سرور شیخ مصیب اللہ جندی کی کویشہ الدین کی قی کے سہراہ کہلینا کر  
لوانا کیا اور ان کے فریو سے ان کے آچہ پریمیت کی شاہ صاحب نے اپنے مرید ملا قلی الدین کو باکی  
اپنے مکتوب کے ساتھ احمد شاہ کے پاس بھیجا جس میں اوشاہ کو اعظم الشاہن شاہ صاحب الدین اوشاہ  
دلہ، معاً طلب کیا۔ اس وقت سے اوشاہ نے اپنے نام کے ساتھ ولی کا اضافہ کیا جو خرابو خاں الدین  
سنا فی اور مولانا سیف الدین حسن آبادی کو شاہ صاحب کے پاس بھیج کر درخواست کی کہ اپنی اولاد  
میں سے کسی کو کہی مداند فرما دے اور کلام کو مدانی فیض بخشیں کیونکہ شاہ صاحب نے اپنے اکلوتے  
فرزند شاہ خلیل اللہ کی جہاں کو لڑائی جگر اپنے شاہ زرا لڑ کر وکڑا کر دیا تھا جو جب وہ  
امداد آباد بید کے قریب پہنچے تو اوشاہ نے ان کا والہانہ استقبال کیا اور جس جگہ ملاقات ہوئی تھی  
وہاں مسجد تھوکر کے اس جگہ کا نام نعمت آباد رکھا جو اب بھی قائم ہے۔ شاہ زرا لڑ کر وکڑا لڑا  
کا خطاب دے کر اپنی لڑکی سے بیاہ دی اور آپس حضرت بندہ نماز گیسو حائر اصال کی اتلا پر  
فرقت دی۔ جب شاہ نعمت اللہ کا دھماں ہو گیا تو ان کے بیٹے شاہ خلیل اللہ بھی اپنے دو فرزندوں  
شاہ مصیب اللہ اور شاہ حبیب اللہ کے ساتھ بید پہنچے۔ شاہ مصیب اور شاہ حبیب بھی اوشاہ

(بکچل اوردہ ایش سلطنت بہمن مرسلہ ۱۲۶۱ھ، انڈیا گزٹین الدین حقیر)

ملی اور اس کے بیٹے شہزادہ علاء الدین بہمنی کی واکبریت سے بیاہ گئے۔ شاہ خلیل کے بارے میں دو روایتیں ہیں ایک یہ کہ وہ اپنے وطن واپس چلے گئے دوسری یہ کہ وہ کبھی بھی فوت ہو گئے۔ آخری روایت درست ہے ان کا انتقال سن ۱۲۱۳ء میں ہوا ان کے متوہ پر مغیث شیرازی نے خطاطی کی تھی اس کے قریب پہنچے تختہ کرمان، ۱۰۰۱ء کی ایک مکتش عبارت تعمیر ہوئی۔ علاء الدین بہمنی کے دور میں جب شاہ حبیب کا انتقال ہوا ان کے بعد ان کے چھوٹے بھائی شاہ مصطفیٰ شہزادہ ہوئے۔ مہنہ سلطان علاء الدین بہمنی کے بیٹے سلطان بہلول نے مخالفت کی بنا پر قید میں ڈال دیا لیکن وہ قید سے فرار ہو گئے اور آج کل قتل ہوئے۔ احمد شاہ ملی نے نذر خیر صرف کے شاہ قوت اللہ ملی کا شاہزادہ متوہ کیا کرنا تھا۔

شاہ قوت اللہ نے مشین گولی کے طور پر ناسی میں دو ہزار اشارہ لکھے جو خوف پر ہرے ہوئے۔ مجدد برطانیہ کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا کہ نساہی کی حکومت سرحدوں سے تباہ و کرے گی، جس سے گھوڑا کرڈ کرڈن نے ان کے قیدیوں کی اشاعت پر پابندی لگا دی تھی جبکہ حقیقہ کے آواز پر پھر اس کی اشاعت ممنوع ہوئی لیکن اس کے باوجود شاہ صاحب کے اہل اہمی اشارہ مسلمانوں کے دلوں میں غمخوار ہے۔ ذیل میں ان کے چند اشارہ ترجمہ کے ساتھ پیش کیے جاتے ہیں۔

(۱) پاریزہ قصہ شرمیم از تانہ ہندو گیم اشارہ قرین دیم اشارہ

پارلے قصے کو چھوڑ کر ہندوستان کے چٹیا آنے والے واقعات بیان کرتا ہوں۔

(۲) صاحب قرین تانی نیز کرل کرگانی شاہی کندر شاہی پھول طالانہ

صاحب قرین تانی اور شاہان کرگانی کی پادشاہت طالانہ ہوگی۔

(۳) عیش زشاہاکر گنگوہجک بنامطر گم کی کندہ عیش کرل طرز ترکیانہ

وہ عیش زشاہاکر مغل پر کیا کریں گے اور ترکیانہ طرز عمل چھوڑ دیں گے

(۴) رفتہ کو موت از لاش آید پیر بہاں اخیار کتر راند از ضرب جاکانہ

ان سے حکومت چل جانے گی اور انگریزوں کے ہاتھوں میں آجائے گی۔

(۵) بعد آں شود پوچنگ بارو دین چالان چالان تھی یا بدرنگ رہ سیدانہ

اس کے بعد بددین و چالان کے درمیان جنگ ہوگی جس میں چالان فتح پ ہوگا۔

(۶) سرحد جہا نائید از جنگ باز آید سب کندی آصا علی سناقتانہ

دو قریب لڑائی ختم کر کے سناقتانہ سب کر کہیں گے۔

خوفٹ: بکویا پر تسلط قائم کرنے کے لیے چالان نے دس کے خلاف سلطان جنگ کیا اور دس کو

کراسل کران سے دور بھاگ دیا۔ خوفٹ اور دس، دوسری بڑے کو گرفتار کر لیا گیا بھرا

دس نے خوفٹ اور دس چالان سے مل کر کے اپنی سرحدیں جدا کر لیں۔

(۷) طاعون و قتلہا گیا گرد و بہ ہندو پیدیا پس بوسناں میرد ہرجا اڈاں ہانہ

ہندوین طاعون پھیل پڑے گا اور مولا سے مسلمان قتل ہو جائیں گے۔

(۸) یک نادر کر کہ آید چو زور لڑا قیامت چالان تباہ گرد و یک نصف نالانہ

کیست قیامت کا زور آئے گا جس سے چالان کا چٹھا حصہ تباہ ہو جائے گا۔

خوفٹ: ۱۹۰۷ء میں جاپان کے دشمنوں کو کرکامامیو کا قیامت خیز زلزلہ آیا تھا۔

(۹) تاجدار سال جنگ اتد بہ غری فاجع الف جگرو و جیم فاستانہ

اس کے بعد یورپ میں چار سال تک جنگ عظیم ہوئی جس میں اٹلی ان دھوکے سے بڑی فتح پ ہوئی

(۱۰) جنگ عظیم باشند قتل عظیم ساند یک مصدہ سی یک کک باشند نالانہ

اس جنگ عظیم میں قتل عظیم ہو گا اس کی کہ کرڈاکو جانیں ہوں گی۔

خوفٹ: پہلی جنگ عظیم ۱۹۱۴ء تک لڑائی ختم ہوئی اور فروری ۱۹۱۸ء تک لا منت پرمینی

چار سال بعد ہوئی۔ برطانیہ کی تختہ قیامت خوفٹ کے مطابق اس جنگ میں ایک کروڑ کا کھ

سے زیادہ جانی نقصان ہوا۔

(۱۱) آکلار علی باشند پویش پیش ہندی بالستقل نہ باشا میں علی دیمانہ

بھارت میں ہرگز سبھی پادشاہوں کی دوسری جنگ عظیم ہوگی (بھارت میں)

(۱۲) قتلہ غرض کیکن چالان تباہ سمالان جیم الف کو درد و مصائب زانانہ

دولت قتلہ غرض ہوئے گا گرد و ہند دوسری جنگ کی تباہی کرے ہے ہرگز اور انگلستان

اور برصغیر کے درمیان لڑائیاں ہوں گی۔





- (۴۵) غلہ کنہ پھور درویش شاشب شکار قوم اقبال ہر شہنشاہ قاتل  
یہ پتھر پٹیل اور گھوڑوں کی طرح دقت و گرفت کر کے اور حق تو یہ ہے کہ اقلیت قوم تھیں ہی ہوں۔
- (۴۶) کیا شہنشاہان ہر کھیلان و ایلان فتح کنہ را پٹیل کل بندہ غازیان  
اقبال و کفنی اور ایرانی کی کرشمہ بندہ ستان کفر کی کریم ہے۔
- (۴۷) کشتہ شہنشاہ جھوڑا دین و الیل خاق نایا گرام از مطلق غازیان  
دشمن دین مارے جائیں گے اور دین اسلام کا قلعہ ہو گا۔
- (۴۸) اڑک شش مہر نے قتل کیا کینہ پیر مسلم بندہ بنیاد اذ مطلق آں رنگارنگ  
گاندہ کینہ پیر در دنیا سلمان ہر جانے گا کہ کام کے شروع ہو گا اور پھر حق و شمس ہو گا۔
- (۴۹) خوش می شہر مسلمان اذ مطلق خوشی لایاں کل بندہ پاک باشند از رسم ہندوانہ  
خدا کے فضل سے مسلمان قوم خوش ہو جائے گی اور ہندوستان ہندوانہ رسم و رواج سے پاک ہو جائے گا۔
- (۵۰) ہوں ہندو ہم بغیر تسمت غریب گوہر تھوید یاب کردہ جنگ سے قربان  
ہنک لارچ یوسف کی قسمت خراب ہوگی اور تیری مالی جنگ چھڑ جائے گی۔
- (۵۱) آں دہ الف کو گتہ یک لائف گوہر ماطر مانا بید را لقب مشربانہ  
اس کی جگہ لکھنؤ کے لارچ ہو گا اور دہ کی انگلستان پر حکومت کرے گا۔
- (۵۲) جیم شکست خوردہ ابرا برا کر آید آہت نامہ درد جھک جہانانہ  
جونی دوس کے ساتھ مل کر آئیں (سولہ تیرا کرے گا۔
- (۵۳) کاہر الف جہاں کو نقطہ رو نایاں آلا گرام و پاکشیں باشندہ روضانہ  
انگلستان صوبہ ہستی سے مٹ جائے گا۔
- (۵۴) تمیز یوسف یابہ بر موم خطاب گوہر دیگر سرزرا شدہ بر طرز راہربانہ  
اسے غیب سے سزا ملے گی وہ موم قرآن پائے گا کہ سرزرا اٹھائے گا۔
- (۵۵) دنیا خراب کردہ بانیہ ایاناں گیمہ نرسزل آخر فی اتا درد روضانہ  
پچھلے ایلان مادی دنیا کو تباہ کر دیں گے اور خود بھی جہنم کے زمرہ ہو جائیں گے۔

نوٹ: انہی اشعار کی بنیاد پر لارڈ کرزن نے ان کی جامعیت منور قرار دی تھی۔

- (۴۲) مسلم شہر کشتہ اقبال شہر میران از دست نیزہ بنال یکہ قوم ہندوانہ  
ہندوؤں کی ایک نیزہ ہندو قوم کے ہاتھوں مسلم مارے جائیں گے۔
- (۴۳) ازلان شہر را بر جانکاد و جان مسلم خوں می شود ردا چون کھنڈیکانہ  
مسلمانوں کی جان و مال ازلان ہو گا اور ان کا خون ندی کی طرح پیچے گھسٹا  
(۴۴) ریکس ایلی بر آید در شہر مسلمانان قید کنہ مسلم بر کلک فاصبانہ  
اس کے برکس مسلمانوں کے شہر پر بھی بند قتل کا قہر ہو جائے گا۔
- (۴۵) رعنا از طلب پنجہ آبی خانہ شہر نامی قید کنہ ہندو پر شہر جاہلانہ  
پنجاب سے ناری خارجی ہو جائیں گے اور ان کی جاہلانہ مسلمان قابض ہوں گے۔
- (۴۶) شہر پریم با شہر اعظم ترین قتل صد کر بلا کربن باشندہ نیراد خانہ  
سب سے بڑا اسمی شہر مشعل بنے گا اور پھر کربن کر بلا چھے گا۔
- (۴۷) رہبر نیزہ مسلمان در پردہ یارانیال امداد دہا ہا شہر را جہر ناجوانہ  
مسلمانوں کے رہبر در پردہ دشمنوں کے دوست ہوں گے اور پھر کربن کربن کی مدد کریں گے۔
- (۴۸) ایں قصبہ بین الیہ بین اڑش وطن شہرین ساندہ ہندو بردار مستحب فی زبانہ  
یہ قصبہ دینیوں کے درمیان ہو گا اور ساری دنیا ہندوؤں کی مذمت کرے گی۔
- (۴۹) ماہ محرم آید یا تیغ یا سلمایں ساندہ مسلم آں دم اقلیم جاہلانہ  
محرم میں مسلمانوں کے پاس ملاقات آجائے گی اور مسلمان جاہلانہ اقلیم کریں گے۔
- (۵۰) لیدر آں خود پر خوش ہو گیا ہندو پیل عثمان نایا کدیم یک عزم غازیانہ  
اس کے لیدر ہندوستان میں خوش ہو گیا اور اگلے وقت عثمان ہو گا اعلان کرے گا۔
- (۵۱) نیزہ مصیب لڑو مصیبت آں مصالہ گیمہ نفرت اللہ شہر از میانہ  
اللہ کی طرف سے مصیب اللہ صاحب تر آں آجی کار نام سے نکال کر لڑے گا۔
- (۵۲) از لایان بر حلاز زدی چون کرند بہر حاصل قصد است و والہانہ  
سب کے بہادر فانیوں کے خوف سے تردد کرے گی جو اپنے عزائم میں  
پچھے ہٹیں گے۔



## منظوم شجر

اب ۳۵

شجرہ زیدی واسطی از حضرت علی تا سید الوافرح واسطی  
 اللہ بیکر کی طرح شجرہ زیدی واسطی از حضرت علی تا سید الوافرح واسطی  
 ہمیں سب زیدیان پر بکری  
 غلے کے اصل باریختر انبیاست  
 آتش نیا کر تزلزل است دخترش  
 آن دختر کی کہ روئے علی او قلی دم  
 فرزند دوست ناس آں با سب  
 تہا آں کہ آدم آں حسین بود  
 تہا شمع محمد اسرار الی بیت  
 قلی کہ شہید تہا الا شالی شہر  
 سید محمد آں کہ جمال را مغان او  
 سید علی کہ برود عالم پناہ او  
 سید حسین شہر الی ان کہ کربت  
 سید علی کہ ازین منقش  
 سید حسین کہ از خوارج میان است  
 سید علی کہ شہر خود یہ بخت را  
 شادابی ہا گھمستان خلق تہ  
 سید کر سرور عالی مست لہر  
 تہ سید کہ شہر واقفیت سرور  
 سید کہ ہا بن صاحب کمال او  
 سید حسین شہر دودہ شرف  
 تہ آں کہ شہر فلاں کسم !  
 والا گھر از الفرح واسطی کی شہر

## شجرہ زیدی واسطی از حضرت علی تا سید الوافرح واسطی

شجرہ زیدی واسطی از حضرت علی تا سید الوافرح واسطی  
 ہمیں بنان بنو زین ابی بکری  
 دھن کے اصل بنی بنو بکری  
 دختر کی کہ ناظر ہر زین زین  
 شہر کی کہ شہر خود یہ بخت را  
 فرزند ان کے فاسد کال عباس  
 تہا آدم آں کہ حسین تھے  
 تہا شمع محمد اسرار الی بیت  
 قلی کہ شہید تہا الا شالی شہر  
 سید محمد آں کہ جمال را مغان او  
 سید علی کہ برود عالم پناہ او  
 سید حسین شہر الی ان کہ کربت  
 سید علی کہ ازین منقش  
 سید حسین کہ از خوارج میان است  
 سید علی کہ شہر خود یہ بخت را  
 شادابی ہا گھمستان خلق تہ  
 سید کر سرور عالی مست لہر  
 تہ سید کہ شہر واقفیت سرور  
 سید کہ ہا بن صاحب کمال او  
 سید حسین شہر دودہ شرف  
 تہ آں کہ شہر فلاں کسم !  
 والا گھر از الفرح واسطی کی شہر

ما جادہ رخ سادات باہر

## منظوم نسب نامہ از سید محمد حسن خجندیہ (مصنف)

بطریقہ قصیدہ علامہ سید عبدالحلیم زبیری الداعی بلگرامی

سید ابراہیم زکریا کہ چنگار کارزار  
سید علی سمود تھے دنیا میں بے نظیر  
سید علی دیر تھے اولیٰ بگو تھا لقب  
سید محمد نام کہ در رسول کی جاں تھے  
سید علی کہ روئے تھے شمشیر ابدار  
الواجب ابراہیم تھے دنیا میں نامور  
تھے خوالہ کی سید سیادت میں نامور  
اسکونی جو غول ہیں سید بیدار پیر  
سید جواد ہیں اگر بہرست میں  
ماخو کے سید کے برائے نام تھے  
سید شاہ قتال تھے دس تک تھے  
سید شہاب الدین تھے ناز و نواز تھے  
بدن از نعم میں تھے پے شاہ کا طرح  
سید جمال اسم تھا داعی جیل تھے  
سید کمال شاہ تھے دنیا میں بالکل  
سید کریم منور عالم تھا و نشان  
سید کریم کو دین کی صورت جو مل گئی  
سید فرخ تھے منکر بالکل نیاز تھے  
سید آبرو سا تو کہ سالہ قافلہ  
انجام دیا کرتے تھے کار فضیلتی  
ہر جگہ میں عیاں تھی ایک شاہ کی جیدی  
ہر جہاں دکھائے ہیں دلاوری  
راس آئی تھی جن کو شہادت شادوری  
آئی تھی جن کے نام سے کن کو تفرقہ  
فتح کا نشان تھے گویا مغلہ سی  
مند سے شاہ تھا ہر شش کا فری  
مرد چہرے کے کہ تھے ہاں کجاوری  
تسوی کی بہار کی مشابہت فضوی  
شہر تھے دیار میں اولاد جیدی  
درب محال یہ تھے وہ شہر مندوی  
موشیت سے تھا پشہر آب پاشی  
جب کھل تھی آنکھ دیکھی تو گری  
نیر تھے کہ تھے کہ ہر خاوری  
ابن علی تھے آخر تھے اولاد سیدی  
جکی شاہ کے کسب کیا وہ شہری  
جال کی نہیں کر تھی بوی کی بزرگی  
تھی وہ کسی نری میں بھی شان بوری  
تھے ہم با سنی تقدس مسافر ی

## منظوم شجرہ طریقت سائے شریفیہ

باقدر علی و حسن یک کش  
خدیجہ عیسہ و حاد شاہ  
پیر حسن بود و روحانی شریف  
نظام و کسراج و علا و قدید  
جمعہ سماجی و محمود زین  
بشاہ بہار یک گوہر نثار  
بلادہ شاہ بشاہ نیاز  
کہ اسش بود شاہ شرف حسین  
بشانی فیمیں شمس الحسن  
طہر شمس بہشت  
ہر پیران چہشت

نیرت و صفات ہمائے خیریں  
یو آمد فضل از صحر مجید  
پستی حق و احسن محمد طہین  
بمقام حسین، قطب و فرید  
بشرف برزاق و رشاد حسین  
برآو باحد بفتح و مرکز  
بشاہ توکل علی مجاز ملاز  
الہی جان بودی خاضعین  
باحد ابرشاہ و فیمیں یک کل  
خدایا بکن  
ہم یک کہ یکم

نوفٹ

جانب ششادلی اسٹیشن صاحب

راکو کہ اسٹادلیں: یہ رحمت اللہ مائل

بانی اسکول، ڈھاکہ کربن کربن کربن

کوسا پٹھانیا کر تھے بی بی اسکی

علی گریں اولاد اسکی شریفیہ کے سرور

ہیں اور باریک رنگ ہیں اس وقت

ان کی فیض مام جاری ہے۔

۲۰۹

برادر خود مصنف

۲۸۱

منظوم فارسی نسب نامہ محمد جمیل انصاری الوبی حنفی مجبوری سیلانی  
مدارس مدرسو عالیہ کلکتہ

نوشہ نسب نامہ محمد جمیل محمد جمیل بن عبد الرحیم  
سنہ جد امجد اسب علی شہادت حیات میاں چوہدری  
دنیہ والہ الشیخ وہم غوث دال تہیم وکریم اللہ شیخ زلال  
ہر عبد اللہ ابن عبد اللہ اور ذریعہ شریعت عبد بن عبد بن عبد  
پس آں عبد قادر واکبر فرید بہم آں ہاشم وخواجہ سعد سعید  
ہر عبد اللہ بن عبد بن عبد بن عبد بن عبد بن عبد بن عبد  
عبد الملک ابن خواجه شرف وادب احمد وادب ہاشم وادب  
ابوالفضل ہاشم بنگلہ ست یال بہم ابوہریرہ شیخ اسماعیل دال  
پس ایں ہر خلیفہ عبد اللہ نام محمد شمس مشرف ووصوفی امام  
آن عبد اللہ کہ شیخ اسماعیل است زاولاد الہرب انصاری است  
نسب نامہ او شہر است دال برودت کہ شیخ ذبیح بچال  
آن عبد اللہ ابن محمد شمس علی و محمد و احمد بگو  
علی حمزہ و شیخ منصور دال ہست ابن الہرب آخر بچال

خدا یا آبا علی انصاریم

نوشہ وحنن تو گھنڈا رسم (از جمیل انصاری مدرکس)

۱۔ مکیات نعمت از شاہ نعمت اللہ صدیقی صفحہ ۱۹۱ تا ۱۹۲

تذکرۃ النہایہ صفحہ ۱۱ والسطحی رسالتی تذکرۃ النہای

صفحہ ۱۔ ۱۔ شیخ امیر علی متولی سلاسلہ

۲۔ خلیفہ عبد اللہ انصاری الوبی حنفی مجبوری (متولی سلاسلہ)

صفحہ ۱۔ ۱۔ نازلہ اساتذہ و الکلام

چنداری کی جگہ شہادت شادری  
محمد اکبر علی کہ اتھ ہی گھر کی تو گھری  
انکاس ڈیوڈ ڈالے تھی جو جہر کتری  
چاہتے تھے کہ دال مل جانے غری  
مست پینے شان میں مگر نہ چکاری  
ہر مارا شوہر و سخی ای کی ہادی  
چہ ان کی نسل آج بھی ایک ہی جہی  
بہرہ کہ تو تہا تہا سنا پنا شادری  
یہ شاعری انہی ہے کہ سہ سہ غنی دری

سپہیار بھین تھی جاں پر دی  
سید کی کوپ کے سر نہ نامہ تھا  
سیدان علی اب تو غرت میں جا پڑے  
سید قدرت علی کہ کن قدرت پرنا تھا  
رازش علی تھے علم و راسخین نامور  
خلیفہ علی کے گھر بچاں میں تلک تھا  
شیر علی بن مدلسے قناعت پرندہ  
چند کسی سید کلکتہ پریس میں تھے  
تو جوہر بچہ چلے گئے بر روت

۱۔ مریخ اسماعیل آباد کے نزدیک واقع ہے۔

۲۔ حضرت غالب کی روض سے معذرت کے ساتھ۔

۳۔ لکناؤ میں چیلاری کی جگہ میں برکتر علی نے ۳۰۰ سیکس ہائیوں کے ساتھ

۴۔ جلم شہادت نوش کیا۔

۵۔ مینا پنا دودھ لکھتے کا مشہور پیشان سلمان تھا۔









کوڑے سے اعلیٰ ٹریڈنگ حاصل کی۔ وہ ۱۹۵۵ء میں وفا کی حکومت میں آؤٹ آفیسر کے عہدہ پر متاثر ہوئے۔ آج کل کھڑے آؤٹ، نوکڑہ و عشرہ اسلام سے شکست ہیں۔

انہوں نے چار زبانوں میں شاعری کی ہے اور شاعری میں مندرجہ ذیل ان سے استفادہ حاصل کی ہے۔ ان کی ایک کتاب انگریزی ناولوں کا مجموعہ "پورٹریٹ آف پاکستان" ۱۹۵۹ء میں الریڈیانت سے ادا شدہ ہو کر منظر عام پر آچکی ہے۔ بقیہ تین کتابیں نیز طبع ہیں:

(۱) اخلاقیات (۲) گل گلستان (۳) اے گلوزری آف اسیٹری و گلڈن انڈیا (ب)

مختصر کلام

(محترم سید عباسی بالرائے کے مجموعہ کلام "آرٹسٹ پر منظوم تبصروں")

## آرٹسٹ

آرٹسٹ جانتا ہے کہ زندگی ایک کتاب  
رواد و زندگی کہ ہے منظوم انتساب  
ہر شعر ہر غزل کا دل پہ ہلچل ہے  
ہر ایک غزل سرسبز گویا کھلی کتاب  
پیشام آشتی ہے اعجاز عہد نو بھی  
مادی کی داستان ہے کہ قصہ پیشاب  
موت پر دھکے ہیں دوسرے گئے ہیں انک  
کس حیات انسان ہے داخل انساب

(افانہ صیگہ ای تجر و سحر نقیب)

شب کو سوچیں دیکھو اڑے ہوئے نقاب

(سید نجم الحسنی تجر و سحر نقیب)



وَلَا تَنْبَغِ لِلْإِنْسَانِ أَنْ يُبْصِرَ  
وَلَا يَنْبَغِ لِلْإِنْسَانِ أَنْ يُبْصِرَ

\*\*\*

## شعرا بارو

عزیز بارو سیّد عبدالرزاق نام تھا اور عزیز شخص۔ سید رحمت علی عتاد کے خلیفہ اکبر تھے۔ مولد مسکن محمد پور (بارو) مشہور گنگوڑ تھا۔ عزیز کے والد سید رحمت علی مکہ۔ بانی گورنمنٹ میڈیکل کالج بنارس تھے۔ راج بنیلی کے بھی بزرگ و عتاد رہے۔ علامہ میراٹ کی بڑی ٹہنٹ بھی اچھا تھی۔ یادگار کے مالک تھے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد میراٹ کی کالون متوجہ ہوئے اور نہر حاصل کی۔ مزاج میں مادی ہرجا اچھی سب کچھ کے عہدہ پر فائز تھے۔ عزیز کو شوخ کن سے بڑی دلچسپی تھی۔ ایک شوخ ملا سٹو جو سب بدر کرنے کے بھی ماموت بہتر بناتی ہے

منت مین و احسان کن باقی ہے

حیرت بارو سیّد زلی الدین نام تھا اور حیرت شخص۔ سید رحمت علی کے فرزند و لہند تھے مولد مسکن قصبہ بارو (گنگوڑ) تھا۔ ۱۹۵۵ء میں بارو میں ولادت ہوئی۔ ابتدائی تعلیم گھر میں مونی پھیڑا آکر شہر میں انکسٹریوٹر کرکری۔ فانی اور اردو میں اچھی دستگاہ حاصل کر۔ خصوصاً علم طب میں کمال حاصل کیا۔ وہ اپنے عہد کے طبیب مافوق تھے۔ یہ آئندہ کی کرکری کی حدت و ولادت سے بعض دوائیں بنا کر کرتے تھے اس میں پلازما پیلا کیا۔ اس کے علاوہ فنیاتی

سے بھی رغبت تھی۔

ساغر بارو سیّد ارشد زین نام اور ساغر شخص تھا۔ قصبہ بارو مولد کن تھا۔ پڑھائی کرکری میں مکات کرتے تھے۔ تقریباً ۱۹۵۵ء میں انشالہ میں انشالہ و زبانی علمی صلاحیت بڑی اچھی تھی۔ شاعری کا ذوق بڑا اچھا تھا۔ فی البدیہہ انشالہ کہتے تھے۔ دانش ور نوی کے معاصر تھے۔ اکثر داغ و جوی کے کلام میں اس انشالہ پر رد کرتے تھے۔ اس طرح داغ کے رنگ میں کافی غزلیں بھی جوگئیں۔

سید رشید شاہی صفحہ ۲۴۲ طابع شمال سنہ ۱۴۵۳ ۲۵ بزم سال سنہ ۱۳۹۱ تا ۱۴۰۱

سید شہزاد بہادر صفحہ ۲۴۹ تا ۲۵۱

داغ بڑی کا شعر ہے

کوئی ناموشال پرچھے ۱۷۱ سے قاصد تارینا  
تخلص داغ ہے وہ عاشقوں کے دل میں رہتے ہیں

تخلص ہے

تخلص میں اس شعر سے لگے ہیں ہر نثر دہر کے  
ہنس دہ داغ ہم عاشقوں کے دل میں رہتے ہیں

محمود دہلوی ملاحظہ ہو محترم نمبر ۲۷۷



قرتیکھروسی

سید قمر الدین نام قمر تخلص تھا۔ سید شام احمد غفار جگموسی کے مامی زادہ تھے۔  
مولدہ مسکنیہ گکھو (دو گھیر) تھا۔ اور دو تارکی اور دہلویں مہارت تھی۔ ہومیو پیتھ ڈاکٹر تھے اکتی پڑ  
میں مملکت کرتے تھے۔ ہومیو پیتھ ڈاکٹر تھے۔ چنانچہ قمر کو شعر و سخن سے بھی دلچسپی تھی۔ ایک مصلوبہ رسالہ "مشکوٰۃ قرآن"  
۱۹۱۷ء میں اشغال فرمایا۔ چنانچہ قمر کو شعر و سخن سے بھی دلچسپی تھی۔ ایک مصلوبہ رسالہ "مشکوٰۃ قرآن"  
دستیاب ہو چکا ہے۔ مدام اقبال کی تکمیل کے لئے شکوہ کے طرز پر لکھی تھی۔

نور کے دو اشعار ملاحظہ ہوں۔

ایک بھی بات نہیں بات ہے ایمان کی اب  
علم و ایمان ہوئے کس وقت کی فکر نہ ضرور

حافظ کی پوری

ابو صالح حافظ محمد عبد اللہ نام تھا۔ حافظ تخلص۔ آپ کا مولدہ مسکنیہ گکھو  
شکلی پور ضلع گکھو کا ہے۔ ان کے ابا کا مولدہ قادریہ آباد کے تھے جو سب اشعار مثنوی تھے۔ ابتدائی تعلیم  
گکھو پور ہوئی۔ اردو اور فارسی مثنوی زبانیں پر عبور رکھتے تھے۔ شعر و سخن سے دلچسپی تھی اور فری  
انجمن کہہ دیتے تھے۔ تیاس پات کے گکھو کراچی ہجرت کی جہاں ۱۹۳۷ء میں انتقال فرمایا: ان کے  
فرزند کاظم گرامی صاحبی گکھو عباس ہے جو عزت آباد کراچی میں قیام فرماتے تھے۔ دوسرے سید احمد پوری  
دہلوی میں سکونت پذیر ہیں جن کے فرزند سید امان اللہ شریف آباد دوسرے فیاض سید علیہ اللہ عالی  
ایم ایس پی ایچ ڈی صدر شہزادہ اور فارسی گکھو یوں درستی۔ پڑھیں۔

حافظ شکلی پوری کے پند اشعار غزل کے طور پر ملاحظہ ہوں  
شوق اندر سے اظہار خود آرائی کا آئینہ رکھتے ہیں وہ چشم تماشاں کا  
دست کا گڑ گڑ دل ہے بہار عیاض حافظ کہیں بھی ہیں املن ہے تہائی کا  
بنا والا کسی دنیا کو نہ دنت جو آئے عہد سے کوئے زمیں ہم

۱۷۱ شم سال صوفیہ ۱۲۷۷ء بمقام شمال صوفیہ ۱۲۷۷ء بمقام شمال صوفیہ ۱۲۷۷ء

۱۲۷۷ء بمقام شمال صوفیہ ۱۲۷۷ء بمقام شمال صوفیہ ۱۲۷۷ء



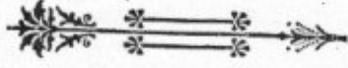
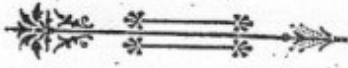
**عاجز صدیقی** شیخ حسین الحق نام اور اس جو شخص تھا آپ شیخ محمد حسین مدنی کے بڑے فرزند تھے۔ اور کافی وقت تک آغا علی الدین، انور سرائی، اکبر علی کے دارا حاجی و حیدر الحق مدنی کے حقیقی برادر تھے۔ شیخ حسین مدنی کے دارا افتخار الدین حسین تھے خاں تھے جن کے دارا دارا در نیم اللہ خاں شمس الملک پر رستہ کی پور (درد بھگے) اس خانوادہ کے مورث اعلیٰ تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت ابو بکر مدنی سے ملتا ہے۔ خان کا خانہ خطاب اب متروک ہو چکا ہے۔ موضع شمشلی پور رستہ کی پور کا مولد و سکون تھا۔ مآثر کی شادی علی نقیل حق اکبر الدین کی دختر سے ہوئی تھی جو لاہور فوت ہوئی۔ مآثر کا انتقال ۱۳۵۷ھ/ ۱۹۳۹ء بمیں ہوا۔ مآثر کو خیر سمن سے خاص خاص لگاؤ تھا۔

نور اللام: جید سلاسل نے سکڑا کے لئے دل بڑے مرضی مدعا کے لئے  
آسمان نے بھی تاک رکھا ہے ہم زہول ہی کو دغا کے لئے  
درد اپنا دوا کر کے گا آپ کو منت کرے شفا کے لئے  
خوب جی عمر کے ظلم کو طلب الم وقفت ہوں میں تیری جفا کے لئے  
اور بھی آویں سپا ہننے دالے میری تھیں کیا جتا کے لئے  
حالی چھپ چوری شاہ محبوب عالم نام قادیامی تھیں۔ شیخ پیر نظر محمد حق محمد بن عبد اللہ نور بن مولانا زید الدین کے فرزند تھے۔ شیخ پیر نظر محمد کی شادی شاہ عبداللہ شہید بن محمد حاجی شاہ و العظیم حاجی انجیری کی بیٹی کی ماہی زادی سے ہوئی تھی۔ حاجی داوید الی نسبت سے آقا آغا شہید کی اولاد میں اور ناناں نسبت سے فاروقی ہیں اس لیے کہ اصحاب کہم کہم کا سلسلہ نسب حضرت غزالی سے ملتا ہے۔ مسلمانین وقت کے قدر شناسی کے طور پر جاگیر جو کائنات عطا کیا تھا اس میں مویشی چرن پازہ شلے ساری کا گاؤں بھی تھا۔ دور دراز قادیام کے سبب یہ خانانہ جرنیشہ شلے ہو کر چرن پازہ میں آ گیا۔ چرن لہ شاہ شہید جگہ شری گائوں میں دفن ہیں۔ حاجی کی ولادت کا سال ۱۳۵۷ھ/ ۱۹۳۷ء قرار تھا۔ آپ کے مہر کی شادی ۱۳۵۷ھ میں ہوئی اور عزت اللہ نے آپ کی تربیت کی۔ آپ ایک اچھے شاعر تھے۔

ماہنامہ شمال صفحہ ۲۸۹ و آئینہ تربیت صفحہ ۲۶۲ طابور شمال صفحہ ۲۵

موجودہ آباد تھے۔ خاں پیر سید رسال مسعود خاں کے نام پر آباد ہوا تھا۔ آپ کے مورث اعلیٰ خاں پیر قاضی فرانسہ نقل مکانی کر کے گلزار باغ پٹنہ میں آئے۔ امام بادی جگہ نے اپنی قوم کو وہ سجد کی اہمیت تفویض کی۔

امام بادی جگہ کی شادی باقی تھی پورہ (سارن) سید شاہ حسن دانش کے خاندان کے ایک بزرگ میر الزکلب کے معزز و معتمد خاندان میں ہوئی تھی۔ میر الزکلب شہور زنا زاد شاہ گھر سادات باور سید حسین علی خاں اور سید عبداللہ خاں کے مہاجر تھے۔





## سید محمد حسن بخاری بلیاوی

(شجرہ نسب صفحہ ۱۲۷)

سید محمد حسن بخاری کے مورث اعلیٰ سید شاہ سیح الدین بخاری کی ولادت علاقہ حرمہ میں ہوئی تھی اور وفات علاقہ حرمہ میں ہوئی۔ بڑی، بیاض، شعلہ موٹیر، پیشانی کا مدار مربع خدائی ہے۔ وہ اردو و فارسی دونوں زبانوں میں شاعری کرتے تھے۔ ان کا تخلص حسن بخاری الیٰ کی چھٹی پشت میں پیدا ہوئے۔ سید کی ساتویں پشت میں تولد ہوئے تھے اور سید محمد حسن بخاری الیٰ کی چھٹی پشت میں پیدا ہوئے۔ سید شاہ سیح الدین بخاری کی فارسی غزلوں کا ایک مجموعہ اردو و اشعار کا ایک مجموعہ سترہ خانہ نامہ میں اب بھی موجود ہے۔

سید محمد حسن بخاری کی شاعری کا فن دراشت میں عطا ہوا ہے۔ وہ مولف کے ہم سبق رہے ہیں۔ اور ان سے درپیش تعلقات رہے ہیں۔  
فرد کلام سفیر ۲۲۴ پر دیکھیں۔

اولاد سید محمد حسن بخاری بلیاوی

- ۱۔ سید محمد محمود حسن
- ۲۔ سید پرویز حسن
- ۳۔ سید یاسین حسن
- ۴۔ سید فرید حسن
- ۵۔ سید محمد مزار حسن
- ۶۔ سید شریف حسن

نوٹ: ۱۔ سید شاہ سیح الدین حسن بخاری کا فخر کلام، شجرہ و احاطہ سفیر ۱۲۹ پر ملتا ہے۔  
(مؤلف)

بزم شمال صفحہ ۲ تا ۴

سید محمد حسن بخاری

۱۲۷۱ھ - پانچ آباد

ملک کالانی بڑی۔ کراچی

## فعل کا فن

(واقعات جگہ و نش)

تو نے گیب کو میری فزہ خزان  
مٹی نام والی کا ایک ایک نشان  
وفا ہم غمگین میں آتش کو کاں قضا  
خدا پرستی چنان ہوئی سرگداری  
لہلہ پرستی مظلوم کی آہ و زاری  
مریضوں کا ہر موصول کا ذکر و رضا  
ہمیں کی کسی نے بھی تشنگی نشان  
قیامت سے پہلے قیامت جراتی  
کہیں پر تو عصمت دہلی لگا تھی  
دم نزع دہلی نے پانی جو مانا  
کہیں نیر و خصوصیتوں پر مارا  
مصائب سے بچنے کی تہذیب تھی  
کہیں جسم بلب سے خون بھی نکالا  
کہیں شیر خواروں کو مارا گیا تھا  
کہیں جس نے مومن کو مومن سے بڑھ  
میرزا صلا وہ چال سٹ طراز  
الٹے کے شیطاں سے سہیل تھی  
فکرتہ دونوں میں بڑت نہیں تھی  
حقیقت میں تھا فزہ زنی بھی مجھ مارا  
ہر اک فعل ظالم کا تھا کا فن







## باب ۳۳ مملکت

مملکت دنیا کا قدیم ترین شہر ہے۔ یہ جتنا قدیم ہے اتنا ہی عظیم ہے۔

ہیوڈاؤم حضرت آدم کا پہلا مملکت تھی جو زمین جوہر سرزمین (دکھان) پر پورا جہاں پہاڑ کی چوٹی پر قائم تھا۔ اس کا نام مملکت کے لیے رکھا گیا ہے۔ جہاں پہاڑی نازک زین پارت کے لیے پہاڑی جاتے ہیں اس کی قریش حضرت علیؑ کا نام ہے۔ اس کا جوہر مملکت کی مملکت سے ہوتی ہے۔ یہ نیا چارہ این اللہ تعالیٰ ہمارا توفیق (۲۰۹) ہے۔

وفی الحدیث ان آدم اھبط بالھند علی جبل سرائند ویب وھبطن حولہ بحدۃ وابلیس اللعین بحدان والحدیۃ باھبطان

یہ حدیث ہے کہ آدم بنزدی سرزمین (دکھان) کے پہاڑ پر آئے۔ اس کے آگے اور آگے جاتے ہیں اور ابلیس میں اس کا نام سرزمین (دکھان) ہے۔ اس کے آگے اور آگے جاتے ہیں اور ابلیس میں اس کا نام سرزمین (دکھان) ہے۔

تیسرا۔ داسل مملکت کا قدیم نام تھا جس کی تصدیق جہاں کے ایک ایسے خزانہ جوہر لوہا پانی کے آگے سرزمین (دکھان) پر لایا گیا ہے۔

یعنی ہمت بدھنے کے لیے حضرت آدم جوہر سرزمین (دکھان) میں حضرت حواؑ میں شیطاں مملکت میں، سناپ ایلان میں اسٹھان میں اور سرزمین (دکھان) میں آگے اور آگے سب سے پہلے اولاد آدم نے بنی آباد کیا۔

مملکت میں تیار کردہ سرزمین آباد ہوتے ہیں۔ اس کی کثرت سفید کی تھی۔ دور سرائند مملکت کی اولاد سے تھا جوہر سرزمین (دکھان) میں مملکت کے مملکت میں خزانہ جوہر لوہا پانی کی آگے اور آگے جاتے ہیں اور ابلیس میں اس کا نام سرزمین (دکھان) ہے۔

نہرو میں دارا ہوتے تو انہوں نے مملکت کی آباد کیا۔

تیسرا۔ داسل مملکت کا قدیم نام تھا جس کی تصدیق جہاں کے ایک ایسے خزانہ جوہر لوہا پانی کی آگے سرزمین (دکھان) پر لایا گیا ہے۔

یعنی ہمت بدھنے کے لیے حضرت آدم جوہر سرزمین (دکھان) میں حضرت حواؑ میں شیطاں مملکت میں، سناپ ایلان میں اسٹھان میں اور سرزمین (دکھان) میں آگے اور آگے سب سے پہلے اولاد آدم نے بنی آباد کیا۔

مملکت میں تیار کردہ سرزمین آباد ہوتے ہیں۔ اس کی کثرت سفید کی تھی۔ دور سرائند مملکت کی اولاد سے تھا جوہر سرزمین (دکھان) میں مملکت کے مملکت میں خزانہ جوہر لوہا پانی کی آگے اور آگے جاتے ہیں اور ابلیس میں اس کا نام سرزمین (دکھان) ہے۔

امیر کی گھر کی طرف آگے مملکت کا جلد ۲۲ مسک کی دوسری طرف نے زمانے میں جوہر سرزمین (دکھان) پر پورا جہاں پہاڑ کی چوٹی پر قائم تھا۔ اس کا نام مملکت کے لیے رکھا گیا ہے۔

یہ حال آگے سے تین خزانہ جوہر سرزمین (دکھان) میں مملکت کے مملکت میں خزانہ جوہر لوہا پانی کی آگے سرزمین (دکھان) پر لایا گیا ہے۔

مملکت کا قدیم شہر تھا جسے اس نے فتح کیا۔

مملکت کا قدیم شہر تھا جسے اس نے فتح کیا۔

مملکت کا قدیم شہر تھا جسے اس نے فتح کیا۔

مملکت کا قدیم شہر تھا جسے اس نے فتح کیا۔

مملکت کا قدیم شہر تھا جسے اس نے فتح کیا۔

مملکت کا قدیم شہر تھا جسے اس نے فتح کیا۔

مملکت کا قدیم شہر تھا جسے اس نے فتح کیا۔

مملکت کا قدیم شہر تھا جسے اس نے فتح کیا۔

مملکت کا قدیم شہر تھا جسے اس نے فتح کیا۔

مملکت کا قدیم شہر تھا جسے اس نے فتح کیا۔

مملکت کا قدیم شہر تھا جسے اس نے فتح کیا۔

پہلے مہی جی کے دوسرے حشرے میں غیر متروکوں کے جاہلین نے قتلان میں اسلام لایا۔ پہلے پناہیہا قتلان میں گوردی سیدوں کا ایک خاندان آباد ہوا۔ کچھ عرصہ کے بعد کہوڑ میں تریشیوں کا ایک خاندان خزانہ سے آکر آباد ہوا تھا جس میں حضرت بہا الدین زکریا قلاتی تشریف لے گئے۔ تریشی حلال الدین تریشی قتلان میں حضرت زکریا قلاتی کے ہوان رسچہ۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلی کے دادا شیخ علی بریلوی میں تحصیل علم کے لیے آئے اور ابتدائی تعلیم محکم کے بہادر شریف نے گئے جو اس زمانہ میں مشرقی کا دارالعلوم دیر بند تھا۔ اسی لیے شاہجہان بادشاہ نے مالگیر کی تعلیم و تربیت کے لیے صوبہ بہار کے عالم دین تلامہن کو بلا لیا تھا اور حضرت شاہ سلطان حسین دہلی کو اپنے شہزادہ شہجہاں کا آلائش متروک کیا تھا۔ قتلان کے سلطان میرا ایک شہزادہ بھی پیشیت لکھا ہے۔

چہا سیدنا است تھو قتلان  
گوردی گرما گوردی گوردستان

### قتلان

خلفہ پاکیزہ قتلان دسند  
سہت تصویر برب و دیکھ ہند  
سہتے بھگت ان و خلتان نگر  
جلوہ خاک بھجنا زیدہ نظر  
یادوی آید سرا حوالے غنبد  
ایں زمین اذنیس شرب بہ ہند  
یادوی آید سرا حوالے غنبد  
ادخلام اشرف اکیم بہر جہد  
دورج ادا فہم حجازی مغریت  
ہم کہ در قتلان بقیہ پرست  
ساحلہ دل شیرینہ بار ہونان لالہ  
نقش پائے اپنی تاسم بر جہیں  
الوہیں گہرا در اسلا میان  
دو شہادت فتنہ چندستان  
تہا مستعد و ادب اپ مسفا  
مانہ است این سرزمین ادلیار

ایں مقدر کس فلک را لے کو گوار

از ہوا سے عصفربہلی عصفربہ دار  
(است قتلان)

فتح قتلان احمدی ہمدون والی قتلان تھا۔ مجاہدین یوسف کے حکم پر ستانہ مہم فوج لے کر محمد بن تاسم کی مدد کو آئے۔ چاہیں محمد بن ہمدون قبلی میں کس پہلے میں انتقال گئے ان کا سزار سید میں آج تک موجود ہے۔ یہی محمد بن ہمدون سندھ کے خاندانی قبیلہ کے سرور اعلیٰ تھے۔ یہ وہ صوبہ میں محمد بن تاسم نے قتلان فتح کیا تو اسے سونے کے بہت ہاتھ لگے۔ بہت کاوندن ۱۲۲۲ میں تھا۔ بلا فوجی کے سلطان آریہ ذیل مال غنیمت و دولت کے کشتی کے ذریعہ مجاہدین یوسف کے پاس عزت بھیجا گیا۔

۶۰۰ روڈ شاہی درہم قتلان کے بہت فائدہ میں سونے کے پائیس جیتے تھے بہت ۱۲۲۲ میں

کا تھا جو ۱۲۲۲ میں سونا کے برابر تھا جس کا وزن ۳۹۰۰ روشتال کے برابر تھا اور اس کی مالیت ۵۹۹۴۰۰ روڈ درہم تھی۔

تاریخ افغانستان ص ۹۰ پر درج ہے کہ:-

عبداللہ بن طاہر نے شنگی نے خلیفہ اندلہ کے پاس ۱۰۰۰ جواں و شیراز خراسان سے بھیجیں  
حالا کہ اس کے پاس چار ہزار عاریہ مغربہ پہلے سے موجود تھیں۔ جعفر برکی کی مال کے پاس ۴۰۰  
کینوڑی تھیں۔ خلیفہ ہارون الرشید کے پاس ۱۰۰۰ چارہ یہ وہ شیراز تھیں۔ میں ان قیمت لاکھوں چاند  
ہوئی تھی۔ خود جعفر برکی نے ایک کینوڑی ہزار درہم عریضہ دی تھی۔

### ایک دلچسپ قصہ

میتو نے اپنی تاریخ العقول جلد دوم ص ۱۸ پر ایک دلچسپ قصہ نقل کیا ہے:-  
”بعد از آنکہ گوردی نیرک و شہارزادہ اعداد و سراسرے بریدہ را بر مجاہد  
بن یوسف فرستادند تہ تبریز بن بازمانہ نیرک را گرفت و چوں باؤنیک  
جست زن نیرک گرفت؛  
”چہ نامان مرسوے؛ آگامان برسے کہ من ترا دوست بدارم و مرا کہ کفر نکشے  
و شاہی مرا گرفتے؛ چوں قہر این دشمن را شنید و اندے دوسرے جست  
و گرفت؛ چہ جایکہ می خواہی برود“



## وادی بالان

باب ۳۹

پہلو صبر ہمارے حوالے راہن اور جاہلرت میں تھے ہیں۔ چھ سو سال قبل سب میں میں مہرم کے بانی دودھاس میں ہیں اور چھ سو ست کے بانی گرت پر دھسنے بندہ مہرم کے آسرا آتھیں، ذات پات اور چھوٹ بھات کی تفریق کے خلاف آواز اٹھاتی تھی۔

جہین مت | جہین مت کا بانی دودھاس میں جہین تھا جسے "ہاریدہ یعنی بہادر بھی کہتے تھے بچے سو سال قبل سب سے بہادر کے علاوہ دیشالی میں اس کی ولادت ہوئی تھی۔ دیشالی کی آج کل مشافیر لڑکے ہیں اور جاتے ولادت خیاباں ٹھہر گاتی ہے جو پونہ سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ چھ سو سال قبل سبھی پہاں جھوڑے دیشالی تاگم تھا جبکہ شہری ریاست دہم میں ۵۰۰ ق م اور ایتھنز میں ۴۱۱ ق م وجود میں آئی۔ اسی سے پرتھو جاتے ہے لہذا ان سے ایک صدی قبل ہمارے جھوڑے لڑکے تھے جسے تہیم ترین کہہ سکتے ہیں۔

گوگم بدھ | گوگم بدھ کا زمانہ ۸۳ تا ۸۲ ق م تھا گوگم بدھ کیلے دستور میں پیدا ہوا جو بدھ کے سلطنت شمالی گھڑاری میں شامل تھا جو آج کل سلطنت خیاباں کی حدود میں شامل ہے۔ یہ گاہن سورہ بہار کے متعلق کیا گیا تھا جو شہر کے چھ میل جنوب میں لیلان ندی کے مغربی کنارے پر واقع ہے جو دنیا کے بدھ کے مقدس ترین مقامات میں شمار ہوتا ہے۔ اسی مقام پر پوپیل کے وقت کے نیچے گوگم بدھ کو رکن حاصل ہوا تھا۔

سلا سید رتنا فراسن گانی اور مولانا ابوالکلام آزاد کی رائے میں کیل کا مہربا غل ہے اسی لیے گوگم بدھ کو "دو انگلی کا گاہ" کہا گیا ہے جس کا مطلب ہے "بیکریل رائے"۔  
چالوکیہ کو گھم | ۴۳۰ قبل مسیح میں برہمنیہ کیستان چالوکیہ نے راجہ فیچا اور اتھ شاستریہ جی پھر راجہ کرنا جین کھیں وہ پانی پر کارہنے والا تھا وہ مشرقیہ کے اعلیٰ ترین خطاب سے زانا گیا جسکے اسے وزارت عظمیٰ کا منصب بھی پیش کیا گیا جسکے اس کے پیش دراز سکھ لہوان میں اپنی شہرہ فوٹ | اتھ شاستر کا اور ترمہر شان الفی حق نے کیا ہے۔

(راوی بالان صفحہ)

## سیدرشاہ یوسف گردیزی

سید افضل مہال الدین گردیزی ۱۵۷۵ء میں گدیز میں آئے تھے پہلے جو غزنی کے قریب واقع ہے۔ آپ کا والد ماجد: ناچا اور خدا رسیدہ تھیں۔ آپ نے بچپن ہی میں والد کے زیر سایہ مقامات سکون ملے کیے۔ آپ نے طلب جن کے لیے بنی، بنیلا، ستریز اور تاشقند کا سفر کیا کیا۔ والد کی انتقال کے بعد آپ حج و تہجد میں لگے۔ آپ سہاب اللہ تھے۔ آپ نے اپنے والد کے حکم پر ۱۵۷۵ء میں ۱۱ سال کی عمر میں مقام لودہ ہوئے۔ آپ صاحب کشف و کرامت زندگی تھے۔ اہل مقامات آپ کی کرامت کا اس وقت اندازہ ہوا جب آپ ایک شیر پر سوار ہو کر تاشقند آئے اور انہیں مقامات میں داخل ہوئے جس کی شہادت آپ کے مزید کہنے یہ شعور سے رہا ہے۔

سہ دانی سوار کثیر کردہ دست ملکدہ | ہندوستان یوسف میں جا کر کرکدہ  
یشا مورع دیا بخاری کا زمانہ تھا۔ آپ ان کے دست راست بن گئے۔ ان کے وصال پر آپ کو بہت دنگ پڑا۔ آپ زبان تروت و عہد میں گارانتے یا شد و ہارت میں۔ جہنم در جہنم لوگ آپ کے آتھ پر شرف باسلام ہوئے۔ یہ سلسلہ ۵۰ سال تک جاری رہا آپ کا مشہور مقامات میں لڑو روانہ کے قریب واقع ہے جو فی لیور کا نام لودہ ہے۔ مزار کے ارد گرد گدیزی مہال نامی آباد ہے۔

(مہال دیشان لوشی میر علی خان مولانا ۱۸۰۰ء)





## تفرقات

باب شش

### نادر شاہ ابدشاہ ایران اور سید خجابت خاں باہر کے درمیان کا معاملہ

جب سادات باہر کے برادرانہ بادشاہ گرد ملی کا ذوال آیا اور اس کے بعد چچہ کیے یہ سادات باہر جنگ جھینسی میں پہنچ کر ٹوٹے گئے تو ایک سال کے اندر محمد شاہ بادشاہ دہلی کی کنویریاں اور اقلانیہ کے سپہ سالار بادشاہ ایران ملی پر روناب کی سمیت ناول ہوا اس وقت بادشاہ کے اسراء میں سادات باہر میں سے صرف سید خجابت ملی خاں برادر لڑنے طلب الگ باقی رہ گئے تھے۔ نادر شاہ بادشاہ نے حذر اقلانیت اور شاہ سے سادات کا حال دریافت کیا۔ عرض شاہ گھیلانے سماعت کی برادری کا سال ستا اور سید خجابت ملی خاں کو ذکر کیا۔ نادر شاہ بادشاہ نے فرمایا ہم ان کو بھیجیں گے ان کو لڑائیے۔ خجابت ملی خاں نے شرط رکھی کہ میں سلام نہیں کروں گا۔ نادر شاہ نے منتظر کر لیا اور کہا کہ وہ سادات جی خاطر ہیں اگر وہ ایک مذہبی کی ترسناقت نہیں۔ چنانچہ یہ خجابت ملی خاں سلسلہ نادر شاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام دیکھ سے پیش کرتے چو کر سید خجابت ملی خاں کی۔ میں دلائل سے متسلل و تزلزل تھی۔ نادر شاہ نے پوچھا کہ لے سید خجابت پراسرار کفر کو کی "جواب میں عرض کیا "اگر جلد ہی پٹری تمام ہوئی تو حضور الگ سے آگے تہذیب نہ چڑھاتے" اگر وہ نادر شاہ بادشاہ سید خجابت ملی خاں کے منصب و منصب کے سبب خاموش رہا کرے کہے بغیر نہ سکے گا "فرسوس بادشاہ نے ان بنا دلوں کی تہذیب کی مہربانی نے تاریخ میں دہلی کے نام سلاطین کی مسطنت کو استکلام بخشا۔"

سید الخدیج رضا

اعلانیہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے بھی اپنے مخطوطات میں مندرجہ بالا کے تصریحات اور

کلمات کا ذکر کیا ہے۔ (تجلیات شرف ص ۱۱۱)

واضح بالالان بالان دروننگ کے منس دریافتوں میں دھویا بالان اور پھولی بالان میں جن کی وادوں پر دروننگ کا ایک بڑا علاقہ مشتمل ہے۔ (دانیالکو پٹیا بریٹانیکا جلد ۷ ص ۱۱۱) اسی لیے دروننگ کو عالم در پر وادی بالان کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

دیبا تے گنگرک اسی دیبا کے کڑے سستی پر شہر آباد ہے۔ لفظ گنگرک دراصل خندق ہا کی پہلی ہونی شکل ہے۔ اس دیبا کو خندہ بھی کہا گیا ہے۔ اس لیے کہ یہ بھی خشک نہیں ہوتا اور سال بہر یہاں طویل آبی گزرگاہ کا کام دیتا ہے۔

دیبا تے بالستی دیبا تے بالستی پر دروننگ شہر آباد ہے۔ لفظ "باگ" دراصل لفظ باغ کی جلیج ہونی شکل ہے۔ یہ دیبا کسی نام میں اس کے ایک ہیوت بڑے باغ کے وسط سے گزرتا تھا۔ جس کے

بارے میں ان سیکو پٹیا میں درج ہے کہ فضل بادشاہ اکبر اس کے حکم سے دروننگ میں اس کا ایک عظیم الشان باغ لگایا تھا جس میں ایک لاکھ لاکھ اسم کے صفت تھے۔ اس باغ کو گنگا باغ کہا جاتا تھا۔ (دانیالکو پٹیا بریٹانیکا جلد ۱۱ ص ۱۱۱) (ایڈیشن ۱۹۶۹ء)

دیبا تے کوسی دروننگ کے ہیوت سے دیبا دلی میں سے ایک کا نام کوسی ہے دروننگ اور دیگر کا علاقہ سا لہا سال سے ان تباہ کی سیلابوں کا نشانہ رہا ہے۔ چو دیبا تے کوسی کے مستقلاً اپنا ہوا تو بدلتے کے نتیجہ میں دفنا ہوتے دھبتے ہیں۔ (دانیالکو پٹیا بریٹانیکا جلد ۷ ص ۱۱۱)

والتونو حصہ پٹیا بریٹانیکا جلد ۱۱ ص ۱۱۱

سید الخدیج رضا

## علی وردی خاں

علی وردی کا اصل نام مرزا محمد علی تھا۔ اس کے والد کا نام مرزا محمد علی تھا اس کا دادا زید علی نسب تھا اور شہنشاہ اورنگ زیب کا رشتہ بھی تھا اس کے دودھی مغل منصب دار کے عہدہ پر فائز تھا۔ اس کا والد خراسان کے قزلباشی قبیلہ انشا سے تعلق رکھتے تھے۔ اسی نسبت سے شجاع الدین کی رشتہ دار تھیں۔ شجاع الدین مرشد علی جعفر خاں کا داماد تھا اور اسی کے نائب ہاتھ تھا۔

مرزا محمد علی اناسا اورنگ زیب سے مجبور کر کے شجاع الدین خاں کے دربار ملک لارز گیا وہاں دہا طینان بخش اور دادا زید خاں کے احواض میں اڑیہ کے زید الدین پر چٹاں توڑ کر دیا گیا۔ شاہ عالم محمد شاہ بادشاہ دہلی نے ۱۰۳۳ھ میں بہادر کو صوبہ بنگال سے اس کا قید کر لیا اور ملک بہا اس طرح صوبہ بہار کو نائب شجاع الدین کے زیر نگرانی آگیا ہوا اس وقت صوبہ بنگال کا صوبہ دار تھا بہا کی حکومت کے لیے اس کی فخر انتخاب علی وردی خاں پر پڑی اسے بہا کا نائب صوبہ دار مقرر کیا۔ اس نے منصب کے چند ہی روز پہلے اس کی چھوٹی دختر آرمینیکم کے بلوں سے ایک فرزند تولد ہوا جس کا نام مرزا محمد رکھا گیا جو آگے چل کر نواب سراج الدولہ کہلائے۔

### بچاؤ اور اس سے جنگ

علی وردی خاں خلیفہ آہ پتہ کرب سے پتہ بنالوں کی سرکری ترقیہ بندوں کی۔ بنالوں نے

بہار میں اودھم مچا کر کچی اور لٹ ماراں کا پیشہ بھی چکا تھا جس سے شہر کی جنگ تھے اس نے درجہ جنگ کے افتتاح میں کہہ کر پیشہ کر بنالوں کی سرکری کی اور بے حساب مال غنیمت پایا۔ پھر اس نے سرکری زمینوں کا تہ تیغ کیا۔ جنگی شہرت و زبرد کا شکار ہو کر حکم مقرر ہوا بلکہ اس نے ارات باؤگیان

ملہ علی وردی اسداں کا حکم دیا ۱۲۳۱ -

ملہ علی وردی اسداں کا عہدہ ۱۲۳۲ : ازرا کی نکلے تا۔

نصرت: علی وردی خاں کے دادا زیدی النسب تھے ورنہ ۱۰ شجروہ ارات ہند

کی جائداد خرید کر کچی علی وردی خاں نے قریب بھیج کر اس کو ملیے بنایا۔ دوسری طرف بکراؤں کو ملیے کرنے پر اپنی آجوبہ بندوں کی۔ یہ ایک جنگجو اور طاقتور ہندو طاقت تھی جس کا مرکز بنو سنہا بنو داہج صاحب تحصیل گیلو سرگرمی علی بنو گیلو میں واقع تھا۔ بکراؤں کے ظلم و ستم سے سادات سادہ خان جنگ آپ کے تھے انہوں نے خود شہر سادات کی جاگیر پر ٹہر کر قیس ساسی موضع کے مرکز پر بکراؤں کے ظلم و ستم کی خلاف ورزی کر کے بہادر پر پکارا۔ پھر بکراؤں کے قتال کے نتیجے میں جاگیر میں علی خاں کا اسیر رہا۔ آخر کار میر کر کے علی وردی خاں کے دربار میں حاضر رہی اور علی وردی خاں بکراؤں کی کشتی سے آگاہ کیا بکراؤں کا عزم اتنا بڑھ گیا تھا کہ وہ خود کیم خود متا سمجھنے لگے تھے۔ تقریباً دو تین شہر سے ان کی سرکشی جاری تھی کہ جو مال ماسباب دریائے گنگا کے ذریعہ منگھیرے گئے تا اس پر قبضہ کر لیتے تھے۔ لیوہلی باشندوں کی اپنا سامان تجارت مختلف شہروں تک لے جانے کے لیے بحری سائنوں پر چارو سالانہ اخراجات برداشت کرنے پڑتے تھے۔ ان کا لڑخا اور بہادر اور چوڑا سدا میر گیلو اس کا لڑخو لڑا جو اس سال کا تھا اس کا جانشین بہادر ہوا جس کے دوسرے زین الدین کا شہر بیکو ایک خوشنود بہادر اس نے مشرقی تہذیب کے بعد علی وردی خاں کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اور علی کے شہنشاہ اور بہادر کے موہلو کی طاقت قبول کر لی۔ سالانہ خرچہ طے ہوا جو باقی مصلک کے ساتھ ادا کیا جاتا رہا۔

### علی وردی خاں کی خود مختاری

۱۰۳۵ھ میں شجاع الدین خاں کا انتقال ہو گیا۔ اس کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا مرزا خاں

بنگال کے تخت پر بیٹھ گیا۔ اس میں جنگ پر بہا کی جو بی بی مرزا خاں مانگیا۔ میدان خاں کہتے ہی

علی وردی خاں بہادر بنگال کا خود مختار حکمران بن گیا۔

ملہ میر کر علی بنو شجاع الدین کے جانشین سید تھا اور اس کے تہا علی تھا۔

نصرت: شاہ خان علی وردی کی تہا بھی تھی اور میر کر الدین خاں اس کا سوتیلی بھائی۔ اس خاں کے بیٹے کا نام سدا علی تھا جس کی دختر علی بیگم کی شادی میر کر تہا سدا علی میر کر سے ہوئی تھی۔ یہ تہا سدا نے انگریزوں سے جنگ کا یہ صلہ کرنے کے لیے جنگ کی آخر کار بکری جنگ میں ادا کیا۔ یہ جنگ جنگ پلاسی کے بعد آخری جنگ ثابت ہوئی اس کے بعد ہندوستان لاشرکت غیرے انگریزوں کی حکمرانی میں آ گیا۔

علی درمی کی سراج الدلہ کو نصیحت

اور اس طرح مخاطب رہا :-  
 وفاء میں جس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے زلاب سراچہ کے دل کو مخاطب کیا

عزیز بن جوہلی کی حالت بڑھاپے کے صنف میں تبدیل ہو چکی ہے اد اب قفلے کے مہرے کا وقت قریب آ گیا ہے۔ خدا کے فضل سے میں نے ایک نہایت شاندار ریاست مٹی جان نشانی کے تہارے لیے مہیا کر دی ہے۔ اب تہارے لیے میرے انویں انفرادی میں کی کم کو صوبے دشمنوں کو زیر کرنے اور مدعوں کو سر بند کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ نیز یہ کہ برائیاں اور جانتا میاں دور کر کے تم کو اپنی رعایا کے خارج و مہرہ میں ہمدرد مصروف رہنا چاہیے۔ اتفاق کا نتیجہ خوش حال اور ثنائی کا نتیجہ بد حال ہے۔ اگر تم نے عوام کی خیر خواہی پر اس کی نیا د رکھی تو اپنی حکومت مستحکم رہے گی۔ میرے انویں قدم پر چلنا مگر تہارے دشمن کو زندگی ہو کسی قدم کا نقصان نہ پہنچا سکیں۔ اگر تم نے کینہ زداری اور خصومت کو راستہ اختیار کیا تو خوش حال کا باغ خواں رہیو ہو جائے گا ۱۱۱

یہ تھیں اس شخص کے کہان جو انتہائی معمولی درجے ترقی کر کے تین صوبوں، بنگال، بہار اور اڑیسہ کا بلا شرکت غیرے خود مختار حکمران بن گیا۔

**نواب علی وردی خاں کے روزانہ کے معمولات**

علی مدنی خاں سوزا کی زندگی میں بڑی باتا دو لگی کا عادی تھا اور وہ چھاپنے ا نہات کار کو اس طرح تقسیم کرتا تھا کہ اپنے سرکار منصبی کو پوری تجربہ سے انجام دے سکے۔ وہ خود مسرور سے دنگل پٹے اپنے انالسٹر جیوڈو تیا تھا اور خبر دیات سے تاریخ ہرگز نازا ادا دودو ظائف میں مشغول ہو جاتا تھا۔ نازہ خیر اکر نہ کے بعد وہ چند پند ہیچ اسباب کی صحبت میں لانی، ہوتا تھا۔ وہ اپنے دربار میں امر کو مدت کی انہام دیکھ سکے لیے۔ بیکہ مجر آتا تھا پھوہہ اپنے امیر ترم غیر جی اور خوافران کو بار بار ایا کو متع دیتا تھا۔ ان کو عرض داشتوں کو ر تحمل منات تھا اور وہ کب کو مناسب جوابات دیتا تھا۔ دو گھنٹہ کے بعد وہ خلوت لگا۔ یہ جلا جاتا تھا جہاں اس کے مخصوص چند اصحاب اور اقرب و کریم صحبت ہوتے تھے۔ پھر ایک گھنٹہ باں اشراق و قہار کیا جانیں کہ ایاں پل ہوتا تھا۔ وہ فیروز دارلنید

کونخا نذر لڑکھ لگ گئی۔

[illegible][illegible]



مالی بندوبست ممکن ہو سکیں اس قسم کے لوازمات کے جنگ کے لیے جو دیگر سے حاصل کی تھیں۔“  
خوش۔ حاجی مسلمان ستر عزم سرائے شیریں اہلدار لڑتے کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ  
ممکن ہے کہ لوہہ پین تانہیں اس کو توجب سے نہیں کہیر تکر بندوبستیں جو دیگر  
کی بنی ہوئی تھیں ان بہترین حصہ دار معافہ بندوبستوں سے کہیں بہتر ثابت ہوئیں  
جو کہ کسی کے استعمال کے لیے ہندوستان کی کسی بھی قبیلہ میں ادھر ہی اس وقت لگ رہے  
افسوس کی بات تھی جب انہوں نے گلشن کوئٹہ کے نزدیک ان کا اہم مقام  
کیا۔ ان کے چھان سب کے سب راج محل کے گنگ سلیمان کے تھے اور ان  
کی رعایات زیادہ پختہ تھیں۔

لکھنؤ میں ایک فرانسیسی بریگ ان دن جس نے پچھلے بائیس سال گزرنے  
کی فائزیت میں بڑا نام پیدا کیا تھا۔ اس نے ایک کاخ کو لا تھا جہاں وہ  
پستول اور ہتھیاروں سے دار بند تھیں تاکہ اگر کوئی گھوڑے اور ان کے دونوں  
اعتبار سے ان بہترین اسلحہ سے جو لہر پڑے آتے تھے بہتر کوئی تھی۔ ان  
کا مقصد بارہ سو بار پوچھا ہے اور سب کی یہی رائے ہے۔

سادات بارہ کے بارے میں تو اب میر تقی میر کا قصہ راز و نیاز کا تہجد  
فراموش ہو کر قائم ہو رہا ہے۔ بارہ و بارہ، اور شاہزاد خان کا ایک ہمسفر اور ہم نسب  
تھا داؤد طوطی پر دھڑکی کرتا ہے کہ اگر سادات نے حالات کو نہ جھانپ لیا ہوتا تو ان کی جائیں اور  
حوت محفوظ نہ رہتیں۔

مرزا عبدالقادر بیدل عظیم آبادی کے اشعار اور ان کے جواب

مرزا عبدالقادر بیدل عظیم آبادی آصف جاہ اول کے آقا تھے۔ انہوں نے سادات

بارہ و بارہ کے بارے میں ایک قصہ کہا ہے۔ اس کے جواب میں یہ مملکت اللہ بے خبر بگلائی نے

سے سیانہ بادشاہ گروستہ، شہ سیانہ اور شاہ گروستہ،  
فوج، قزاق، تاشکندار و دیگر آدمی سب نامہ لک کے سے نیری الاسطی و مرزا میرزا بیدل  
محکوت پورہ ہارادی سب کمال الدین ترقی تھی کی دشمنی کا اعلان کیا۔ مرزا بیدل پورہ

محلے لا شتر تھے۔ کبھی کبھی وہ بدبختی نہیں لڑائیں تاکہ رکنے کی گرائی کرنا تھا اور اپنے خاندان  
کو لکھا پکھلے کی فوجی ترکیبیں سمجھا آتا تھا۔ تہاؤں کی شتر قدامت موجودگی کے بدبختی کبھی لکھا نہیں  
کیا تھا۔ محلے کے بعد وہ سادات کی خدمت سے لطف اندوز ہوتا تھا۔ اس کے مخالفین  
کی مامور شاہی میں ایک مختصر فوجی سی جھکی رہتا تھا وہ دہرے ایک بجے اٹھ بیٹھا تھا اور لوہہ نازاں  
باداؤد ترقی ان کا ایک تیارہ تیار کرتا تھا۔ پانی کا ایک کڑوہ جس کو کوم کے مطابق شروع و ابرف  
یہ ٹھنڈا کیا جاتا تھا اس کی پیاس کھانے کو کافی ہوتا تھا۔ چوتھو دیندار اور ملازم بار بار یہ کہنے  
جاتے تھے۔ وہ ان میں سے ہر ایک کا حسب راز تہ تیہ مست کرتا تھا۔ ان خلاف کر کے شخصت ہوتے جاتے  
کے بعد وہ پورے دو گھنٹے مسلسل مملکت پر غور کر کرتا تھا۔ بذات کی آمد پر وہ فلاؤ شپ میں مملکت  
کرتا تھا جس کے بعد اس کی بھی، سرکار لادو کی، بیگم اور اس کے خاندان کی دیگر بیگمات اس کے  
حضر ہوتی تھیں۔ سادات کے وقت وہ صرف کچھ میل اور ٹھنڈا پانی ان بیگمات کے ساتھ لکھا آتا تھا۔ اس کے  
حاشا شتر کے اختتام پر وہ سولے چلا جاتا تھا۔ قصہ گراں کو سکون بخش غرض سے سلا دیتا تھا اور رعایات  
کرتے والے سادہ سیادت بیدل اور مستدر ہتھے تھے۔

علی وردی کے دور میں اجناس کی قیمتیں

نام اشیاء	قیمت
۱۔ ایک باسحق چاول	اردو میں ۱۰۰ روپے
۲۔ تھوڑا سی چاول	اردو میں ۵۰ روپے
۳۔ گھیوں (دھو)	اردو میں ۲۰ روپے
۴۔ جو	اردو میں ۸ روپے
۵۔ تیل سرسوں دھو	اردو میں ۱۲ روپے
۶۔ گھی دھو خالص	اردو میں ۱۵ روپے

علی وردی کے دور میں صنعتی ترقی

علی وردی کے دور میں ہندوستانی سازی کے لیے وہ ایک شہر مرکز تھی۔ یہیں کی بنی ہوئی  
ایک ہندوستانی علی وردی کے استعمال میں تھی۔ کچھ اور لوہا یہ تہا سہارے۔ ہندی تہا سہارے



بھی ایک فقہ لکھا ہے محمد بن زید۔

بیدل عظیم آبادی۔

دیدہ کرچہ بادشاہ گرامی کردند صد ہمدردغا از در خواہی کردند

تاریخ چاد خرد مجسمہ قسمرورد سادات بستہ نیک برای کردند

بیقر نگاہی۔

بادشاہ مجتبیٰ انجمنہ شایہ کردند از دست حکیم انجمنہ آئید کردند

بقراط خرد و شاد تاریخ ازشت سادات دواشتر انجمنہ بایہ کردند

اردن بان کے ایک شاعر نے بھی کہا ہے۔

نسرین سیرگ گزیرہ عین کشن قنا

سادات سے کہ نیک خرامی اس نے



# السلام علیکم وعلیٰ آئیں

دانی کی بنیاد اللہ کا خوف (دین نبوی)



## علامہ سناظرا حسن گیلانی اور طاہر رشید صفدر حسین گیلانی

(شجرہ نسب صفدر حسین)

طاہر رشید صفدر حسین گیلانی بادل شاہ گیسو ۲۹ پر پڑنا تے ہیں۔

”علامہ فریادئے مناظر حسین گیلانی کا اصل یہ جرات کہ وہ تمام عمر خود کو سادات باہرہ کی جھڑی

شاخ سے منسوب کہ سناظرا کا کام کوشش میں مصروف ہے اور پھر نظر ہم کہ کون کونسا ادا

کرنے کے خیال سے نہیں یا عمل دیکھتے بغیر اپنے شصتہا دکانی ملازمین اس طرح پچھلا چلائے

میں مصروف ہے کہ ترکہ شاہ ولی اللہ میں جہاں اس بات کا کوئی مکمل دھکا سادات باہرہ

سے اس طرح تہراڑنا تے ہیں۔

”مخل حکومت بھی بدو عالمگیری کے بعد فتوں کے میں طوفان میں گھر گئی تھی جانے والے جانتے

ہیں کہ باہرہ سے جتنے سیداب کسان کا سرچشمہ بھی اندر ہی تھا جس کا انشا در طول ہے۔

ادعام طور سے تاروخ کی کتاب میں مسطور ہے۔ میرا اشارہ اس اندر دنی نقشے کی طوط ہے

جس کی تعمیر عالم گیلانی سادات باہرہ کے نقشے سے کی جاتی ہے۔“

”مذکرہ شاہ ولی اللہ صفحہ ۱۲۸“

جواب :- قطع نظر اس امر کے کہ سادات باہرہ کے سیاسی حقائق کے بارے میں علامہ سناظرا حسن

گیلانی نے خیالات کچھ بھی ہوں حقیقت یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ علامہ سناظرا حسن گیلانی

سادات باہرہ کی شاخ سادات باہرہ سے تعلق رکھتے تھے اور رشید ابراہیم خاں کی اولاد ہونے کے لحاظ

طاہر رشید صفدر حسین گیلانی کے ہمہ جہتے علامہ بولان کا مکمل شجر و نسب صفدر

حسین سے خیال میں اختلائی مسلک یا عقیدت یا کسی تقریبات سے نسبت تبدیل نہیں ہوتا سادات

باہرہ ہی باہرہ جو دیارہ ترستی مسلک رکھتے ہیں۔ طاہر رشید صفدر حسین گیلانی کے ہمہ جہتیں دیکھ کر

ساحب نے ہوا سید ابراہیم خاں کے برادر رشید علی سوداگان کا پر پڑنا یا جو تارخی حقائق کے خلاف ہے۔

شجرہ علامہ بولان صفحہ ۱۲۸

## راجہ رام نرائن موزولن (موتی علی شاہ)

راجہ رام نرائن موزولن دلیان لگ کے بیٹے تھے۔ ان کا آبائی وطن موضع کشن پور ضلع سہسہلس تھا۔ تاریخ ہندیوں کی بڑی شہرت ہے۔ مختلف قوموں پر قابض ہونے کے بعد صوبہ بہار کے نائب ناظم برہمچے اور منظر آباد و بہار پر فراں دہائی کرتے تھے۔ ان کی صوبہ داری ۱۹۱۱ء تا ۱۹۱۵ء مطابق ۱۲۵۵ھ تا ۱۲۵۹ھ دہری۔ رنگ لال نواب علی دہری خاں جہاں جنگ کے عرصہ ۱۱۱۹ھ تا ۱۱۵۵ھ یعنی ۳۶ سال تک حکومت میں رہے۔ رام نرائن لال قریباً جگہ کے پردہ دہ تھے۔ وہ اپنے والد کی جگہ دلیان بھی رہ چکے تھے۔ لاکھ بانی مسلم صوبہ بہار، عظیم آباد کے سرے کے بعد یہ صوبہ دار مقرر ہوئے۔

نائب کے جیتنے ہی میں لاکھ صوبہ داری میں کئی خوفناک واقعے نہیں ہوا۔ نواب مذکور کے سے بعد لاکھ نور سراج الدولہ کو لکھ بنگال و بہار والٹر ہوا۔ نواب سراج الدولہ کا جنم ۱۱۶۹ھ تا ۱۲۵۶ھ تھا۔ اس نے ختم عہد میں ویرا اور قلعہ کی حالت ناگتہ بہت تھی۔ طرف تعیش، انفرادی و راجا اور سازشوں کا ہزار گرو تھا۔ عیب سراج الدولہ نے دانی پور کی حرکت جگہ کے خلاف پڑھا لکھی تو لاکھ رام نرائن لال نے عظیم آباد کی فوج کے ساتھ نواب کی مدد کی۔ نواب سراج الدولہ کا عیب چھڑنے لگا۔ عیب میں میر جعفر کی سازش کے سبب شکست کھا گئے۔ اور جان بچا کر لکھنؤ روانہ ہوئے۔ لاکھ میں گرو نرائن کرپور جعفر کے بیٹے کے پاس پہنچا یا گیا جس نے بیداری سے قتل کر دیا۔ لکھ نواب کی ماں، خاں، بھائی اور مصمم بچوں کو بھی قتل کر دیا۔ یہ واقعہ ۱۲۵۷ء کو ہوا۔ رام نرائن سراج کی اکل مدد کر کے اور علی بھی انگریزی فوج عظیم آباد میں تھیں ہوئی۔ ملا رام نرائن نے اسی موقع کے لیے کہا ہے۔

میر جعفر بنگال صادق لاکھ ننگ ملت ننگ بھٹی ننگ دلی ننگ دلی

خزانہ عالی گوہر تانی کے بعد شاہ عالم کے عہد سے بادشاہ ہندوستان۔ عیب بادشاہ عظیم آباد چیتھ تو راجہ رام نرائن اور میرن انگریزوں سے مل گئے۔ جگہ بہن۔ انگریز جیت گیا۔

ملا رام نرائن اور دادا بھائی لاکھ لاکھ ۱۲۲۰ تا ۱۲۳۰ سال میر لاکھ خیرن جلد دوم صفحہ ۱۲۳

انگریزوں نے عہد اکبر میں جو نگر موزول کو دیا اور یہ قاسم کو سرنند قاسم بہار، بنگال اور اڑیسہ کی اس کو عطا کی۔ میر قاسم کا جنم ۱۱۷۸ھ مطابق ۱۲۶۱ء۔ ۱۲۷۱ء۔ ۱۲۸۱ء۔ ۱۲۹۱ء۔ ۱۳۰۱ء۔ ۱۳۱۱ء۔ ۱۳۲۱ء۔ ۱۳۳۱ء۔ ۱۳۴۱ء۔ ۱۳۵۱ء۔ ۱۳۶۱ء۔ ۱۳۷۱ء۔ ۱۳۸۱ء۔ ۱۳۹۱ء۔ ۱۴۰۱ء۔ ۱۴۱۱ء۔ ۱۴۲۱ء۔ ۱۴۳۱ء۔ ۱۴۴۱ء۔ ۱۴۵۱ء۔ ۱۴۶۱ء۔ ۱۴۷۱ء۔ ۱۴۸۱ء۔ ۱۴۹۱ء۔ ۱۵۰۱ء۔ ۱۵۱۱ء۔ ۱۵۲۱ء۔ ۱۵۳۱ء۔ ۱۵۴۱ء۔ ۱۵۵۱ء۔ ۱۵۶۱ء۔ ۱۵۷۱ء۔ ۱۵۸۱ء۔ ۱۵۹۱ء۔ ۱۶۰۱ء۔ ۱۶۱۱ء۔ ۱۶۲۱ء۔ ۱۶۳۱ء۔ ۱۶۴۱ء۔ ۱۶۵۱ء۔ ۱۶۶۱ء۔ ۱۶۷۱ء۔ ۱۶۸۱ء۔ ۱۶۹۱ء۔ ۱۷۰۱ء۔ ۱۷۱۱ء۔ ۱۷۲۱ء۔ ۱۷۳۱ء۔ ۱۷۴۱ء۔ ۱۷۵۱ء۔ ۱۷۶۱ء۔ ۱۷۷۱ء۔ ۱۷۸۱ء۔ ۱۷۹۱ء۔ ۱۸۰۱ء۔ ۱۸۱۱ء۔ ۱۸۲۱ء۔ ۱۸۳۱ء۔ ۱۸۴۱ء۔ ۱۸۵۱ء۔ ۱۸۶۱ء۔ ۱۸۷۱ء۔ ۱۸۸۱ء۔ ۱۸۹۱ء۔ ۱۹۰۱ء۔ ۱۹۱۱ء۔ ۱۹۲۱ء۔ ۱۹۳۱ء۔ ۱۹۴۱ء۔ ۱۹۵۱ء۔ ۱۹۶۱ء۔ ۱۹۷۱ء۔ ۱۹۸۱ء۔ ۱۹۹۱ء۔ ۲۰۰۱ء۔ ۲۰۱۱ء۔ ۲۰۲۱ء۔ ۲۰۳۱ء۔ ۲۰۴۱ء۔ ۲۰۵۱ء۔ ۲۰۶۱ء۔ ۲۰۷۱ء۔ ۲۰۸۱ء۔ ۲۰۹۱ء۔ ۲۱۰۱ء۔ ۲۱۱۱ء۔ ۲۱۲۱ء۔ ۲۱۳۱ء۔ ۲۱۴۱ء۔ ۲۱۵۱ء۔ ۲۱۶۱ء۔ ۲۱۷۱ء۔ ۲۱۸۱ء۔ ۲۱۹۱ء۔ ۲۲۰۱ء۔ ۲۲۱۱ء۔ ۲۲۲۱ء۔ ۲۲۳۱ء۔ ۲۲۴۱ء۔ ۲۲۵۱ء۔ ۲۲۶۱ء۔ ۲۲۷۱ء۔ ۲۲۸۱ء۔ ۲۲۹۱ء۔ ۲۳۰۱ء۔ ۲۳۱۱ء۔ ۲۳۲۱ء۔ ۲۳۳۱ء۔ ۲۳۴۱ء۔ ۲۳۵۱ء۔ ۲۳۶۱ء۔ ۲۳۷۱ء۔ ۲۳۸۱ء۔ ۲۳۹۱ء۔ ۲۴۰۱ء۔ ۲۴۱۱ء۔ ۲۴۲۱ء۔ ۲۴۳۱ء۔ ۲۴۴۱ء۔ ۲۴۵۱ء۔ ۲۴۶۱ء۔ ۲۴۷۱ء۔ ۲۴۸۱ء۔ ۲۴۹۱ء۔ ۲۵۰۱ء۔ ۲۵۱۱ء۔ ۲۵۲۱ء۔ ۲۵۳۱ء۔ ۲۵۴۱ء۔ ۲۵۵۱ء۔ ۲۵۶۱ء۔ ۲۵۷۱ء۔ ۲۵۸۱ء۔ ۲۵۹۱ء۔ ۲۶۰۱ء۔ ۲۶۱۱ء۔ ۲۶۲۱ء۔ ۲۶۳۱ء۔ ۲۶۴۱ء۔ ۲۶۵۱ء۔ ۲۶۶۱ء۔ ۲۶۷۱ء۔ ۲۶۸۱ء۔ ۲۶۹۱ء۔ ۲۷۰۱ء۔ ۲۷۱۱ء۔ ۲۷۲۱ء۔ ۲۷۳۱ء۔ ۲۷۴۱ء۔ ۲۷۵۱ء۔ ۲۷۶۱ء۔ ۲۷۷۱ء۔ ۲۷۸۱ء۔ ۲۷۹۱ء۔ ۲۸۰۱ء۔ ۲۸۱۱ء۔ ۲۸۲۱ء۔ ۲۸۳۱ء۔ ۲۸۴۱ء۔ ۲۸۵۱ء۔ ۲۸۶۱ء۔ ۲۸۷۱ء۔ ۲۸۸۱ء۔ ۲۸۹۱ء۔ ۲۹۰۱ء۔ ۲۹۱۱ء۔ ۲۹۲۱ء۔ ۲۹۳۱ء۔ ۲۹۴۱ء۔ ۲۹۵۱ء۔ ۲۹۶۱ء۔ ۲۹۷۱ء۔ ۲۹۸۱ء۔ ۲۹۹۱ء۔ ۳۰۰۱ء۔ ۳۰۱۱ء۔ ۳۰۲۱ء۔ ۳۰۳۱ء۔ ۳۰۴۱ء۔ ۳۰۵۱ء۔ ۳۰۶۱ء۔ ۳۰۷۱ء۔ ۳۰۸۱ء۔ ۳۰۹۱ء۔ ۳۱۰۱ء۔ ۳۱۱۱ء۔ ۳۱۲۱ء۔ ۳۱۳۱ء۔ ۳۱۴۱ء۔ ۳۱۵۱ء۔ ۳۱۶۱ء۔ ۳۱۷۱ء۔ ۳۱۸۱ء۔ ۳۱۹۱ء۔ ۳۲۰۱ء۔ ۳۲۱۱ء۔ ۳۲۲۱ء۔ ۳۲۳۱ء۔ ۳۲۴۱ء۔ ۳۲۵۱ء۔ ۳۲۶۱ء۔ ۳۲۷۱ء۔ ۳۲۸۱ء۔ ۳۲۹۱ء۔ ۳۳۰۱ء۔ ۳۳۱۱ء۔ ۳۳۲۱ء۔ ۳۳۳۱ء۔ ۳۳۴۱ء۔ ۳۳۵۱ء۔ ۳۳۶۱ء۔ ۳۳۷۱ء۔ ۳۳۸۱ء۔ ۳۳۹۱ء۔ ۳۴۰۱ء۔ ۳۴۱۱ء۔ ۳۴۲۱ء۔ ۳۴۳۱ء۔ ۳۴۴۱ء۔ ۳۴۵۱ء۔ ۳۴۶۱ء۔ ۳۴۷۱ء۔ ۳۴۸۱ء۔ ۳۴۹۱ء۔ ۳۵۰۱ء۔ ۳۵۱۱ء۔ ۳۵۲۱ء۔ ۳۵۳۱ء۔ ۳۵۴۱ء۔ ۳۵۵۱ء۔ ۳۵۶۱ء۔ ۳۵۷۱ء۔ ۳۵۸۱ء۔ ۳۵۹۱ء۔ ۳۶۰۱ء۔ ۳۶۱۱ء۔ ۳۶۲۱ء۔ ۳۶۳۱ء۔ ۳۶۴۱ء۔ ۳۶۵۱ء۔ ۳۶۶۱ء۔ ۳۶۷۱ء۔ ۳۶۸۱ء۔ ۳۶۹۱ء۔ ۳۷۰۱ء۔ ۳۷۱۱ء۔ ۳۷۲۱ء۔ ۳۷۳۱ء۔ ۳۷۴۱ء۔ ۳۷۵۱ء۔ ۳۷۶۱ء۔ ۳۷۷۱ء۔ ۳۷۸۱ء۔ ۳۷۹۱ء۔ ۳۸۰۱ء۔ ۳۸۱۱ء۔ ۳۸۲۱ء۔ ۳۸۳۱ء۔ ۳۸۴۱ء۔ ۳۸۵۱ء۔ ۳۸۶۱ء۔ ۳۸۷۱ء۔ ۳۸۸۱ء۔ ۳۸۹۱ء۔ ۳۹۰۱ء۔ ۳۹۱۱ء۔ ۳۹۲۱ء۔ ۳۹۳۱ء۔ ۳۹۴۱ء۔ ۳۹۵۱ء۔ ۳۹۶۱ء۔ ۳۹۷۱ء۔ ۳۹۸۱ء۔ ۳۹۹۱ء۔ ۴۰۰۱ء۔ ۴۰۱۱ء۔ ۴۰۲۱ء۔ ۴۰۳۱ء۔ ۴۰۴۱ء۔ ۴۰۵۱ء۔ ۴۰۶۱ء۔ ۴۰۷۱ء۔ ۴۰۸۱ء۔ ۴۰۹۱ء۔ ۴۱۰۱ء۔ ۴۱۱۱ء۔ ۴۱۲۱ء۔ ۴۱۳۱ء۔ ۴۱۴۱ء۔ ۴۱۵۱ء۔ ۴۱۶۱ء۔ ۴۱۷۱ء۔ ۴۱۸۱ء۔ ۴۱۹۱ء۔ ۴۲۰۱ء۔ ۴۲۱۱ء۔ ۴۲۲۱ء۔ ۴۲۳۱ء۔ ۴۲۴۱ء۔ ۴۲۵۱ء۔ ۴۲۶۱ء۔ ۴۲۷۱ء۔ ۴۲۸۱ء۔ ۴۲۹۱ء۔ ۴۳۰۱ء۔ ۴۳۱۱ء۔ ۴۳۲۱ء۔ ۴۳۳۱ء۔ ۴۳۴۱ء۔ ۴۳۵۱ء۔ ۴۳۶۱ء۔ ۴۳۷۱ء۔ ۴۳۸۱ء۔ ۴۳۹۱ء۔ ۴۴۰۱ء۔ ۴۴۱۱ء۔ ۴۴۲۱ء۔ ۴۴۳۱ء۔ ۴۴۴۱ء۔ ۴۴۵۱ء۔ ۴۴۶۱ء۔ ۴۴۷۱ء۔ ۴۴۸۱ء۔ ۴۴۹۱ء۔ ۴۵۰۱ء۔ ۴۵۱۱ء۔ ۴۵۲۱ء۔ ۴۵۳۱ء۔ ۴۵۴۱ء۔ ۴۵۵۱ء۔ ۴۵۶۱ء۔ ۴۵۷۱ء۔ ۴۵۸۱ء۔ ۴۵۹۱ء۔ ۴۶۰۱ء۔ ۴۶۱۱ء۔ ۴۶۲۱ء۔ ۴۶۳۱ء۔ ۴۶۴۱ء۔ ۴۶۵۱ء۔ ۴۶۶۱ء۔ ۴۶۷۱ء۔ ۴۶۸۱ء۔ ۴۶۹۱ء۔ ۴۷۰۱ء۔ ۴۷۱۱ء۔ ۴۷۲۱ء۔ ۴۷۳۱ء۔ ۴۷۴۱ء۔ ۴۷۵۱ء۔ ۴۷۶۱ء۔ ۴۷۷۱ء۔ ۴۷۸۱ء۔ ۴۷۹۱ء۔ ۴۸۰۱ء۔ ۴۸۱۱ء۔ ۴۸۲۱ء۔ ۴۸۳۱ء۔ ۴۸۴۱ء۔ ۴۸۵۱ء۔ ۴۸۶۱ء۔ ۴۸۷۱ء۔ ۴۸۸۱ء۔ ۴۸۹۱ء۔ ۴۹۰۱ء۔ ۴۹۱۱ء۔ ۴۹۲۱ء۔ ۴۹۳۱ء۔ ۴۹۴۱ء۔ ۴۹۵۱ء۔ ۴۹۶۱ء۔ ۴۹۷۱ء۔ ۴۹۸۱ء۔ ۴۹۹۱ء۔ ۵۰۰۱ء۔ ۵۰۱۱ء۔ ۵۰۲۱ء۔ ۵۰۳۱ء۔ ۵۰۴۱ء۔ ۵۰۵۱ء۔ ۵۰۶۱ء۔ ۵۰۷۱ء۔ ۵۰۸۱ء۔ ۵۰۹۱ء۔ ۵۱۰۱ء۔ ۵۱۱۱ء۔ ۵۱۲۱ء۔ ۵۱۳۱ء۔ ۵۱۴۱ء۔ ۵۱۵۱ء۔ ۵۱۶۱ء۔ ۵۱۷۱ء۔ ۵۱۸۱ء۔ ۵۱۹۱ء۔ ۵۲۰۱ء۔ ۵۲۱۱ء۔ ۵۲۲۱ء۔ ۵۲۳۱ء۔ ۵۲۴۱ء۔ ۵۲۵۱ء۔ ۵۲۶۱ء۔ ۵۲۷۱ء۔ ۵۲۸۱ء۔ ۵۲۹۱ء۔ ۵۳۰۱ء۔ ۵۳۱۱ء۔ ۵۳۲۱ء۔ ۵۳۳۱ء۔ ۵۳۴۱ء۔ ۵۳۵۱ء۔ ۵۳۶۱ء۔ ۵۳۷۱ء۔ ۵۳۸۱ء۔ ۵۳۹۱ء۔ ۵۴۰۱ء۔ ۵۴۱۱ء۔ ۵۴۲۱ء۔ ۵۴۳۱ء۔ ۵۴۴۱ء۔ ۵۴۵۱ء۔ ۵۴۶۱ء۔ ۵۴۷۱ء۔ ۵۴۸۱ء۔ ۵۴۹۱ء۔ ۵۵۰۱ء۔ ۵۵۱۱ء۔ ۵۵۲۱ء۔ ۵۵۳۱ء۔ ۵۵۴۱ء۔ ۵۵۵۱ء۔ ۵۵۶۱ء۔ ۵۵۷۱ء۔ ۵۵۸۱ء۔ ۵۵۹۱ء۔ ۵۶۰۱ء۔ ۵۶۱۱ء۔ ۵۶۲۱ء۔ ۵۶۳۱ء۔ ۵۶۴۱ء۔ ۵۶۵۱ء۔ ۵۶۶۱ء۔ ۵۶۷۱ء۔ ۵۶۸۱ء۔ ۵۶۹۱ء۔ ۵۷۰۱ء۔ ۵۷۱۱ء۔ ۵۷۲۱ء۔ ۵۷۳۱ء۔ ۵۷۴۱ء۔ ۵۷۵۱ء۔ ۵۷۶۱ء۔ ۵۷۷۱ء۔ ۵۷۸۱ء۔ ۵۷۹۱ء۔ ۵۸۰۱ء۔ ۵۸۱۱ء۔ ۵۸۲۱ء۔ ۵۸۳۱ء۔ ۵۸۴۱ء۔ ۵۸۵۱ء۔ ۵۸۶۱ء۔ ۵۸۷۱ء۔ ۵۸۸۱ء۔ ۵۸۹۱ء۔ ۵۹۰۱ء۔ ۵۹۱۱ء۔ ۵۹۲۱ء۔ ۵۹۳۱ء۔ ۵۹۴۱ء۔ ۵۹۵۱ء۔ ۵۹۶۱ء۔ ۵۹۷۱ء۔ ۵۹۸۱ء۔ ۵۹۹۱ء۔ ۶۰۰۱ء۔ ۶۰۱۱ء۔ ۶۰۲۱ء۔ ۶۰۳۱ء۔ ۶۰۴۱ء۔ ۶۰۵۱ء۔ ۶۰۶۱ء۔ ۶۰۷۱ء۔ ۶۰۸۱ء۔ ۶۰۹۱ء۔ ۶۱۰۱ء۔ ۶۱۱۱ء۔ ۶۱۲۱ء۔ ۶۱۳۱ء۔ ۶۱۴۱ء۔ ۶۱۵۱ء۔ ۶۱۶۱ء۔ ۶۱۷۱ء۔ ۶۱۸۱ء۔ ۶۱۹۱ء۔ ۶۲۰۱ء۔ ۶۲۱۱ء۔ ۶۲۲۱ء۔ ۶۲۳۱ء۔ ۶۲۴۱ء۔ ۶۲۵۱ء۔ ۶۲۶۱ء۔ ۶۲۷۱ء۔ ۶۲۸۱ء۔ ۶۲۹۱ء۔ ۶۳۰۱ء۔ ۶۳۱۱ء۔ ۶۳۲۱ء۔ ۶۳۳۱ء۔ ۶۳۴۱ء۔ ۶۳۵۱ء۔ ۶۳۶۱ء۔ ۶۳۷۱ء۔ ۶۳۸۱ء۔ ۶۳۹۱ء۔ ۶۴۰۱ء۔ ۶۴۱۱ء۔ ۶۴۲۱ء۔ ۶۴۳۱ء۔ ۶۴۴۱ء۔ ۶۴۵۱ء۔ ۶۴۶۱ء۔ ۶۴۷۱ء۔ ۶۴۸۱ء۔ ۶۴۹۱ء۔ ۶۵۰۱ء۔ ۶۵۱۱ء۔ ۶۵۲۱ء۔ ۶۵۳۱ء۔ ۶۵۴۱ء۔ ۶۵۵۱ء۔ ۶۵۶۱ء۔ ۶۵۷۱ء۔ ۶۵۸۱ء۔ ۶۵۹۱ء۔ ۶۶۰۱ء۔ ۶۶۱۱ء۔ ۶۶۲۱ء۔ ۶۶۳۱ء۔ ۶۶۴۱ء۔ ۶۶۵۱ء۔ ۶۶۶۱ء۔ ۶۶۷۱ء۔ ۶۶۸۱ء۔ ۶۶۹۱ء۔ ۶۷۰۱ء۔ ۶۷۱۱ء۔ ۶۷۲۱ء۔ ۶۷۳۱ء۔ ۶۷۴۱ء۔ ۶۷۵۱ء۔ ۶۷۶۱ء۔ ۶۷۷۱ء۔ ۶۷۸۱ء۔ ۶۷۹۱ء۔ ۶۸۰۱ء۔ ۶۸۱۱ء۔ ۶۸۲۱ء۔ ۶۸۳۱ء۔ ۶۸۴۱ء۔ ۶۸۵۱ء۔ ۶۸۶۱ء۔ ۶۸۷۱ء۔ ۶۸۸۱ء۔ ۶۸۹۱ء۔ ۶۹۰۱ء۔ ۶۹۱۱ء۔ ۶۹۲۱ء۔ ۶۹۳۱ء۔ ۶۹۴۱ء۔ ۶۹۵۱ء۔ ۶۹۶۱ء۔ ۶۹۷۱ء۔ ۶۹۸۱ء۔ ۶۹۹۱ء۔ ۷۰۰۱ء۔ ۷۰۱۱ء۔ ۷۰۲۱ء۔ ۷۰۳۱ء۔ ۷۰۴۱ء۔ ۷۰۵۱ء۔ ۷۰۶۱ء۔ ۷۰۷۱ء۔ ۷۰۸۱ء۔ ۷۰۹۱ء۔ ۷۱۰۱ء۔ ۷۱۱۱ء۔ ۷۱۲۱ء۔ ۷۱۳۱ء۔ ۷۱۴۱ء۔ ۷۱۵۱ء۔ ۷۱۶۱ء۔ ۷۱۷۱ء۔ ۷۱۸۱ء۔ ۷۱۹۱ء۔ ۷۲۰۱ء۔ ۷۲۱۱ء۔ ۷۲۲۱ء۔ ۷۲۳۱ء۔ ۷۲۴۱ء۔ ۷۲۵۱ء۔ ۷۲۶۱ء۔ ۷۲۷۱ء۔ ۷۲۸۱ء۔ ۷۲۹۱ء۔ ۷۳۰۱ء۔ ۷۳۱۱ء۔ ۷۳۲۱ء۔ ۷۳۳۱ء۔ ۷۳۴۱ء۔ ۷۳۵۱ء۔ ۷۳۶۱ء۔ ۷۳۷۱ء۔ ۷۳۸۱ء۔ ۷۳۹۱ء۔ ۷۴۰۱ء۔ ۷۴۱۱ء۔ ۷۴۲۱ء۔ ۷۴۳۱ء۔ ۷۴۴۱ء۔ ۷۴۵۱ء۔ ۷۴۶۱ء۔ ۷۴۷۱ء۔ ۷۴۸۱ء۔ ۷۴۹۱ء۔ ۷۵۰۱ء۔ ۷۵۱۱ء۔ ۷۵۲۱ء۔ ۷۵۳۱ء۔ ۷۵۴۱ء۔ ۷۵۵۱ء۔ ۷۵۶۱ء۔ ۷۵۷۱ء۔ ۷۵۸۱ء۔ ۷۵۹۱ء۔ ۷۶۰۱ء۔ ۷۶۱۱ء۔ ۷۶۲۱ء۔ ۷۶۳۱ء۔ ۷۶۴۱ء۔ ۷۶۵۱ء۔ ۷۶۶۱ء۔ ۷۶۷۱ء۔ ۷۶۸۱ء۔ ۷۶۹۱ء۔ ۷۷۰۱ء۔ ۷۷۱۱ء۔ ۷۷۲۱ء۔ ۷۷۳۱ء۔ ۷۷۴۱ء۔ ۷۷۵۱ء۔ ۷۷۶۱ء۔ ۷۷۷۱ء۔ ۷۷۸۱ء۔ ۷۷۹۱ء۔ ۷۸۰۱ء۔ ۷۸۱۱ء۔ ۷۸۲۱ء۔ ۷۸۳۱ء۔ ۷۸۴۱ء۔ ۷۸۵۱ء۔ ۷۸۶۱ء۔ ۷۸۷۱ء۔ ۷۸۸۱ء۔ ۷۸۹۱ء۔ ۷۹۰۱ء۔ ۷۹۱۱ء۔ ۷۹۲۱ء۔ ۷۹۳۱ء۔ ۷۹۴۱ء۔ ۷۹۵۱ء۔ ۷۹۶۱ء۔ ۷۹۷۱ء۔ ۷۹۸۱ء۔ ۷۹۹۱ء۔ ۸۰۰۱ء۔ ۸۰۱۱ء۔ ۸۰۲۱ء۔ ۸۰۳۱ء۔ ۸۰۴۱ء۔ ۸۰۵۱ء۔ ۸۰۶۱ء۔ ۸۰۷۱ء۔ ۸۰۸۱ء۔ ۸۰۹۱ء۔ ۸۱۰۱ء۔ ۸۱۱۱ء۔ ۸۱۲۱ء۔ ۸۱۳۱ء۔ ۸۱۴۱ء۔ ۸۱۵۱ء۔ ۸۱۶۱ء۔ ۸۱۷۱ء۔ ۸۱۸۱ء۔ ۸۱۹۱ء۔ ۸۲۰۱ء۔ ۸۲۱۱ء۔ ۸۲۲۱ء۔ ۸۲۳۱ء۔ ۸۲۴۱ء۔ ۸۲۵۱ء۔ ۸۲۶۱ء۔ ۸۲۷۱ء۔ ۸۲۸۱ء۔ ۸۲۹۱ء۔ ۸۳۰۱ء۔ ۸۳۱۱ء۔ ۸۳۲۱ء۔ ۸۳۳۱ء۔ ۸۳۴۱ء۔ ۸۳۵۱ء۔ ۸۳۶۱ء۔ ۸۳۷۱ء۔ ۸۳۸۱ء۔ ۸۳۹۱ء۔ ۸۴۰۱ء۔ ۸۴۱۱ء۔ ۸۴۲۱ء۔ ۸۴۳۱ء۔ ۸۴۴۱ء۔ ۸۴۵۱ء۔ ۸۴۶۱ء۔ ۸۴۷۱ء۔ ۸۴۸۱ء۔ ۸۴۹۱ء۔ ۸۵۰۱ء۔ ۸۵۱۱ء۔ ۸۵۲۱ء۔ ۸۵۳۱ء۔ ۸۵۴۱ء۔ ۸۵۵۱ء۔ ۸۵۶۱ء۔ ۸۵۷۱ء۔ ۸۵۸۱ء۔ ۸۵۹۱ء۔ ۸۶۰۱ء۔ ۸۶۱۱ء۔ ۸۶۲۱ء۔ ۸۶۳۱ء۔ ۸۶۴۱ء۔ ۸۶۵۱ء۔ ۸۶۶۱ء۔ ۸۶۷۱ء۔ ۸۶۸۱ء۔ ۸۶۹۱ء۔ ۸۷۰۱ء۔ ۸۷۱۱ء۔ ۸۷۲۱ء۔ ۸۷۳۱ء۔ ۸۷۴۱ء۔ ۸۷۵۱ء۔ ۸۷۶۱ء۔ ۸۷۷۱ء۔ ۸۷۸۱ء۔ ۸۷۹۱ء۔ ۸۸۰۱ء۔ ۸۸۱۱ء۔ ۸۸۲۱ء۔ ۸۸۳۱ء۔ ۸۸۴۱ء۔ ۸۸۵۱ء۔ ۸۸۶۱ء۔ ۸۸۷۱ء۔ ۸۸۸۱ء۔ ۸۸۹۱ء۔ ۸۹۰۱ء۔ ۸۹۱۱ء۔ ۸۹۲۱ء۔ ۸۹۳۱ء۔ ۸۹۴۱ء۔ ۸۹۵۱ء۔ ۸۹۶۱ء۔ ۸۹۷۱ء۔ ۸۹۸۱ء۔ ۸۹۹۱ء۔ ۹۰۰۱ء۔ ۹۰۱۱ء۔ ۹۰۲۱ء۔ ۹۰۳۱ء۔ ۹۰۴۱ء۔ ۹۰۵۱ء۔ ۹۰۶۱ء۔ ۹۰۷۱ء۔ ۹۰۸۱ء۔ ۹۰۹۱ء۔ ۹۱۰۱ء۔ ۹۱۱۱ء۔ ۹۱۲۱ء۔ ۹۱۳۱ء۔ ۹۱۴۱ء۔ ۹۱۵۱ء۔ ۹۱۶۱ء۔ ۹۱۷۱ء۔ ۹۱۸۱ء۔ ۹۱۹۱ء۔ ۹۲۰۱ء۔ ۹۲۱۱ء۔ ۹۲۲۱ء۔ ۹۲۳۱ء۔ ۹۲۴۱ء۔ ۹۲۵۱ء۔ ۹۲۶۱ء۔ ۹۲۷۱ء۔ ۹۲۸۱ء۔ ۹۲۹۱ء۔ ۹۳۰۱ء۔ ۹۳۱۱ء۔ ۹۳۲۱ء۔ ۹۳۳۱ء۔ ۹۳۴۱ء۔ ۹۳۵۱ء۔ ۹۳۶۱ء۔ ۹۳۷۱ء۔ ۹۳۸۱ء۔ ۹۳۹۱ء۔ ۹۴۰۱ء۔ ۹۴۱۱ء۔ ۹۴۲۱ء۔ ۹۴۳۱ء۔ ۹۴۴۱ء۔ ۹۴۵۱ء۔ ۹۴۶۱ء۔ ۹۴۷۱ء۔ ۹۴۸۱ء۔ ۹۴۹۱ء۔ ۹۵۰۱ء۔ ۹۵۱۱ء۔ ۹۵۲۱ء۔ ۹۵۳۱ء۔ ۹۵۴۱ء۔ ۹۵۵۱ء۔ ۹۵۶۱ء۔ ۹۵۷۱ء۔ ۹۵۸۱ء۔ ۹۵۹۱ء۔ ۹۶۰۱ء۔ ۹۶۱۱ء۔ ۹۶۲۱ء۔ ۹۶۳۱ء۔ ۹۶۴۱ء۔ ۹۶۵۱ء۔ ۹۶۶۱ء۔ ۹۶۷۱ء۔ ۹۶۸۱ء۔ ۹۶۹۱ء۔ ۹۷۰۱ء۔ ۹۷۱۱ء۔ ۹۷۲۱ء۔ ۹۷۳۱ء۔ ۹۷۴۱ء۔ ۹۷۵۱ء۔ ۹۷۶۱ء۔ ۹۷۷۱ء۔ ۹۷۸۱ء۔ ۹۷۹۱ء۔ ۹۸۰۱ء۔ ۹۸۱۱ء۔ ۹۸۲۱ء۔ ۹۸۳۱ء۔ ۹۸۴۱ء۔ ۹۸۵۱ء۔ ۹۸۶۱ء۔ ۹۸۷۱ء۔ ۹۸۸۱ء۔ ۹۸۹۱ء۔ ۹۹۰۱ء۔ ۹۹۱۱ء۔ ۹۹۲۱ء۔ ۹۹۳۱ء۔ ۹۹۴۱ء۔ ۹۹۵۱ء۔ ۹۹۶۱ء۔ ۹۹۷۱ء۔ ۹۹۸۱ء۔ ۹۹۹۱ء۔ ۱۰۰۱ء۔ ۱۰۱۱ء۔ ۱۰۲۱ء۔ ۱۰۳۱ء۔ ۱۰۴۱ء۔ ۱۰۵۱ء۔ ۱۰۶۱ء۔ ۱۰۷۱ء۔ ۱۰۸۱ء۔ ۱۰۹۱ء۔ ۱۱۰۱ء۔ ۱۱۱۱ء۔ ۱۱۲۱ء۔ ۱۱۳۱ء۔ ۱۱۴۱ء۔ ۱۱۵۱ء۔ ۱۱۶۱ء۔ ۱۱۷۱ء۔ ۱۱۸۱ء۔ ۱۱۹۱ء۔ ۱۲۰۱ء۔ ۱۲۱۱ء۔ ۱۲۲۱ء۔ ۱۲۳۱ء۔ ۱۲۴۱ء۔ ۱۲۵۱ء۔ ۱۲۶۱ء۔ ۱۲۷۱ء۔ ۱۲۸۱ء۔ ۱۲۹۱ء۔ ۱۳۰۱ء۔ ۱۳۱۱ء۔ ۱۳۲۱ء۔ ۱۳۳۱ء۔ ۱۳۴۱ء۔ ۱۳۵۱ء۔ ۱۳۶۱ء۔ ۱۳۷۱ء۔ ۱۳۸۱ء۔ ۱۳۹۱ء۔ ۱۴۰۱ء۔ ۱۴۱۱ء۔ ۱۴۲۱ء۔ ۱۴۳۱ء۔ ۱۴۴۱ء۔ ۱۴۵۱ء۔ ۱۴۶۱ء۔ ۱۴۷۱ء۔ ۱۴۸۱ء۔ ۱۴۹۱ء۔ ۱۵۰۱ء۔ ۱۵۱۱ء۔ ۱۵۲۱ء۔ ۱۵۳۱ء۔ ۱۵۴۱ء۔ ۱۵۵۱ء۔ ۱۵۶۱ء۔ ۱۵۷۱ء۔ ۱۵۸۱ء۔ ۱۵۹۱ء۔ ۱۶۰۱ء۔ ۱۶۱۱ء۔ ۱۶۲۱ء۔ ۱۶۳۱ء۔ ۱۶۴۱ء۔ ۱۶۵۱ء۔ ۱۶۶۱ء۔ ۱۶۷۱ء۔ ۱۶۸۱ء۔ ۱۶۹۱ء۔ ۱۷۰۱ء۔ ۱۷۱۱ء۔ ۱۷۲۱ء۔ ۱۷۳۱ء۔ ۱۷۴۱ء۔ ۱۷۵۱ء۔ ۱۷۶۱ء۔ ۱۷۷۱ء۔ ۱۷۸۱ء۔ ۱۷۹۱ء۔ ۱۸۰۱ء۔ ۱۸۱۱ء۔ ۱۸۲۱ء۔ ۱۸۳۱ء۔ ۱۸۴۱ء۔ ۱۸۵۱ء۔ ۱۸۶۱ء۔ ۱۸۷۱ء۔ ۱۸۸۱ء۔ ۱۸۹۱ء۔ ۱۹۰۱ء۔ ۱۹۱۱ء۔ ۱۹۲۱ء۔ ۱۹۳۱ء۔ ۱۹۴۱ء۔ ۱۹۵۱ء۔ ۱۹۶۱ء۔ ۱۹۷۱ء۔ ۱۹۸۱ء۔ ۱۹۹۱ء۔ ۲۰۰۱ء۔ ۲۰۱۱ء۔ ۲۰۲۱ء۔ ۲۰۳۱ء۔ ۲۰۴۱ء۔ ۲۰۵۱ء۔ ۲۰۶۱ء۔ ۲۰۷۱ء۔ ۲۰۸۱ء۔ ۲۰۹۱ء۔ ۲۱۰۱ء۔ ۲۱۱۱ء۔ ۲۱۲۱ء۔ ۲۱۳۱ء۔ ۲۱۴۱ء۔ ۲۱۵۱ء۔ ۲۱۶۱ء۔ ۲۱۷۱ء۔ ۲۱۸۱ء۔ ۲۱۹۱ء۔ ۲۲۰۱ء۔ ۲۲۱۱ء۔ ۲۲۲۱ء۔ ۲۲۳۱ء۔ ۲۲۴۱ء۔ ۲۲۵۱ء۔ ۲۲۶۱ء۔ ۲۲۷۱ء۔ ۲۲۸۱ء۔ ۲۲۹۱ء۔ ۲۳۰۱ء۔ ۲۳۱۱ء۔ ۲۳۲۱ء۔ ۲۳۳۱ء۔ ۲۳۴۱ء۔ ۲۳۵۱ء۔ ۲۳۶۱ء۔ ۲۳۷۱ء۔ ۲۳۸۱ء۔ ۲۳۹۱ء۔ ۲۴۰۱ء۔ ۲۴۱۱ء۔ ۲۴۲۱ء۔ ۲۴۳۱ء۔ ۲۴۴۱ء۔ ۲۴۵۱ء۔ ۲۴۶۱ء۔ ۲۴۷۱ء۔

فہرست اولیائے کرام، بہار و مواضعیات سادات حاجتگیری  
 مولانا محمد شریف شہزاد عظیم الشان کی خدمت میں اربعہ ضلع نشینی ۵۰، شائع ہوا کہ شکار کے سوت کے درخت  
 کی تھی۔

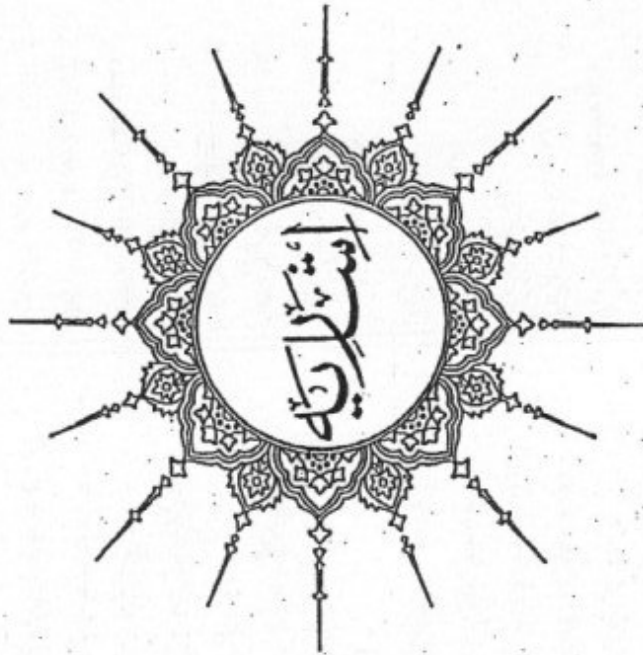
نمبر	اسماء گلی	مدفن	نمبر	اسماء گلی	مدفن
۱	شیخ شرف الدین بنیری	بہار شریف	۱۸	شیخ فضل اللہ گرامی	سویا شریف
۲	شیخ شعیب جلال	اللہ شہزادہ	۱۹	سید فیروز طریقی	۰
۳	سید محمد	عظیم آباد	۲۰	سید احمد سعید	۰
۴	شیخ فضل شیعہ آج	۰	۲۱	شیخ سادات	۰
۵	سید سلیم	لکھنؤ	۲۲	سید عطاء	۰
۶	درویش ارکان	دکھان پٹنہ	۲۳	سید الہیہ ملک	۰
۷	شیخ محمد محمد	نوری کٹہ	۲۴	خواجہ حسن حقانی	بہار شریف
۸	عین الدین حسینی مدار	۰	۲۵	شیخ عینی میری	بہار شریف
۹	سید شہاب الدین مجتوب	بہار شریف	۲۶	شیخ جلال	میر
۱۰	شیخ آدم سونی	بہار شریف	۲۷	شیخ مسلم الدین	شاہ پور
۱۱	سید محمد	تھپتھپ	۲۸	حاجی نظام الدین	۰
۱۲	سید احمد پیش	بہار شریف	۲۹	شیخ احمد	۰
۱۳	شیخ بدو عالم	سویا شریف	۳۰	شیخ دولت	۰
۱۴	سید نور محمد	۰	۳۱	شاہزادہ نظام الدین	لکھنؤ
۱۵	شیخ عبد الدین احمد سونی	۰	۳۲	شیخ نور الدین	۰
۱۶	سید سلیم الدین	۰	۳۳	سید نور الدین	۰
۱۷	مولانا حسام الدین	۰	۳۴	سید صفی	بہار شریف

بہار میں آئندہ کا ارتقا

نمبر	اسماء گلی	مدفن	نمبر	اسماء گلی	مدفن
۳۵	شیخ داؤد سلطان	حب پور	۵۶	شیخ سلطان حسین	دوبھنگ
۳۶	سید محمد	پلس	۵۷	شیخ شمس الدین	۰
۳۷	سید شہزاد راجی	بہار شریف	۵۸	شیخ غلام الرحمن	سارن
۳۸	شیخ الدین سہروردی	چٹھوس	۵۹	دلاور شہزاد (دول)	۰
۳۹	شیخ شمس الدین چٹان	بہار شریف	۶۰	سید عبد اللہ (راہ)	۰
۴۰	شیخ کمال الدین	نایاں	۶۱	شیخ یوسف (تھپتھپ)	۰
۴۱	سید محمد	لکھنؤ	۶۲	چندل شہزاد (سہارن)	۰
۴۲	سید احمد غازی	اسرہ	۶۳	شیخ عثمان (سہارن)	۰
۴۳	سید نور	لکھنؤ	۶۴	شیخ عبد العزیز (سہارن)	۰
۴۴	شیخ محمد	الہیہ پور	۶۵	سید شہزاد (سہارن)	۰
۴۵	ادیس نافع	سویا شریف	۶۶	سید الدین (سہارن)	۰
۴۶	سید عیسیٰ بنی	۰	۶۷	سید محمد	۰
۴۷	شیخ محمد	۰	۶۸	سید محمد	۰
۴۸	سید الہیہ	سویا شریف	۶۹	سید جلال	۰
۴۹	سید بہار	بہار شریف	۷۰	شیخ بدو عالم	۰
۵۰	سید اولیاء	۰	۷۱	سید محمد	۰
۵۱	شیخ عبد العزیز	بہار شریف	۷۲	سید محمد	۰
۵۲	شیخ تاج شہزاد	بہار شریف	۷۳	سید محمد	۰
۵۳	ابراہیم بن محمد	۰	۷۴	سید محمد	۰
۵۴	مولانا خواجہ عبد العزیز	۰	۷۵	سید محمد	۰

# فہرست موضوعات جہاں سادات جانییری (بارہ گاہاں) آباد ہیں۔

نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر
۱	۲۰	۳۹	۵۸	کھولٹ
۲	۲۱	۴۰	۵۹	بازید پور
۳	۲۲	۴۱	۶۰	امرقہ
۴	۲۳	۴۲	۶۱	خضرک
۵	۲۴	۴۳	۶۲	بارد
۶	۲۵	۴۴	۶۳	بہرو
۷	۲۶	۴۵	۶۴	لھوری چک
۸	۲۷	۴۶	۶۵	پڑی پلا
۹	۲۸	۴۷	۶۶	کھنڈیاں
۱۰	۲۹	۴۸	۶۷	مگھو
۱۱	۳۰	۴۹	۶۸	جواڑاں
۱۲	۳۱	۵۰	۶۹	سرخدا
۱۳	۳۲	۵۱	۷۰	بادشرف
۱۴	۳۳	۵۲	۷۱	کونگ
۱۵	۳۴	۵۳	۷۲	باڈھ
۱۶	۳۵	۵۴	۷۳	سری پختا پور
۱۷	۳۶	۵۵	۷۴	اشرف چک
۱۸	۳۷	۵۶		مالہ
۱۹	۳۸	۵۷		



# فائز الاسلام اشارتیں

الاعمال لاهوری ۲۳۰، ۲۲۷ء	۱
البروف بہائی ۲۲۲ء	۲
الہنگا شہدی ۲۰۲	۳
الانتام سید ۲۲۵	۴
الاعمالی ممدودی سید ۲۶۲، ۲۲۹	۵
الرحمنی ممدودی سید بکائی ۲۱۸، ۲۲۲	۶
البرکات سید شاہ ۱۵۶	۷
الترتیب شاہ گلا ۱۷۲	۸
الافتل باشم ۱۵۲۸	۹
الانتام انصاری ۵۲۰	۱۰
البرکات احمد شری ۶۲۳	۱۱
الانتام سید ۸۷	۱۲
الانتام علیہ السلام ۲۳	۱۳
الاندر محمد سیر ۱۹	۱۴
البرکات ۶۰۵، ۶۰۴	۱۵
الرحمن ندوی علامہ ۱۲۵، ۱۲۹، ۱۲۸	۱۶
احمد علی سید ۱۲۱، ۱۲۲	۱۷
احمد سید ۸۹	۱۸
احمد سید پوری ۱۱۳، ۲۳	۱۹
احمد ندوی ۱۵۶، ۱۸۲، ۲۱	۲۰
احمد سید ۱۲۲، ۲۹	۲۱
احمد شہ شاہ علامہ ۱۳۱	۲۲

احمد شہ شاہ سید ۱۲۷	۱
احمد شہ شاہ سید بکائی ۱۵۷	۲
احمد شہ شاہ سید ۱۹۲، ۱۹۰	۳
احمد شہ شاہ سید ۱۸۲، ۱۷۲	۴
احمد شہ شاہ سید ۲۲۲، ۲۲۹	۵
احمد شہ شاہ سید ۲۵۱	۶
احمد شہ شاہ سید ۲۶۲	۷
احمد شہ شاہ سید ۲۸۷، ۲۸۸	۸
احمد شہ شاہ سید ۲۹۰	۹
احمد شہ شاہ سید ۲۹۱	۱۰
احمد شہ شاہ سید ۲۹۲	۱۱
احمد شہ شاہ سید ۲۹۳	۱۲
احمد شہ شاہ سید ۲۹۴	۱۳
احمد شہ شاہ سید ۲۹۵	۱۴
احمد شہ شاہ سید ۲۹۶	۱۵
احمد شہ شاہ سید ۲۹۷	۱۶
احمد شہ شاہ سید ۲۹۸	۱۷
احمد شہ شاہ سید ۲۹۹	۱۸
احمد شہ شاہ سید ۳۰۰	۱۹
احمد شہ شاہ سید ۳۰۱	۲۰
احمد شہ شاہ سید ۳۰۲	۲۱
احمد شہ شاہ سید ۳۰۳	۲۲
احمد شہ شاہ سید ۳۰۴	۲۳
احمد شہ شاہ سید ۳۰۵	۲۴
احمد شہ شاہ سید ۳۰۶	۲۵
احمد شہ شاہ سید ۳۰۷	۲۶
احمد شہ شاہ سید ۳۰۸	۲۷
احمد شہ شاہ سید ۳۰۹	۲۸
احمد شہ شاہ سید ۳۱۰	۲۹
احمد شہ شاہ سید ۳۱۱	۳۰
احمد شہ شاہ سید ۳۱۲	۳۱
احمد شہ شاہ سید ۳۱۳	۳۲
احمد شہ شاہ سید ۳۱۴	۳۳
احمد شہ شاہ سید ۳۱۵	۳۴
احمد شہ شاہ سید ۳۱۶	۳۵
احمد شہ شاہ سید ۳۱۷	۳۶
احمد شہ شاہ سید ۳۱۸	۳۷
احمد شہ شاہ سید ۳۱۹	۳۸
احمد شہ شاہ سید ۳۲۰	۳۹
احمد شہ شاہ سید ۳۲۱	۴۰
احمد شہ شاہ سید ۳۲۲	۴۱
احمد شہ شاہ سید ۳۲۳	۴۲
احمد شہ شاہ سید ۳۲۴	۴۳
احمد شہ شاہ سید ۳۲۵	۴۴
احمد شہ شاہ سید ۳۲۶	۴۵
احمد شہ شاہ سید ۳۲۷	۴۶
احمد شہ شاہ سید ۳۲۸	۴۷
احمد شہ شاہ سید ۳۲۹	۴۸
احمد شہ شاہ سید ۳۳۰	۴۹
احمد شہ شاہ سید ۳۳۱	۵۰
احمد شہ شاہ سید ۳۳۲	۵۱
احمد شہ شاہ سید ۳۳۳	۵۲
احمد شہ شاہ سید ۳۳۴	۵۳
احمد شہ شاہ سید ۳۳۵	۵۴
احمد شہ شاہ سید ۳۳۶	۵۵
احمد شہ شاہ سید ۳۳۷	۵۶
احمد شہ شاہ سید ۳۳۸	۵۷
احمد شہ شاہ سید ۳۳۹	۵۸
احمد شہ شاہ سید ۳۴۰	۵۹
احمد شہ شاہ سید ۳۴۱	۶۰
احمد شہ شاہ سید ۳۴۲	۶۱
احمد شہ شاہ سید ۳۴۳	۶۲
احمد شہ شاہ سید ۳۴۴	۶۳
احمد شہ شاہ سید ۳۴۵	۶۴
احمد شہ شاہ سید ۳۴۶	۶۵
احمد شہ شاہ سید ۳۴۷	۶۶
احمد شہ شاہ سید ۳۴۸	۶۷
احمد شہ شاہ سید ۳۴۹	۶۸
احمد شہ شاہ سید ۳۵۰	۶۹
احمد شہ شاہ سید ۳۵۱	۷۰
احمد شہ شاہ سید ۳۵۲	۷۱
احمد شہ شاہ سید ۳۵۳	۷۲
احمد شہ شاہ سید ۳۵۴	۷۳
احمد شہ شاہ سید ۳۵۵	۷۴
احمد شہ شاہ سید ۳۵۶	۷۵
احمد شہ شاہ سید ۳۵۷	۷۶
احمد شہ شاہ سید ۳۵۸	۷۷
احمد شہ شاہ سید ۳۵۹	۷۸
احمد شہ شاہ سید ۳۶۰	۷۹
احمد شہ شاہ سید ۳۶۱	۸۰
احمد شہ شاہ سید ۳۶۲	۸۱
احمد شہ شاہ سید ۳۶۳	۸۲
احمد شہ شاہ سید ۳۶۴	۸۳
احمد شہ شاہ سید ۳۶۵	۸۴
احمد شہ شاہ سید ۳۶۶	۸۵
احمد شہ شاہ سید ۳۶۷	۸۶
احمد شہ شاہ سید ۳۶۸	۸۷
احمد شہ شاہ سید ۳۶۹	۸۸
احمد شہ شاہ سید ۳۷۰	۸۹
احمد شہ شاہ سید ۳۷۱	۹۰
احمد شہ شاہ سید ۳۷۲	۹۱
احمد شہ شاہ سید ۳۷۳	۹۲
احمد شہ شاہ سید ۳۷۴	۹۳
احمد شہ شاہ سید ۳۷۵	۹۴
احمد شہ شاہ سید ۳۷۶	۹۵
احمد شہ شاہ سید ۳۷۷	۹۶
احمد شہ شاہ سید ۳۷۸	۹۷
احمد شہ شاہ سید ۳۷۹	۹۸
احمد شہ شاہ سید ۳۸۰	۹۹
احمد شہ شاہ سید ۳۸۱	۱۰۰





خضر شاه سید ۵۶۴  
خلیل سید شیخید ۲۲۸، ۲۲۳  
خلیل احمد ملانا الصدا ۵۶۶  
خلیل بیکرانی ۶۴۷  
خلیل خان بنگالی ۱۹  
خواجه علی سید ۳۸۱  
خیال علقه لیری ۶۴۷  
دو  
داراشکوه ۲۲  
خاش علی سید ۲۸۸  
صبا احمد سید دوی ۱۱۷  
حیدر علی شاه مقدم ۱۰۲  
حیات لیری سید ۲۲۷  
حکمت نیری ۴۴  
حیدر علی سید لیری ۶۱۸  
د  
راجو تال سید اشرف ۸۴  
رائق سید قاسم ۳۲۷  
راجو لکم زان مخزن ۶۷۷  
راشد رفیع حنفی پیر لکلا ۱۹۰  
روح خان حافظ لیری ۵۸۸، ۵۹۰  
روح الدین ملانا ۱۱۳

حسن سید محمد ۲۴۲  
حسین نوشه آریه ۱۲۸  
حسین احمد سید ۱۴۹  
حسین سید شهید غفکار ۲۲۸  
حسین علی خاں سید، ایشاگر، ۲۹۱  
حسین علی شاه ۵۱۷  
حسین بن منصور طاری ۵۹۹  
حسین ام سید علیگ ۲۸۵  
حسین احمد علی الانان ۵۶۹  
حسین علی شاه سید ۲۲۳  
حسین شهید سید دوی ۶۱۵  
حسین بانوی ۵۱۷  
حسین الرحمن سید ۲۵  
حسین ابرار خارجی ۶۵۷  
حیدر الدین راگیری مقدم ۱۱۸  
حیدر خان مقدم شاه ۲۲۶  
حیدر لیری ۶۴۲  
دخ  
خان خاوی سید ۲۲۹، ۲۹۷  
غالب لیرف ۲۱  
خسرو مخت نرا ۵۶۰  
فصلت حسین صابری ۱۹

جعفر شاه پهلادی ۲۴۷، ۲۴۸  
جلال الدین حیدر سید چایان خان گشت ۲۴۷، ۲۴۸  
جلال سید ۲۲۲  
جلال الدین خان لیری سید ۲۵۲، ۲۵۳  
جلال شیخ نیری ۴۵۸  
جلال الدین سید شیخ ۴۶۸  
جلال شیخ سیدی ۶۰۹  
جلال الدین تبریزی ۶۱۱  
جلال دانشمند ۲۲۳  
جلال الدین سید دکرینا ۲۴۰  
جلیل اختر سید ۲۱  
ناتقال مقدم ۸۱  
جمال الدین سید افغان ۲۰، ۲۴  
جامعت علی شاه علی لیری ۶۱۷  
جامعت علی شاه ۲۴۰  
جمال الدین سیال نیری علی ۵۲۱  
جمال الدین سید لکلی طلاس ۲۸، ۵۵، ۱۷۱، ۱۷۲  
جمال الدین سید شاه چابتری ۳۴۲  
جمیل محمد ملانا الصدا ۵۱۹، ۵۲۰  
جمیل سید محمد لیری ۲۸۹  
جمیل سید محمد ۲۴۲  
جوزا سید سید لکلی ۳۲۰، ۳۲۱  
جوزا سید ۱۵۵









محمدید ۲۳۵	دک
خداشاه کاکای ۲۴۲	کاملا سنگ آبادی ۲۲
محمدزوری ۲۹۰	کریم الدین احمد میرزادی ۲۳
خداشاه ثانی پهن ۵۵۳	کریم بخش نظامانی ۲۸۵
محمدغازی سید ۲۰۲	لحمی محمد ۲۵
محمدعلی ۲۸۲	کمال الدین کیتلی ترغی سید ۲۸۸، ۱۳۴۱
محمدش ۶۱۶	دک
محمدغیرتقوی ۲۲۴	گدازشاه سید ۸۲
محمدزیر سید ۲۰۵	محمدحسن درواری شریف ۴۶۴
محمدزیر شیدی ۲۲۷	دل
محمدجانی سید ۱۲۷، ۲۸۷، ۳۲۰	لال شهباز قلندر ۱۵۴، ۱۵۸
محمداحمدیرکاتی ۳۲۹، ۳۷۱	لطافت حسین ۲۲۲
محمدسید محمدزادی ۲۰۶	لطیف سیدی ۵۱۹، ۵۲۵، ۵۲۵
محمدالحسن ۵۱۲	دم
محمدغزوی سلطان ۵۴، ۵۴۸	سبک شاه اردکانی ۴۱۷
محمدکاوان ۵۵۵	مجتبی رضوی پاکش ۳۶، ۲۱۸
محمدالحق سید ۳۷	مجیب الدین شاه چیلاردی ۴۴۸
محمدالدین شیخ ۸۳	مجیب الرحمن پرنسیر ۲۰
محمدگت باز ۱۷۲	موری عثمانی ۲۰
محمدکرم سید ۳۳۰	محمدالدین ملک قاضی ۹۹
سیدالرحمن سید ۳۲۹	محمدزیر سید ۲۲۷، ۲۳۱
سودا احمدیرکاتی ۲۲	محمدالحق سیدی ۴۹۴
سودا احمد پاکش ۲۲	محمدزیر محمدزوری ۱۸۴، ۱۸۴
سیدالدین بخاری ۲۵۸	

میرکرمی ۳۳۴	شکر عالم سید ۳۳۱
منابع سرخ ۲۲۰، ۲۲۰	مصابیح الدین دینوری ۲۵، ۲۶، ۳۶، ۲۲۱
مروج صبا ۱۴۱	مصابیح الحسن ۲۸۹
موسی پاک ۱۰۵	مستور عباس نقوی ۲۴۱
موسوی خان صوفی ۵۳۷	مسطور کعبی ۶۴۰
هرشل شاه پیرگلزی ۶۱۸، ۸۱۳	مستور شمس پنی ۱۲۸
میان میرزایری ۴۹۴	مستور کاظمی ۶۴۸
میر تقی گلکانی ۳۳۴	مستور علی قاضی شاکر ۲۰
دک	مستور گلکانی ۲۳۳
نادر شاه ۶۶۸	مستور حیلاردی ۴۴۴
ناشاد کعبی ۶۴۰	معصوم میرزایری ۱۶۹
شار علی حاجی ۳۸۹	معصوم بابی ۳۵۱
نجات خان سید ۶۶۸	مبین درواری ملک ۲۲
نجم الدین سید یسوی ۲۴، ۳۲۰	مبین الدین سید شاه ۳۸۲
نجم الدین فردی ۲۱	مبین الدین شیخ خواجه میری ۱۷۵، ۱۷۵، ۱۷۵
نجم الدین سید غایب ۱۹۸	مبین دینی ۳۳۳
نجم الدین سید ۱۲۷	مستور علی نقوی ۲۲
نجم الحسن شاه پرنسیر ۲۵	ملک فیروز خان نون ۳۴
نجم الحسن سید ۲۵	منظر احمد گلکانی ۳۲۷، ۳۵۳، ۶۷۷
نجم الدین فردی ۴۴۴	منظر کاکاز ۵۰۰، ۴۸۹
نذر علی شاه ۲۰۲	منظر کعبی ۴۸۳
نذیرکلی ۳۹۵	منهاج لاسی سید ۲۰۹
نذیر حسین دلی ۳۲۷، ۳۳۹، ۳۵۹	نیر الدین شاه ۱۵۷

یحییٰ میرزی ۴۲۴

یحییٰ سید محمد ندوی ملا ۳۸۳، ۳۸۵

یوسف بخاری علامہ ۲۰۰، ۲۰۱

یوسف شاہ سید ندوی ۶۶۳

یوسف دولہ شاہ ۳۴۷

یوسف قاضی ۵۱۹

یونس ملک ۶۱۳

یقین شاہ سید بخاری ۲۵۲، ۲۵۳

ایم سید محمد خان خاں شمس ۲۴۷، ۲۴۸

ہدایت اللہ سرست ۳۳۱

ہر چند محمد گزشتانی ۱۹

(دی)

یار محمد شاہ خلیفہ ۲۴۳

یحییٰ سید ندوی شہید ۲۸۱

یحییٰ کبیر خواجہ فرشتی ۶۰۳

یحییٰ احمدی پرنسیر ۲۵

طاب اللہ علیہ

بیشک سب مسلمان آپ میں بھائی بھائی ہیں (احسن قرآن)



نور الدین حیدر ۲۸۹

نور الدین احمد ۲۸۹

نہال الدین سید ۳۴۰

نیاز احمد شاہ علی بریلوی ۴۱۶

نیرہ کمال گوئی ۲۵

(دو)

وارث شاہ سید وردگ ناٹا بکری ۱۳۳، ۱۳۴

وارث علی شاہ دیوہ شرقیہ ۲۵۹

وارث کمال ۲۱

وارث علی سید ۳۸۶

واسع محمد قاضی ۲۰۱

وجید اشرف ۲۲۱

وجید الدین پگڑش ۲۲۹

وزارت حسین سید رفار ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳

وزیر حسین سید ندوی ۳۲۲، ۳۲۳

وسیم الدین سید ۲۵

ولات علی سید ۱۳۲

ولات علی مولانا ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹

ول اللہ شاہ محمد دہلوی ۵۰۶

ولید بی بی ۴۴

ولیم میر ۱۹

(۵)

اشرف شکاری ۲۱

نصیب الدین نصیر ۳۳۷

نصیر الدین سید ۳۸۶، ۳۹۰

نصیر الدین چرخ دہلی ۱۰۰

نظام الدین شاہ بندگی ۲۳۶

نظام الدین ایلار ۲۳۷، ۲۴۵

نظام الدین خیر بنگ ۵۱۵، ۵۱۶

نظام الدین ٹاٹا سہاری ۵۳۰، ۵۳۹

نظام الدین مجددی ۲۳۰

نظام الدین شاہ ۲۷۰

نظیر حسین شاہ سید ۲۴۱

نعت اللہ شاہ ۱۴۸

نعت اللہ لدھی ۲۳۷

نعت اللہ مدنی ۲۳، ۲۸۲

نعت اللہ شاہ ملہ ۶۲۶

نصیر الدین سید عبدالقاسم ۶۲۲

نصیر ملک دہلوی ۱۰۴

نور بالائی ۴۵۸، ۴۷۱

نور دہلوی عادل ۵۴۷

نور سید ۲۹۳

نور الدین عبدالرزاق حد

نور الحسن قاضی ۱۴۹

نور الدین سید ۱۵۲

نور الدین خواجہ ۷۱



























# اغلاط نامہ

صحیح	غلط	مؤخر سطر	صحیح	غلط	مؤخر سطر
استاذہ	استاذہ	۵	فہرست	فہرست	۵
۸۸، ۸۹	صوفہ صوفہ	۱۳	یو این او	یو این لے	۶
(شجرہ صوفہ)	(شجرہ صوفہ)	۱	موزنگر و راکر	موزنگر و راکر	۱۰
غازی الاشر	غازی الاشر	۱	اعماز خرواں	اعماز خرواں	۱۹
بے جاں گئی	لے جاں گئی	۲	منظر گیلانی	منظر گیلانی	۲۳
امیشوی	امیشوی	۲	زقاوین	زقاوین	۲۳
.....	۱۱۹/۱۲۰	۶	کے شمشیر مارٹر	کے شمشیر مارٹر	۶
(شجرہ صوفہ)	ہیں آستان ہوا	۱	صوفہ	صوفہ	۴۱
	(شجرہ صوفہ)	۱	صوفہ	صوفہ	۴۲
کاپور کے	کاپور کا	۸	صوفہ	صوفہ	۴۶
پاس رکھ	پاس رکھی	۵	مالگا	مالگا	۳
اب	ابو	۱۶	شعبان پینے	شعبان پینے	۶
(سید محمد کے کچھ)	سید محمد سے	۷	مالگا	مالگا	۳
فضاحت	وضاحت	۳	کروچہ شد	کروچہ شد	۱۷
باطن	باطن	۱۵	کنیت	کنیت	۲
۱۸ سال	۱۸ سال	۱۳	قاروق	قاروق	۱۶
مسور	مسور	۵	کنانہ	کنانہ	۱۶
(۱۸، ۱۹، ۲۰)	صوفہ صوفہ	۳	عنا	عنا	۱۸
(شجرہ صوفہ)	(شجرہ صوفہ)	۱	کچے	کچے	۳
۱۵۲	—	۱	کنانہ	کنانہ	۱۵
شفقت	شفقت	۹	اصحاب	اصحاب	۸
(۱۵۱)	(۱۵۱)	۱	نوتے	نوتے	۲
عطارد	عطارد	۵	زید	زید	۴
موزون	موزون	۷	گیارہ	گیارہ	۶





صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
۵۸۰	۵۸۱	۵۸۲	۵۸۳	۵۸۴	۵۸۵
۵۸۶	۵۸۷	۵۸۸	۵۸۹	۵۹۰	۵۹۱
۵۹۲	۵۹۳	۵۹۴	۵۹۵	۵۹۶	۵۹۷
۵۹۸	۵۹۹	۶۰۰	۶۰۱	۶۰۲	۶۰۳
۶۰۴	۶۰۵	۶۰۶	۶۰۷	۶۰۸	۶۰۹
۶۱۰	۶۱۱	۶۱۲	۶۱۳	۶۱۴	۶۱۵
۶۱۶	۶۱۷	۶۱۸	۶۱۹	۶۲۰	۶۲۱
۶۲۲	۶۲۳	۶۲۴	۶۲۵	۶۲۶	۶۲۷
۶۲۸	۶۲۹	۶۳۰	۶۳۱	۶۳۲	۶۳۳
۶۳۴	۶۳۵	۶۳۶	۶۳۷	۶۳۸	۶۳۹
۶۴۰	۶۴۱	۶۴۲	۶۴۳	۶۴۴	۶۴۵
۶۴۶	۶۴۷	۶۴۸	۶۴۹	۶۵۰	۶۵۱
۶۵۲	۶۵۳	۶۵۴	۶۵۵	۶۵۶	۶۵۷
۶۵۸	۶۵۹	۶۶۰	۶۶۱	۶۶۲	۶۶۳
۶۶۴	۶۶۵	۶۶۶	۶۶۷	۶۶۸	۶۶۹
۶۷۰	۶۷۱	۶۷۲	۶۷۳	۶۷۴	۶۷۵
۶۷۶	۶۷۷	۶۷۸	۶۷۹	۶۸۰	۶۸۱
۶۸۲	۶۸۳	۶۸۴	۶۸۵	۶۸۶	۶۸۷
۶۸۸	۶۸۹	۶۹۰	۶۹۱	۶۹۲	۶۹۳
۶۹۴	۶۹۵	۶۹۶	۶۹۷	۶۹۸	۶۹۹
۷۰۰	۷۰۱	۷۰۲	۷۰۳	۷۰۴	۷۰۵
۷۰۶	۷۰۷	۷۰۸	۷۰۹	۷۱۰	۷۱۱
۷۱۲	۷۱۳	۷۱۴	۷۱۵	۷۱۶	۷۱۷
۷۱۸	۷۱۹	۷۲۰	۷۲۱	۷۲۲	۷۲۳
۷۲۴	۷۲۵	۷۲۶	۷۲۷	۷۲۸	۷۲۹
۷۳۰	۷۳۱	۷۳۲	۷۳۳	۷۳۴	۷۳۵
۷۳۶	۷۳۷	۷۳۸	۷۳۹	۷۴۰	۷۴۱
۷۴۲	۷۴۳	۷۴۴	۷۴۵	۷۴۶	۷۴۷
۷۴۸	۷۴۹	۷۵۰	۷۵۱	۷۵۲	۷۵۳
۷۵۴	۷۵۵	۷۵۶	۷۵۷	۷۵۸	۷۵۹
۷۶۰	۷۶۱	۷۶۲	۷۶۳	۷۶۴	۷۶۵
۷۶۶	۷۶۷	۷۶۸	۷۶۹	۷۷۰	۷۷۱
۷۷۲	۷۷۳	۷۷۴	۷۷۵	۷۷۶	۷۷۷
۷۷۸	۷۷۹	۷۸۰	۷۸۱	۷۸۲	۷۸۳
۷۸۴	۷۸۵	۷۸۶	۷۸۷	۷۸۸	۷۸۹
۷۹۰	۷۹۱	۷۹۲	۷۹۳	۷۹۴	۷۹۵
۷۹۶	۷۹۷	۷۹۸	۷۹۹	۸۰۰	۸۰۱
۸۰۲	۸۰۳	۸۰۴	۸۰۵	۸۰۶	۸۰۷
۸۰۸	۸۰۹	۸۱۰	۸۱۱	۸۱۲	۸۱۳
۸۱۴	۸۱۵	۸۱۶	۸۱۷	۸۱۸	۸۱۹
۸۲۰	۸۲۱	۸۲۲	۸۲۳	۸۲۴	۸۲۵
۸۲۶	۸۲۷	۸۲۸	۸۲۹	۸۳۰	۸۳۱
۸۳۲	۸۳۳	۸۳۴	۸۳۵	۸۳۶	۸۳۷
۸۳۸	۸۳۹	۸۴۰	۸۴۱	۸۴۲	۸۴۳
۸۴۴	۸۴۵	۸۴۶	۸۴۷	۸۴۸	۸۴۹
۸۵۰	۸۵۱	۸۵۲	۸۵۳	۸۵۴	۸۵۵
۸۵۶	۸۵۷	۸۵۸	۸۵۹	۸۶۰	۸۶۱
۸۶۲	۸۶۳	۸۶۴	۸۶۵	۸۶۶	۸۶۷
۸۶۸	۸۶۹	۸۷۰	۸۷۱	۸۷۲	۸۷۳
۸۷۴	۸۷۵	۸۷۶	۸۷۷	۸۷۸	۸۷۹
۸۸۰	۸۸۱	۸۸۲	۸۸۳	۸۸۴	۸۸۵
۸۸۶	۸۸۷	۸۸۸	۸۸۹	۸۹۰	۸۹۱
۸۹۲	۸۹۳	۸۹۴	۸۹۵	۸۹۶	۸۹۷
۸۹۸	۸۹۹	۹۰۰	۹۰۱	۹۰۲	۹۰۳
۹۰۴	۹۰۵	۹۰۶	۹۰۷	۹۰۸	۹۰۹
۹۱۰	۹۱۱	۹۱۲	۹۱۳	۹۱۴	۹۱۵
۹۱۶	۹۱۷	۹۱۸	۹۱۹	۹۲۰	۹۲۱
۹۲۲	۹۲۳	۹۲۴	۹۲۵	۹۲۶	۹۲۷
۹۲۸	۹۲۹	۹۳۰	۹۳۱	۹۳۲	۹۳۳
۹۳۴	۹۳۵	۹۳۶	۹۳۷	۹۳۸	۹۳۹
۹۴۰	۹۴۱	۹۴۲	۹۴۳	۹۴۴	۹۴۵
۹۴۶	۹۴۷	۹۴۸	۹۴۹	۹۵۰	۹۵۱
۹۵۲	۹۵۳	۹۵۴	۹۵۵	۹۵۶	۹۵۷
۹۵۸	۹۵۹	۹۶۰	۹۶۱	۹۶۲	۹۶۳
۹۶۴	۹۶۵	۹۶۶	۹۶۷	۹۶۸	۹۶۹
۹۷۰	۹۷۱	۹۷۲	۹۷۳	۹۷۴	۹۷۵
۹۷۶	۹۷۷	۹۷۸	۹۷۹	۹۸۰	۹۸۱
۹۸۲	۹۸۳	۹۸۴	۹۸۵	۹۸۶	۹۸۷
۹۸۸	۹۸۹	۹۹۰	۹۹۱	۹۹۲	۹۹۳
۹۹۴	۹۹۵	۹۹۶	۹۹۷	۹۹۸	۹۹۹
۱۰۰۰	۱۰۰۱	۱۰۰۲	۱۰۰۳	۱۰۰۴	۱۰۰۵